UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226610

UNIVERSAL
LIBRARY

BROWN BOOK

بعون مقبل فرمانبین و توفیق فضل نامی مرسلین نسخه

حدیقة الانبیا

ترجمه اردو

حدیقة الانبیا

به مطبع منشی نولکشور طبع آراسته گردید مقبول اهل دین هوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہے اُس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین لوگون کی ہدایت کے واسطے ارسال کیا اور بنا ہر اُس مع لا کو جسنے پیغمبرون کی تلقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا پیغمبرون کے وسیلے سے عجایب قدرت الٰہی اور غرایب حکمت نا متناہی ہم سر گشتگان بادیۂ ضلالت پر ظاہر ہوئے اور اُنکے معجزون کی شمع کفر کی ظلمت کو زایل کرنے کے لیے منور ہوئی اور درود نامحدود اُس نبی محمود کو کہ نام پاک جسکا محمدؐ ہے اور دین اُسکا آخر زمان تک تایید الٰہی سے موید ہے اُسکے طفیل سے کلام الٰہی نازل ہوا جس سے حامل سب پیغمبرون کا نمود ہوا اور اگلی امتون کی بیغمبانیان سُنکر عبرت اُٹھانے سے ہمارا بہبود ہوا اور اُسکی آل و اصحاب پر کہ جنھون نے حضرت سے فیض سے حال انبیا علیہم السلام کا واضح کیا اور دین کی راہ کو روشن اور لائح کیا پیغمبرون کے احوال سننے سے تقویت دین کی ہے اور اگلی امتون کے حادثے دریافت کرنے سے زیادتی یقین کی اگرچہ علماے متقدمین نے تواریخ عربی اور فارسی مین ابتداے خلق سے تا بقیامت کچھ باقی نہین رکھا لیکن اس زمانہ کے لوگونکی جو تین دین کے کام مین سست ہین اور دنیا کے امور مین چست و چالاک عربی اور فارسی کی تحصیل مین بہت کا طول ہوتا ہے واسطے اُنکا دل تحصیل سے ملول ہوتا ہے اسواسطے اس ہیچمدان قاصر محمد طاہر نے بسبب ترغیب بعضے رئیسون اہل ایمان اور محبان رسول آخر زمان ساکنان شہر بمبئی کے معتبر کتابون سے خلاصہ کرکے احوال انبیا علیہم السلام و خلفاے راشدین و ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زبان اُردو مین لکھا اور نام اسکا روضۃ الاصفیا فی ذکر الانبیا رکھا خدا اُنکو اس نیت خیر کا اجر عظیم بخشے اور اس عاصی کو بھی ثواب جسیم عنایت کرے اگر کسیکو اس کتاب کی روایتون مین اشتباہ

پڑھتے تو روضۃ الصفا اور روح الدر راور تفسیر مدارک اور روضۃ الاحباب مین دیکھ کے اپنا شبہہ رفع کرلے اور جو مسلمان اس احوال کے دیکھنے سے مستفید ہو تو سعیف نیز والونکے حق مین اور اس عاجز کے بھی خاتمہ بالخیر ہونیکی دعا کرے خدا اسکا بھی خاتمہ بالخیر کرے **ذکر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیدائش کائنات کا**

روایت کرتے ہین محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بخاری رحمۃ اللہ علیہم حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ایکروز مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراسر سعادت مین بیٹھا تھا کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر تصدق ہون فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے کون چیز پیدا کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب موجودات سے پہلے اُس خالق مطلق نے میرا نور پیدا کیا ہزار برس تک وہ نور میرا قدرت الٰہی سے عظمت الٰہی کے مشاہدے اور تسبیح وسجدے مین مصروف رہا ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ نور محمدی بارہ ہزار برس تک عالم تجرد مین مشغول بعبادت معبود رہا پھر حق تعالیٰ نے اُس نور سے ایک گوہر پیدا کیا اور اپنی نظر جلال سے اُسپر دیکھا وہ جوہر نظر ہیبت الٰہی سے پانی ہوکر ہزار برس تک بہتا رہا پس اُسی پانی کے تین حصے کیا پہلے حصے سے عرش بنایا اُسکے چار ہزار رکن کیے ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار ہزار برس کی راہ بعدہٗ چار فرشتے پیدا کیے ایک بصورت آدمی دوسرا بہیئت شتر تیسرا بہیئت گرگس چوتھا بہیئت شیر پھر اُنکے پانوں اُنکے تحت الثریٰ اور مونڈھے اُنکے عرش سے لگے ہوے ہین اُنکو حکم ہوا کہ عرش کو اُٹھالو اُنھون نے ہر چند زور کیا مگر نہ اُٹھا سکے پھر ارشاد ہوا کہ تمنے تکبر سے آسمان زمین کا زور دیا اُٹھالو پھر اُنھون نے قوت کرکے چاہا اُٹھا دین پھر بھی نہ اُٹھا سکا بعد اسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھکر اُٹھالو سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکَمَالِ وَالْجَمَالِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ جب فرشتون نے یہ تسبیح پڑھی قدرت الٰہی سے عرش اُٹھا لیا دوسرے حصے سے قلم بنایا طول اُسکا پانصد سالہ راہ اور عرض چھ سو سالہ راہ تیسرے حصے سے لوح محفوظ بنایا بلندی اُسکی صد سالہ راہ اور عرض سہ صد سالہ راہ اور اطراف اُسکے مین یاقوت جڑا ہوا پھر قلم کو حکم ہوا کہ لکھ عرض کیا کیا لکھون فرمایا لکھ علم میرا میری خلقت مین عرض کیا ابتدا کس کام سے کرون فرمان ہوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قلم نے ہزار سال مین بسم اللہ لکھا بعدہ بفرمان رب الجلیل یہ لکھا اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلِیْ مَنْ اِسْتَسْلَمَ لِقَضَائِیْ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَائِیْ وَرَضِیَ بِحُکْمِیْ کَتَبْتُہٗ

صِدِّیقًا وَبَعَثَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَمَنْ لَمْ یُسَلِّمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ
عَلٰی نَعْمَائِیْ وَلَمْ یَرْضَ بِحُکْمِیْ فَلْیَتَّخِذْ اِلٰھًا سِوَائِیْ یعنی تحقیق میں معبود نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر میں
اور محمد میرا رسول ہے جو تابع ہوا میری قضا کا اور صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتوں پر اور راضی ہوا
میرے حکم پر لکھونگا میں اُسے صدیق اور اُٹھاؤنگا اُسے قیامت کے دن صدیقوں کے ساتھ اور جو تابع نہوا میری قضا
کا اور صبر نکیا میری بلا پر اور شکر نکیا میری نعمتوں پر اور راضی نہ ہا میرے حکم پر پس چاہیے کہ اختیار کرے معبود
سوائے میرے پھر لکھا قلم نے عدد قطرات بحار و اوراق اشجار و ریگ بیابان اور جو جو ہونیوالا ہے قیامت تک
لکھتے ہیں کہ جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنا تو عرض کیا کہ خداوندا تو مثیل ہی دے مانند پسندیدہ نام بزرگ
تیرے نام کے ساتھ کسکا ہی جناب باری سے ندا آئی کہ یہ نام میرے حبیب کا ہی کہ وہ مقصود آفرینش کا ہی اگر میں اُسے پیدا
نکرتا تو قدرت اپنی ہو بیدا نکرتا جب یہ حکم حق ہوا ہیبت الٰہی سے سینہ قلم کا شق ہوا مروی ہی کہ یوم جنبش میں آئی
کہ میرے مانند کوئی نہیں ہی کیونکہ مجسمہ علم خدائی کا ہی لکھا گیا ہی جناب باری سے یہ آواز آئی یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ
وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ یعنی مٹاتا ہی اللہ اور رکھتا ہی جس بات کو چاہتا ہی اور اُسی پاس ہی اصل کتاب دیکھتے
حصے سے آفتاب پانچویں ہی ماہتاب چھٹے سے بہشت ساتویں سے روز آٹھویں سے فرشتے تسبیح ہی کری دسویں سے
نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور اُس روح مبارک کو وہی طرف عرش کے بتسبیح و تقدیس میں مشغول رکھا
روایت ہی کہ نیچے کرسی کے ایک دانہ یاقوت پیدا ہوا بلندی اور عرض اُسکا پانچسو برس کی راہ اُس دانہ پر اللہ جلشانہ
نے نظر کی ہیبت سے وہ خود بخود پگھل گیا پانی ہوا بعد اُسکے صبا و جنوب شمال کو پیدا کر کے حکم فرمایا کہ تم ہر چار دن
گوشے پر اس پانی کی موج کر کف نکالو تو قدرت الٰہی سے آگ پیدا ہو کر اُس پانی پر گئی اُس سے دھواں نکلکر کرسی اور
پانی کے بیچمیں ہوا پر معلق ہو رہا اُس دھوئیں کو حق تعالیٰ نے سات پارہ کیا ایک پارہ سے پانی کا آسمان اور
دوسرے سے تانبے کا آسمان تیسرے سے لوہے کا آسمان چوتھے سے چاندی کا پانچوین سے سونے کا چھٹے سے فیروزہ کا
ساتوین سے یاقوت کا آسمان ہوا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ پانصد سالہ راہ پھر اللہ تعالےٰ نے ساتھ
قدرت کاملہ اپنی کے اُس پانی کے کف سے پشتہ خاک سرخ پیدا کیا اسی جگہ جہاں خانہ کعبہ ہی حضرت جبرئیل و میکائیل
و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ چار گوشے اُس پشتہ خاک کے پھیلا دو اُسکے پھیلانے سے یہ زمین
ہوئی روایت ہی کہ ایکدن عبد اللہ بن سلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
زمین کو کس چیز سے قرار ہی فرمایا کوہ قاف سے اور کوہ قاف بنا ہی زمرد سے اور آسمان کی یہ سبزی اُسی کی پرتو ہی

بلندی کوہ قاف کی پانصد برس کی راہ ہی اور کوہ قاف کے اُس پار سات زمینین شک کی اور سات کافور کی اور سات چاندی کی ہین اور ستر ہزار عالم ہین اور پنجے ہر عالم کے ستر ہزار فرشتے ہین راوی نے پھر عرض کی یا رسول اللہ بعد اُسکے کیا ہی فرمایا کہ ایک اژدہا ہی طول اُسکا دو ہزار سال کا راہ ہی اور یہ سب عالم اُسکے حلقہ مین ہی اور فرمایا کہ ساتوین زمین پر فرشتے اور چھٹی زمین پر شیطان اور اُسکی اولاد اور پانچوین زمین پر دیو اور چوتھی پر سانپ اور تیسری پر جانوران گزندہ اور دوسری پر پریان اور پہلی زمین پر سب آدمی ہین اور نیچے ساتوین زمین کے ایک گائے ہی اُسکے چار ہزار سینگ ہین ایک سینگ سے دوسری تک پانصد سال کا راہ کی مسافت ہی اور یہ سات طبق زمین اُسکے سینگون کے درمیان ہی اور وہ گائے کھڑی ہی ایک مچھلی کے پیٹھ پشت پر اور وہ مچھلی پانی پر ہی عمق اُس پانی کا چھل سال راہ اور وہ پانی ہوا پر معلق ہی اور ہوا تاریکی پر اور تاریکی دوزخ پر اور وہ دوزخ ایک سنگ آسمانی پر اور وہ سنگ ایک فرشتے کے سر پر ہی اور وہ فرشتہ ہوا پر ایستادہ ہی اور ہوا قدرت قادر سے اوپر ہی اور قدرت اُسکی بے پایان ہی عبداللہ بن عباس سے مروی ہی کہ تحت الثری نام ہی گل تر کا وہ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور نیچے ثرے کے دوزخ ہی اُسمین ایک سردار ہی نام اُسکا مالک اور اُنیس فرشتے مالک کے زیر حکم ہین قولہ تعالیٰ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ دہنی طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ہاتھ اور بائین طرف بھی ستر ہزار ہاتھ ہین اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتھیلی اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا ہی اور ہر اژدہے کے سر پر ایک سانپ ہی کہ ورای اُسکی ستر ہزار سال کا راہ ہی اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو ہی اگر دوزخیون کو ایک نیش مارے تو ستر برس تک درد سے لوٹتے رہین اور بائین ہاتھ کی انگلیون پر ایک ایک ستون آتش کا ہی اگر ایک ستون حشر کے میدانیون پر لا جاوے اور سب جن و انس ملکر اُسے ہلانا چاہین تو ہل نہ سکے اُن فرشتون کو حکم ہوا کہ تم دوزخ کے اندر جاؤ اُنھون نے عرض کی کہ خداوندا ایسی آتش سوزان مین کس طرح جاوین جبرئیل نے بحکم رب الجلیل ایک نطفہ تم بہشت سے لاکر اُنکی پیشانیون پر اُس سے داغ دیے اُس خاتم پر لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا دوزخ کی آنچ اُنپر اثر نکرے تب وہ اُنیس فرشتے دوزخ مین گئے قیامت تک وہین رہین گے جو مومن پیشانی اور دل پر داغ محمدی دیکھیگا تو ہرگز آتش دوزخ کا الم وصدمہ اُسے نہ پہونچیگا اور دوزخ کے سات دروازے ہین ہر دروازے کے لیے اُنمین سے ایک گروہ تقسیم کیا گیا ہی طبقہ اول جہنم دوسرا جہنم تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچوان لظے چھٹا ہاویہ ساتوان حطمہ مروی ہی کہ ایکدن جبرئیل نے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین وحی گذرانی تھی کہ یکایک زلزلہ کے صدمہ سے زمین دہل اُٹھی گئے اور اُسکے ساتھ ہی ایک آواز ہولناک آئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہوا حضرت صلعم نے

جبرئیل سے پوچھا کہ کیسی آواز تھی جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آدم علیہ السلام کے آگے سات ہزار برس سے ایک پتھر ہزار من کا دوزخ میں ڈالا گیا تھا آج تک وہ نیچے چلا جاتا تھا ابھی وہ قعر جہنم میں پہونچا یہ اُسکی آواز تھی حضرت صلعم نے پوچھا وہ کسکی جگہ ہے عرض کیا کہ منافقوں کی قولہ تعالیٰ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور چھٹے درجہ میں مشرکین رہیں گے اور پانچویں درجہ میں بت پرست اور چوتھے درجہ میں میفروش اور تیسرے درجہ میں ترسا اور دوسرے درجہ میں جہود اور پہلے درجہ میں تمہاری امت کے گنہگار رہینگے اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور ایک سرپوش سنگین کہ جسکا عرض پانصد سالہ راہ ہے دوزخ کے منہ پر رکھا ہے اور دوزخ کے نیچے ایک تپہ ہے اُسکے نیچے ایک فرشتہ مچھر کی پیٹھ پر کھڑا ہے اُسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہے کہ دُم اُسکی ساق عرش سے لگی ہے اور ایک گائے فرمود سدرہ المنتہیٰ کی کہ ستر ہزار اُسکے سینگ ہیں اور زمین میں گڑے ہیں اُس مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہے اگر وہ لغزش کرے تو تمام عالم زیر و بالا ہو جاوے۔ روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ ہر آسمان پر بیشمار فرشتے ہیں وے سب بحکم خدائے تعالیٰ تسبیح و تقدیس و تہلیل و تحمید و تمجید و تکبیر میں مشغول ہیں اگر ایک پل یاد الٰہی سے غافل ہوں تو تجلی انوار الٰہی سے جل بھن کر خاک ہو جاویں یہ فرشتے بعضے گائے کی شکل ہیں بعضے سانپ کی بعضے گدھے کی اور بعضوں کا آدھا بدن برف کا اور آدھا آتش کا بعضے قیام میں بعضے رکوع میں بعضے سجود میں اور بعضے قعود میں ہیں باوجود اس عبادت کے قیامت کے دن عذر خواہی کرینگے سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ پھر خالق نے یہ سات دن پیدا کیے یکشنبہ کے دن جان عرش کو پیدا کیا دوشنبہ کو سات طبق آسمان سہ شنبہ کو سات طبق زمین چہارشنبہ کو تاریکی پنجشنبہ کو منافع زمین بہ کو آفتاب و ماہتاب و تارون کو اور سب آسمانوں کو جمعہ کو دیا اور روز شنبہ کو تمام جہان کی خلقت سے فراغت کی ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ریگ کو پیدا کرکے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اُسکا زمین پر اور ایک حصہ کو زیر زمین لیگئی بعدہ آتش بیدود پیدا کرکے اُس سے قوم جن جان کو مخلوق کیا جنون سے جہان بھر گیا اُنپر اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر یوسف نام بھیجا جنون نے اُس پیغمبر کی نصیحت نہ مانی بلکہ اُسے مار ڈالا اور زمین پر ظلم کرنے لگے تب حق تعالیٰ نے عزرائیل کو اور فرشتوں کو ساتھ بھیجا اُنھوں نے سب کو مار کر جہان کو اُنکی آلایش سے پاک کیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ذکر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش کا** اور ایمان معتبر سے روایت ہے کہ جب ارادہ الٰہی سے خلافت حضرت آدم علیہ السلام کے بموجب آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور ظہور ریاست بنی آدم کے متعلق ہوا تب حضرت عزرائیل کو حکم ہوا کہ ایک مٹھی خاک ہر ایک قسم کی

سرخ اور سفید اور سیاہ زمین سے لاوین غرا سیل ایک مٹھی خاک رنگا رنگ تمام روی زمین سے جمع کرکے لائے اور بموجب حکم الٰہی کے درمیان مکہ و طائف کے رکھی اللہ تعالیٰ نے باران رحمت اُس مٹی پر برسایا اور اپنی قدرت کاملہ سے پتلا حضرت آدم علیہ السلام کا اُس مٹی کے خمیر سے بنایا اور چالیس برس تک وہ قالب بیجان وہاں پڑا رہا جب عنایت الٰہی نے چاہا کہ ستارۂ اقبال حضرت آدم علیہ السلام کا روشن اور رتبۂ شرافت بنی آدم کا تمام مخلوق پر مبین ہوا روح پاک کو حکم صادر ہوا کہ قالب مین آدم کے درآئے روح لطیف نے خاک کثیف مین جانیکا انکار کیا لحظات رب الارباب کا روح کو پہونچا اُدْخُلِیْ اَیَّتُهَا الرُّوْحُ فِیْ هٰذَا الْجَسَدِ یعنی اے جان داخل ہو اس بدن مین جب روح قالب مین آدم کے سر مبارک کی طرف سے داخل ہوئی جس جگہ روح پہونچتی تھی بدن خاکی جو مانند ٹھیکری کے تھا گوشت اور پوست سے بدلتا جاتا تھا جب روح سینہ مبارک تک پہونچی تو حضرت آدم نے ارادہ اُٹھنے کا کیا وہین زمین پر گر پڑے بواسطے حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنی ہے انسان جلد باز اور اسی حالت مین حضرت آدم نے چھینکا اور الہام الٰہی سے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُس کریم رحیم نے اپنی رحمت سے فرمایا کہ یرحمک اللہ سبقت رحمتی علی غضبی کا اُنکے طفیل سے نصیب بنی آدم سے ہوا بعد اسکے ایک فرشتہ بموجب حکم الٰہی کے ایک جزو امرح بہشت سے لایا اور حضرت آدم کو ساتھ تشریف خلافت الٰہی کے مشرف کیا اور تخت عزت اور عظمت پر بٹھایا نقل ہے کہ فرشتے ابتدائے پیدایش آدم علیہ السلام کے آپس مین کہتے تھے کہ جسکے تئین جو خدای تعالیٰ خاک سے پیدا کرکے مسند خلافت پر بٹھاویگا تو وہ ہمسے خدا کے نزدیک زیادہ عزیز ہوویگا اور ہم جو بارگاہ علام الغیوب مین دن رات رہتے ہین علم ہمارا اُس سے زیادہ ہوویگا حق تعالیٰ نے بموجب حکم آیہ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ تمام چیزون کے نام حضرت آدم کو الہام کرکے حکم کیا کہ فرشتون سے ان چیزون کا نام پوچھو بموجب حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتون سے پوچھا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی خبر دو میرے تئین اُن چیزون کے نام سے اگر تم سچے ہو تب فرشتے جواب سے عاجز ہوئے اور اپنے قصور کے معترف ہوکر بولے سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ یعنی پاک ہے تو اور نہین علم ہمارے تئین مگر جو تو نے سکھایا ہمکو اور تو عالم اور دانا ہے تب اللہ تعالیٰ نے آدم کو کمال ظاہر اور باطن سے آراستہ کرکے واسطے زیادتی تعظیم و تکریم کے ملائک عظام کو جو آدم علیہ السلام کے تخت کے گرداگرد صف باندھے موودب کھڑے تھے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ یعنے سجدہ کرو آدم کے تئین بموجب حکم الٰہی کے

سب فرشتون نے بلا عذر و تکرار حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس ملعون نے انکار کیا اور بولا کہ میں آدم سے بہتر ہون اسواسطے کہ میرے تئین آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے اس نافرمانی سے شیطان ملعون ابدی ہو کر راندہ گیا اور فرشتون سے نکالا گیا حضرت آدم بہشت مین رہنے لگے طبیعت اُنکی مشتاق ایک جلیس ہمدم و انیس محرم کی ہوئی تب حضرت آدم پر خواب نے غلبہ کیا وقت خواب مین اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کے پہلوے چپ سے حضرت حوا کو پیدا کیا جب حضرت آدم علیہ السلام بیدار ہوے تو دیکھا کہ ایک عورت پاکیزہ اُنکے پاس بیٹھی ہے اُنکی طبیعت ہمایون اور صورت میمون کو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور پوچھا کہ تو کون ہے حضرت حوا نے فرمایا کہ مین تیرے بدن کا جزو ہون کہ حق سبحانہ تعالے نے تیری پسلی سے مجکو پیدا کیا ہے نقل ہے کہ حسن و جمال حضرت حوا کا اسقدر تھا کہ تمام عالم کی خوبی سو حصہ تھی اس مین سے نوے حصے حسن حضرت حوا کو اور دس حصے باقی عالم کو عنایت فرمایا تب آدم سجدہ شکر کا بجا لائے جناب الٰہی نے اُنکا عقد نکاح روبرو حاملان عرش و رسکان سموات کے باندھا اور اُن دونون کو حکم ہوا کہ اے آدم و حوا تم دونون اس بہشت مین رہو اور سب میوے اس بہشت کے کھاؤ مگر اُس درخت کے نزدیک مت جاؤ یعنی گیہون کے درخت مین سے کچھ مت کھاؤ جب ابلیس لعین نے آدم کو سجدہ نکیا اور راندہ گیا اور فرشتون سے نکالا گیا اس سبب سے آتش کینہ اور حسد اُسکے باطن مین شعلے مارتی تھی اور ہمیشہ اس تدبیر مین رہتا تھا کہ کسی صورت سے بہشت مین بیٹھے اور آدم کو وہان سے نکالے پہلے تو طاؤس سے دوستی کی کہ میری دوستی تیرے حق تیرے اوپر ثابت ہوئی اور آگے ہم اور تم ایک مکان مین رہتے تھے یہ التماس تجھ سے ہے کہ مجکو اپنے بازو پر بٹھا کر بہشت مین پہونچا دے کہ مین اپنے دشمن سے بدلا لون طاؤس نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ تو یہ بات سانپ سے کہ تب شیطان سانپ کے پاس گیا اور اپنے فریب کے منتر سے اُسکو فریفتہ کیا سانپ اُسکو منھ مین رکھکر بہشت مین لیگیا اور نگہبانان بہشت کو مطلق خبر نہوئی پھر ابلیس حضرت آدم اور حوا کے پاس گیا اور بر وجہ شروع کیا حضرت آدم اور حوا نے پوچھا کہ کیون روتا ہے اور اُنھون نے شیطان کو نہین پہچانا تب شیطان نے کہا مین تمکو نصیحت کرتا ہون مجکو تمھارے حال پر رونا آتا ہے کہ تم اس بہشت سے نکالے جاؤگے اور یہ بہشت کی نعمتین تمسے سب کے لیجاوینگی اور لذت حیات سے دور موت کا چکھوگے اُن دونون کو اس بات کے سننے سے بہت غم ہوا ابلیس نے کہا اگر تم میرا کہا مانو تو مین تمکو ایک درخت بتا دون اگر تھوڑا سا میوہ اُسکا تم کھاؤ تو ہمیشہ زندہ رہوگے اور صورت موت کی ہرگز نہ دیکھوگے حضرت آدم نے پوچھا وہ درخت کونسا ہے شیطان نے کہا وہی درخت ہے کہ جسکے کھانے سے حق سبحانہ تعالے نے منع کیا تھا حضرت آدم

نے اس بات کو قبول نکیا کہ ہرگز مجھ سے فرمانی خدا کی نہوگی جب شیطان نے قسم کھائی کہ مین تمھارا خیرخواہ ہون
وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ بعد اسکے حضرت آدم علیہ السلام وہان سے اُٹھکر چلے گئے اور شیطان نے
حضرت حوّا کی خدمت مین جاکر اسطرح اُنکے دل مین وسواس ڈالا اور سانپ نے شیطان کے کہنے پر گواہی دی
حضرت حوّا نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ سانپ تو خادم بہشت کا ہے اور وہ بھی موافق اس شخص کے
یعنے شیطان کے گواہی دیتا ہے اب تو مین پہلے اس درخت کا پھل کھاتی ہون اگر کچھ خلل ہو تو میرے
واسطے خدا سے معافی مانگیو اور نہین تو تم بھی کھاؤ کہ ہم دونون تمام عمر نعمتین بہشت کی چین سے کھایا کرینگے

ذکر آدم علیہ السلام کے بہشت سے نکلنے کا

نقل ہے کہ جناب الٰہی نے تو اول مین فرمایا تھا کہ آدم کی اولاد مسلمان تو بہشت مین اور کافر دوزخ مین
جاوینگی اور اگر سب اولاد بہشت مین پیدا ہوتی تو دوزخ کیسے بھری جاتی اسواسطے گیہون کا درخت سبب
اُنکے بہشت سے نکلنے کا ہوا تاکہ دوست اور دشمن مین فرق ہوجاوے اور بنی آدم کی قسمت مین جو مصیبتین
لکھی ہین سو ہوپہونچین علماء مفسرین نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوّا نے تھوڑے پھل کھائے گیہون کے اور
اُنکی آگ سے حضرت آدم نے بھی کچھ کھائے ابھی تاثیر اُن گیہون کی حضرت آدم کے معدہ مین خوب نہین
ہوئی تھی کہ لباس جسمانی اُنکے بدن مبارک سے گر پڑا اور بدن برہنہ ہوگیا ناچاری واسطے ستر عورت کے انجیر
کے پتون سے اپنا ستر عورت ڈھانکا حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم تیرے برہنہ ہونیکا سبب کیا ہے عرض کی کہ خداوندا
سبب اسکا یہ ہے کہ تیری وصیت پر عمل نکیا اور اس درخت ممنوع سے برخلاف حکم کے کھایا پھر آدم نے کمال
بیقراری سے عرض کیا کہ الٰہی سانپ اور طاؤس کہ بہشت کے امین تھے اُنکے بہکانے سے اور قسم کھانے سے
یہ قصور ہوا روایت ہے کہ صورت سانپ کی ایسی پاکیزہ اور مطبوع تھی کہ کوئی جانور بہشت مین ایسا نہ تھا
حق تعالیٰ نے اس گناہ کے سبب سے اُسکی صورت کو مسخ کیا اور خاک اُسکی خوراک ٹھہرائی اور پیٹ اور
سینے کے بل زمین کو رگڑتا اور چھاتی کو چھیلتا رہے اور عذاب حضرت حوا کا اور اُنکی بیٹیونکے جننے کا درد اور حیض
کی آلودگی اور خاوندون کے حکم مین رہنا اور اُنکی تابعداری کرنا مقرر کیا اور تادیب حضرت آدم کی جدائی حضرت
حوّا سے اور مشہور ہونا گناہ کا اور رنج اور دکھ اور محنت اور مشقت واسطے معاش اور گذران کے مقرر پایا اور
صورت طاؤس کی بھی بدل گئی چنانچہ پاؤن تو اسکے بدصورتی مین ضرب المثل ہین اس واسطے حکم الٰہی ہوا
قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنے اترو بہشت سے طرف زمین کے اور آپس مین تم سب دشمن

ایک دوسرے کے ہو پس آدم اور حوّا اور شیطان اور سانپ اور طاؤس روضۂ جنت سے منزل دنیا کی دانی مین نہایت خواری اور ذلت سے پہونچے روایت معتبر مین لکھا ہے کہ آدم سراندیپ مین اور حوّا جدے مین اور شیطان بیتان مین اور سانپ اصفہان مین اور طاؤس کابل مین پڑے اور روز قیامت تک عداوت ابلیس مین اور بنی آدم مین پڑی رہی کہتے ہین کہ حضرت آدم نے چالیس دن طعام اور پانی نہ کھایا اور در رجدائی مین حضرت حوا کے مبتلا رہے اور تین سو برس تک گریہ وزاری اور توبہ و استغفار مین مشغول رہے جب حضرت ارحم الراحمین نے اپنی کمال عنایت سے حضرت آدم کے دل مین یہ کلمے الہام کیے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ بعد پڑھنے ان کلمات کے جبریل مین آئے اور خوشخبری عفو گناہ کی لائے حضرت آدم نہایت خوش اور خرم ہوئے محنت اور مصیبت ساتھ نعمت اور راحت کے مبدل ہوئی اور بموجب حکم الٰہی کے تین روز سے ایام بیض یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین کے رکھے تو بدن انکا جو بسبب مصیبت گناہ کے اور رنج اور رونے کے سیاہ ہو رہا تھا اُن روزون کی برکت سے صاف اور منور ہوا **فائدہ** غرض اس دعا کے لکھنے اور ان تین روزون کے بیان سے یہ ہے کہ جب اللہ تعالے نے حضرت آدم کا اس دعا کی برکت سے گناہ معاف کیا اور ان روزون کے اثر سے اُنکے بدن مبارک کو روشن کیا تو ایسا ہی جو اولاد آدم اس دعا کو اپنا ورد کرے اور ان روزون کو ہر مہینے مین عادت رکھے تو اُسکے گناہ بھی معاف ہونگے اور اُسکا دل جو گناہون کی مصیبت سے سیاہ ہوا ہے صاف اور روشن ہو جائیگا بعد اسکے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ خانہ کعبہ بنا کرین حضرت آدم نے جبریل کی تعلیم سے اور مدد سے ملائکہ کی کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے اور اسی عہد نامہ اور قول و قرار روز الست کا خدا نے رکھا تھا کعبے مین ایک طرف کو جا یا بعد تمام کرنے کعبے کے مناسک حج اور طواف جبریل نے تعلیم کیا تب مراسم طواف سے فراغت پاکر جبریل کے کہنے سے کوہ عرفات پر چڑھے اور حضرت حوّا بھی جدّے سے حضرت آدم کی طلب مین پھرتی پھرتی عرفات پر آئین لیکن بسبب طپش اور گرمی آفتاب کے اور ہونے تغیر رنگ کے ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا حضرت جبریل کے بتلانے سے معرفت ہوئی بعد اُسکے حضرت خلاق سے اجازت لیکر سراندیپ کو آئین تب جبریل نے کچھ گیہون اور روئی اور لکڑی بونچائی اور کھیتی کرنا سکھایا اور دو بیل بھیجے اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت کی نعمتون سے جو بغیر محنت اور مشقت کے میسر ہوتی تھین محروم ہو کر بڑی جانفشانی اور تردد سے روٹی پیدا کرنے لگے ✦

قصہ ہابیل اور قابیل کا

جب حضرت آدم اور حوا سے اور آپس مین ملکر رہنے لگے حضرت حوّا ہر بار جو حاملہ ہوتین تو ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتا اور قابیل اور اُنکی بہن اقلیما پیدا ہوئی پھر ہابیل اور اُنکی بہن لیوذا موجود تھی اور حضرت آدم کی شریعت مین بموجب حکم خدا کے یہ دستور مقرر تھا کہ ایک پیٹ کی بیٹی اور دوسرے پیٹ کا بیٹا آپس مین بیاہ جاتے تھے اسواسطے آدمؑ نے فرمایا کہ مین یہ نکاح بموجب حکم خدا کے کرتا ہون اور فرمانبرداری خدا کی ہر بندہ پر لازم ہے قابیل نے حکم باپ کا قبول کیا جب حضرت آدم نے فرمایا کہ تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی مقبول ہو اقلیما اُسکے نکاح مین آوے اور اُس زمانہ مین قربانی کا دستور یہ تھا کہ جو دو شخص آپس مین جھگڑتے تھے تو وہ دونون اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھتے تھے اور ایک قبض سفید بیدود آسمان سے آتی تھی اور حق جسکی جانب ہوتا تھا اُسکی قربانی کو بود کرتی تھی جب دونون بھائی راضی ہوئے اور ہابیل نے ایک مینڈھا موٹا تازہ اپنے گلے مین سے جدا کیا اور ایک ٹوکرا گیہون کا لیجا کر رکھ آیا جب یہ دونون پہاڑ پر قربانی کو رکھکر آئے تو خدا کی قدرت سے ایک آگ آسمان کی طرف سے آئی اور قابیل کی قربانی پر کچھ اثر نکیا ہابیل کی قربانی کی طرف جاکر اُس سے کچھ نشان اور اثر باقی نہ رکھا اس سبب سے کینہ زیادہ اور بغض قابیل کے دل مین پیدا ہوا اور ہابیل کو دھمکایا کہ مین تیرے تئین قتل کرونگا ہابیل نے کہا کہ خدا تعالیٰ پرہیزگارون کی قربانی قبول کرتا ہے اگر تو میری طرف ہاتھ چلاویگا تو مین تجھپر ہاتھ نہ ڈالونگا قابیل سنگدل نے وقت فرصت پاکر ہابیل مظلوم کے سر پر شیطان کی تعلیم سے ایسا پتھر مارا کہ ہابیل جان بحق تسلیم ہوکر شہید اکبر ہوا اور قابیل کی گردن پر یہ گناہ کبیرہ اور اُس بدعت کا وبال روز قیامت تک باقی رہا پھر قابیل چند روز لاش ہابیل کی اُٹھاکر ادھر اُدھر لیے پھرتا تھا اور نہین جانتا تھا کہ کیا تدبیر کرون کہ لوگون کی نظر سے اسے چھپاؤن پھر حق تعالےٰ نے دو کوے بھیجے کہ آپس مین لڑنے لگے کہ ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار کر اپنے پنجون سے زمین کھود کر اُس کوے کو گاڑ دیا جب قابیل نے کہا کہ افسوس مین کوے سے بھی عاجز ہون کہ اپنے بھائی کا عیب نہین ڈھانک سکتا جب اُسنے زمین کھود کر بھائی کی لاش کو گاڑ دیا بعد اسکے جناب الٰہی سے حکم قصاص کا صادر ہوا کہ قابیل کو بعوض خون ہابیل کے قتل کرو قابیل اس خوف سے بھاگ کر ملک یمن مین گیا اور آتش پرستی اختیار کی

فصل حضرت آدم ہمیشہ کعبہ کو واسطے حج کے جایا کرتے تھے ایکبار کوہ عرفات پر سوئے اور اللہ تعالیٰ نے آنکی پشت سے تمام اولاد کو جو روز قیامت تک پیدا ہوگی نیک بختون کو تو سید ھی طرف اور بد بختون کو

الٰہی طرف کیا اور اُن سب کو حکم الٰہی ہوا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا قَالُوْا بَلٰی کہا سب نے ہاں تو ہمارا رب ہے حق تعالیٰ نے اُنکے اقرار پر گواہی فرشتوں کی لکھوا کر حجر اسود میں امانت رکھی اسواسطے حضرت مرتضیٰ علیؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی حج کریگا تو حجر اسود اُسکی گواہی دیگا فائدہ جب حضرت آدمؑ نے کثرت اولاد کی دیکھی تو حضور رب العالمین میں عرض کی کہ خداوندا یہ مخلوقات بے نہایت دنیا میں کیونکر سماویگی حضرت ذوالجلال نے فرمایا کہ اگرچہ دنیا میں یہ سب نہیں سماسکتی لیکن میں اپنی قدرت کاملہ سے بعضوں کو زمین پر کھونگا اور کسی کے تئیں بعد مرنیکے نیچے زمین کے اور بعضوں کو باپوں کی پشت میں اور کسی کو ماؤں کے پیٹ میں جگہ دونگا فائدہ دوسرا حدیث میں آیا ہے کہ بروقت عرض کرنیکے ذریات کی نظر حضرت آدم کی جانب یمن میں ایک جوان پر پڑی کہ نہایت حسین تھا اور روتا تھا حضرت آدمؑ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ ایک جوان ہے تمہاری اولاد میں سے کہ داؤد پیغمبر مرسل و مقبول بارگاہ غفور جل جلالہ ہوا اور رونا اُسکا ایک امر عارض کا سبب ہے جو اُسنے ہوگی حضرت آدمؑ نے پوچھا کہ عمر اُنکی کتنی ہے کہا کہ ساٹھ برس کی ہے پھر حضرت آدمؑ نے روبقبلہ ہوکر دعا کی کہ خداوندا میری عمر تو نے ایک ہزار برس کی مقرر کی ہے چالیس برس میری عمر میں سے اسکو عطا کر خدا نے یہ دعا قبول کی جب دنیا میں حضرت آدمؑ کی نوسو اور ساٹھ برس کی عمر ہوئی اور عزرائیل واسطے قبض روح مبارک کے آئے حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ ابھی تو چالیس برس میری عمر کے باقی ہیں حضرت عزرائیلؑ نے کہا یہ چالیس برس تو تمنے روز میثاق میں حضرت داؤد کو بخشے ہیں حضرت آدمؑ کو یاد نہ رہا تھا اسواسطے منکر ہوئے اگرچہ حق تعالیٰ نے آدمؑ کی عمر پوری کی لیکن بعد اسکے حکم آدمؑ میں کہ ہوا کہ آیندہ کو لینے دینے اور بخشش اور معاملات میں چاہیے کہ بالہ ساتھ گواہی گواہوں کے لکھا کریں تاکہ کسی کے تئیں مجال انکار کی نہ رہے جب حضرت آدمؑ پر غلبہ بیماری کا ہوا تب اُنکو رغبت اور خواہش بہشت کے میووں کی ہوئی اور اولاد کو واسطے لانے میوہ بہشتی کے ارشاد کیا وہ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ جبرئیلؑ اور کئی فرشتے مع کفن اور خوشبو بہشت کی لیے آئے ہیں اُنسے خواہش حضرت آدمؑ کی بیان کی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ ہم اسواسطے آئے ہیں کہ اُنکو اُنکے مطلب کے تئیں پہونچائیں بعد اُسکے حضرت حوا کو اور لڑکیوں کو فرمایا کہ تم یہاں سے جاؤ اور میرے تئیں خدا کے فرشتوں پر چھوڑو چنانچہ بعد اُنکے اُٹھنے کے ملک الموت واسطے قبض روح کے مشغول ہوئے حضرت تسبیح و تہلیل میں مصروف تھے کہ ملک الموت نے اپنے کام سے فراغت پائی اور کفن سے فراغت کرکے حضرت شیث علیہ السلام نے بموجب تسلیم جبرئیل کے

نماز جنازہ کی پڑھی اور حضرت آدم کو دفن کیا اسواسطے نماز جنازہ کی روز قیامت تک اولاد آدم کے واسطے مقرر ہوئی

ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا

جب حضرت آدم ہابیل کی مصیبت مین بیقرار رہتے تھے اللہ تعالی نے جبرئیل امین کو اُنکی تسلی خاطر غمگین کے واسطے بھیجا کہ حق تعالی تیرے تئین ایک فرزند رشید عنایت کریگا کہ اُسکی نسل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار نبی آدم کا پیدا ہوگا چنانچہ ہابیل کے مرنے سے پانچ برس کے بعد حضرت شیث پیدا ہوے اور وہ حسن صورت مین اور خوبی اور سیرت مین مشابہ حضرت آدم کے تھے اور تمام اولاد سے حضرت آدم کے نزدیک محبوب تھے چنانچہ حضرت آدم نے قبل وفات کے اُنکو اپنا وصی بنایا اور بطریق وصیت کے فرمایا کہ جب حادثہ طوفان حضرت نوح کے زمانے مین واقع ہو اگر تو اُس زمانے کو پاوے تو میری ہڈیون کو کشتی مین رکھوا دیو جو غرق سے محفوظ رہین یا اپنی اولاد کو وصیت کر لیو کہ اس طرح سے عمل مین لاوے اور حضرت شیث اکثر اوقات حضرت آدم کی زبان سے احوال بہشت کی لذت کا سنتے تھے اور آسمانی صحیفون کا مضمون بھی دریافت کرلیتے تھے اسی واسطے روبرو حضرت آدم کے تجرد خلق سے اور انس حق سے کیا تھا اور لوگون سے تنہا ہو کر دنیا کی لذتین چھوڑ کر اکثر اوقات وظائف اور طاعت مین مشغول رہتے تھے اور نفس کی ریاضت اور تہذیب اخلاق ہمیشہ اُنکو مدنظر رہتا تھا اور حضرت شیث کے زمانے مین بنی آدم دو قسم کے تھے بعضے متابعت حضرت شیث کی کرتے تھے اور بعضے قابیل کی اولاد کی تابعداری مین مشغول تھے اور حضرت شیث کی نصیحت سے بعضے تو راہ راست پر آئے اور بعضے بدستور نافرمانی کی راہ پر قائم رہے جب نوسو اور بارہ برس اُنکی عمر کے گذرے تو روح بدن مبارک سے پرواز کر کے عرش معلی کو پہونچی اور حضرت شیث کی بعضی نصیحتون مین یہ ہے کہ مومن حقیقی وہ ہے کہ یہ خصلتین اُسمین ہون اول کو خدا کو پہچاننا دوسرے نیک و بد کو جاننا تیسرے بادشاہ وقت کا حکم بجالانا چوتھے ماں باپ کا حق پہچاننا اور اُنکی خدمت کرنا پانچوین صلہ رحم یعنے اپنی اپنایت کے لوگون سے نیکی اور محبت کرنا چھٹے غصے کو حد سے زیادہ نہ بڑھانا ساتوین محتاجون اور مسکینون کو صدقہ دینا اور ترحم کرنا آٹھوین گناہون سے پرہیز اور مصیبتون مین صبر کرنا نوین شکر نعمت الٰہی کا کرنا

ذکر حضرت ادریس علیہ السلام کا

نام مبارک اُنکا زبان عبری مین اخنوخ ہے جب اولاد قابیل کی عزرائیل کے بہکانے سے گمراہ ہوئی اور کفر اور شرک مین پڑی یہان تک کہ رسم نکاح کی موقوف کر کے حرامکاری اور طرح طرح کی نابکاری کرنے لگی

حق تعالیٰ نے حضرت ادریس کو نبوت کی شرافت عنایت کرکے اُنپر بھیجا بہت لوگ اُنکی ہدایت اور ولایت سے انکار اور عناد چھوڑکر راہ راست پر مستقیم ہوئے اور شفاعت ازلی سے نجات پاکر سعادتمند ہوئے اور جو لوگ کہ بسبب قساوت قلبی کے کفر اور شرک سے نہ گیرے ہوگئے تھے اُنکے دلونپر حضرت ادریس کی نصیحت کارگر نہوئی لوگون کو توحید اور عدالت اور عبادت کی راہ پر دعوت کرتے تھے اور جسقدر نماز اور روزے اُنکی شریعت مین مقرر تھے اور زکوۃ مال اور غسل جنابت سے امر فرماتے تھے اور حضرت ادریس آپ اپنی عبادت کرتے تھے کہ ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتے اور فرشتے اُنکی صحبت مین آتے جاتے تھے اور اعمال صالحہ اور افعال حسنہ اُنکے تمام مخلوقات کی عبادت کے برابر آسمان پر لیجاتے تھے حضرت عزرائیل یہ حال دریافت کرکے جناب الٰہی کی اجازت سے زمین پر آئے اور بصورت انسان اُنکی صحبت مین چند روز رہے حضرت ادریس نے دیکھا کہ یہ شخص نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے شاید یہ فرشتہ ہے جب حضرت ادریس کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہے تب حضرت ادریس نے فرمایا کہ چاہتا ہون کہ شربت موت کا مجکو چکھاؤ حضرت عزرائیل نے خالق ارواح سے اجازت لیکر اُنکی روح کو قبض کیا اور پھر اُنکی جان پاک کو اُنکے قالب مین ڈالا پھر حضرت ادریس نے فرمایا کہ مجکو بہشت اور دوزخ دیکھنے کا شوق بدرجہ کمال ہے حضرت عزرائیل نے خدا کے امر سے اُنکو اپنے پرونپر بٹھاکر اول دوزخ کی سیر کروائی اور بعد اُسکے تماشاے نعیم بہشت کی نوبت آئی حضرت ادریس جب سیر حور و قصور اور تماشاے ولدان اور غلمان کرکے فارغ ہوئے حضرت عزرائیل نے کہا اب میرے ساتھ بہشت سے باہر چلیے اور اس مکان سے نکلیے حضرت ادریس تو قانون الٰہی سے بخوبی واقف تھے ایک درخت کے تنہ کو پکڑکر کھڑے ہوے اور فرمایا کہ جبتک پیدا کرنیوالا بہشت و دوزخ کا اس مکان سے مجکو نکالیگا تو مین ہرگز باہر نہ جاؤنگا حق تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اُن دونون کے قصے کے فیصلے کے واسطے بھیجا اول حضرت عزرائیل نے تمام احوال ظاہر کیا پھر حضرت ادریس نے جواب دیا کہ مین بمقتضاے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے موت کے زہر کا شربت تلخ چکھا اور بموجب مضمون وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کے دوزخ مین بھی وارد ہوا اور بموجب حکم ارحم الراحمین کے جو بہشتیونکے حق مین فرمایا وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا فقط حضرت عزرائیل کے کہنے سے بغیر حکم خدا کے ہرگز باہر نہ نکلونگا اُسی وقت نداے غیبی پہونچی يَا اِدْرِيْسُ ادْخُلْ وَيَا اِدْرِيْسُ فَعَلَ هٰذَا اپنے میرے حکم سے داخل ہوا اور میرے حکم سے یہ کام کیا ہے وہ حق بجانب اُسکے ہے کعب الاخبار سے روایت ہے کہ مراد اس آیت سے کہ رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا پہونچانا حضرت ادریس کا ہے اس مکان عالیشان مین بعد اُسکے ادریس بہشت سے باہر آئے اور چوتھے آسمان مین فرشتون کے ساتھ عبادت مین مشغول ہوئے اور وہان موجود ہین

جب ملک ارادۂ خدا ہو حضرت ادریس بہت خوبصورت تھے اور گندمی رنگ اور قد مبارک مناسب اور اکثر اوقات خاموش رہتے تھے اور چلنے کے وقت نظر مبارک قدمون پر پڑتی اور آنحضرت نے فرمایا ہی کہ سر نیکیون کا تین چیزین ہین غصے کے وقت مین بردباری کرنا اور تنگی مین بخشش کرنا اور تقا بو پانے پر معاف کرنا اور فرمایا ہی کہ عقلمند وہ آدمی ہے کہ تین قسم کے آدمیون سے بکا بن نکرے ایک تو بادشاہون سے اور دوسرے عالمون سے اور تیسرے دوستون سے اسواسطے کہ گستاخی بادشاہون کی تلخی عیش شیرین کی ہی اور حقارت عالمون کی نقصان دین ہی اور بکا بن دوستون کا بیمروتی اور بے حجابی سے ہی اور فرمایا ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ مصیبت مین تحمل و قرار کرے اور درجہ بلندی مین تواضع اختیار کرے

ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

جب حضرت ادریس علیہ السلام نے آسمان پر قیام کیا عالم دنیا کو شیطان نے فسق و فساد سے بے انتظام کیا اور روز بروز تمرد اور عصیان کا ظہور ہوا اور بہت گناہون سے عالم بے نور ہوا جناب الٰہی نے حضرت نوح کو دوبارہ انتظام احوال عالم کے اور اصلاح اعمال بنی آدم کے بعوث کیا اور نو سو پچاس برس کی عمر پائی اور اسی برس کے بعد وحی آسمانی کی خبر آئی تمام عمر اسی دعوت مین مصروف تھے اور کفار اور فجار مین ساتھ امر معروف اور نہی منکر کے معروف تھے ہر چند کہ جناب الٰہی مین انکی ہدایت کی دعا کرتے تھے پر وہ سنگدل نہایت کفر اور انکار سے فریاد و دعا کرتے تھے باوجود اس محنت اور مشقت اور وعظ اور نصیحت کے تمام عمر مین سوائے اسی آدمیون کے کوئی اسلام نلایا اور حضرت نوح کا ارشاد انکے کام نہ آیا مفسرین نے آیت شریف وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ کی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے فرمایا ہی اور اسقدر اکثر اہل تواریخ کی معتبر کتابون مین آیا ہی اور ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے اتنی اذیت نہین اٹھائی ہے جتنی حضرت نوح نے اپنی امت کے ہاتھون سے مصیبت پائی ہی وہ کافر ہمیشہ ڈراتے تھے کہ ان باتون سے باز آؤ اور ہمارے بتون کی بدی سے ہاتھ اٹھاؤ بارہا مجلس وعظ مین انکے مارنے سے بیہوش ہو جاتے تھے اور انکے صاحبزادے خبر پاکر وہان سے اٹھا کر لے آتے تھے کفار وقت مرنیکے اپنے بیٹون کو وصیت کرتے تھے اور انکو کفر کے عقیدے پر مستحکم کرکے مرتے تھے کہ بیٹو ہرگز اپنے باپ اور دادا کے دین سے انحراف نکرنا اور نوح کے کلمات پر اعتراف نکرنا جہانتک ہو سکے حضرت نوح کو دکھ اور ایذا دیکھو اور ہانپا ٹھکانا جہنم مین کیجیو جب ایسی مصیبت مین سات قرن حضرت نوح پر گذرے اور حضرت نوح دل تنگ اور نا امید ہوے تو حضرت رب العالمین سے وحی نازل ہوئی اور حضرت نوح کے دل غمگین کو تسکین حاصل ہوئی کہ اے نوح تو دل تنگ مت ہو اور آیندہ ان

سنگدلون کے سنگ ست ہو جو ایمان لائے سو لائے باقی ایمان نہین لاوینگے یہ تو شقی ازلی ہین سب کے سب جہنم کو جاوینگے حضرت نوح نے عرض کی کہ خدا انکی نسل سے بھی کوئی ایمان لاویگا یا نہین حکم ہوا یہ تو ایمان نلاوینگے انکا دل ہی سنگ اور آہن پھر بھی حضرت نوح نے بسبب کمال شفقت کے اور واسطے قطع کرنے الزام اور حجت کے فرمایا کہ اسی لوگو اگر ایمان نلاؤ گے تو یہ سمجھو کہ عذاب الٰہی آیا قوم نے کہا کہ ہم تو محبت ود اور سواع اور یغوث اور یعوق کی جو ہمارے بت ہین ہرگز نہ چھوڑینگے اور تمھارے برعکس حکم کے اپنے سرون کو چھدون کی پرستش مین چھوڑینگے اور تو جو ہمسے بہت نزاع اور جدال کرتا ہے اور ہمارے بتون کی تکذیب ہین و زات قیل وقال کرتا ہے اگر تو سچا ہے تو ہمکو عذاب دکھلا اور اپنی تہدید اور تخویف بے اصل کی تاب دکھلا جب حضرت نوح مایوس ہوئے اور کفار انہی کفر مین منحوس حضرت نوح نے کمال عجز اور انکساری اور تضرع سے جناب ابدی مین پکارا رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ اِلَّا خَسَارًا وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا مِّمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا یعنے جب مین انکو دعوت اسلام کرتا ہون تو یہ انگلیان کانون مین ڈالتے ہین اور کپڑے سر سے باندھتے ہین اور میری بات نہین سنتے ہین اور اپنے کفر پر ثابت رہتے ہین اے تو یہ بندہ ناچار ہے اور تو خداوند قہار ہے الٰہی غارت کر ان سب کفار کو اور مت چھوڑ انکے ملک اور دیار کو بارے تیر دعا کا نشانے پر واصل ہوا اور خطاب الٰہی واسطے انتقام کے نازل ہوا کہ ہم اس قوم کو طوفان سے ہلاک کرکے پانی کی راہ سے آتش دوزخ مین ڈالینگے اور تجکو اور تیری امت مومنین کو کشتی مین رکھکر آفت طوفان سے سلامت نکالینگے جب حضرت نوح کی دعا سے اُس قوم پر قحط پڑا اور توالد اور تناسل انکا موقوف ہوا بعد اُسکے بموجب حکم الٰہی کے جبرئیل امین نے درخت ساج کے بونے کا حکم کیا اور بیس برس کے عرصہ مین اُس درخت کو محکم کیا اور جبرئیل کے کہنے سے اُسکو چیر کر کشتی کا بنانا شروع کیا اور جناب الٰہی مین لیل ونہار خضوع اور خشوع کیا کفار گاہ گاہ بطریق ہزل نوح کو ستاتے تھے اور بیچ وقت کشتی بنانے کے یہ گستاخی کی باتین سناتے تھے کہ اے نوح اب تم بعد مرتبے نبوت کے نجار ہوے اور پیغمبری کے کام سے بیزار ہوے کشتی تو بنا آگے پانی کہان اور اس بیابان خشک مین تراوت کی نشانی کہان حضرت نوح نے فرمایا کہ تم اپنے جزاے اعمال سے غافل اور عاقبت کی مصیبت سے جاہل ہو تم دنیا مین غریق اور عقبی مین حریق ہوگے جب حضرت نوح نے کشتی بنانے سے فراغت پائی اور تختون کے جوڑ پر ہر ایک طبقے مین روغن قیر لگایا اور بموجب فرمان الٰہی شمشاد کے تختون کا تابوت حضرت آدم کے جسم مبارک کے واسطے بنایا اور اس سبب سے حافظ حقیقی نے انکے جسم کو آفت طوفان سے بچایا پھر حضرت جبرئیل نے ہر جنس کے جانور جو روی زمین مین تھے حضرت نوح

کے پاس جمع کیے اور قسم قسم کے وحوش اور طیور اور چرندے اور پرندے مجتمع کیے حضرت نوح نے ہر ایک جانور کا ایک ایک
جوڑا لیکر کشتی مین چڑھایا اور ہر ایک رفیق حضرت نوح کا کشتی پر چڑھ آیا جب یہ سب لوگ کشتی مین داخل ہوے اور
تمام سامان واسباب اُنکے وصل ہوے تب غضب الٰہی کا شیوع ہوا اور تنور سے فوارہ پانی کا نکلنا شروع ہوا حضرت
نوح کی منکوحہ اور اُنکا بیٹا کنعان کشتی پر نہ آئے اور اُس جناب کا فرمان نہ بجا لائے کنعان بولا کہ مین پناہ لونگا
پہاڑ کی حضرت نوح بولے کہ فائدہ تجھے ندیگی پناہ پہاڑ کی نہ پہاڑ کی اسی عرصہ مین ایک موج نے اُسکو ڈبایا اور حضرت
نوح کو اُسکے غرق ہونے پر رحم آیا عرض کی کہ یہ بیٹا میرا اہل ہے اور تو اپنے وعدے کو وفا کریگا اہل سے حکم ہوا کہ
اہل وہ ہے کہ جسکے نیک اعمال ہون وہ نااہل ہے جسکے بد افعال ہون اے مسلمانو پیغمبر زادگی بغیر عمل نیک کے بیکار ہے
اور عمل نیک کا بغیر نسب عمدہ کے بھی فائدہ بیشمار ہے پھر تو چالیس دن تک باران طوفان کا آسمان سے گرا اور
پانی چشمون زمین سے نکلا تمام کافر اور اُنکی عمارت اور سب باغات غرق ہوئے تمام عالم اور روی زمین دریا ہوا
پانی سب درختون اور پہاڑون سے چالیس گز بالا ہوا اہل کشتی شدت باد اور کثرت امواج سے مدحواس ہوئے اور
خوف غرق اور اندھیری رات کے سبب زندگی سے بے آس ہوے حکم الٰہی ہوا کہ بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا جو
کوئی ورد زبان کریگا حق تعالیٰ اُسکی سب مشکلات آسان کریگا اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کی برکت سے اُنکو ڈوبنے سے بچایا
اور طوفان کے موقوف کرنیکا حکم فرمایا کہ اے زمین تو اپنی پانی کو تھام اور اے آسمان اب نہین پانی کا کام جب کشتی سے
نکلنے کا وقت نزدیک آیا حضرت نوح نے کوے کو فرمایا کہ جلد پانی کا احوال معلوم کرکے اعلام کرے ایسا نہ ہو کہ تو
وہان ہی مقام کرے کوا جاکر اپنے مُردار کے کھانے مین مشغول ہوا اور حضرت نوح کے فرمانے کو بھول گیا اسی واسطے
حضرت نوح کی دعاے بد سے ہمیشہ ذلیل وخوار ہوا اور بیفرمانی کی شامت سے مردار خوار ہوا بعد اُسکے کبوتر بموجب
حکم اُڑا اور زیتون کے پتے چونچ مین لیکر پھر اب حضرت نوح نے جانا کہ درختون کے سر پانی سے ظاہر ہوگئے اور اس
مژدہ سے دل کے غم اور درد باہر ہوے پھر تو کبوتر مدام ہوجب کہ کے جاتا تھا اور پانی کے کمی کی خبر ہو نچاتا تھا ایکروز
کبوتر کے پانون مین کیچڑ لگی پائی جب تو یقین ہوا کہ خزان غم کی گئی اور بہار خوشی کی آئی کبوتر کے حق مین دعا کی
کہ تجکو خدا مخلوق کے دل مین محبوب رکھے اور ہر شخص کے نزدیک مطبوع اور مرغوب مفسرون نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے
حکم کیا کہ مین پہاڑون پر کشتی کو قرار دونگا اور سب اہل کشتی کو پہاڑون پر اتارونگا سب پہاڑون نے اپنی بلندی پر نازان
ہوکر سر بلند کیا مگر کوہ جودی نے نہایت شکستگی اور فروتنی سے اپنے تئین مستمند کیا حق تعالیٰ نے اُسکی شکستگی اور عاجزی پر
اکرام اور کشتی نوح کا اسی کوہ جودی پر مقام کیا اُس پہاڑ کے نیچے ایک گانون آباد کیا طوفان کے غم سے چھوٹ کر دل کو
شاد کیا نام اُس گانون کا سوق ثمانین کیا اور اُسکے پاس کو بہت مستحکم اور متین کیا جب اُن اسّی آدمیون نے اُسکے

بنا کو تمام کیا و بلاے عام نے ایکبارگی سب کو تمام کیا سوای حضرت نوح اور تین فرزند اور انکے قبیلون کے سب فوت ہوے حام اور سام اور یافث باقی رہے حقتعالی نے وحی بھیجی کہ نہیں تیری قوم کو بسبب کفر اور عصیان کے ہلاک کیا بعد اُسکے اُنکو جو باقی ہین بسبب طوفان کے عذاب نکرونگا اور ایسے قہر عام سے اُنکو عقاب نکرونگا حضرت نوح کی نسل ہین اللہ نے ایسی برکت رکھی کہ چالیس برس کے عرصہ مین ہزارون شہر تباہ ہوے اور بیحد و نہایت گانون پر بابہوے حضرت نوح نے ملک شام اور جزائر فارس کے اور خراسان اور عراق سام کو عنایت کیا اور ملک مغرب اور حبش اور ہند اور سند حام کو مرحمت کیا اور چین اور ترکستان اور سقلاب یافث کو بخشا ایکدن جبرئیل و عزرائیل نے حضرت نوح سے پوچھا باوجود اس عمر دراز کے تنے اس جہان فانی کو کیسا پایا کہا مانند خانہ دو دروازے کہ ایک لحظہ توقف کرکے ایک در سے پیٹھا اور دوسرے در سے نکل آیا جب حضرت نوح مقیم ہوے اور جان بحق تسلیم ہوے فرزندان عالی مقدار نے اُنکے قالب بزرگوار کو بیت المقدس مین دفن کیا اور درد و فراق اور جدائی سے اپنے دلون کو محزون کیا اور لقب حضرت نوح کا آدم ثانی اور شیخ الانبیا اور نجی اللہ تھا اور وہ پیغمبر برحق سوائے دعوت قوم کے ہمیشہ مصروف عبادت اللہ تھا اور دن اور رات مین سو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور حضور الٰہی مین مدام عجز و نیاز کرتے تھے **فائدہ** روایت ہے کہ اہل کشتی بہت بدبو سے اور نجاست سے ایذا اُٹھاتے تھے اور اُسکے دفعیہ کا کوئی علاج نہین پاتے تھے حضرت نوح نے جناب الٰہی مین سوال کیا اور اُس مصیبت کے دفع کرنے مین قیل و قال کیا حکم ہوا کہ تم اپنا دست مبارک ہاتھی کی پیٹھ پر دھرو اور ہماری قدرت کا تماشا دیکھو حضرت نوح کے ہاتھ پھیرتے ہی ایک خنزیر وجود مین آیا اور جہاز کی سب نجاست کو اُسنے کھایا لیکن چوہونکی کثرت سے بہت حیران تھے اور اُنکی ایذا سے نہایت پریشان جونہین حضرت نوح نے حکم رب سے شیر کی پیشانی پر ہاتھ ڈالا قدرت کاملہ سے بلی نے نکلکر چوہون کا کیا نوالا جب نوح نے دنیاے فانی سے رحلت کی تین سو برس تک بقا رہی اُسی ملت اور شریعت کے بسبب مدت دراز کے اکثر لوگ گمراہ ہوئے اور اپنے عقائد جہالت سے تباہ ہوئے اللہ تعالے نے حضرت ہود علیہ السلام کو پیغمبر کیا اور اُس امت کی خلق کا اُنکو رہبر کیا

ذکر حضرت ہود علیہ السلام کا

حق تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر بھیجا وہ قوم دراز قد اور چوڑے جسم اور قوت ناک تھی سب سے بلند اُن مین سو گز اور ٹھنگنا ساٹھ گز کا بت پرستی اُن سب کا کار تھا اور خدا پرستی سے ہر ایک بیزار تھا سنگ تراشی کرکے پہاڑون مین مکان بناتے تھے اور اپنی سنگدلی سے بتون پر ایمان لاتے تھے مگر ایک فرقہ ایمان لایا تھا اور کافرون کے خوف سے ایمان اپنا چھپایا تھا جب حضرت ہود کے نصائح حد سے زیادہ ہوئے تب سب کفار واسطے ایذا دینے کے آمادہ ہوئے مسلمانون نے حضرت ہود سے اسبات کی اطلاع کی حضرت ہود نے جناب الٰہی

مین کفارون کو بددعا کی برسات موقوف ہوئی اور باغ و زراعت سوکھ گئی سات برس تک قحط کی بلا مین گرفتار ہوے
مارے بھوک پیاس کے اپنی زندگانی سے بیزار ہوئے حضرت ہود نے بہت شفقت سے فرمایا کہ ایمان لاؤ اور اپنے تئین دنیا
کی آفت اور قیامت کی آتش سے بچاؤ یہ سب فتین بسبب کفر کے تم سب پر نازل ہین اور یہ مصیبتین بت پرستی سے
واصل ہین کافر اپنی شامت سے اُن باتون کو جھوٹ جانکر اپنے کفر پر ثابت رہتے تھے اور بے ادبی سے ہمیشہ بات کہتے
تھے کہ ہم تیرے کہنے سے بتون کو چھوڑینگے اور اپنے دین باطل سے منھ موڑینگے اُس زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جسپر بڑی مشکل
آتی تھی اور مہم سخت منھ دکھلاتی تھی تو حرم مین مکہ کے جاکر التجا کرتے تھے اور جناب الٰہی مین عاجزی سے دعا کرتے
تھے اور دعا اُنکی قبول ہوتی تھی اُن دنون مین قوم عمالقہ کی مکہ مین رہتی تھی اور اپنے تئین شریف اور رئیس کہا
کہتے تھے جب قوم عاد اُن بلاؤن مین گرفتار ہوئی تو ستر آدمی رئیسون مین سے وہان جانیکو تیار ہوے سب قوم
نے اُنکو یہ وصیت کی اور مکہ مین جاکر دعاے استسقاء باران مانگنے کی نصیحت کی جب یہ سب منزلین قطع کرکے مکہ مین
پہونچے اور معاویہ بن بکر کے گھر مین اُترے وہ اُن سب کے طعام اور شراب کی ضیافتین کرنے اور مجلس عیش
وعشرت مین راگ گائیون کا سنوانے لگا یہ تو مصیبت بھوک و پیاس کی بھول گئے کہان کی دعا اور کیسی استسقا
وہ تو سننے لگے دنات راگ و غنا بیت بھوکا ملے جبکہ دیکھے خوان کو کب وہ لاوے وحیان مین مضمان کو
جب وکیلون نے قوم عاد کے معاویہ کے گھر مین قرار کیا اور اُسکو رات دن کی ضیافتون سے بیزار کیا اُسنے دل مین
کہا کہ لوگ تو شراب و کباب مین مشغول ہوے اور ہم سب لوگ اُنکی ضیافتون سے ملول ہوے کچھ اشارہ کنایہ
کرتا ہون تو مجکو بخیل کہین گے اور اپنی قوم مین جاکر لئیم اور ذلیل آخر اُسنے ایک غزل بنائی اور اُن گائنون کو
سکھائی مضمون اُسکا یہ تھا کہ تم اپنی قوم کی مصیبت سے غافل ہو رہے اور برسات کی دعا مانگنے سے کاہل ہو جب
اُن گائنون نے یہ غزل اُنکو سنائی اُنکو اپنی قوم کی مصیبت یاد آئی پھر تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور غفلت پر
لعنت کرنے لگے پھر تو رات دن دعا مانگنے کا استعمال کیا اور اپنی قربانیون کے ذبح کرنیکا اشتغال کیا قدر بن سعد
اُنمین پوشیدہ مسلمان تھا اور حضرت ہود پر اُسکا کامل ایمان تھا اُس قوم سے بولا کہ جب تلک حضرت ہود پر
ایمان نہ لاؤگے تو اپنا مدعا کبھی نہ پاؤگے اُن لوگون نے اُسکو مسلمان سمجھ کر اُس سے جدائی کی اور خدا کی درگاہ مین
دعائی کی اِس عرصہ مین تین ٹکڑے بادل کے سپید اور سیاہ اور سرخ پیدا ہوے اور اُس بادل مین سے آواز آئی
کہ اِنمین سے ایک ٹکڑا اختیار کرو اور بعد اُسکے خدا کے حکم کا انتظار کرو قوم ابر سفید اور سرخ سے روگردان ہوئی
اور ابر سیاہ سے امیدوار باران ہوئی ہاتف نے آواز دی کہ اختیار کی تمنے کالی راک باقی نہ چھوڑیگی قوم عاد کی
خاک نہ باقی رہے والد نہ ولد ہلاک ہوینگے سب گلے اور بلد جناب الٰہی نے اُس ابر سیاہ کو ملک عاد پر روانہ کیا

اور کافرون کو ہاے آسمانی کا نشانہ جب یہ دیکھا کہ بدلی سیاہ آئی تو اُنھون نے خوش ہوکر دھوم مچائی کہ اس باران سے ہماری امید کا باغ پُرآب ہوگا اور درخت تمنا کا شاداب ہوگا لیکن یہ گمان اُنکا بیجا تھا اُس ابر مین عذاب الٰہی برپا تھا یہ کافر حضرت ہود سے تمسخر کیا کرتے تھے کہ اگر تو سچا ہو تو ہمکو عذاب دکھا اسواسطے اللہ تعالی نے عذاب الیم آندھی کا اُس ابر سے نمود کیا اور ایک آفت عظیم کو اُنکے ملک پر موجود کیا جب حضرت ہود نے دیکھا کہ اس قوم کی خدا نے خرابی کی اُنکے شامت اعمال سے عذاب کی شتابی کی تو بموجب حکم الٰہی کے چار ہزار اہل ایمان کو اپنے ساتھ لے اور باہر نکلکر مومنون کو اسطرح ارشاد کیا کہ یہ خط جو مدور مینے اپنی انگشت سے بنایا ہے اور تمکو بموجب حکم الٰہی کے اس مین بٹھایا ہے جو کوئی اس خط کے اندر رہیگا تو اس قہر کی پون سے نڈر رہیگا قوم عاد اُس بلا کو دیکھکر جمع ہوئی اور اپنے اہل وعیال کو لیکر حلقہ باندھکر مجتمع ہوئی اول تو اُس باد صرصر نے اُنکے لوگون اور عورتون اور چارپایون کو زمین سے اُڑاکر آوارہ کیا اور نہایت زور وشور سے زمین پر پٹک پٹک کر پارہ پارہ کیا عادی اُس حادثہ عجیب کو دیکھکر اپنے گھرون مین پوشیدہ ہوئے اور اپنے مال واولاد کے مرنے سے آبدیدہ ہوے بعضے تو حویلیونکے گرنیسے دیوارونکے تلے دبکر گرفتار ہوے اور بعضے باہر بھاگ کر زانو تک زمین مین پانون گاڑکر برپا ہوے سات دن اور رات مین اس غضب کی پون نے سبکو معدوم کیا اور اُنکے مکانون کو زمین سے برابر کرکے کالعدم کیا اور حضرت ہود کے ہمراہیون جب پون دھیمی ہوجاتی تھی تو وہ باوتندد ائرہ مین آنکر نسیم معتدل ہوتی تھی جب قوم عاد غضب الٰہی مین گرفتار ہوگئی اور مکان اور باغات اُنکے خراب اور مسمار ہوگئے حضرت ہود اپنے ہمراہیون کو امانت اور سلامت لیکر باہر آئے اور ایک جانب کو اپنے رہنے کے مکان بنائے جب سن حضرت ہود کا چار سو چونسٹھ سال کا ہوا تب دار الفنا سے دار البقا کی طرف اُنکا انتقال ہوا **احوال شداد کا** اکثر علماے تاریخ نے شداد کا ذکر بعد حضرت ہود کے بیان کیا ہے بسبب اسکے کہ وہ بھی قوم عاد سے تھا اسواسطے مین بموجب پیروی اہل تاریخ کے اِس حال عجیب وقصہ غریب کو لکھتا ہون کہ اہل ایمان کو اِس احوال کے سننے سے عبرت ہو اور خدا کی قدرتون کا تماشا دیکھیے نصیحت شدید اور شداد دو بھائی قوم عاد مین صاحب جاہ تھے اور ہفت قلیم کے بادشاہ ملک شام مین اُنکا مقام تھا شب وروز حکومت رانی سے اُنکا کام تھا شداد بیدار اور اُسکے لوگ اگرچہ حالت شرک مین جیتے تھے لیکن اُسکے عدل سے شیر اور بکری ایک جگہ پانی پیتے تھے ایک نقل اُسکے انصاف کی بیان کرتا ہون اور اُسکے عدل کی تاثیر عیان کرتا ہون کہ دو شخص اُسکے محکمہ عدالت مین آئے اُن دونون نے احوال عجیب سنا کہ ایک شخص بولا کہ مینے اِس سے ایک قطعہ زمین کا لیا ہے اور قیمت دیکر اپنا قبضہ کیا ہے مین نے اُس زمین مین خزانہ پایا ہے سو اسکو دیتا ہون یہ کہتا ہے کہ مین نے زمین کو بیچا ہے اب مین ہرگز نہین لیتا ہون دوسرا بولا کہ مین نے تو زمین خریدی ہے خزانہ اب یہ اسکے لینے مین کرتا ہے حیلہ

اور بہانہ جب اُس نے پوچھا کہ تمہارے دونوں کے بچہ اولاد ہی یا عمر تمہاری لاولدی ہی بربادی ہوئے کہ ایک کی بیٹی اور ایک کا بیٹا ہو حکم کیا کہ اُن دونوں کا آپس مین نکاح باندھکر یہ مال اُنکو تسلیم کرو اور بموجب حصے کے ہر ایک کو تقسیم کروا یسے انصاف سے اُنکا قضیہ انجام کیا اور اپنے تئین دنیا مین نیکنام کیا ہر چند کہ حضرت ہودؑ نے اُسکو دعوت ایمان کی کی پر وہ ایمان نہ لایا اور مشرک مرا بعد اسکے شداد کو خدا نے مسند حکومت پر بٹھایا اور حضرت ہودؑ نے واسطے ایمان لانیکے فرمایا وہ بولا اگر مین تمہارا دین قبول کرونگا تو کیا فائدہ وصول کرونگا حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ تجکو اُسکے عوض مین بہشت جاودانی عنایت کریگا اور ہمیشہ اپنا فضل اور مہربانی مرحمت کریگا شداد بولا کہ مین اس جہان مین بہشت بناؤنگا اور دنیات وہان عیش مناؤنگا پھر شداد نے بہشت بنانیکا عزم کیا اور اس کام پر جزم کیا اور اپنے ملک کے عاملون کے پاس قاصد بھیجے اُنھون نے بموجب حکم کے سونا چاندی جواہرات بھیجے اور حکم کیا کہ جتنے مشک اور عنبر اور مروارید ہاتھ آوین سو سب ہم پہونچا کرا کیا گی ساتھ آوین بعد حاصل کرنے اسباب کے ایک جگہ دلکشا اور ایک منزل جان فزا کی تلاش کی اور ایسے مکان مینو نشان کے کوچ مین بہت جان خراش کی آخر بڑی تلاش اور کوشش سے ایک مکان کہ ہوا اُسکی مثل روضہ رضوان تھی ٹھہرایا اور تمام جواہرات اور آلات وہان جمع کرایا بڑے بڑے اُستاد چابکدست دور دور سے بلائے اور اُس عمارت محکم اساس کی بناڈلوائی طول اُسکی دیوارون کا مفلسی کی امید سے لمبا اور عرض اُسکا کاریون کی ہمت سے چوڑا بلندی اُسکی فلک دوار سے واصل اور صفائی اُسکی مہر نگار سے مقابل ابتدائے عالم سے ایسا مکان کہین نہوا بنیاد دلیل اُسکی صدق کلام اللہ مین ہے لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ دیوار اُسکی سونیکی اور چاندیکی اینٹون سے بلند کی اور سقف اُسکی سونیکے پترون سے مرصع کرکے ارجمند کی ستون اُسکی بلور مرصع سے مضبوط کیے اور ہر ایک جگہ اپنے اپنے قرینے سے مربوط کیے اُنکی نہرون مین سنگریزون کی جگہ موتی انمول بچھوائے اور اُسکے درختون کو طلائے احمر سے مجوف بناکر مشک اور عنبر سے بھروائے جسوقت ہوائے خوش اُن درختون پر چلتی تھی تو اُس طرف کے رہنے والون کے دماغ معطر کرتی تھی اُسکی زمین پر بعوض خاک کے مشک اور عنبر بچھوایا اور بارہ ہزار کنگورے اُسکے محلون کے گرداگرد بنوائے اُن کنگورون کو زر سرخ سے ترتیب دیکر مرصع کیا یہ نہین کہ صرف واسطے نمود کے اُسپر ملمع کیا معشوق دلکش اور ماہرو پری وش کو ملک ملک سے تلاش کرکے وہان مقیم کیا اور اُن غیرت حور اور رشک پری کو ایک جا ندیکھا پانسو برس کے عرصہ مین دلکش تمام ہوا اور تمام عالم کا جواہرات صرف کیے جب اُسکا انصرام ہوا تب اُسکی تیاری کی خبر شداد کو پہونچی کہ وہ قصر رشک بہشت اپنی مراد کو پہونچا شداد مراد نے نہایت فوج لیکر ایک فرسنگ پر آکر مقام کیا اور اُسکے دیکھنے کے واسطے بہت اہتمام کیا اُس منزل مین ایک

ہرن اُسکی نظر مین آیا کہ مانون اُسکے چاندی کے اور سینگ زرکے اور آنکھین یاقوت کی تھین شداد اُسکی زیبائی
دیکھکر حیران ہوا اور اکیلا گھوڑا دوڑاکر اُسکے پیچھے روان ہوا جب لشکر سے علیٰحدہ ہوا ناگاہ ایک موا مہیب پیدا
ہوا اور شداد سے کہا کہ کیا اِس عمارت بنانے سے تجھکو امان ہوگی یا اُسکے رہنے سے تجکو عیش جاودانی ہوگی
شداد کانپ گیا اور پوچھا کہ تو کون ہے بولا کہ مین ملک الموت ہون شداد نے نہایت زاری اور بیقراری سے کہا
کہ مجکو ایک نظر دیکھنے کی امان دے بعد اُسکے فی الفور میری جان لے ملک الموت بولا کہ حکم رب الارباب نہین
اور ایک آن مہلت دینے کی مجکو تاب نہین اُسی وقت اُسکی جان ناپاک ملک الموت نے نکال لی اور اُسکے بدن
کا ٹیلہ روح سے ہوگیا خالی اور بعد موت شداد کے وہ عمارت رفیع اور مکانات بدیع لوگون کی نظر و نسیان پوشیدہ
ہوگئے ایک نقل تواریخ کی کتابون مین لکھی ہے کہ جناب الٰہی نے عزرائیل سے پوچھا کہ تو مدتون سے قبض ارواح
مین مشغول ہے اور ابتداے آفرینش سے تیرا یہی معمول ہے کبھی تو نے کسی پر رحم کیا ہے اور اُنکی جان نکالنے مین
کرم کیا ہے بولا کہ خداوندا مین تو سبھی پر ترحم کرتا ہون لیکن ہر وقت تیرا حکم سب پر مقدم کرتا ہون فرمایا کہ کسپر زیادہ
ترس کھایا تب عزرائیل نے یہ اجرا حضور مین سنایا کہ ایک روز ایک کشتی کو بموجب حکم کے مین نے توڑا اور اُسکے
تختون کو زور سے توڑا موج ہوا سے وہ کشتی غرق ہوگئی اور وہ اہل کشتی کی سرعت سے مثل برق ہوگئی مگر ایک
عورت حاملہ کو ایک تختے پر بموجب حکم کے بچایا اور اُس تختے کو ملائک نے ایک جزیرے مین پہونچایا بعد وقت
اُس عورت کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوا اور مان کا دل اُسکی محبت مین شیدا ہوا حضور سے حکم ہوا کہ اُسکی مان کی
جان نکالو اور اُس لڑکے کو تنہا اُسکے پہلو مین ڈالو اُسوقت مین رو دیا کہ اِسکا کیا حال ہوگا ترس کر مرجائیگا یا
درندون کے مقدمین اُسکا نوالہ ہوگا خداوندا تو عالم ہے کہ مین نے اُس بچے پر بہت رقت کی اور اُسکی تنہائی پر
نہایت شفقت کی دوسرے شداد پر مجکو رحمت آئی کہ اُسنے کئی سو برس مین عمارت بنائی اور ایک نظر دیکھنے
سے اُسکے وہ محروم ہوا اور دل مین حسرت اور افسوس لیکر دنیا سے معدوم ہوا جناب الٰہی نے فرمایا کہ یہ شداد
وہی لڑکا ہے کہ جسپر تو نے رحم کھایا تھا اور مین نے اُسکی مان کے مرنیکے بعد سوچ اور یون کہا تھا کہ
تم اپنی گرمی اور سردی سے بہت ستاؤ اور پھولون کے پتے اُڑاکر اُسکے واسطے فرش بناؤ اور اُس کے
دونون انگوٹھون سے دودھ اور شہد کی نہر بنائی اُس نوازش سے مین نے اُسکی جان بچائی اور
سارے زمین کی سلطنت اُسکو دلوائی اور یہ تحمل اور حشمت اُسکو عنایت کیا اور اُسنے اُس نعمت کے شکر
مین دعوی خدائی کا کیا اور ہمارے قہر مین مبتلا ہوا نعوذ باللہ من غضب اللہ

ذکر حضرت صالح علیہ السلام کا

حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ہمنے بھیجا طرف قوم ثمود کے اُنکے بھائی صالح کے تھین ثمود ایک طائفہ صاحب مال تھا اور بہت بکریون اور اونٹون کے آسودہ حال تھا جب قوم عاد کو حق تعالیٰ نے غارت کیا قوم ثمود نے اُنکے شکستہ مکانون کو عمارت کیا یہ لوگ مال اور اولاد کی کثرت سے گمراہ ہوے اور اپنی دولت کے غرور سے بیراہ ہوے بتون کی عبادت مین مصروف ہوے اور ظلم اور فساد کے کامون مین معروف حق تعالیٰ نے اُس قوم کی تنبیہ کے واسطے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر کیا اور اُنکے دماغ کو نبوت کی خوشبو سے معنبر کیا ہر چند کہ صالح اُنکو نصیحت فرماتے تھے وہ اپنی بت پرستی اور بدمستی سے باز نہ آتے تھے اور حضرت صالح کی نصیحت دانمی سے پیٹھ پھیے برابر کہتے تھے لیکن بسبب قومیت اور برادری کے کچھ کر نہین سکتے تھے آخر قوم سنگدل نے اس بات پر اتفاق کیا اور اس بات کو تمام قوم مین شہرہ آفاق کیا کہ اگر اس پتھر مین سے کہ ایک اونٹنی قد آور دوسال جیسنے کی گابھن پیدا ہو اور بعد اُسکے اُسکا بچہ اسی تن و توش ڈیل ڈول کا ہو تو ہم اس معجزے کو دیکھکر ایمان لاوین اور ہر ایک امر مین آپکی فرمانبرداری اُٹھاوین حضرت صالح نے درگاہ ذوالجلال مین مناجات کی اور پتھر سے اونٹنی کے نکلنے کی عرض حاجات کی وہین جبرئیل امین نازل ہوے اور پیغام الٰہی لیکر داخل ہوے کہ پروردگار نے اسطرح کی اونٹنی اس پتھر مین بنائی ہے اب اسکے پیدا ہونیکی ساعت آئی ہے تو بخوف اُن کافرون سے ایمان لانیکا عہد و پیمان کرو اور ہماری قدرت کاملہ پر دھیان کرجب قوم نے عہد و پیمان موافق کیا اور اپنے قول کو قسمون سے محقق کیا ناگاہ اُس پتھر مین سے آواز آئی اور پارہ ہوا اور جیسے عورت حاملہ وقت وضع کے روتی ہے آواز پتھر مین سے آئی اور دو پارہ ہوا پتھر کے پھٹنے سے اسی طرح کی اونٹنی نمود ہوئی اُسکے دیکھتے ہی ہیران قوم ثمود ہوئی اور بعد اُسکے ایک بچہ اسی جسم اور ضخامت کا پیدا ہوا اسوقت قادر پر کمال کی قدرت کا تماشا دیدا ہوا جندع ابن عمر تو اس معجزے کے دیکھنے سے مسلمان ہوا اور دوسرے رئیسون کا دل بھی متوجہ بایمان ہوا لیکن شیاطین المجن والانس نے کہ بتخانے کے خادم اور پرانے کفار تھے کہا کہ یہ صالح تو بڑا جادوگر ہے یہ معجزہ تو نبوت کا نہین بلکہ جادو کا اثر ہے وہ بدبخت اُن شیطانون کے قول پر گمراہ ہوے آخر اسی بے ایمانی سے خراب اور تباہ ہوے حضرت صالح نے سب قوم کو وصیت کی اور بڑی تاکید سے نصیحت کی کہ اس ناقہ کی زندگانی سے تمھاری زندگانی ہے اسکی پریشانی سے تمھاری پریشانی پھر تو یہ بات ٹھہری کہ ایک روز کا پانی اونٹنی پیوے اور ایکدن کا سب حیوان اور اسی مضمون کا حکم خدائے تعالےٰ کا صادر ہوا اور فرمان

وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ اِس بات پر سب تو خوش ہوئے مگر کئی شخص مغموم ہوئے جب اونٹنی اپنی نوبت مین پانی پینے کو کنوئین پر جاتی تو تمام پانی کنوئین کا ایک دم مین پی جاتی پر وہ اونٹنی جسقدر پانی نوشجان کرتی تھی تمام قوم کے باسن اپنے دودھ سے بھرتی تھی اور اونٹنی کی شکل عجیب اور قامت طویل تھی صورت شکل اُسکی حضرت صالح کے معجزے کی دلیل تھی امام کسائی نے لکھا ہے کہ درازی اُسکے جسم کی سو گز کی تھی اور بلندی اُسکے پانوٗن کی دو ڈیڑھ سو گز تھی جب وہ اونٹنی چرنے کو جنگل مین جاتی تو مواشی مارے ڈر کے گانوٗن مین بھاگ آتے اور جب وہ گانوٗن مین رونق افروز ہوتی تو سب مواشی جنگل مین بھاگ کر غم اندوز ہوتی اسی سبب سے جو لوگ بہت جانوروں کے مالک تھے نہایت تنگ ہوئے اور اونٹنی کے قتل کے واسطے ہم آہنگ ہوئے حق تعالیٰ نے حضرت صالح پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اس اونٹنی کے قتل سے باز آئین اور خلاف حکم خدا کے اُسکو نہ ستائین نہین تو اُسکے عدم سے تمھارا بھی عدم ہوگا پھر بعد اس فرمانی کے تمپر خدا کا فضل ہوگا نہ کرم ہوگا اس قوم مین ایک بڑھیا تھی کہ مال بے نہایت اور بکریان اور اونٹ بیشمار رکھتی تھی اور سوا اسکے بیٹیان پریزاد اور گلہ مذار رکھتی تھی اور ایک عورت کافرہ بھی نہایت مالدار اور خاوند اُسکا مسلمان اور پرہیزگار اُن دونون عورتون نے باتفاق دہان کے رئیسون کے اونٹنی کا مارنا ٹھہرایا اور قیدار بن سالف اور مصدع بن مہرج کو بلایا اُس بڑھیا نے اپنی بیٹی کے نکاح کر دینے کا قیدار سے اقرار کیا اور بالفعل کچھ نقد اور جنس دیکر اُسکے دل کو قرار دیا دونون ملعون سات آدمی ساتھ لیکر سر راہ بیٹھے اور اونٹنی کے انتظار مین چشم براہ بسوقت وہ اونٹنی نکلی پہلے مصدع نے اُسکو تیر کے زخم سے مجروح کیا پھر قیدار ملعون نے اُسکے پانوٗن کو زخمی کیا اُن ساتون نے اُس مظلومہ کو جان سے مار ڈالا اور اُس ظالم شریر سے اپنی بربادی کا رستہ نکالا اور بچہ اُس ناقہ کا پہاڑ پر بھاگا اور مارے خوف کے پہاڑ کی چوٹی سے جا لگا حضرت صالح جب اس فعل شنیع سے خبردار ہوئے قوم کی اس حرکت سے نہایت بیزار ہوئے فرمایا کہ اگر اسکے بچہ کو کسی طرح پکڑ کر اپنے درمیان لاؤ گے تو شاید غضب الٰہی سے اپنے تئین بچاؤ گے ہر چند قوم نے بہت محنت کی پر وہ بچہ غائب ہوا اور ہر ایک صغیر و کبیر عتاب الٰہی سے معاتب ہوا حضرت صالح نے فرمایا کہ بعد تین روز کے تم سب تباہ ہو جاؤ گے جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اور علامت عذاب کی یہ ہے کہ پہلے دن تمھارے منہ زرد اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہونگے اور چوتھے دن عذاب خدا مین گرفتار ہو کر سب تباہ ہونگے کافرون نے یہ بات سنکر حضرت صالح کے مارنیکا ارادہ کیا اور پوشیدہ جگہ مین بیٹھکر اپنے تئین مستعد اور آمادہ کیا ملائک کی فوج نے اُنکو سنگسار کیا اسطرح کی بے ادبیون سے خدا نے ایسے عذاب مین گرفتار کیا سب قوم فرشت

حضرت صالح پر اپنے یاروں کی تحت لگائی سب برادری کے لوگوں نے حضرت کے قتل پر کمربندی کرائی بھائی بند حضرت صالح کے مسلح ہو کر مقابل ہوئے اور اُن کافروں سے اس بات کے سائل ہوئے کہ اگر بموجب وعدہ حضرت صالح کے تم تین روز میں فنا ہو جاؤ گے تو اُس بے ادبی سے خدا کے حضور میں زیادہ ایذا پاؤ گے اور فرمانا حضرت صالح کا خلاف ہو دیگا جب ہمارا تمہارا اس معاملہ میں انصاف ہو دیگا قوم نے اسبات کو قبول کیا اور اپنے گھر گئے فجر کو تمام قوم کا چہرہ زعفرانی ہوا اس خوف سے اپنی اپنی موت کا ہر ایک گمانی ہوا سب کے سب جمع ہو کر بولے اخر ہم تو مرینگے لیکن حضرت صالح کو بھی مار کر اپنے آگے کرینگے حضرت صالح یہ خبر سنکر عقیل بن نوفل کے گھر نیا دیگئے وہ زرد و پشیمان ہو کر اپنا روسیاہ لے گئے دوسرے دن فجر کو سب کے منہ مانند خون کے لال ہوئے تب نہایت بیقراری اور فریاد و زاری سی بے حال ہوئے اور شنبہ کے دن رخسار اُنکے مانند زنگیوں کے سیاہ ہوئے سب مرد و زن یہ حال دیکھکر مشغول ناله و آه ہوئے حضرت صالح اُسی رات مسلمانوں کو ہمراہ لیکر فلسطین میں آئے اور یہ فرمتے یقین اُس پیمبر برحق سے جدا ہے یکشنبہ کی صبح کو قوم ثمود نے کفن اور حنوط تیار رکھ کر دل زندگانی سے اُٹھایا اور پہر دن چڑھے ایک آواز ہیبت ناک عالم بالا سے اُنکے کانوں میں آئی سب کے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جگر پارہ پارہ ہو گئے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ غضب الٰہی سے ضعیف باقی نہ رہا متین حضرت صالح بعد استغفار کے بمقتضائے حب الوطن اُس مکان میں پھر آئے بیقرانی قوم کی اور تخریب ملک کی یاد کر کے بہت آنسو بہائے بعد مدت اُس زمین سے کہ کیطرف انتقال کیا اور اُسی جگہ دار فانی سے طرف دار جاودانی کے ارتحال کیا خدا ہی کی ذات پاک ہے فنا اور زوال سے اور بے نیاز ہے تغیر اور انتقال سے **ابیات** یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا + تو ہرگز کبھی اس میں دل مت لگا + نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا + نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا +

ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

اُس جناب کے باپ کا نام آذر تھا اور اُس زمانے میں بادشاہ نمرود نام بڑا کافر تھا جب نمرود مسند حکومت پر جاے قرار ہوا اور اُسکے اقبال کا باغ خلل سے بیخار ہمیشہ اپنی رعیت پر انصاف اور عدل کرتا تھا رات اور دن سخاوت اور شفقت کا عمل کرتا تھا بعد مدت کے شیطان نے اُسکو گمراہ کیا اور خیالات فاسدہ سے اُسکے دماغ کو تباہ کیا اور مرتبہ سلطنت سے گذر کر دعوی خدائی کا کیا اور اُسپر جازم ہو کر ارادہ خود نمائی کا کیا اپنی صورت کی بت ہر ایک عبادت خانہ میں بھجوائے اور مخلوق کو اُسی طرف سجدے کروائے ایک روز نجومیوں نے ستاروں پر نظر کر کے نمرود سے یہ عرض کی امسال اس شہر میں ایک لڑکا موجود ہو گا کہ تیرا ملک اور دین اُسکے سبب سے نابود ہو گا

نمرود نے بیقرار ہوکر فرمایا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہو سو قتل کیا جاوے جب حضرت ابراہیم کی والدہ پر وضع حمل کی نشانی ظاہر ہوئین تو وہ بی بی شہرت کے ڈر سے گھر سے باہر ہوئین جب جنگل مین ایک سوکھی نہر مین پہونچین تب وہ قرۃ العین پیدا ہوا تو والدہ کا دل اُنکا دیدار پر انوار دیکھکر شیدا ہوا اور نہر کے اطراف مین ایک غار تھا کہ لوگون کی آمد و رفت سے برکنار تھا وہان اُس شاہ بے نظیر کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر دھرا وہان سے باچشم گریان اور دل بریان پھر کر منہ طرف گھر کے کیا بعد اُسکے جب فرزند دلبند پیوند کے دیکھنے کو آئین غار پر آئین اُنکو زندہ دیکھکر کثرت اشتیاق سے اُس بی بی کی آنکھین بھر آئین دیکھتی کیا ہین کہ وہ حضرت ایک انگوٹھے سے دودھ اور ایک سے شہد پیتے ہین اور حافظ حقیقی کی حمایت سے خوش و خرم اکیلے جیتے ہین ایسی حالت عجیب کو دیکھکر حیرت کی اُنگلی دانتون مین دبائی اور دودھ بلا چھاتی سے لگا بناچاری روتی گھر کو چلی آئین اسی طرح جب فرصت پاتین تو انکو دودھ پلا کر چلی آتین اور جب کبھی مان کے پہونچنے مین دیر ہو جاتی تھی تو اپنے انگوٹھے کے دودھ اور شہد سے اُنکی طبیعت سیر ہو جاتی تھی مان کا دودھ پلانا تو فقط بہانہ رزق بے منت کی حکمت سے مدام اُنکا پینا اور کھانا تھا حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم ایک دن مین اتنا بڑھتے تھے جیسے اور لڑکے ایک ہفتے مین اور ایک ہفتے مین اتنی نشو و نما پاتے تھے کہ اور بچے ایک مہینے مین اور ایک مہینے مین اتنی ترقی کرتے تھے کہ اور اطفال سال مین جب ایام دودھ پینے کے آخر ہوئے اور حضرت ابراہیم پریشان رشد اور دانائی کے ظاہر ہوئے ایک روز اُنکی والدہ نے رات کو آنکر نظارہ جمال کیا تب حضرت ابراہیم نے اپنی مان سے یہ سوال کیا کہ اس خانہ تاریک کے سوا کوئی جہان دوسرا ہے اور اس جاے وحشت افزا کے بغیر مکان دوسرا ہے بی بی نے فرمایا کہ دشمنون کے خوف سے تجکو یہان چھپایا ہے اور تیری نگہبانی کو اس غار وحشت آثار مین تیرا گھر بنایا ہے والا سوا اسکے زمین بہت وسیع ہے اور آسمان بڑا رفیع ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اب تو مجکو غار مین آرام نہین آتا اور اپنے لائق رہنے کے یہ مقام نہین پاتا حضرت ابراہیم جب غار سے باہر نکلے اور آسمان پر زہرہ ستارے کو دیکھا تو فرمایا کہ یہی رب میرا ہے جب وہ غروب ہوا تو فرمایا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ یعنے زائل ہونے والے رب پر نہ محبت کرون یہ یقین پھر نظر انور سے ماہتاب جہانتاب کو دیکھا اور اُسکا نہایت نور اور آب و تاب دیکھا تو فرمایا کہ یہ رب میرا اور اسی سے کام اب ہے میرا جب ماہ بھی اپنے مقام سے زائل ہوا تو اُسکی خدائی سے بھی اُنکا اعتقاد زائل ہوا جب صبح نے نقاب اپنی چہرے سے اُٹھایا تب آفتاب نے تمام عالم پر اپنا نور چمکایا تب بولے کہ یہ خدا میرا اکبر ہے اور اُسکی خدائی اسکے نور سے اظہر ہے جب

آفتاب نے بھی اپنا سر غروب کی نقاب سے چھپایا اُس وقت بھی حضرت نے اپنا منہ بیتاب سے پھرایا اور بولے اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سو اُس خدا کے جو مثال اور نظیر سے نہیں کرتا میں کسی پر یقین پھر حضرت ابراہیم کو اُنکی والدہ گھر میں لائیں اور سب کیفیت اور باتیں غار کی اُنکے باپ کو سنائیں اور آزر اُنکے جمال مبارک کو دیکھکر بہت شادمانی کرتے تھے اور دشمنوں سے بچاکر مہربانی کرتے تھے جب حضرت ابراہیم نے بتوں کی مذمت شروع کی اور اُنکے پوجنے والوں پر لعنت شروع کی نمرود نے یہ احوال مفصل سُنکر حضرت ابراہیم کو بلایا حضرت ابراہیم خوف گئے اور اُنکے دل میں کچھ نمرود سے خوف نہ آیا اور برخلاف اہل روزگار کے نہ نمرود کو سجدہ کیا نہ سر جھکایا نمرود نے نہایت غصے سے حضرت ابراہیم کو فرمایا کہ تو مجکو سجدہ کسواسطے نہیں کرتا بولے کہ سواے اپنے پروردگار کے دوسرے کو سجدہ نہیں کرتا نمرود نے کہا کہ تیرا پروردگار کیسا ہے اور کیا کھاتا ہے بولے کہ سبکا خالق ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے نمرود بولا کہ میں بھی مارنے اور جلانیکا مختار ہوں اسواسطے اِن سب خلق کا پروردگار ہوں اور دو قیدیوں واجب القتل کو قید خانے سے بلوایا ایک کو مار ڈالا اور دوسرے کو قید سے چھڑایا اور بولا کہ ہنسے بھی ایک کو جلایا اور ایک کو مارا ہم ہیں پروردگار اور یہی ہے کام ہمارا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرا پروردگار آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو سچا ہے تو مغرب کی طرف سے نکال جب میں دیکھوں تیری خدائی کا احوال نمرود اور اُسکے مصاحب جواب سے ساکت اور حیران ہوے اکثر خلق اس معاملہ کو دیکھکر مسلمان ہوے ایکروز حضرت ابراہیم نے آزر سے پوچھا کہ اے باپ یہ کیا صورتیں ہیں کہ جنکی تم بندگی کرتے ہو اور شب و روز اُنکے آگے سجدے کرتے ہو آزر نے کہا کہ یہ ہمارے خدا ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا بندگی کرتے ہو اُنکی کہ نہ جنکے کان ہیں نہ ابصار اور نہ تمکو نفع پہونچا سکیں نہ ضرر آزر نے لاجواب ہوکر کہا کہ اگر تو ہمارے خداؤں سے بیزار ہوگا تو البتہ سزا پاویگا اور شرمسار ہوگا بعد اُسکے حضرت ابراہیم نے اپنے دل میں عزم کیا اور بتوں کی عاجزی ظاہر کرنیکا جزم کیا کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ ان بتوں کو کچھ نیک و بد کی خبر نہیں اور اُنکے پوجنے میں کسیکو کچھ نفع اور ضرر نہیں قوم نمرود کی عادت تھی کہ جب عید کا دن آتا تھا تو ہر ایک اچھے لباس عمدہ پہنکر آراستہ بناتا تھا اور عمدہ عمدہ کھانے پکاکر بتوں کے روبرو رکھ کر عیدگاہ کو جاتے تھے اور اُدھر سے پھر کر اُس کھانیکو سال آیندہ تک رزق فراغت کا سبب جانتے تھے جب عید کا دن آیا سب نے حضرت ابراہیم کے ساتھ چلنے کا پیغام سُنایا حضرت ابراہیم نے ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں اسواسطے تمھاری ہمراہی کرنے سے ناچار ہوں اور بآہستگی فرمایا تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ یعنے واللہ تمھارے

نمرود بولا کہ جسکی قدرت کا یہ ادنی آثار ہو وہ فی الحقیقت بڑا پروردگار ہو پھر تو حضرت ابراہیمؑ موجب طلب نمرود کے راگھ کے پہاڑون سے نکلکر تشریف لائے اور از سر نو وعظ اور نصائح کے قول نمرود مطرود کو سنائے نمرود نے چند روز کی مہلت مانگی اور اس معاملے کے سوچنے کو فرصت مانگی ہارون نام اسکا وزیر تھا اُس سے مشورت کی اور ایمان لانے کے ارادے مین مصلحت کی اُس ملعون نے کہا کہ آنی مدت تک خدائی کی اب بندگی اختیار کرتا ہو اور تمام عالم مین اپنے واسطے شرمندگی اختیار کرتا ہو جب حضرت ابراہیمؑ نے بعد مدت مہلت کے پھر تقاضاے ایمان کیا نمرود بے بود نے نہایت تملق اور تواضع سے بیان کیا کہ قبول کرنا ایمان کا بیچید و شوار ہے مگر قربانی عظیم واسطے پروردگار تیرے کے تیار ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ قربانی بغیر ایمان کے مقبول نہین اور ایسی قبولیت کا خدا کی درگاہ مین معمول نہین نمرود نے چار ہزار گاے اور بہت بکریان اور اونٹون کو ایک میدان وسیع مین قربانی کیا لیکن ہارون کی شیطنت سے اپنا ٹھکانا دوزخ مین ہادرانی کیا **احوال نمرود کے ہلاک ہونے کا** جب ابراہیمؑ نے نمرود کو فرمایا کہ تو بُرے کاموں سے ہاتھ کوتاہ کر اور پشیمان ہو کر خدا کی درگاہ مین نالہ و آہ کر خدا تعالے نے تیرے تئین چار سو برس سے باز نہین آتا ہو اور اپنی نادانی سے دعوی خدائی کا کیے جاتا ہو اور اُسکا لشکر اور سیاہ اندازے سے قیاس کے بے نہایت ہے اور تیرے غایت کرنے کو ایک ادنی لشکر اُسکا کفایت ہو نمرود نے کہا مین گمان نہین کرتا کہ روے زمین پر سواے میرے دوسرا بادشاہ ہووے اور میری بارگاہ کے سوا دوسری بارگاہ ہووے اگر آسمان کے بادشاہ کی فوج ہو تو کہو کہ مچھر بھیجے اور میری لڑائی اور حشمت کا تماشا دیکھے حضرت جبرئیل بعد دعاے حضرت ابراہیمؑ کے نازل ہوے کہ نمرود سے کہو کہ ہماری فوج آتی ہو تو تیار ہو اور اپنی فوج کو جمع کر کے ایک میدان مین مستعد ہو کر آ بیٹھے نمرود نے تین روز کی مہلت مین لاکھون فوج بلائی اور ایک میدان وسیع مین سبکی سب جمع کروائی جو تیسرے روز حضرت ابراہیمؑ تن تنہا نمرود کی فوج کے مقابل ہوے وہ لوگ اُنکو اکیلا دیکھکر اس طرح سائل ہوے کہ اے ابراہیمؑ کہان ہو وہ فوج آسمانی فرمایا کہ کوئی دم مین تم پر ہونچتی ہو ملاے نا گہانی اس گفتگو مین تھے کہ ناگاہ پشون کی فوج نے نمرود کی روشنی آفتاب کی چھپ گئی اور عقل جاتی رہی نمرود کی یکایک بادل سیاہ آسمان پر چھا گیا نمرود کے لشکر کی آنکھون مین مارے ہیبت کے اندھیرا آگیا نمرود نے کہا کہ نقارے بجاوین اور فوج آسمانی کو نقارہ اسپی و شتری سے ڈراوین جب مچھرون کی آواز نمرود کے لشکر کے کان مین آئی ہوش سب کے جاتے رہے تمام فوج گھبرائی اور اُنکے گونجنے کا شور تمام عالم مین بھر گیا چھوٹا بڑا ہیبت الٰہی سے ڈر گیا ایک ایک آدمی پر لاکھ

مچھر لپٹ گئے سر سے پانون تک مانند کالی بلا کے چمٹ گئے گوشت کی بوٹی اور لوہو کی بوند اسکے بدن پر نہ چھوڑی
ہزارون آدمی اور حیوان مرے نہ گھوڑا رہا نہ گھوڑی نمرود بھاگ کر اپنے محلون مین بیٹھا اور عورتون مین جھپ کر
جا بیٹھا اُسی عرصہ مین ایک لنگڑا مچھر آیا نمرود نے اپنی عورتون کو دکھایا فی الفور اُس مچھر نے دوڑ کر ناک کی راہ
سے دماغ مین قرار پایا اور اپنی سونڈ کو اُسکے بھیجے مین جا کر وار پار کیا اُسی گھڑی نمرود کا اُڑ گیا سونا اور آرام اور
شب و روز سر پیٹنے سے اُسکو رہا کام جبتک اُسکے سر کو کوٹتے تھے تو کچھ درد کم ہوتا تھا اور بغیر کوٹنے کے بیقرار
و مبدہ ہوتا تھا جو کوئی اُسکی مجلس مین آتا تھا تو بعوض زمین بوس کے اُس سر پر مغز پر دھول لگاتا تھا
اس طرح نمرود غضب الٰہی مین گرفتار ہوا بعد چالیس دن کے اُسی درد سے مردار ہوا بعد اُسکے حضرت ابراہیم نے
بموجب وحی الٰہی کے ملک شام کی طرف ہجرت کی اور اُس ملک کے رہنے سے بسبب اُنکی نافرمانی کے نفرت کی جب
مصر مین سارہ کو اپنے ہمراہ لیا حاکم مصر کو لوگون نے حضرت سارہ کے حسن و جمال سے آگاہ کیا کہ عالم خوبی مین
مانند اُسکے انسان نہین اور روی زمین سے فلک تک ایسا ماہ تابان نہین بادشاہ مصر نے حضرت سے پوچھا
کہ اس عورت سے تیرا رشتہ کیا ہے اور مین اُسکو لیا چاہتا ہون اِسکا رشتہ کیا ہے حضرت ابراہیم نے جانا کہ اگر
کہون کہ یہ میری بیوی ہے تو وہ کافر البتہ میرے مار ڈالنے کا کریگا حیلہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یعنی
دین کی اسطرح بچے آفت سے اُس بیدین کی جب اُس مردود نے حضرت سارہ کو اپنے سامنے بلایا اُنکا حسن و
جمال دیکھتے ہی اپنا ہوش و حواس گنوا بیٹھا بے اختیار ہو کر اُس بی بی معصومہ پر ہاتھ دراز کیا اور مغلوب العقل ہو کر
بے ادبی کا دروازہ باز کیا حضرت سارہ کی دعا سے اُسکے دونون ہاتھ شل ہوے اور قوائے بدنی اُسکے مارے
درد کے بیکل ہوے بادشاہ بولا کہ اے عورت تو نے مجھپر کیا جادو کیا بی بی نے فرمایا کہ تیری نیت بد سے خدا
نے تجکو بے قابو کیا وہ ملعون بولا کہ مین تیری دعا سے تندرست ہو جاؤنگا تو پھر گر تیری طرف نیت بد سے
ہاتھ نہ ڈالونگا حضرت سارہ نے خدا کی جناب مین منت کی وہین جناب الٰہی نے اُس مردود کو صحت دی
پھر اُنکا حسن و جمال دیکھکر بے اختیار ہوا اور ارادہ اول سے نہ پھرا نہ دست بردار ہوا خدا نے اُسکے ہاتھونکو
پھر اپاہج بنایا وہ کافر بری منت سے گڑگڑایا اسی طرح تین بار اُس کافر کی بدنیتی سے دونون ہاتھون کی کلائی
شل ہوتی تھی اور اُس معصومہ کی دعا سے مشکل حل ہوتی تھی پھر تو دل کے اخلاص سے اُس کلام سے دست بردار
ہوا اور اُن بی بی کے تئین ایک کنیز ہاجرہ نام نذر کی و رتوبہ گار ہوا جب حضرت سارہ نے آنکر حضرت ابراہیم سے
چاہا کہ عرض حال کرون اور اس معاملہ کی کیفیت گذشتہ کا قیل و قال کرون حضرت ابراہیم بولے کہ اسوقت
قادر پر کمال نے میری نظرون کے سامنے سے تمام حجاب اُٹھائے اور جو معاملے تجپر گذرے وہ سب مجکو دکھلائے

اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں پر مہربان ہے اور ہر حال مین ہمارے ناموس کا نگہبان ہے وہان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارادہ ملک شام کا کیا اور دمشق کے علاقہ مین دیار فلسطین مین آرام کیا

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیدا ہونے کا

جب حضرت وہاب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشتے وہ اب اور بکریان اور انعام اور سامان زراعت اور اسباب راحت کا کیا انعام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاطر مبارک مین یہ خیال گذرا کہ خدا نے مہربانی بے نہایت کی اور نعمت دنیا اور آخرت کی عنایت کی اگر ایک فرزند بھی اُسکے کرم سے عنایت ہو تو وارث منصب نبوت اور رسالت ہو بی بی سارہ نے دیکھا کہ طبیعت حضرت ابراہیم کی اولاد کی طرف مائل ہے اور زبان مبارک اولاد کی طلب مین مدام سائل ہے سو واسطے حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ کی صحبت کی ابراہیم کو اجازت دی اور باسید اولاد کے اس بات کی رخصت دی تب ہاجرہ نے ابراہیم کی شرافت صحبت پائی اور ہمبستری سے اُن جناب کی غرت پائی صدف وجود اُس معصومہ کا گوہر پاک سے حامل ہوا اور اُس شرافت کے حاصل ہونے سے درجہ اُس بی بی کا کامل ہوا بعد نو مہینے کے اسماعیل پیدا ہوا کہ دل باپ کا اُسپر نہایت شیدا ہوا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ حضرت ابراہیم ہمالائی شکر و ثنائے رب جلیل بڑھاپے کی اولاد تو بہت ہی پیاری اور محبت اُسکی سب اولاد سے ہوتی ہے نیاری اکثر اوقات طبیعت حضرت کی اُنکے بوس و کنار مین مشغول ہوئی رشک سے خاطر سارہ کی نہایت ملول ہوئی اور بولین کہ ان دونون کو ڈال آؤ ایک بیابان لق و دق مین سوا اسکے دوسری تجویز نہین اُنکے حق مین حکم الٰہی ہوا کہ سارہ کی خاطر کرلے ابراہیم اور بیابان مین چھوڑ اور مت کر اسکا خوف اور بیم تب دل پرتاب اور چشم پرآب سے اُنکو لے چلے حضرت خلیل اور مکہ کی طرف راہبر ہوکر ہمراہ ہوے جبرئیل بعد طی کرنے منزلون کے اُترے ایک میدان مین کہ ان دونون مین چاہ زمزم ہے اُس مکان مین جبرئیل نے کہا کہ امر یون ہے کہ ان ماں بیٹون کو اس مکان مین چھوڑ اور انکو تن تنہا چھوڑ کر گھر کی طرف ماگین موڑ بی بی نے نہایت صبر و شکیب سے گود مین لیا اُس بچہ گلعذار کو اور بے اختیار روتی تھین دیکھ کر اُس دشت پر خار کو وہ مکان گرم اور خشک تھا حرارت سے اور وہ منزل تمام خالی تھا عمارت سے ہوا اُسکی کرۂ ناری کی ہوا سے تھی گرم تر اور زمین وہان کی حرارت مین تھی مانند کبریت احمر بی بی ہاجرہ نے آب دیدہ ہوکر فرمایا کہ تمکو ہمارے حال پر کچھ رحم نہ آیا کہ بچہ یہ اور مین ضعف سے زار و نزار اور یہ دشت پر خار ہمکو اس بیابان مین کسکے سپرد کرتے ہو اور کچھ نہین کہتے ہو کہ تم جیتے ہو یا مرتے ہو حضرت ابراہیم نے رو در کر یہ فرمایا اور اُس بی بی کو یہ کہہ سنایا کہ حافظ عالم تمھاری حفاظت کا متکفل ہے اور اُس نگہبان

حقیقی سے تمہاری مراد حاصل ہو بی بی ہاجرہ بولی کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ اور حضرت ابراہیم نے نہایت مسرت سے شام کی راہ لی اور حضرت نے اُنکو کچھ دیا خرما اور ایک مشک دی پانی کی اور اعلاے کہ تک پہونچکر نظر ان دونو بیبی ڈالی اور اُنکی تنہائی پر دل جلاکر یہ دعا منہ سے نکالی رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ اپنی عنایت اور حفاظت سے ہمیشہ رکھیو اُنکو معزز و مکرم جب چند روز مین اُنکا پانی اور طعام تمام ہوا اور ہاجرہ کا دل اُس بچے کی تشنگی دیکھکر بے آرام ہوا بی بی نے جانا کہ بغیر جان دینے کے کوئی تدبیر نہین اور بندے کو تقدیر الٰہی سے گریز نہین وہان سے دوڑکر کوہ صفا پر آئین اور پانی کی تلاش مین چارون طرف نظرین دوڑائین یک لحظہ وہان توقف فرمایا اور کوئی فریادرس وہان نظر نہ آیا اور وہان سے دوڑکر وادی سے گذرکر کوہ مروا پر آئین اور العطش العطش کہکر جناب باری مین چلائین وہان بھی ایک لحظہ توقف کیا اور پانی کا نشان نپایا اُسی وقت دل مین اُس پیاسے بچے کا دھیان آیا سات بار بدستور سعی اور کوشش مین آتی جاتی تھین ہر بار اُس شاہزادۂ عالم کو دیکھکر چھاتی سے لگاتی تھین ایسا نہو کہ کوئی درندہ اُسکو کھاوے اور میرے لب تشنہ اور جگر سوختہ کو جلاوے اور اسماعیل کیلیے اُس میدان مین گرمی اور پیاس سے جلتے تھے اور اُنکون کے دستور سے اپنی ایڑیان زمین سے ملتے تھے ارحم الراحمین نے اُنکے قدمون کے تلے سے ایک چشمہ پانی کا نکالا اور اُس چشمۂ آب حیات کو اُس پانی سے پالا جب حضرت بی بی نے آنکر چشمہ پانی کا دیکھا اور دیکھکر سیراب اپنے جانی کا دیکھا اور بولین کہ شکر تیری نعمتون پر اے بار الٰہا اور اُسوقت مشک بھرنا اُس پانی سے چاہا ہاتف غیبی پکارا کہ یہ آب رحمت الٰہی ہے کم ہونے سے مت ڈر فیض نامتناہی ہے تجکو اور تیرے قرۃ العین کو اُس چشمہ سے محفوظ کیا اور اُسکو روز قیامت تک چشم بد سے محفوظ کیا یہ فرزند جلیل اُسکا اور اُسکا باپ خلیل اللہ بیت اللہ کو بنا دیگا اور تمام عالم حج اور طواف سے فیض پاویگا بی بی ہاجرہ اس مژدہ سے کہ خوش اور خرم ہوئین اور اپنے قرۃ العین کو لیکر عیش و عشرت سے ہمدم ہوئین

بیان قبیلہ جرہم کے آنے کا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پرورش پانے کا

قبیلہ جرہم ولایت یمن مین رہا کرتے تھے اور مکہ کی راہ سے تجارت شام کو جایا کرتے تھے اتفاقاً جرہم کے قافلہ نے مکہ کے میدان مین مقام کیا اور رات کی رات اُس منزل مین آرام کیا اُس قوم نے دیکھا جلاب پرندے پرواز کرتے ہین گویا پانی کی خوشی سے اُڑتے اور آواز کرتے ہین ایک اعرابی نے آکر دیکھا کہ مثل آب حیات مصفا ہے اور ایک بی بی پاکدامن اور صاحبزادہ گل پیرہن بیٹھا ہے وہ اعرابی

اُنکو دیکھکر حیران اور پوچھا کہ تم از قسم جن ہو یا نوع انسان بی بی نے فرمایا کہ فضل الٰہی سے یہ فرزند مجکو عنایت ہوا اور اُسکے طفیل سے یہ چشمہ خوشگوار مرحمت ہوا اُس اعرابی نے قوم کو جاکر یہ مژدہ سُنایا اور رئیس اُس قوم کا بی بی صاحبہ کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہماری قوم آکر یہان آباد ہو اور آپ کی بھی وحشت تنہائی کم اور دل شاد ہو بی بی نے فرمایا کہ اگر تو لیت میری اس چشمہ پر تمکو قبول ہو تو جاؤ اور اپنے عیال اور اطفال کو لیکر آؤ وہ قوم چند روز مین مع عیال و اطفال اور مواشی حاضر ہوئی اور حضرت بی بی کے طفیل سے رہی اور آسودہ خاطر ہوئی اِس مقام کریم مین عمارات عالیشان بنائی اور رعایت حضرت اسماعیل کی اپنے ذمے پر واجب ٹھہرائی پھر تو اُنکے رہنے سے جمعیت تمام حاصل ہوئی اُسی قبیلہ مین حضرت اسماعیل کی نشو و نما کامل ہوئی جبرئیل نے حضرت خلیل کو یہ مژدہ پہونچایا اور اُنکے انتظام احوال کا قصہ کہسنایا حضرت ابراہیم سال مین ایکبار براق پر سوار ہوکر آتے تھے اور اپنے عیال کی خبر لیکر ہمیشہ پھر جاتے تھے حضرت اسماعیل کا سن مبارک جب ہوا پندرہ سال کا بی بی ہاجرہ نے دار فانی سے عالم جاودانی کو کیا انتقال اُنکے جسم مطہر کو حجر اسود کے پاس مدفون کیا اور دو رہجرت نے حضرت اسماعیل کی خاطر کو مخزون کیا جب حضرت اسمٰعیل وہان رہنے سے برخاستہ خاطر ہوے سب رئیس اُس قوم کے حضرت کی خدمت مین آحاضر ہوے اور بڑی منت اور سماجت سے اُنکو ٹھہرایا اور اشراف قوم مین ایک لڑکی سے آپکا نکاح بندھوایا طبیعت اسماعیل کی شکار پر راغب رہتی تھی اور مدام کوہ و صحرا مین صید طیور اور وحوش کی طالب اتفاقاً ایکروز حضرت ابراہیم مکہ مین تشریف لائے بی بی ہاجرہ کے وفات کی خبر سنکر آنسو بھر لائے دروازے پر جاکے اُنکی منکوحہ سے بی بی کا استفسار حال کیا اور حضرت اسماعیل کے حاضر نہونیکا سوال وہ بی بی حضرت ابراہیم سے واقف نتھی کچھ حضرت ابراہیم کی تعظیم اور توقیر نہ کی اور ضیافت اور مہمانداریکی تدبیر نکی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اسمٰعیل شکار سے آوے تو یہ اسلام کہیو اور اُسکو میری طرف سے یہ پیغام کہیو کہ تیرے دروازے کی دہلیز خوب نہین اور ہماری طبیعت کو ایسی دہلیز مرغوب نہین حضرت ابراہیم یہ فرماکر رو بسمت شام ہوے اور حضرت اسماعیل شام کو داخل مقام ہوے اُس بی بی نے مصیبت نے بیان کیا سب احوال اور ظاہر کیا جو کچھ کہ ہوا تھا قیل و قال حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ گھر کی تو دہلیز اچھی مگر نہایت بے ادب اور بے تمیز ہے اور میرا مدبر اشفاق ہے دہلیز بد سے کنایت یہ ہے کہ تمکو طلاق ہے بعد اُسکے بموجب ایماے پدر بزرگوار کے ایک بی بی جمیلہ نکاح کی اور اُس صالحہ کی صحبت سے خاطر مبارک کو فلاح دی دوسری بار مکے مین تشریف لائے حضرت ابراہیم اُس بی بی عاقلہ نے حضرت کی نہایت تعظیم

اور بولی کہ یہ لونڈی آپکی خدمت مین حاضر ہے اور خاوند میرا اوسطے شکار کے باہر ہے روٹی جو تیار تھی سو حضور مین حاضر کی اپنے مقدور سے زیادہ اُس جناب کی خاطر کی حضرت نے براق ہی پر سوار ہو کر تناول کیا اور اُس بی بی کی خدمت دیکھ کر اُسکی خوبی پر تفاول کیا پھر بی بی سے عرض کی کہ اگر مرضی ہو تو سر مبارک کے دھوون بال اور اس خدمت سے اپنے دل کو کرون فارغ البال حضرت ابراہیم نے ایک قدم رکاب مین رکھا اور دوسرا پتھر پر قائم کیا بی بی صاحبہ نے ایک طرف دھو کر بالون کو ملائم کیا دوسری طرف کا بھی اسی طرح سے سر دھویا اور میل اور گرد کو سر مبارک سے کھویا اثر قدم شریف کا اُس پتھر پر نمود ہوا اور یہ معجزہ روز قیامت تک عالم مین موجود ہوا چلتے وقت فرمایا کہ اسماعیل سے کہیو کہ آستانہ تیرے گھر کا بہت مناسب ہے اور ہماری طبیعت اُسکی خوبی پر راغب ہے جب اسماعیل شکارگاہ سے آکر گھر مین داخل ہوے اور حضرت بی بی کے ساتھ ہم محفل ہوے اُنھون نے حضرت اسمعیل کو اس احوال سے خبردار کیا اور تمام ماجرا اُنکے حضور مین اظہار کیا حضرت اسماعیل نے کہا کہ زہے طالع تیرے اے یار غمگسار وہ میرا باپ ہے ابراہیم خلیل پروردگار دہلیز کا قائم رکھنا تیری خاطرداری کی وصیت ہے بسر و چشم مجکو قبول اُنکی وصیت ہے مین بقدور تیری خاطرداری نماز برداری کرونگا اور اُنکے فرمانے سے ہمیشہ تیری غمگساری کرونگا

ذکر حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کا

جب خالق ارواح نے بی بی ہاجرہ پر اسماعیل کی عنایت کی حضرت سارہ نے بھی فرزند کی تمنا بے نہایت کی ایک روز حضرت جبرئیل اور کئی فرشتے حسین جوانون کی صورت بنا کر حضرت ابراہیم کے گھر آئے حضرت انکو آدمی جانکر واسطے ضیافت کے گوسالہ بھونکر لائے ہر چند حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے فرمایا پر اُنھون نے اُس کھانے سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا اور اُس زمانے مین یہ دستور تھا جو کوئی کسی کو ایذا پہونچایا چاہتا تھا تو وہ شخص اُسکے گھر کا کھانا نہ کھاتا تھا فرشتون نے حضرت ابراہیم کا چہرہ اُداس دیکھکر فرمایا کہ ہم ملائک ہین اس واسطے تمھارا کھانا نہ کھایا اور بولے کہ ہم قوم لوط کے عذاب دینے کو آئے ہین اور تمھارے واسطے دو فرزند ارجمند کے پیدا ہونیکی خوشخبری لائے ہین ایک کا نام اسحاق اور دوسرا یعقوب اور وہ دونون ہونگے تمھارے محبوب بی بی سارہ نے تعجب سے فرمایا کہ معاملہ عجیب ہے بانجھ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا ہونا نہایت غریب ہے ملائک نے فرمایا کہ جو قادر پر کمال آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرے اُس سے کیا عجب ہے کہ بانجھ عورت اور پیر مرد سے اولاد پیدا کرے بعد سات روز کے حضرت سارہ کو حمل رہا اور نو مہینے تک وہ بچہ پیٹ مین بے خلل رہا

نو مہینے کے بعد حضرت سارہ کو درد شروع ہوا حضرت اسحاق کا ستارہ عالم مین طلوع ہوا عمر حضرت ابراہیم کی سو برس کی تھی اور حضرت سارہ کی عمر تھی ایک برس موسی سے کم حضرت ابراہیم نے خوش ہوکر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ تیری قدرت کامل ہی اور تو ہی قادر علی الاطلاق

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا

یہ ماجرا حضرت اسماعیل کے لڑکپن اور حضرت ہاجرہ کی زندگانی مین واقع ہوا یہ احوال نظم اُردو مین لکھا جاتا ہی نظم

خواب مین اک شب خلیل اللہ تھا — بہر قربانی اُسے حق نے کہا — تنیدسے چونکا جو وہ مرد خدا — صبح کو لا سو شتر قربان کیا
دوسرے دن پھر اُسے آیا خطاب — خواب مین حق سے کہ قربان کر شتاب — پھر وہ پیغمبر اُٹھا وقت سحر — لا کیے قربان اُسنے سو شتر
پھر جو بستر پر وہ اپنے سو رہا — تو وہین حکم خدا صادر ہوا — تب لگا کہنے کرے بے شک و ریب — مجھ پہ کچھ کھلتا نہین اسرار غیب
کچھ نہین سمجھون ہون کیا قربان کرون — تاکہ مین اس سے دکاوتان کرون — یہ جواب آیا کہ اے اہل تمیز — مجھ سوا رکھتا ہے تو کسکو عزیز
اُسکو تو میرے لیے قربان کر — ہے اسی مین خیر تیری سر بسر — یعنے قربانی کر و نذر زند کو — نور چشم اپنے کو اور دلبند کو
اپنے بیٹے کو وہ تب کہنے لگا — اے مرے فرزند نیکو خو خدا — خواب مین حق نے یہ فرمایا تجھے — راہ مین تیری کرون قربان تجھے
اس مین اپنی رای مجکو تا بتا — سنتے ہی اُسکو جواب ایسا دیا — کیا مبارک ہی ترا خواب اے پدر — ذبح کر مجکو کچھ اندیشہ نکر
اب چھری کو حلق پر میرے چلا — گر خدا چاہے تو صابر پائیگا — جب ہوا راضی وہ اور اُسکا پسر — باندھے اس کام مین باندھی کمر
دست و پا اُس گلبدن کے باندھکر — اُس گھڑی اُسکو گرایا خاک پر — تیز کر لی ہاتھ مین اُسنے چھری — اُسکے نازک حلق پر دو نہین چھری
قدرت حق سے ہوا یکدم وبال — باپ حیرت مین ہوا دیکھ یہ حال — تب چھری بولی یہ ابراہیم سے — عجز سے آداب سے تعظیم سے
جسنے آتش تجھپہ کی گلزار ہے — اُسنے ہی کی کند میری دھار ہے — دون ہی ابراہیم کو آئی ندا — اے حبیب صادق اس سے باز آ
حکم میرا بیچ ہے تو لایا بجا — آزمایش کے لیے یہ حکم تھا — تب اسی دم جبرئیل ہوشمند — لایا جنت مین سے اک نر گوسپند
اُسکے بدلہ مین اُسے وان کھدیا — اور لیا ذبح سے اُسکے کو اُٹھا — اسلیے ختم الرسل نے یون کہا — سنت ابراہیم سے ہے ضحیا

بیان بیت اللہ شریف کے بنانے کا

حضرت جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور حکم الٰہی اسطرح لائے کہ تم اور اسمعیل خانہ کعبہ کی عمارت کرو اور اہل عالم کے تئین واسطے طواف بیت اللہ کے دعوت کرو حضرت ابراہیم شام سے مکے کو چلے اور مکہ مین پہونچکر حضرت اسماعیل سے جبرئیل امین نے اندازے کے بنانے کا بتلایا طول و عرض اُسکا جبرئیل کی تعلیم سے حضرت کی خاطر مین آیا اسماعیل تو پہونچاتے تھے اور حضرت ابراہیم دیوار بناتے تھے جب دیوار مین بلند ہوئین تو ایک پتھر بڑا منگوایا اُسپر حضرت

ابراہیم نے اپنا قدم جمایا تو آسانی سے کام دیوار کا جاری ہوا اور جلد خانہ کعبہ کی تیاری ہو قدم مبارک کا اُس پتھر پر اثر ہوا روز قیامت تک مبارک وہ حجر ہوا نام اُسکا مقام ابراہیم وہ بموجب حکم خدا کے واجب التعظیم وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اُس قدم کی برکت سے اُسکا درجہ ہوا مصلّے جب کعبہ کے بنانے سے فراغت پائی تو یہ دعا مانگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ دعا ہماری قبول کر یا کریم تو دانا بینا ہے اور سمیع علیم بعد اُسکے جبرئیل امین نے قاعدے حج اور عرفات اور طواف کے سب کھلائے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل موافق تعلیم کے عمل مین لائے حضرت ابراہیم نے اسمٰعیل کو دہان کا والی کیا اور اُس خانۂ خدا کا اُنکو متولی کیا اور بوقت رخصت کے حضرت ابراہیم نے دعا کی نہایت عجز سے جناب الٰہی مین التجا کی کہ خداوندا اپنی اولاد کو چھوڑا مین نے اِس بیابان خشک زراعت مین تو اپنی قدرت کاملہ سے اُنکو رکھیو فراغت مین حق تعالےٰ نے لوگون کے دلون کو ایسا پھیرا کہ روز قیامت تک ہفت اقلیم کی خلقت ہر سال دہان کرتی ہے پھیرا دوسرے سال حضرت ابراہیم بی بی سارہ کو لیکر واسطے طواف کے مکے مین آئے اور حضرت اسمٰعیل بھی نہایت مہمانداری اور خدمتگزاری بجا لائے بی بی سارہ نہایت راضی اور خوشدل ہوئین پھر حضرت ابراہیم کے ساتھ شام کی طرف مائل ہوئین حضرت اسحاق بھی ہر سال مکہ مین تشریف لاتے تھے طواف بیت اللہ اور ملاقات ذبیح اللہ سے حظ اُٹھاتے تھے جب ابراہیم کی مدت عمر آخر ہوئی اور علامت ضعف اور نقاہت کی بدن مبارک پر ظاہر ہوئی حضرت عزرائیل واسطے قبض روح مبارک کے آئے تب حضرت ابراہیم نے ملک الموت سے یون فرمایا کہ ربّ الجلیل سے پوچھو کہ کبھی کسی دوست نے دوست کا جی لیا ہے جو اپنے میری جان لینے کا حکم کیا ہے حکم ہوا کہ میرے خلیل سے کہو کہ تو نے سنا ہے کہ کسی دوست نے دوست کی ملاقات سے انکار کیا ہے حضرت ابراہیم نے سنتے ہی عزرائیل سے فرمایا کہ حکم الٰہی بجا لاؤ مین ملک الموت نے روح مقدس کو جسم مطہر سے نکالا

بیان مرغون کے ذبح کرنے کا اور اُنکے زندہ ہونیکا

قرآن شریف مین مذکور ہے اور مفسرون مین مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین مناجات کی اور اس بات کی درخواست کی کہ الٰہی تو مردون کو کیسا جلاتا ہے اور بدستور سابق عقل اور ہوش کیونکر دلاتا ہے حق تعالےٰ نے فرمایا تو کیا اِس بات پر نہین لایا ایمان ابراہیم علیہ السلام بولے کہ ایمان تو لایا ہون پر چاہتا ہون دل کی تسلی اور اطمینان اور شوق رکھتا ہون تیری قدرت دیکھنے کا اے سبحان تب حکم ہوا قادر ذوالجلال کا اور جواب آیا اُنکے سوال کا کہ چار مرغ چار قسم کے لا اور اُنکے اعضا کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ملا اور اُنکے چار حصے علٰحدہ نکال اور ایک ایک حصے کو ایک ایک پہاڑ پر ڈال جب تو اُنکو پکار کر بلاویگا تو ہر ایک دوڑکر تیرے

پاس آویگا حضرت ابراہیم نے چار پرندون کو ذبح کرکے ایک جگہ چار دستے مین کوہ سب کا گوشت اور پوست اور پر اور ہاڑ آپس مین ٹوٹا اور سر اُن چارون کا لیا ہاتھ مین اور قیمے گوشت و پوست کو چار پہاڑون پر پھینکا بات کی بات مین اور پکارا اے پرندو آؤ اور قدرت حق سے اپنے اپنے سرون سے ملجاؤ دیکھتے ہین کہ ذرہ ذرہ اون پرندون کا ہوا مین اُڑا جاتا ہے اور اپنے اپنے بدن کے اجزا سے ملتا جاتا ہے ساعت کی ساعت مین ہر ایک بدن آنکر اپنے سرون سے ملا اور قدرت کاملہ الٰہی کا سب کی نظرون مین گل کھلا اُسی طرح وہ قادر بیکمال روز قیامت مین سب کو اُٹھاویگا اور چارون طرف سے سب کے اجزا کو جمع کرکر جلاویگا عمر مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھی ایک سو پچیس سال نہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا سوائے قادر ذوالجلال

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

اکثر اہل تاریخ نے حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کے درمیان بیان کیا ہے اور حضرت ابراہیم کے احوال کے بیچ مین یہ حال عیان کیا ہے لیکن ملانا ایک قصے کا دوسرے مین بے ربط ہوتا ہے اسواسطے بعد اُسکے علیحدہ لکھا جاتا ہے اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ موتفکات پانچ شہر تھے بلاد شام کے اور ہر ایک مین لاکھ لاکھ مرد تھے لڑائی کے کام کے اور ملک اُنکا نہایت آباد تھا اور فراخی معاش سے ہر ایک شاد تھا یہ قوم بت پرستی کے سوا اور کون سے فعل حرام کرتی تھی اور شب و روز اس فعل شنیعہ پر قیام اور اُس بے راہ کا بانی شیطان ہے اور اُس کام کے شروع ہونے کا یہ بیان ہے کہ ابلیس ایک حسین لڑکے کی صورت بنکر ایک باغ مین آتا تھا اور ہمیشہ اُسکے جھاڑ اور پھل کا نقصان کر جاتا تھا جب باغ کا مالک اُسکے پکڑنے کو جاتا تو وہ بھاگ کر باغ سے نکل جاتا جب اُسکے باغ مین بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اُسکے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا ایک روز ابلیس نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ مین اس باغ مین نہ آؤن تو تو مجکو اپنے تصرف مین لاکر یہ کام کر پھر اپنے باغ کے نقصان سے بیفکر ہوکر آرام کر صاحب باغ نے کہا بہت اچھا مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار + مین ممنون احسان ہوکر تجھ سے کرونگا بوس و کنار غرض صاحب باغ تصرف مین لایا اُس مفعول کو اور ابلیس نے ہر ایک باغ مین جاری کیا اس معمول کو جب اُس قوم نے اس فعل بد مین اپنے تئین کیا مضبوط جناب الٰہی کی طرف سے واسطے ہدایت کے مقرر ہوے حضرت لوط وہ جناب جسقدر کہ اُنکے اُس فعل بد سے انکار کرتے وہ کافر زیادہ تر اُس کام مین اصرار کرتے ہر چند کہ اُنکو وعدہ وعید کیا اور حد سے زیادہ تہدید کیا پر وہ زیادہ بجد ہوے اور اُس کام مین بہت مستعد اور بولے فَأْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ یعنے اگر تو سچا ہے تو عذاب ہمپر لا ہمکو تیری

نبوت کے صدق پر یقین نہین حضرت لوط اُنکی دعوت سے باز نہ آتے تھے اور وہ اُنکی عداوت سے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے اور حضرت لوط اپنے چچا ابراہیم کے طریق پر مہمانداری کرتے تھے جب اُن کافرون نے حضرت لوط علیہ السلام کے مہمانون کو ستایا اور اُنکا آنا جانا اُنکے گھر سے منع کروایا تب اُس جناب نے ناچار ہوکر درگاہ مین جبار و قہار کے دعا کی اور اُن کافرون کے غارت ہونے کی تمنا کی تب حکم الٰہی سے جبرئیل امین فرشتون کی فوج کے ساتھ موتفکات کے شہرون پر آئے اور بصورت حسین لڑکون کے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس تشریف لائے حضرت لوط قوم کے خوف سے اُنکی مہمانی مین تاخیر کرتے تھے اور نہایت دل تنگی سے اور شرم سے بارہا اُنسے یہ تقریر کرتے تھے کہ مین قوم کے ہاتھون سے ناچار ہون اور اُنکے بدفعلون سے نہایت بیزار ہون جب دیکھا کہ یہ مہمان میرے گھر رہا چاہتے ہین اور ایما اور اشارون سے نہین جاتے تو شام کے وقت لاکر اُنکو اپنے گھر چھپایا اور اپنی بی بی سے ضیافت کی تیارمی کو فرمایا اور کہا کہ کسی سے مت کہیو ان مہمانون کا حال اور اس مقدمے مین نہ کیجیو کسی سے قیل وقال بی بی کافرہ نے بہانے سے نکلکر قوم کو خبردار کیا اور حضرت لوط کی دل کو اس فکر سے افگار کیا اور بولی کہ ان لڑکون کے حسن کی کیا کرون تم سے تعریف اُنکے قد و قامت کی نہین ہوسکتی ہے توصیف کافر اس خبر کے سنتے ہی حضرت لوط کے گھر آئے اور اُس جناب عالی کی خاطر ملول پر آفت لائے حضرت لوط نے نہایت عجز سے فرمایا کہ سنو میری نصیحت اور اُن مہمانون کے حق مین مت کرو مجکو فضیحت اگر چاہو تو میری ان بیٹیون کو اپنے نکاح مین لاؤ اور اُن مہمانون کو میری خاطر سے مت ستاؤ اُن کافرون نے کہا کہ تیری بیٹیان ہمکو درکار نہین اور سوا ان لڑکون کے دوسرے سے سروکار نہین جب جبرئیل نے حضرت لوط علیہ السلام کو نہایت بیقرار پایا تو آہستہ سے اُنکے کان مین یہ مژدہ سنایا لَا تَخَفْ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْٓا اِلَيْكَ یعنے ڈرمت اور بیخوف رہو ہم ہین خدا کے بھیجے حضرت لوط اس مژدے کو سنکر بہت محظوظ ہوے اور اُن کافرون کی آفات سے محفوظ حضرت جبرئیل نے دروازے سے نکلکر اپنے پرونکی ہوا انکی آنکھون مین لگائی خدا کی قدرت سے سب کی آنکھون سے جاتی رہی بینائی وہ کافر اندھے ہوکر اپنے گھرون کو بھاگے اور گرتے پڑتے گھر کو پہونچے کوئی پیچھے کوئی آگے حضرت لوط نے اپنے چلنے کی تیاری کی اور مسلمانون نے تیار ہوکر فرمان برداری کی جبرئیل نے کہا کہ کوئی تم مین سے پیچھے نہ رہے گا اور بہت جلد کاٹے اُس ملک کی راہ حضرت لوط نے اور مسلمانون نے قبول کیا بے تکرار مگر قبیلہ اُنکا پیچھے دیکھتا تھا بار بار ناگاہ آسمان سے ایک پتھر اُسکے سر پر پڑا اور اُس نافرمان کو فی الفور عدم کا رستہ دکھایا جبرئیل نے اُس زمین کے ساتون

طبق تک بنا پر پہونچایا اور اُن چاروں شہروں کو اکھاڑ کر اپنے پروں پر اُٹھایا اور آسمان کے قریب تک لیجا کر اوندھا گرا دیا اور ملائک نے پتھروں کا باران اُنپر برسایا آن کی آن میں سب ہو گئے ہلاک اور وہ زمین اُنکے وجود کی آلایش سے ہو گئی پاک سب کافرون پر نازل ہوا غضب الٰہی بے پایان دنیا مین اُنکا باقی نہ نشان حضرت لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر مقام کیا اور بعد سات برس کے قیامت کا اہتمام کیا والسلام

تاریخ ربیع الاول کی دنیاے فانی کو چھوڑا اور اس عالم ناپایدار سے رشتہ تعلق کا توڑا!

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ملک شام مین پیدا ہونے کا

اگرچہ احوال اُس جناب کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احوال مین مذکور ہوا اسواسطے مکرر ذکر اُسکا کرنا منظور نہوا وہ جناب ملک شام مین پیدا ہوے اور ارکپن سے باپ کے ہجر مین مبتلا ہوے اور مکہ کی زمین مین نشو و نما پائی اور اُس ملک مین عزت اور آبرو بڑھائی جب قبیلہ جرہم نے حضرت ہاجرہ سے چشمۂ زمزم کے پاس رہنے کی اجازت لی سات بکریان اُس بی بی کو دیکر سعادت لی حضرت اسماعیل کی برکت سے اُن بکریون مین ایسی برکت ہوئی کہ چند مدت مین اندازے سے زیادہ اُنکی نسل مین کثرت ہوئی اور بعد تمام ہونے عمارت بیت اللہ و تشریف لے جانے ابراہیم خلیل اللہ کے حضرت اسماعیل کو نہایت فراغت حاصل ہوئی اور نعمت دنیا کی ساتھ نعمت نبوت کے واصل ہوئی قال اللہ تعالی اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور بعد وفات حضرت ابراہیم کے تشریف لے گئے ملک شام مین اور چند روز اقامت کی بدستور گوار کے مقام مین پھر ہو جب حکم الٰہی کے قوم کفار کو دعوت کرتے تھے اور ہمیشہ گمراہون کو راہ راست کی دلالت جب آخر عمر مین نشان ضعیفی کا بدن مبارک مین پایا تب بڑے بیٹے کو جو عہدہ ولیعہدی کا عنایت فرمایا بعد چند روز کے دنیا کے رنج سے راحت پاکر بہشت مین مقیم ہوے اور اُس مقام دل افزا مین علیہ السلام ابراہیم بعد فوت حضرت اسماعیل کے اُنکی اولاد بسیار ہوئی اسواسطے کہ مین اُنکی سکونت و شوار ہوئی اکثر لوگ مکے سے نکلکر دیار عرب مین آئے اور اطراف مین مکہ کے اپنے وطن بنائے جو شخص مکہ سے نکلکر سفر کی راہ لیتا تھا ایک پتھر حرم کا اُٹھا کر ہمراہ لیتا تھا اور اُسکو مکان پاک مین رکھکر طواف کیا کرتا اور گناہون کی آلایش سے دل کو صاف کیا کرتا رفتہ رفتہ بسبب غلبہ جہالت کے یہ نوبت پہونچی کہ جو پتھر سفید اور پاکیزہ ملتا اُس کو مکان صاف مین رکھکر عبادت کرتے اور اُسکا طواف کرتے شب و روز ریاضت کرتے شیطان کے اغوا سے دل کو عبادت اوثان پر رکھا اور کیش بت پرستی کا اختیار کیا اور ان حرکتون سے جناب الٰہی کو بیزار کیا بعضے بعضے معاملون مین

حضرت ابراہیم کے طریق پر عمل کرتے پر بت پرستی کو بہتر جان کر دین مین خلل کرتے اسواسطے تعظیم حرم کی ہمیشہ بجا لاتے تھے اور ہر سال واسطے حج بیت اللہ کے آتے تھے اور بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک دستور رہا اور شامت بت پرستی سے ملک عرب بے نور رہا بعد ظہور نور محمدی کے نہ بت رہا نہ بت پرست جو کا فر اصلی تھے وہ بھی ہو گئے خدا پرست

ذکر حضرت یعقوبؑ و حضرت یوسف علیہما السلام کا

جاننا چاہیے کہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ عجیب ہے اور حکایت غریب ہے کہ جسکے سننے سے محبت نیک کامون کی اور عصمت گناہون سے اور فرحت طبیعت کی حاصل ہوتی ہے اور کیون نہو کہ جسکو خدائے تعالے نے احسن القصص فرمایا ہے اور علماے متقدمین اور فضلاے متاخرین کی کتابون مین بخوبی یہ ذکر آیا ہے یوسف صدیق کہ جنکا باپ یعقوب اور دادا اسحاق اور پردادا ابراہیم جنکی شان مین رسول خدا نے فرمایا ہے کَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنُ الْکَرِیْمِ ایسا صاحبزادہ عالیمقدار اس حسن معنوی کے ساتھ حسن ظاہری ایسا رکھتا تھا کہ چشم تماشا اُس دیدار پر انوار کے دیکھنے سے تاب نہ لاسکتی تھی روایت معتمد مین آیا ہے کہ اللہ تعالے نے حسن کے دس حصے کیے نو حصے یوسف کو اور ایک حصہ تمام عالم کو عنایت کیا اور شہرہ جمال اُس زبدہ اقران و اشال کا یہ ہے کہ یوسف ایک شب اپنے باپ کی گودمین سوتے تھے جب خواب سے بیدار ہوے تو چہرہ مانند آفتاب کے چمکتا تھا اور دل مانند سیماب کے تڑپتا تھا حضرت یعقوب نے پوچھا کہ بیٹا تیرا کیا حال ہے فرمایا کہ مینے ایک عجیب خواب دیکھا کہ مین ایک پہاڑ پر ہون اور گرد اُسکے آب روان ہے اور بہت سبزی اور پھولونکے سبب گویا بوستان ہے ناگہان گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان سے اُترے اور مجکو سجدہ کیا اسواسطے مین گھبراکر جاگ گیا حضرت یعقوب نے فرمایا کہ پہاڑ او نچا اُسکا بخت بلند ہے اور چشمۂ آب شیرین اُسکا بخت ارجمند اور سبزہ اور باغ نشانۂ سعادت ہے اور آفتاب و ماہتاب و گیارہ ستارے باپ اور ماں اور گیارہ بھائی ہین کہ اُس سلطان دنیا اور دین کی فرمانبردار ہونگے اور پیشانی عاجزی کی اُسکے سامنے جھکاوینگے حضرت یعقوب نے بھائیون کے حسد سے اندیشہ کرکے حضرت یوسف سے فرمایا کہ اگر اس خواب کا احوال تیرے بھائیون پر روشن ہوگا تو ہر ایک بھائی اسکو جھوٹھ سمجھ کر تیرا دشمن ہوگا بھائی تھوڑے دنون مین حضرت یوسف کے احوال سے خبردار ہوے مارے حسد کے واسطے ایذا دینے کے تیار ہوے اور روبیل کے پاس جو سب مین دانا تھا حاضر ہوے کہ فعیل کا بیٹا جھوٹھی خواب بنا کر باپ کو سناتا ہے اور ایسے فریبون سے باپ کا دل اپنی طرف لبھاتا ہے روبیل نے کہا کہ ایسی صورت جھوٹھ بولنے کے لائق نہین کیا بعید ہے

کہ اُسکے اقبال کا ستارہ ہویدا ہوا اور پردۂ غیب سے علامت سعادت پیدا سب بھائی رویل کی بات سے اور یوسف کے خواب سے بخوف رہتے اور آتش حسد سے دل اُنکے جلتے جب یا وہ مہربانی باپ کی حضرت کے حال پر دیکھی تو بیقرار ہوکر واسطے قتل کے باندھی اور بعد مصلحت کے سب نے پدر بزرگوار کی خدمت مین آنکر عرض کی کہ کیا ہوگا اگر یوسف کو سیر کے واسطے ہمارے ہمراہ دوگے جو ایکروز لہو ولعب مین مصروف رہین اور دل سے غم دور کرین حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ دل بیتابی میری اس فرزند سے ایسی ہے کہ اگر میرے پاس سے جدا ہو تو اُسکی جدائی سے دل مغموم ہوجائیگا اور اگر تم اُس سے غافل رہے تو بھیڑیا اُسکو کھا جائیگا بیٹون نے کہا بھیڑیے کی کیا مجال ہے جو یوسف کے پاس آوے اگر شیر بھی ہو تو گیارہ بھائیون کے سامنے سے بھاگ جاوے حضرت یعقوب کا دل اُس جگر گوشہ کی جدائی کا نام سنکر بیتاب ہوتا تھا اسواسطے انکار کیا اور بھائی نامید ہوکر اُٹھ گئے اور آپس مین یہ مصلحت کرنے لگے کہ ایسی تدبیر ہو کہ باپ کے دل مین ہمارے کہنے کی تاثیر ہو ناگاہ ابلیس پر تلبیس بصورت پیر مرد حاضر ہوا اور ناصحون کی صورت بنا کر مستفسر ہوا کہ کیا فکر کرتے ہو اور کس مقدمہ مین ذکر کرتے ہو جب بھائیون نے اُس خائن کو امین سمجھکر اپنا حال بیان کیا تب ابلیس لعین نے اسطرح اُنکی خاطر نشان کیا کہ جب ایام بہار ہو اور جنگل ہرا اور سرسبز گلزار ہو تو اول یوسف کو راضی کرکے باپ پاس جاؤ تب اُسکو ساتھ لیجا کر اپنی غرض مناؤ بھائیون نے اس بات کو پسند کیا اور رباسید آنے موسم بہار کے اپنے دل کو خرسند کیا بعد موسم بہار کے یوسف کو ساتھ لیکر باپ سے رخصت چاہی اور یوسف نے رو رو کر اجازت چاہی حضرت یعقوب طبیعت یوسف کی بیقرار دیکھ کر بیقرار ہوے اور تقدیر الٰہی سے واسطے رخصت دلانیکے مددگار ہوے آبدیدہ اور بیقرار ہوکر اُسکو رخصت کیا یہودا سے فرمایا کہ یوسف کو تجھے سونپتا ہون خوب نگہبانی کیجیو اور کسی طرح کی اُسکو تکلیف نہ دیجیو **نقل ہے** کہ حق تعالیٰ نے حضرت یعقوب پر ایکبار وحی بھیجی کہ آیا تو جانتا ہے کہ کسواسطے تجھسے یوسف کو مین نے جدا کیا کہا کہ نہین فرمایا کہ تو نے بھیڑیے سے خوف کیا اور یہودا کی حفاظت پر اعتبار کیا اور میری حفاظت پر نہ چھوڑا القصہ جاتے وقت پھر حضرت یعقوب نے یوسف کو چھاتی سے لگایا اور وصیت مین اس طرح سے فرمایا کہ اے فرزند دلبند اگر زمانہ جدائی کا دراز ہوجاوے تو اپنے باپ کو مت بھولیو کہ وہ جب تک تیرا منھ نہ دیکھے گا تو ہرگز کسی سے نہ ہنسے گا **نوادر القصص** مین لایا ہے کہ حضرت یعقوب جب حضرت یوسف سے چند قدم جدا ہوے تو بیہوش ہوکر گر پڑے سب بیٹے دوڑکر جمع ہوے جب ہوش مین آئے تو یوسف کو سینے سے لگاکر آہ بھر کر فرمایا کہ بو فراق کی مجھکو آتی ہے اور اشک روے کہ پیرہن یوسف کا تر ہوگیا جب تلک حضرت یعقوب کی نظر یوسف پر پڑتی تھی تب تلک

جدائی

بھائی نہایت عزت وحرمت سے لیے جاتے تھے جب باپ کی نظر سے غائب ہوے شفقت کا بچھونا لپیٹا اور ظلم کی چادر بچھائی کبھی طمانچون سے یوسف کو آزار دیتے تھے اور کبھی نہایت ذلت سے اپنے آگے دوڑاتے تھے جب نہایت گرمی سے گلاب سا چہرہ یوسف کا پسینے پسینے ہوا اور پیاس مزاج پر غالب ہوئی بڑی عاجزی اور منت کر کر بھائیون سے پانی مانگا انھون نے بیمروتی سے پانی نہ دیا اور نہایت بھوک سے بھائیون سے کھانا مانگا تو جواب بھی نہ دیا اور ایک بھائی بولا کہ اے جھوٹے خواب والے وہ ستارے جو خواب مین تیری خدمت مین حاضر تھے اُنسے مدد مانگ کتھی ہین کہ حضرت یعقوب نے تھوڑا پانی آفتابے مین شمعون کو دیا تھا کہ جب یوسف پیاسا ہو تو اُسکو پلائیو شمعون نے وہ پانی زمین پر بہا کر کہا کہ پیاس سے کیا روتا ہے ابھی تیری زندگی کا ڈورا انتقام کی مصراع سے کاٹا جائیگا اور تو ایک قطرہ پانی کا نہ پائیگا جب یوسف نے مارنے کی بات سنی تو کانپ گئے اور خدا سے مناجات کی کہ اے فریاد کے پہونچنے والے میری عاجزی اور ناچاری پر رحم کر اور مجکو ہلاکت سے خلاصی بخش پھر رو کر کہا کہ اے بھائی تو اور بھائیون سے میرے حال پر زیادہ مہربانی کرتا تھا ایک چلو پانی سے میری پیاس کی آگ بجھاوے اُسنے پانی کی عوض کڑوا جواب دیا پھر فریاد کا ہاتھ یہودا کے دہن مین مار کر کہا کہ باپ نے مجکو تیری شفقت کے بھروسے پر سونپا تھا بھلا تو ہی کہ میری کیا تقصیر ہے یہودا کو یوسف کی درماندگی دیکھکر رحم آیا اور غصے سے بھائیون کو منع کیا اور یوسف سے کہا کہ جب تک مین جیتا ہون کوئی تیری جان کا قصد نکر سکے گا جب بھائیون نے یہودا کا غصہ دیکھا تو بولے کہ تم یوسف کے مقدمہ مین کیا صلاح دیتے ہو یہودا نے کہا کہ مین یوسف کے قتل سے راضی نہین ہون اسواسطے کہ بیگناہ کا قتل کرنا گناہ عظیم ہے بہتر تو یہ ہے کہ پھر چلو اور باپ کی امانت باپ کو سونپ دو بھائیون نے کہا کہ اگر باپ پاس لیجاوینگے تو بیشک ہمارے ظلم باپ سے بیان ہونگے پھر یہودا نے بعد فکر کے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ اسکو کنوین مین ڈال دین یا تو مر جائیگا یا کوئی نکال کر دوسرے ملک مین لیجاویگا لیکن مارڈالنا اسکا صلاح نہین ہے بھائیون نے یہ بات پسند کی اور کنعان سے تین فرسنگ ایک کنوان تلاش کیا وہ کنوان سام بن نوح کے وقت کا تھا چار سو گز گہرا اور پانی اُسکا نہایت کھارا کہ جسکے دیکھنے سے روح تحلیل ہوتی تھی جب یوسف کو کنوین پر لے گئے اور ارادہ کنوین مین ڈالنے کا کیا تو یوسف کبھی تو بھائیون کی بزرگی کو شفیع لاتے تھے اور کبھی اپنی خردسالی اُنکے روبرو بیان کرتے تھے انھون نے مطلق یوسف کی عاجزی پر رحم نہ کھایا اور پیراہن اُس تن نازنین سے کھینچا اور ہاتھ پانون بالون کی رسی سے باندھے اور اُس ماہرو کو اُس اندھیرے کنوین مین لٹکایا اور آدھی راہ سے رسی کاٹی خدا کی قدرت دیکھو کہ ابھی یوسف کنوین کی تہ کو نہین

پہونچے تھے کہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین سدرۃ المنتہیٰ سے پہونچے اور اُنکو معلق اُٹھا کر ایک سفید پتھر پر جو پانی کے اوپر بنود تھا رکھدیا کنعان کے مشرات نے ایک دوسرے کو پکارا کہ ہر گز اپنے مکانوں سے باہر مت نکلیو کہ ایک معصوم بیگناہ ہمارے یہان آیا ہے جب تلک یوسف کنعان مین ہے تب تلک کوئی پرندہ اپنے مکان سے نہ ہلے کہتے ہین جب بھائی کنعان کے سر پر ایک پتھر رکھ کے گئے یوسف اِس حال کو دیکھکر زندگی سے مایوس ہوے اور ایک آہ کا نعرہ مارا جبرئیل امین ایک آن مین فلک سے کنعان کی زمین پر پہونچے اور وہ کرتہ جو حضرت ابراہیم نے نمرود کی آگ مین خدا کے حکم سے پہنا تھا اور حضرت یعقوب نے اُسکو تعویذ بناکر یوسف کے بازو مین باندھا تھا نکالکر بدن مبارک مین پہنایا اور مژدہ خوشی کا اُنکو پہونچایا کہ جلد تیرے غم کی رات خوشی کے نور سے بدل گئی اور تو مسند سلطنت پر بیٹھے گا اور یہ بھائی ظالم تیرے سامنے کھڑے ہونگے اور تو اُنکے ظلم اُنکے روبرو بیان کریگا اور یہ اپنی خطاؤن پر اقرار کرینگے **نقل** ہے کہ جب بھائیون نے یوسفؑ کو کنعان مین ڈالا تو ایک بکری کے بچے کو ذبح کرکے اُسکے کرتے کو خون سے آلودہ کیا اور شام کے وقت گھر کو روانہ ہوے جب آفتاب غروب ہوا تو حضرت یعقوب کی خاطر نہایت بیقرار ہوئی تو صفرا نام لونڈی کو ہمراہ لیکر بیٹون کے استقبال کو گئے کہ شاید میری آنکھون کی پتلیان یوسف کا جمال دیکھکر روشن ہون جب انتظار حد سے گذرا اور اندھیرا ہو گیا تو حضرت نے صفرا سے کہا کہ میرے فرزندون کو پکارا کہ تمھارا باپ رنج انتظار کھینچتا ہے جلد آؤ صفرا نے بموجب حکم کے پکارا سب بھائی دوڑے اور فجر کے مرغون کی طرح شور کیا اور مانند صبح کاذب کے اپنے گریبان کو چیرا اور فریاد و ایوسفا اور وا مصیبتا کی نکالی یعقوب یہ نالہ جانکاہ سنکر بیہوش گر پڑے بیٹون نے باپ کو خاک پر پڑا دیکھا تو ہیبت نے سر مبارک حضرت کا اپنے زانو پر رکھا اور بھائیون سے کہا کہ یہ کیا کام تمنے کیا اور بیمروتی کی خاک اپنے سرون پر چھانی اور باپ کو خیر ناخوش سنائی کون ایسا کام دنیا مین کریگا جو تمنے کیا وہان سے باپ کو اُٹھا کر گھر مین لائے صبح تلک حضرت یعقوب بیہوش رہے جب باد صبا چلی اور حضرت یعقوب کو ہوش ہوا تو فرمایا کہ اے عزیزو میرا نور چشم کہان ہے سبھون نے کہا کہ ہم تو یوسف کو اسباب پر چھوڑ کر آگے گئے تھے اسکو بھیڑیا کھا گیا حضرت یعقوب پھر بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش مین آئے تو روئیل نے آگے آکر کہا اے پدر غیر خدا تجھکو یوسف کی طرف سے صبر جمیل دیوے جب پیراہن خون آلودہ یوسف کا طلب کیا اُسکو دیکھکر فرمایا کہ عجب بھیڑیا تھا یوسف کو کھایا اور پیراہن کو نہ چیرا اور فرمایا کہ جاؤ اور اُس بھیڑیے کو تلاش کرکے لاؤ بھائی جنگل کو گئے اور ایک بھیڑیا پکڑ کر اُسکا منہ خون سے آلودہ کرکے حضرت یعقوب کے سامنے لائے حضرت یعقوب نے بھیڑیے کو مخاطب کرکے کہا کہ تو نے ہی میرے دلبند کو کھایا ہے بھیڑیے نے

یا نبی اللہ پناہ خدا کی ہو کہ مجھ سے یہ فعل صادر ہوا ہو ہماری مجال نہیں کہ تمہاری بکریوں میں تصرف کریں آپکے فرزند عزیز کا کیونکر قصد کرینگے ہمپر تو گوشت پیغمبروں کا حرام ہے جب حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا کہ تمہارے نفس امارہ نے یہ کام کیا ہے پھر وہاں سے جنگل میں گئے اور فریاد کی کہ اے یوسف اے قرۃ العین تجکو کون سے کنوئیں میں ڈالا کون سے دریا میں غرق کیا یا کس تلوار سے قتل کیا اور کس زمین میں گاڑا اس بیقراری کی حالت میں جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے نبی اللہ آسمان کے فرشتوں کو تمنے رولایا اور ملائک مقدس کو بے صبر بنایا سب کام صبر سے درست ہوتے ہیں اور بے صبری انبیا کے حال سے مناسب نہیں ہے حضرت یعقوب بولے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ القصہ حضرت یوسفؑ تین دن رات کوئیں میں رہے اور جبرئیل امین انکے امین رہتے تھے اور تسلی کرتے تھے اتفاقاً ایک قافلہ سوداگر شکار امین سے مصر کو جاتا تھا رئیس انکا رستہ بھول کر جنگل میں حیران پھرتا تھا جب کنوئیں پر پہونچے تو مالک کے حکم سے وہاں مقام کیا صبح کو مالک نے دو غلاموں کو واسطے پانی لانیکے بھیجا ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا نام بشری تھا جب بشیر نے ڈول کنوئیں میں ڈالا تو حضرت یوسف نے جانا کہ بھائی مجکو کنوئیں سے نکالا چاہتے ہیں حضرت جبرئیل نے فی الفور آسمان سے نازل ہو کر حق تعالی کی طرف سے پیغام پہونچایا کہ اے یوسفؑ اٹھ اور اس ڈول میں بیٹھ تیرے اس قافلہ کو تیرے واسطے بھیجا ہے وہ ماہر و مو جب حکم الٰہی کے اس برج و لو میں بیٹھا اور اللہ تعالی کے حکم سے رسی کو پکڑا اور حضرت جبرئیل نے بشیر کی مدد ڈول کھینچنے میں کی بشیر نے جو ڈول کھینچا یوسف کو دیکھا بے اختیار خوشی سے پکارا کہ یَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے ایک شخص خبردار کنوئیں کے نزدیک مقرر کیا تھا جب کوئی انکو نکالے تو ہمکو خبر کیجیو جب جاسوس نے کنعان میں جاکر یہ خبر بھائیوں کو پہونچائی بھائی اس خبر کے سنتے ہی بدحواس ہو کر ایکدم کی آن میں آن پہونچے اور قافلے والوں سے مباحثہ کیا کہ چند روز سے یہ ہمارا غلام بھاگا تھا ہم اسکی تلاش میں تھے سوداگروں نے کہا معاذ اللہ کہ یہ غلام ہو یہ بزرگ موتی کان شرافت کا معلوم ہوتا ہے بولے کہ یہ غلام ہے خاندان پیغمبری میں تربیت پائی ہے لیکن چند روز سے شیوہ بیوفائی کا اختیار کر کے بھاگا ہے یوسف یہ بات سنتے تھے لیکن مارے ڈر کے دم نہ مارتے تھے پھر بھائیوں نے کاروانیوں سے کہا کہ ہم اس غلام کو اس عیب سے بیچتے ہیں اگر خریدتے ہو لو اور نہیں تو ہمارے حوالے کرو سوداگروں کو حضرت کے چپ رہنے سے گمان ہوا کہ یہ بندہ ہے اور جب حضرت یوسفؑ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں بردہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں جب مالک نے قیمت پوچھی بھائیوں نے کہا ہم تجھ سے کچھ مضایقہ نہیں

کرتے جو دیگا سو لینگے مالک نے کئی درم کھوٹے دیکر خرید لیا بھائیون نے یوسف کا ہاتھ پکڑ مالک کے حوالے کیا جب بشتری نے بعینا مہ طلب کیا تو شمعون نے بعینا مہ لکھدیا اور اُسمین یہ شرط لگائی کہ اُسکو مصر تک قید سے مت چھوڑیو حضرت یوسف حیران ہوکر بھائیون کو دیکھتے تھے اور اُنکی بیرحمی پر روتے تھے پھر سوداگرون نے اُنکو اونٹ پر بٹھایا اور مصر کا رستہ لیا جب مصر کے نزدیک پہونچے اور ایک چشمہ پر اُترے اور یوسف نے غسل کیا اور لباس نیا پہنا کاروان وہ چہرۂ خورشید طلعت دیکھکر حیران ہوے اور اُس ماہرو کے نظارے سے بیدر و سامان ہوے اور شہر کی طرف متوجہ ہوے کہتے ہین کہ قافلے کے پہونچنے سے آگے یوسفؑ کے جمال کا احوال مصرمین مشہور ہوگیا تھا اور ہر ایک اہل شہر تمناے دیدار پر انوار مین چشم براہ تھا اور حضرت یوسف کو اللہ تعالے نے ایسا جمال بخشا تھا کہ جدھر توجہ کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آفتاب نکلا اور اتفاقا جس روز مصر مین داخل ہوے اُس دن دنیا کے چہرے پر انور کا نقاب تھا جسوقت نور اُسکے چہرۂ منور کا روشن ہوا جہان کو مانند آفتاب کے روشن کیا شہر کے لوگ استقبال کو نکلے اور بادشاہ مصر نے بھی وزیر کو کہ عزیز مصر اُسکو کہتے تھے روانہ کیا جب عزیز مصر کاروان مین پہونچا اور یوسف کی خریداری کا ذکر آیا مالک نے کہا کہ تین دن کے بعد رنج سفر سے آرام کرکے شہر مین آوینگا چنانچہ دسوین تاریخ ماہ محرم کی نہایت حشمت اور اقترام سے مصر مین آئے ایک کرسی پر حضرت یوسف کو بٹھایا اور شہر والون کو یہ اشتہار سنایا کہ کون لیتا ہے اس غلام لبیب کو اور کون خریدتا ہے اس دلارام حبیب کو حضرت نے فرمایا کہ یون پکارو کہ کون لیتا ہے اس غلام غریب کو اور کون خریدتا ہے اس غلام غمگین لبیب کو القصہ خریدار ساعت بساعت زیادہ ہوتے تھے اور بشتری لحظہ بلحظہ قیمت بڑھاتے تھے حضرت یوسف نے اس حال کو دیکھکر آبدیدہ ہو نہایت غمگین اور حزین ہوکر سر جھکایا جبرئیل امین نے پیغام رب العالمین کا پہونچایا کہ ای یوسف غم مت کھا قسم مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تجکو اس شہر سے ایک قدم باہر نہ لیجاؤنگا جبتک داغ تیری غلامی کا بسکی پیشانی پر نہ لگاؤنگا کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ قطمیر نام ایک شخص خازن بادشاہ مصر کا تھا اُسکو عزیز کہتے تھے اُسکا قبیلہ اعیل نام مشہور بہ زلیخا تھا مینی بادشاہ طیموس کی جب قیمت یوسف وجہ اعلی کو پہونچی زلیخا تو اُنکے حسن و جمال کی خوبی سنکر غائبانہ عاشق ہوئی تھی عزیز کو یوسف کے خریدنے کی رغبت دلائی اُسنے کہا کہ میرا نقد اور جنس اُسکی قیمت کو کفایت نہین کرتا زلیخا نے ایک ڈبہ جواہرات کا جو اپنے باپ کے پاس سے لائی تھی اور قیمت اُس جواہرات کی خراج ملک مصر سے زیادہ تھی عزیز کو دیا اور سب خریدار دن بہ دن بڑھا کر اس جان جانان کو خرید لیا مالک نے اس دُر صدف نبوت کو اور اُس گوہر معدن رسالت

کو ہاتھ سے دیا اور کنکر اور پتھرون سے اپنا دل خوش کیا لیکن مالک کو علو نسب اور کمال حسب یوسفؑ کا معلوم ہو گیا تھا اسواسطے حضرت یوسف کے قدمون پر گرا اور عذر چاہا حضرت صدیق نے عذر اسکا قبول کیا اور وہ قبالہ جو بھائیون نے بیچنے کے وقت مالک کو لکھدیا تھا لے لیا کہ وقت حاجت مین حجت ہو اور بھائیونکو خجالت ہو مالک وہ قبالہ دیکر رخصت ہوا اور عزیز مصر یوسف کو گھر لیگیا اور زلیخا سے کہا کہ اسکو نہایت عزت اور حرمت سے رکھیو اور اچھی جگہ اُتاریو ہم اسکو فرزندی مین قبول کرینگے زلیخا نے جو یہ حکم سُنا تو اپنے دل سے بہتر کوئی جگہ نہ دیکھی اسواسطے مقام اُسکا دل مین ٹھہرایا عجب ماجرا ہے کہ بھائیون نے تو اسکو آب و گل مین ڈالا اور غیرون نے دل مین جگہ دی جب حضرت یوسفؑ جوانی پر پہونچے تو اللہ تعالی نے انکو زیور علم اور حکمت حلم اور عصمت سے آراستہ کیا زلیخا تو جان و دل سے انکی خدمت مین حاضر تھین لیکن عزیز مصر کی وصیت کو نباہ کر کے فی الفور تر جوڑے رنگارنگ تیار کیے اور تاج مرصع ترتیب دیکر اُنکے سر مبارک پر رکھا اور راتدن یوسفؑ کی محبت مین مستعد اور سرگرم تھین جب یوسفؑ کے عشق کی آگ زلیخا کے دل مین مشتعل ہوئی سوائے تمنائے یوسف کے دوسری آرزو دل مین نتھی یوسفؑ اِس بات سے خبردار ہو کر اسکی محبت سے کنارہ کرتے تھے اِس غم سے چہرہ زلیخا کا مانند ہلال کے ہوا اور سرو قد اُسکا مانند خلال کے ہوا جب دائی نے زلیخا سے احوال پوچھا زلیخا نے اپنی عاجزی اور نیازاور یوسف کی بے پروائی اور استغنا بیان کیا اُسنے نہایت تعجب کیا اور بولی کہ تمام اہل مصر تیرا دیدار دیکھنے کے آرزومند ہین اور ملاقات کے مشتاق زلیخا نے کہا کہ باوجود اِس حسن جمال کے ہرگز یوسف میری طرف نظر نہین کرتا اور اِس چہرہ قمر طلعت پر توجہ نہین کرتا آخر دائی کی تعلیم سے ایک محل نیا بنایا اور اُسکے در و دیوار پر تصویر یوسف اور زلیخا کی منقش کی اور تمام سامان اور اسباب موافق ہر ایک مکان کے مہیا کیا زلیخا ایک روز فرصت پاکر تخت پر بیٹھی اور حضرت یوسف کو بہانے سے طلب کیا اور اپنے پاس بٹھا کر نہایت بیقراری سے بمقتضائے بشریت جمعیت چاہی حضرت یوسف نے کہا کہ عزیز مصر میرا مربی اور محسن ہے کیونکر مین اپنے دین عصمت کو لوث شہوت سے آلودہ کرون مین فرزند نبی اسرائیل اور ثمرہ شجرہ ابراہیم خلیل ہون ایسے محرمات اور منہیات پر کس طرح دلیری کرون زلیخا نے ہرگز یہ عذر سنے اور بے پردہ ہو کر اپنا عشق جتانے لگی اور کہا کہ اگر تو میری آرزو بر لائے تو مین اپنے جواہرات اور اسباب تیرے گناہ کے کفارے مین خیرات کرونگی خدا تیرا گناہ کردیگا غرض جب مباحثہ اُسکا حد سے گذرا اور ملبس بنے تلبیس کا جال پھیلایا فی الجملہ بمقتضائے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا غیبت طبیعت مین حضرت یوسف

کے پیدا ہوئی اور فرش وسقف و دیوار پر تصویر انبی اور زلیخا کی دست وبغل دیکھی اور شیطان بھی اُس
علت کا مددگار ہوا لیکن حمایت اور حفاظت خدا کی جسکی مددگار ہو اُسپر شیطان اور نفس کا تسلط نہیں ہوسکتا
اسوقت حضرت یعقوبؑ کی صورت اُنکو نظر آئی اور فرمایا کہ اے بیٹا نام تیرا دفتر انبیا مین مکتوب ہے اور تو نور دیدۂ
خلیلؑ اور قرۃ العین یعقوب ہے ایسا نہو کہ نام تیرا نبوت کے دفتر سے مٹ جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت
یوسفؑ کی نظر اُس خلوت مین ایک پردہ پر پڑی پوچھا کہ یہ کیا ہے زلیخا بولی کہ یہ میرا معبود ہے اسواسطے مین نے
پردہ اُسپر باندھا ہے یوسف نے کہا سبحان اللہ تو صنم سے شرماتی ہے اور مین صمد سے نہ حیا کرون و دین
اپنے تئین زلیخا کے ہاتھ سے چھڑایا اور حجرۂ خاص سے نکلے اور چھ دروازون سے باہر ہوے زلیخا بیتابانہ پیچھے
دوڑی اور ساتوین دروازے پر یوسف کا پیراہن پیچھے سے پکڑکر کھینچا پیراہن ٹکڑے ٹکڑے ہوا دروازے
سے باہر نکلتے ہی عزیز مصر سامنے سے آیا زلیخا نے نہایت کھسیانی ہوکر شور کیا کہ کیا نہ راہے اُسکی جو تیرے
قبیلے سے ارادہ بدی کا رکھے ایسے شخص کو قید اور عذاب الیم کیا چاہیے حضرت یوسفؑ نے ناچار اپنی بیگناہی
اور زلیخا کی رغبت اور زیادتی بیان کی عزیز مصر نے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھکر چاہا کہ یوسفؑ بیگناہ کو زندان علم
مین پہونچادے کہ یکایک قادر پرکمال نے ایک سات مہینے کے لڑکے کو قوت گویائی کی بخشی اور بکلام فصیح
اُسنے یوسفؑ کی طہارت پر گواہی دی کہ اگر پیراہن یوسفؑ کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسفؑ دروغگو
اور اگر پیراہن پیچھے سے چاک ہے تو زلیخا جھوٹی اور یوسفؑ سچے ہین جب بعد امتحان کے بیبا کی زلیخا کی اور پاکی
یوسفؑ کی ظاہر ہوئی تو کمال شفقت سے حضرت یوسف کو وصیت کی کہ اس عورت سے کنارہ کرو اور یہ راز
کسی سے مت کہو تاکہ یہ بات مصر مین شہرت نپاوے اور زلیخا کو تنبیہ کرکے دلالت استغفار کی کی لیکن عشق اور
مشک چھپ نہین سکتا یہ بات چند روز مین شہرۂ آفاق ہوئی اور مصر کی عورتون نے زلیخا پر زبان طعنہ کی
دراز کی کہ اپنے غلام سے عشقبازی کرتی ہے اور وہ اُسے خاطر مین نہین لاتا تب زلیخا نے چاہا کہ اس آگ کو
بجھاوے خوان دعوت کا بچھاکر سبکو بلاوے اور یوسفؑ کے حسن کا تماشا سبکو دکھاوے اور اس پردہ مین
اپنی مجبوری اور بیقصوری ظاہر کرے ارکان واعیان کی بیٹیان خصوصاً ساقی اور خوان سالار اور حجاب
کی بیبیان محفل ضیافت مین حاضر ہوئین اور مسندین دیبا اور حریر کی آراستہ کین اور مغنیات سرود ساز
اور ارغنون نواز کو حاضر کیا اور زلیخا نے ہر ایک طلاست کرنیوالی کے ہاتھ مین ایک چھری اور ایک ترنج خوشرنگ دیا
اور پھر زلیخا نے اُس ماہ تمام کو کہ آفتاب جسکے دیکھنے سے بیقرار ہوتا تھا طلب فرمایا جب وہ رشک گل رخسار

غنچہ کے پردے سے باہر آیا اور ملامت کرنیوالیونکی نظر اُس قمر طلعت پر پڑی زلیخا بیچاری پر ترحم فرمایا اور اپنی خطا
کا اقرار کیا جب چاہا کہ تریخ کو پارہ کرین عالم بے اختیاری مین سبنے اپنے ہاتھ کاٹے اور بیہوش ہوکر زمین پر گرین
جب ہوش مین آئین تو سبنے اپنے ہاتھ کٹے پائے اور بالاتفاق آواز کی کہ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ
کہ یوسف زلیخا نے انکو ملامت کرکے کہا کہ جسکی محبت مین تم مجکو ملامت کرتی تھین وہ فتنہ یہ ہے سبنے کہا کہ ہم کو
اپنی ملامت سے سو طرح کی ندامت ہوا اور تیرے تئین ہم پر سو طرح کی کرامت ہے جب زلیخا نے کہا کہ اے یاران متفق
وای دوستان موافق میری غمخواری کرو اور اس واقعے مین مدد گاری وہ سب نے عاین دیکر اپنے گھرون کو
آئین مگر دو بیبیان کہ شیرین سخن اور چرب زبان تھین ذمہ دار ہوئین کہ ہم دونون یہین ٹھہر کر دروازے وصل
کے کھولینگے اور فرش عشرت کا بچھاوینگے اور اس بات سے غافل تھین کہ یوسف وہ شاہباز پاکباز ہے کہ صیاد
ہوا و ہوس کے دام مین گرفتار نہوگا پھر ان مین سے ایک نے یوسف پاس جاکر مکر کا جال پھیلا کر کہا کہ اے سعادتمند
زلیخا کو اس بند جدائی مین مت بند کر اور رضامندی اُسکی اپنا بہبود جان کر خوان وصل سے اُسکو نا امید
مت کر وہ عروس ہوا اور تو شاہ تو آفتاب اور وہ ماہ یوسف نے ایسی باتین نصیحت آمیز فرمائین کہ وہ ضعیفہ
حیران ہوگئی اور دم بخود ہوکر پھر آئی دوسری بی بی نے جاکر طریقہ تہدید اور دھمکانے کا شروع کیا کہ اگر اس
قسم کے بہانے پیش لاویگا تو بلا توقف قید خانے مین جاویگا یوسف نے کہا نبوت کے جنگل کا شیر اور عزیز کی
فریب سے فریفتہ نہوگا اور میدان قرب الٰہی کا ہما چڑیون کے دام تزویر مین نہ پھنسے گا پھر انکی باتون سے نہایت
تنگ ہوکر جناب الٰہی مین فریاد کی کہ خداوندا میرے تئین قید خانہ اس فریب خانہ سے محبوب ہوا اور غم تنہائی
اس گلستان بیبرو سامان سے زیادہ مرغوب ہو وہ دونون عورتین کہ در پردہ خود بھی طالب وصل یوسف کی
تھین ایسی باتین سنکر زلیخا کے پاس گئین اور احوال ظاہر کیا کہ مصلحت یہ ہو کہ یوسف کو چند روز قید خانہ مین
بھیجدو تو اُس گوشۂ حرمان مین اس گلستان کی قدر جانے اور اس زاویہ پر وحشت مین تنہائی کا دکھ اُٹھا کر تیرا وصل
و جان سے طالب ہوے زلیخا کو یہ بات پسند آئی اور عزیز مصر سے کہا کہ اس غلام عبرانی نے مجکو تمام خلق مین رسوا
کیا اب اسکو قید خانہ مین بھیجدو تا لوگ جانین کہ میرا دامن اس گناہ کے لوث سے پاک ہو عزیز بے تمیز نے اپنے
خواص سے مشورت کی سبھون نے زلیخا کی راے کو صواب جانا اور اُس بیگناہ کو طوق و زنجیر کرکے قید خانہ مین
بھجوایا جب وہ دل زندہ قید خانہ مین آیا گویا مُردے قیدیون کی جان مین جان آئی اور بند ہوے پانوٗ نکی زنجیرین
اور ہاتھون کی کڑیان بجکر ناچنے لگے جب یوسف قید خانہ مین پہونچے زلیخا نے داروغہ کو حکم کیا کہ طوق و زنجیر

آثار کر ایک مکان مقبول مین اُنکو رکھا اور اُس مکان کو مشک وغیرہ سے معطر کر حضرت یوسف نے وہان جاکر مقام کیا
جب عبادت سے فارغ ہوتے تھے تب قیدیون سے حال پوچھتے تھے اور اُنکے خوابونکی تعبیرین بیان کرتے تھے
اور درماندون کو نجات کی امید دیتے اور اچھی اچھی باتون سے اُنکے دل کو خوش رکھتے تھے تمام اہل زندان
اُنکی صحبت سے خوش رہتے اور قید خانہ کی مصیبت بھول جاتے جب تقدیر الٰہی نے حضرت یوسف کو قید سے
نکالنا چاہا اُسکے اسباب مہیا کیے **نقل ہی** کہ بادشاہ روم نے ایک رسول مصر کو بھیجا تھا اور مال اور جواہرات بیشمار
اور تھوڑا نہ ہر قاتل اُسکو دیا تھا کہ بادشاہ مصر کے مصاحبون کو مال سے فریفتہ کر کے بادشاہ کو زہر کھلا دی چنانچہ
اُس رسول نے خوان سالار اور شراب دار کو اپنا دوست بنا کر بعد تاکید اور قسم کے یہ احوال ظاہر کیا شراب دار نے
تو انکار کیا اور خوان سالار جواہر آبدار کے لالچ سے راہ راست سے پھرا یہ خبر بادشاہ کو ہوئی لیکن اُن دونون
مین سے کسی شخص معین پر گناہ ثابت نہوتا تھا اسواسطے بادشاہ نے دونون کو قید خانہ مین بھیجدیا یہ دونون
جب اُس منزل دلگیر مین اسیر اور پابزنجیر ہوکر پہونچے اور ہمنشینی اُس ماہ کنعان کی میسر ہوئی زلیخا کے مانند اُس
عبرانی کی غلامی اختیار کر کے مصاحبت بادشاہ کی بھول گئے اُن دونون نے مصلحت کی کہ یوسف ہر ایک
محبوس کو عبرشجری دیتا ہے اور ہر ایک کے خواب کی تعبیر کرتا ہے آؤ اُسکو امتحان کی کسوٹی مین کسین اگر زر خالص
ہو تو دل وجان سے اُسکی خدمت قبول کرین اُنھون نے دو خواب ین اُن دیکھی تجویز کر کے حضرت صدیق کے
حضور مین عرض کی ایک نے کہا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ مین بادشاہ کے واسطے شیرہ انگور نچوڑتا ہون دوسرا
بولا کہ میرے سر پر روٹیون کا خوان ہی اور کوے پنجے مار کر کھاتے ہین ہمارے اِس خواب کی تعبیر فرماؤ ہم تمکو مرد
نیک گمان کرتے ہین یوسف نے بعد نصیحت کے فرمایا کہ اے یاران زندانی تعبیر تمھارے خواب کی یہ ہے ساقی
بعد تین دن کے قید سے خلاصی پاکر اپنے درجہ اولی کو پہونچیگا اور خوان سالار بعد تین دن کے یہان سے
نکلکر سولی پر چڑھایا جاویگا اور پرندے ہوا کے اُسکے سر کا مغز کھاوینگے جب اُنھون نے یہ بات یوسف سے سُنی تو
بولے کہ ہمنے تو خواب نہین دیکھے تھے بلکہ بیداری مین تمھارے امتحان کے واسطے یہ چند کلمہ بنائے تھے حضرت
یوسف نے جواب دیا کہ ہوچکا وہ کام جس مین تم فتوے چاہتے تھے حکم الٰہی تبدیل نہین ہوتا پھر اُس ساقی کو کہا کہ
جب تو اپنے منصب پر قائم ہو اور تقرب بادشاہی تجکو حاصل ہو تو وقت مناسب مین بادشاہ سے عرض کیجیو کہ
کئی سال سے ایک غلام عبرانی مظلوم زندان مین محبوس ہی اور دنیا کے فوائد اور لذت سے محروم اور مایوس ہی
ساقی نے حضرت یوسف کی بات قبول کی تین دن کے بعد تقدیر نے ایک کو تو تخت مراد پر بٹھایا اور دوسرے کو

سو لی پر لٹکایا اور شیطان نے ساقی کے دل سے ذکر یوسف کا بھلایا لیکن اللہ تعالیٰ کو مدد مانگنا حضرت یوسف
کا غیر سے ناپسند آیا اور جبرئیل امین کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ اے یوسف تجکو مجھ سے شرم نہ آئی کہ تو نے مخلوق سے پناہ
چاہی قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ تیرے تئین اور بھی چند سال قید مین رکھونگا اقصہ جب مدت محنت
کی تمام ہوئی اور مصیبت کے دن انجام پائے بادشاہ مصر ریان بن الولید نے خواب مین دیکھا کہ سات گائین
فربہ نیل سے باہر نکلین پیچھے اُنکے سات گائین دُبلی پیدا ہوئین اور اُن موٹی گایون کو نگل گئین اور دُبلیون کے
پیٹ انکے کھانے سے زیادہ نہوے دُبلی ہی رہین پھر سات خوشے سبز دانہ دار دیکھے کہ سات خوشے خشک اُنکو
لپٹے یہانتک کہ سبز خوشون نے اثر سبزی کا چھوڑا بادشاہ بیدار ہوکر ملول اور متفکر ہوا تمام سارون اور کاہنون
کو بلاکر تعبیر پوچھی سبھون نے کہا یہ خواب پریشان ہے اور ہم پریشان خوابون کی تعبیر کے عالم نہین اُن باتون
کے سننے کے وقت ساقی کو حضرت یوسف کی باتون کا اور تعبیرون کا خیال گذرا اور عاجزی معبرونکی دریافت
کرکے بادشاہ سے عرض کی کہ ان معبرون کے قول باطل اور انکی بات خرافات ہے بادشاہان والاعزم
کے خواب بیشک لائق تعبیر کے ہوتے ہین پھر احوال خوان سالار کا اور تعبیر حضرت یوسف کی مفصل بیان کی
بادشاہ نے احوال یوسف کا پوچھا ساقی نے کہا قصہ اُنکا طویل ہے مین تفصیل سے واقف نہین مگر اتنا جانتا ہون
کہ کریم زادہ اور ابراہیم کی اولاد سے ہے اور کمال صورت اور لطف سیرت سے آراستہ ہے اور عزیز بے تمیز نے
اپنی عورت کے کہنے سے اُسکو زندان مین بھیجا ہے بادشاہ نے ساقی کو زندان مین بھیجا ساقی نے مضمون
خواب بادشاہ کا اور عاجزی معبرون کی بیان کرکے عرض کی کہ تم اُسکی تعبیر کرو جو مین بادشاہ سے عرض کرون
اور تمھاری قدر و منزلت حضور مین واضح ہو اور تم اس زندان سے مخلص پاؤ حضرت یوسف نے زبان الہام
ترجمان سے بیان فرمایا کہ سات گائین موٹی اور سات خوشے سبز عبارت سات برس پر نعمت اور زراعت سے
ہین کہ مخلوق کو آسودگی اور رفاہیت ہوگی اور سات گائین دبلی اور سات خوشے سوکھے اشارت ہے طرف
برسون کے کہ اُنمین تنگی اور عسرت ہوگی اور لوگونکی معیشت کا اسباب تنگ ہوگا اور پھر فرمایا کہ تدبیر اُسکی یہ ہے
کہ سات برس کھیتی کرین بڑی محنت سے اور خوشون کو دانون سمیت رکھین مگر تھوڑا بقدر خرچ صرف کرین
اور تھوڑا تخم کے واسطے رکھین پھر بعد سات برس قحط کے آسمان سے باران رحمت نازل ہوگا اور خلق کو
آسودگی ہو جائیگی جب ساقی نے زندان سے مراجعت کرکے بادشاہ سے تعبیر بیان کی بادشاہ نے جانا کہ یہ تعبیر حق
ہے اور سوا اُسکے دوسری تعبیر اس خواب کی نہین حضرت یوسف کی مخلصی کا حکم دیا اور حضور مین طلب کیا ساقی

نے زندان مین آکر اشتیاق بادشاہ کا واسطے ملاقات اُس سرو دلکش باغ فروت نبوت کی ظاہر کیا کہ میرے
ساتھ بادشاہ کی بارگاہ مین چلو حضرت یوسف نے قبول کیا اور کہا کہ پھر جاؤ اور بادشاہ سے پوچھ آؤ کہ کیا
حال ہوا ان عورتون کا جنھون نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے جب ساقی نے یہ حال عرض کیا بادشاہ متعجب ہوکر ساقی
سے پوچھنے لگا ساقی نے کہا کہ غلام عبرانی ہے نہایت حسین کہ غریز مصر نے مالک سے خریدا ہے اور تمام کیفیت
قید ہونے کی اور عورتونکے ہاتھ کاٹنے کی جو زبانی حضرت یوسف کی سنی تھی مفصل عرض کی بادشاہ نے
صاحب السجن کو بلاکر فرمایا اور سبب اُنکے قید ہونیکا پوچھا صاحب السجن نے کہا کہ غریز مصر نے اُسکو قید کیا ہے
اور وہ ہر روز روزہ رکھتا ہے اور شب کو الوان نعمت اُسکے روبرو لیجاتے ہین وہ لقمے تناول کرکے باقی
محتاجون کو دیتا ہے بادشاہ نے غریز مصر کو بلاکر پوچھا اُسنے حقیقت کو پوشیدہ رکھکر کہا کہ مین نے اُس غلام
کو مالک سے خرید کر فرزندی مین رکھا تھا اُس سے خیانت ہوئی اسواسطے قید کیا ہے پھر بادشاہ نے ساقی
کو بھیجا اور حضرت یوسف کو بلایا اُنھون نے پھر انکار کیا اور فرمایا کہ مین جب آؤنگا جو غریز مصر راضی ہو اور
رضامندی اُسکی اُسوقت ہوگی کہ اُن عورتون سے میرا حال پوچھا جائے ساقی نے بادشاہ کو خبر دی
بادشاہ زیادہ متعجب ہوا اور ہاتھ کٹی عورتون کو حاضر کروایا اور یوسف زلیخا کا حال مفصل پوچھا وہ بولین
کہ معاذ اللہ ہمنے ہرگز اس سے بدی نہین دیکھی بالکل ہمارا مکر و فریب تھا پھر زلیخا کو بھی بلایا اُسنے بھی اقرار
کیا کہ مین نے خود اُسکو اپنی طرف بلایا وہ اپنی بات مین سچا ہے حضرت یوسف نے بعد اس تحقیقات کے
فرمایا کہ غرض میری یہ تھی کہ غریز مصر جانے کہ مین نے اُسکی امانت مین خیانت نہین کی ہے جب عصمت
اور طہارت حضرت یوسف علیہ السلام کی روشن ہوئی تب ایک مقربان درگاہ سے بموجب حکم کے حضرت
یوسف کے پاس گیا اور پیغام بادشاہ کا پہونچایا یوسف نے زندانیون کو دعاے خیر کی اور نکلتے وقت
زندان کے دروازے پر لکھا هٰذَا قَبْرُ الْاَحْيَاءِ وَبَيْتُ الْاَحْزَانِ وَشَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ یعنے یہ تربہ ہے
زندون کی اور گھر ہے غمون کا اور دشمنون کے خوش ہونے کا بعد اُسکے غسل اور حمام کرکے لباس فاخرہ
پہنکر بادشاہ کے خاص گھوڑے پر سوار ہوکر متوجہ بارگاہ کے ہوے جب آنکھ بادشاہ کی اور ارکان دولت
کی یوسف پر پڑی سب بے اختیار ہوکر بولے کہ یہ روح منصور ہے یا فرشتہ مجسم ہے یا جنس بنی آدم
ہے کہ کسی نے ایسا نہ دیکھا نہ سُنا بادشاہ نے مکان مناسب مین حضرت یوسف کو بٹھایا اور واسطے
دریافت کرنے مکرمت اور بزرگی کے امتحان مین کوشش کی اُنکے تئین جمیع کمالات سے آراستہ پایا

پھر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر تم اپنی زبان سے میرے سامنے فرماؤ حضرت یوسف نے فرمایا اگر رخصت ہو تو اول بادشاہ کے خواب مفصل بیان کرون بعد اسکے تعبیر مین مشغول ہون بادشاہ کو یہ بات مطبوع تری حضرت یوسف نے فرمایا کہ بادشاہ نے یون خواب مین دیکھا کہ سات گاؤ فربہ سپید پوست سیہ چشم سبز رنگ والین نیل کے کنارے ظاہر ہوئین چنانچہ اُنکے حسن وطراوت سے بادشاہ کو تعجب ہوا اسی عرصہ مین نیل کا پانی یہان تک کم ہوا کہ سوائے کیچڑ کے کچھ نرہا اور اُس کیچڑ مین سات گائین کہ جنکا پیٹ پیٹھ سے ملا تھا نکلین اور دونون آپس مین ملین آخر دبلی گایون نے موٹیون پر غلبہ کیا اُنکی ہڈیان توڑین گوشت پوست خون سب کھا گئین بادشاہ اُنکو تعجب سے دیکھتا تھا کہ اس عرصے مین سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک وسیاہ ایک ہی جگہ سے نکلے ہین اور جڑ سب کی پانی اور مٹی مین مستحکم ہے بادشاہ فکر کرتا ہے کہ یہ مقام توسب کا ایک ہے طراوت اور سبزی اُنکی اور سیاہی اور خشکی اُنکی کیون ہے اس عرصہ مین ہوا چلی اور خوشے سوکھے اور سبز آپس مین ملے کہ سبزی کا اثر مطلق نرہا بادشاہ نے کہا واللہ اگرچہ شان اور حال خواب کا عجب ہے لیکن کہنا تیرا بالکل کم وکاست عجیب تر ہے اب اُسکا بندوبست اور تدبیر کیا ہے حضرت یوسف نے فرمایا کہ تمام ملک کے عاملون کو حکم دو جو مصر کے سب دہقانون کو واسطے زراعت بے نہایت کے تاکید کرین اگر سستی ہوگی تو ضرر عظیم ہوگا اور حکم ناطق ہو کہ جسقدر سات برس کی زراعت مین پیدا ہو بقدر قوت لایموت کے خرچ مین لاوین اور باقی غلہ مع خوشون کے انبار کرین ملک ریان ان باتون کے سننے سے نہایت متردد ہو کر بولا کہ یہ امر خطیر کس شخص کے کف کفایت مین رکھون اور وہ کون ہے جو اس مہم عظیم کا عہدہ برآ ہوگا حضرت یوسف نے فرمایا کہ یہ امر عظیم میرے سپرد کیجیے مین حفیظ ہون اسکی عہدہ برآئی کرونگا بادشاہ نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور خلعت گرانمایہ اور کمر بند مرصع عنایت کرکے تمام خزائن ملک اُنکو متصرف فرمایا اور بعد وفات ہونے عزیز مصر کے وکیل مطلق اور مختار کل اور مدار المہام ہوئے القصہ حضرت نے ایک مکان وسیع کہ ہوا اُسکی معتدل اور زمین بے نم تھی تلاش کیا اور ایک عمارت عالی رفیع القدر مانند سد سکندری کے بنیاد کی اور امینان کارگزار معین کیے اور تمام محصول قلیل وکثیر سے اُس عمارت مین سات برس تک جمع کیا جب ایام فراخی کے گزرے اور اوقات قحط سالی اور تنگی کے آئے کہتے ہین کہ سب سے اول اثر بھوکھ کا بادشاہ پر ظاہر ہوا کہ اُسی رات کو پکارا کہ یا یوسف اَلْجُوْعُ اَلْجُوْعُ اور حضرت یوسف دوپہر کو ایکبار بادشاہ کو اور نوکرون کو طعام کھلاتے تھے اور آپ پیٹ بھر نکھاتے

تھے جو بھوکون کو نہ بھولین اور اُس مدت مین قحط کی آگ ایسی روشن ہوئی کہ دھوان اُسکا فلک سے گذرا اور خاص و عام غنی اور فقیر سب دُبلے اور لاغر ہو گئے القصہ خلائق نے سال اول جو محصول زراعت کا جمع کر رکھا تھا اپنے اہل و عیال پر نفقہ کیا دوسرے سال نقد و سونا چاندی روپیہ اشرفی بیچا تیسرے سال زیور اور فروش اور باسن غلہ کی قیمت مین بیچے اور چوتھے سال غلام اور چارپائے بیچکر غلہ لیا پانچوین سال زمین اور حویلی دیکر جان بچائی چھٹے برس زن و فرزند کے تئین کہ میوۂ دل و رہائے جان تھے بیچکر جو اور گیہون خریدے ساتوین برس سب نے اپنے نفس نفوس کہ مانند مال کے یوسف کے ہاتھ بیچکر خط غلامی لکھدیا جب مدت قحط کی گذری اور غلہ نے ارزانی شروع کی حضرت یوسف نے بادشاہ سے کہا کہ اب اس قدر گنج اور خزانے مہیا اور آمادہ ہوے ہین کہ ملوک قدیم کے خیالون مین اسکا دسوان حصہ بھی نہین ہے اور رعیت نے بھی قحط سے خلاصی پائی اب صلاح دولت یہ ہے کہ آپ مصر کے لوگون کو کہ ذلت بندگی اور رقیت مین گرفتار ہین آزاد کیا چاہیے اور اُنکی خاطر غمگین کو شاد کہ آثار اس احسان کے صفحۂ زمین پر قیامت تک باقی رہین گے بادشاہ نے کہا بیت سپہر دوم تو بمایۂ خویش را ۔ تو دانی حساب کم و بیش را ۔ تیری رضا کا تابع ہون اور تیری خواہش کا بندہ ہون حضرت یوسف نے تمام اہل مصر کے تئین جو حلقہ یوسف کی بندگی کا کان مین رکھتے تھے آزاد کر کے زمین اور حویلی اور باندی اور غلام اور مواشی اپنی طرف سے علاوہ اُنکو کچھ دیکر اپنے احسان کا غلام بنا رکھا ابیات وزیر نکو رای نیکو روش ۔ کرے ہے وہ عالم کی یون پرورش نہودے اگر نیک شہ کا وزیر ۔ تو اُس بادشاہی سے آوے نفیر ۔ نکما ہو وہ تخت اور ملک و گنج ۔ ہی شہ ہمیزہ اور عزیزہ بھی زیبا اس ملک کا ہووے کہ ۔ تمامی رعیت ہو دربہم بہم ۔ پریشان ہو اس شاہ کا روزگار ۔ کہ ظالم ہو جس شاہ کا پیشکار ۔

بیان حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے آنیکا مصر مین اور حوادث نا ہموار کے ظاہر ہونے کا

جب قحط عام ہوا اور ظہور اثر گرانی کا العراق اور شام ہوا اور کرام اور لیام کے معاش مین خلل تمام ہوا اور ایک طائفہ اہل کنعان کا غلبۂ آتش جوع سے بے صبر ہوا مصر جانیکو تیار ہوا حضرت یوسف کے بھائی بھی حضرت یعقوب کے حضور مین آن کر بیقراری اپنے اطفال کی ناچاری اہل و عیال کی عرض کرنے لگے اور اُن دنون مین حضرت یعقوب فرزندون سے علاوہ ایک گھر تنگ و تاریک مین رہتے تھے اور اسکا نام بیت الاحزان رکھا تھا جب پریشانی فرزندون کی دیکھی تو زخم اُنکا تازہ اور الم بے اندازہ ہوا بیٹون سے پوچھا کہ تمھارے

بیچ کی دوا کیا ہو عرض کی کہ عزیز مصر نے اس سال انبار غلہ کا کھولا ہو اور ترازو انصاف کی ہاتھ مین لی ہے جو کوئی کچھ متاع لیجاتا ہے اُسکے عوض مین کچھ انتفاع نے آتا ہے اگر حکم ہو تو اُسکے حضور مین جاوین اور کچھ پونجی کم بہا موجود ہے لیجاوین اور اس عیال جان بلب رسیدہ کی روح تن مین اور قوت بدن مین پہونچاوین حضرت یعقوب علیہ السلام نے رخصت دی اور سوا ابن یامین کے جو حضرت یوسف کے حقیقی بھائی تھے سبکو ایک ایک اونٹ دیکر روانہ کیا یہ سب بعد قطع مسافت کے مصر مین پہونچے ایک روز جو اکابر اور اعیان ملک کے حضرت یوسف کی مجلس مین تھے بھائیون نے بھی آنکے دست بوسی سعادت حاصل کی اہل مصر نے جو اُن دسون بھائیون کو اس صورت بدیع اور شکل عجیب مین دیکھا حیران ہوے کہتے ہین کہ اُس روز حضرت یوسف سریر عظمت اور مسند غربت پر بیٹھے تھے اور مانند بادشاہون کے لباس ملوکانہ پہنے تھے اور طوق طلائی گردن مبارک مین ڈالا تھا بھائیون نے بسبب طول ایام کے اور تبدیل لباس سلاطین انام کے اُنکو نہ پہچانا اور کمال تعظیم سے آگے بڑھکر زبان عبرانی مین تحیت مسلمانی کی بجا لائے حضرت یوسف نے بھی اُسی زبان مین جواب دیکر صورت شمائل و حرکات و سکنات سے پہچانا اور پوچھا کہ تم کہان کے رہنے والے ہو اور اس ملک مین کیونکر آئے ہو بولے کہ ہم بادیہ نشین ہین ملک شام سے زمانے کا جور و جفا دیکھکر تیرے بذل و احسان کا آوازہ سنکر اس ملک مین آئے ہین حضرت یوسف نے فرمایا شاید جاسوس ہو کہ ہمارے لشکر کا شمار و سامان دریافت کرکے والی روم و شام کو خبر دیکر انکو ہماری لڑائی کے واسطے مستعد کرو انھون نے بالاتفاق کہا کہ معاذ اللہ ہم جاسوس نہین ہم پیغمبر زادے ہین اور ہم گوہر پاک ہین اور ہمارے باپ دادے منازل شناس افلاک ہین اور دعوت اسرائیل اللہ کی اور معجزہ ذبیح اللہ کا کرامت خلیل اللہ کی آپکے سمع مبارک مین پہونچی ہوگی آپکے کرم اور ستودہ خصال سنکر اس قحط سالی مین ادھر کو آئے ہین کہ آپکے خوان الطاف سے خط جمیل اور فائدہ جزیل اُٹھاوین حضرت صدیق نے پوچھا کہ تمھارا باپ زندہ ہے جواب دیا کہ ابھی تو قید حیات مین ہین حضرت یوسف نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے اور اب کیا کام کرتا ہے اور کس طور پر روزگار گذارتا ہے اور تم کتنے بھائی ہو کہا کہ باپ ہمارا مرد رفیع القدر نسل ابراہیم خلیل اللہ سے ہے اور لقب اسکا اسرائیل اللہ ہے اور خلعت نبوت سے سرفراز ہے اور سواے بہان آفرین کے صحبت غیر سے اُسکو احتراز ہے اور ہم بارہ بھائی تھے اُنمین ایک بھائی جو صورت مین بہتر اور نبوت کے لائق تھا ایک دن ہماری محبت مین خیمگل کے تماشے کو آیا تھا اور بضرورت ہمسے غائب ہوا بھیڑیا اُسکو لیگیا جب خبر باپ کو پہونچی راضی برضا ہو کر گوشہ گیری اختیار

کی اُسکے حقیقی بھائی کو اپنے حضور مین رکھ کر اُسکے غم کی تسلی اُس سے کرتے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ
اِس ولایت مین کوئی ہی تمھارے صدق مقال پر گواہی دیوے اور صحت حسب و نسب تمھاری بیان کرے وکیل
نے کہا کہ ہم زمین شام مین ساتھ امانت اور اسلام کے موصوف ہین اور حسب و نسب سے معروف حضرت یوسف نے
فرمایا کہ جب تک ہمکو واضح نہو کہ تمھاری غرض اس ملک کے آنے سے تجارت ہی مایفتنہ انگیزی اور شرارت ہی تب
تک ہم اعتبار نکرینگے مصلحت یہ ہی کہ جب تم یہان سے غرض مراجعت کا کرو ایک بھائی کو ہمارے ظل عنایت مین
چھوڑ جاؤ اور اپنے چھوٹے بھائی کو ہمراہ لاؤ جو تمھاری بات کا صدق ہمپر ظاہر ہو بھائیون نے یہ بات قبول
کی اور حضرت یوسف نے اُنکو ایک مکان لائق مین اُتارا اور اعزاز و اکرام مین نہایت مبالغہ کیا اور اولاد
یعقوب جب دوسرے دن واسطے خرید نے غلے کے آئے یوسف نے پوچھا کہ پونجی تمھاری کیا ہے اُنھون نے
جو کچھ لائے تھے ظاہر کیا حضرت یوسف نے کہا ہرچند کہ پونجی تمھاری لائق خزانے کے نہین ہے لیکن تم
بازار مین قیمت کرو ہم اُس سے دوچند کا غلہ تمکو دینگے اُنکی تمام پونجی دو سو دینار کی ہوئی حضرت یوسف نے
ہر ایک بھائی کو ایک ایک اونٹ گیہون کا بھر دیا اور زیادہ قیمت اُنکو معاف کی بھائیون نے قرعہ ڈالا اور شمعون
کو وہان چھوڑا حضرت یوسف نے رخصت کے وقت کہا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو لاؤ گے تو اُسکو بھی ایک خروار
گیہون کا دونگا نہین تو تمکو کچھ نہ دونگا کہا کہ ہم باپ سے مانگینگے اگر وہ حکم کرینگے تو ہمراہ لاوینگے کہتے ہین کہ
حضرت یوسف نے کارندون سے کہا کہ سامان اُنکا بخفیہ اُنکے اونٹون مین رکھدو اور سبب یہ تھا کہ حضرت
یوسف کو اُنکی امانت پر اعتماد تھا جب وطن مین پہونچکر سامان دیکھین گے تو گمان کرینگے کہ شاید کارپردازون
نے بھول کر سامان رکھا ہے پس بسبب دیانت داری کے امانت رد کرنے کو ضرور آوینگے جب اولاد یعقوب کنعان
مین پہونچی حضرت یعقوب سے عرض کی کہ حضور کی دعا کی برکت سے عزیز مصر نے ہماری بہت عزت و
حرمت کی اور ضیافت و مہمان نوازی مین قصور نکیا جب شمعون کو درمیان مین ندیکھا کیفیت واقعہ کی
پوچھی اُنھون نے بے کم و کاست عرض کی جب بوجھ کھولے تو پونجی اپنی بعینہ پائی باپ سے عرض کی ہمکو حضور
مین خلاف عرض نہین کیا عزیز مصر کے مکارم اخلاق اور احسان کو غور کرو کہ ہماری پونجی پھیر دی حضرت
یعقوب نے عزیز مصر کو دعاے خیر دی لیکن شمعون کے نہ آنے سے آزردہ خاطر تھے بیٹون نے عرض کی کہ آپ
فکر و پریشان نہ فرمائیے شمعون کو ابن یامین کے لانیکے عوض مین رکھا ہے اب ہم اُسکو لیجاوینگے اور کما حقہ اُسکی
حفاظت کرینگے اور ایک شتر وار گیہون کا زیادہ لین گے والا عزیز مصر ہمکو گیہون ندیویگا حضرت یعقوب نے فرمایا کہ

تمہارے قول کا کیا اعتبار کروں یوسف کے حق مین اس سے زیادہ تاکید مین کی تھین جب بیٹون نے نہایت عاجزی کی تب فرمایا کہ تم اپنے وعدہ کو قسم سے موکد کرون اور عہد مستحکم دو بیٹون نے قسم کھائی اور کہا کہ حتی المقدور ہم قصور نکرینگے حضرت یعقوبؑ نے انکی قسم قبول کی اور کہا کہ خدا بہترین حافظ اور ارحم الراحمین ہے لیجاؤ اور وقت روانگی کے حضرت یعقوب نے جب اولاد کو دیکھا کہ ہر ایک بلند بالا اور خوبصورت اور جسمانی متناسب رکھتا ہے احتیاط خیال چشم بد کے انکو فرمایا کہ بروقت داخل ہونے مصر کے سب ایک دروازے سے مت جائیو بلکہ ابواب متفرقہ سے شہر مین داخل ہوجیو **نقل** ہے کہ اولاد یعقوبؑ نے بروقت رخصت حضرت سے ایک خط کی درخواست کی کہ عزیز مصر کے نام لکھدین حضرت یعقوب نے ایک رقعہ لکھا اور ایک دستار کہ حضرت ابراہیم سے بطریق ارث کے پہونچی تھی بطریق ہدیہ کے خط کے ساتھ بھیجی جب یہ لوگ مصر کو پہونچے اور بموجب وصیت حضرت یعقوب کے متفرقہ دروازون سے داخل ہوکر شمعون کی مہمانسرا مین اُترے شمعون نے بعد ضیافت کے الطاف وعنایات عزیز مصر کی بیان کرنا شروع کی تمام رات اُسی الطاف کی باتون مین گئی جب صبح ہوئی تو گیارھون بھائی عزیز مصر کے دربار مین گئے اور حضرت یوسف کو خبر ہوئی کہ وہ عبرانی بھائی آئے ہین اور حضرت یعقوب کا تحفہ لائے ہین **بیت** شادی سے ہوا رخ اُسکا روشن جیون گل ہو بہار مین بگلشن ۔ فرمایا کہ انکو کمال حرمت اور عزت سے بٹھاؤ پھر حضرت صدیق نے حضرت یعقوب کا حال پوچھا بھائیون نے کہا پہلے تو تسلی خاطر مخزون کی ابن یامین سے کرتے تھے اور فرزند مفقود الخبر کے رنج کی تسلی اُنکے جمال سے فرماتے تھے اب معلوم نہین کہ کیا حال ہوگا بعد اسکے دستار ابراہیم اور مکتوب یعقوب عزیز محبوب کا ملاحظہ مین گذرا ناحضرت یوسف نہایت خوش ہوے اور اُس تبرک متبرک کے پہونچنے کو مقدمۃ الصدق رسالت کا سمجھا جب وقت کھانے کا ہوا اور خوان مہیا ہوے حضرت یوسف نے پردے مین تشریف لیجاکر حکم دیا کہ ایک خوان پردہ دو دو بھائی بیٹھین اور ایک خوان ابن یامین کے آگے رکھا ابن یامین نے جو اپنے تئین اکیلا دیکھا اپنے حقیقی بھائی کو یاد کرکے آبدیدہ ہوے حضرت یوسف نے جو پردے کے پیچھے سے یہ حال دیکھا شفقت برادری سے بیتاب ہوکر اُنکو اندر بلاکر اپنے ساتھ بٹھلایا اور فرمایا کہ اے ابن یامین بجاے یوسف گم گشتہ کے شرطین برادری کی مین بجالاؤنگا ابن یامین نے کہا کہ ہرچند کہ مرتبہ حضور کی برادری کا عالی ہے لیکن اگر عزیز کے تئین نسبت ابراہیمی ہوتی تو یہ حسرت مٹتی حضرت یوسف کو اس بات کے سننے کی تاب نرہی اور نقاب اُٹھاکر فرمایا کہ مین ہون یوسف گم گشتہ تیرا بھائی لیکن اس راز کو بھائیون سے چھپائیو جبتک

کہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور عذر سے پیش نہ آویں تب تمکو ظاہر ست کیجیو ابن یامین نے کہا کہ ابتو مصر سے باہر نہ جاؤنگا اور تیری جدائی سے راضی نہ ہونگا حضرت یوسف نے کہا کہ یہ اس مقدمہ میں فکر صواب کی اندیشہ کرونگا پھر وکالا سے کہا کہ انکے اونٹ غلہ سے بھر کر پُر بار کروائے اور ہر ایک کو خلعت مناسب حال اپنے کے عنایت کرکے رخصت کیا اور ایک خواص محرم راز سے فرمایا کہ پیالہ خاص بادشاہ کا جو جواہر سے مرصع ہے ابن یامین کے بار میں رکھدو جب بھائی روانہ ہوے تو ایک جماعت کو اسکے پیچھے بھیجا اور منادی کی کہ اے اہل قافلہ تم چور ہو بھائی حیران ہوے اور کہا کہ ہمسے کیا چاہتے ہو بولے کہ بادشاہ کا پیالہ مرصع چوری گیا ہے جو کوئی کہ اسکو لاویگا ایک شتر گیہوں کا انعام ملیگا بھائیوں نے متبسم کہا کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے کو نہیں آئے اور تمنے اپنے اونٹوں کے منہ بھی باندھے ہیں جو کسی کے درخت کو کھاویں تم اہل ایران شاستہ کی نسبت کہا کیا کرتے ہو اُن لوگوں نے کہا جسکے اونٹ میں نکلے اُسکی کیا سزا ہے وہ بولے کہ سزا یہ کہ وہ خیانت کار غلام صاحب مال کا ہوگا تب مصریوں نے تلاشی بوجھوں کی شروع کی اول اور بھائیوں کے بوجھ دیکھے بعد اسکے ابن یامین کے بوجھ میں صاع مرصع نکلا یہ سب شرمندگی سے سرنگوں ہوے پھر ابن یامین سے کہا کہ تیرا باپ روحانیوں کا امین ہے اور آسمانیوں کا ہمنشین تجکو شرم نہ آئی کہ تونے دین عصمت کو اس خیانت سے ملوث کیا ہر چند ابن یامین قسم کھا کر کہتے تھے کہ میں مطلق نہیں واقف کہ کسنے رکھا وہ بولے کہ اگر تو نے یہ کام نہیں کیا تو تیرے سامان میں کیوں نکلا ابن یامین نے کہا کہ یہ صاع میرے سامان میں اُسنے رکھا ہے جسنے تمھاری اونٹوں میں تمھاری پونجی چھپا کر رکھی تھی روئیل نے کہا کہ تیچ ہے معلوم نہیں کہ عزیز مصر کو اس پردے میں کیا شعبدہ بازی منظور ہے کارندے حضرت یوسف کے ابن یامین کو پکڑ کر حضور میں لے چلے بھائی بھی ناچاری پھر کر حضرت یوسف کی مجلس میں حاضر ہوے اور بولے کہ اسنے اگر چوری کی تو اُسکے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی اس بات کے سنتے ہی حضرت نے غضبناک ہوکر اُنکی سیاست کا حکم دیا تھا بھائیوں نے بھی یہ حال دیکھکر جان شیرین سے ہاتھ دھوکر تلواریں ہاتھ میں لیں اور شمعون نے آگے بڑھکر کہا کہ اے بادشاہ بھی ایک نعرہ مارونگا کہ تمام شہر کی عورات حاملہ اپنے حمل وضع کرینگی اور یہودا نے کہا کہ اپنے پنجۂ قدرت سے شیر کا پوست چیر ڈالونگا اور ہاتھی کے دانت اُکھاڑونگا حضرت یوسف نے جو بھائیوں کا غضب دیکھا اپنے بیٹے کو جسکا نام فراہیم تھا فرمایا کہ یہودا اور شمعون کے پیچھے جاکر اپنا ہاتھ اُنکی مٹھی پر مل دیو اسطے کہ حضرت صدیق کو معلوم تھا کہ جو کوئی آل یعقوب میں سے غضب میں آوے اور کوئی شخص اُنکے خاندان کا

اسکی مٹھی پر ہاتھ پھیر دے تو فی الفور اسکے غضب کی شعلہ بجھ جاتا ہے جب فرامیم نے ہاتھ پھیرا اور اُن کا غصہ ایکبارگی کم ہوا حضرت یوسف کے آدمیون نے اُن سبکو گھیر کر پکڑ لیا وہ بولے کہ واللہ یہان کوئی آل یعقوب مین سے ہے اور اس بھید کا واقف کار ہے جو ہمارا غصہ یکبارگی رفع ہو گیا یہودا نے بڑھکر عرض کی کہ اے عزیز ہمارا باپ پیر و ضعیف ہے اور جسنے اُس سے عہد کیا ہے کہ تیرے بیٹے کو تجھ تک سلامت پہونچا دینگے اب اگر ہم بغیر اُسکے اُنکے حضور مین جاوینگے تو کس آنکھ سے اُنکے سامنے دیکھینگے مہربانی فرما اور ہم مین سے ایک کو اُسکے عوض لے ہم حق بندگی بجا لاوینگے حضرت یوسف نے کہا تمنے مجھ مین کیا ناراستی دیکھی ہے کہ مجھپر ایسا گمان بد کرتے ہو کہ مین آزاد کو بندگی مین رکھون اور بیگناہ کو دوسرے کی علت گناہ مین پکڑ لون بلکہ مین نے موافق شریعت انبیا کے کیا ہے کہ گناہگار کو لیتا ہون اور تمھارا گناہ معاف کرتا ہون بعد اُسکے وہ بعنایہ مالک کا اُنکو دیکر کہا کہ یہ خط عبرانی ہے اہل مصر اسکو نہین پڑھ سکتے ہین تم مہربانی کرکے اسکو پڑھو وہ بھائیون نے جو اُس کاغذ کو دیکھا تو نامہ اعمال اپنا نظر آیا نہایت شرمندہ و حیران ہوے کہ عزیز مصر کیا تھے کیونکر لگا سبھون نے سر نیچے کر لیا اور شرم کے مارے کچھ جواب نہ دیا القصہ جب اولاد یعقوب ابن یامین سے ناامید ہوئی اور ارادہ کنعان کا کیا یہودا نے حضرت یعقوب سے قول و قرار مستحکم کیا تھا کہ مین تو ہرگز نہ جاؤنگا جب تک باپ اجازت دے یا خدا میرے حق مین حکم فرماوے بھائی غمگین اور ملول روانہ ہو کر کنعان مین پہونچے اور حضرت یعقوبؑ سے سب احوال مفصل عرض کیا حضرت یعقوب کا غم تازہ ہوا اور درد فراق دو فرزندون کا دل پر بے اندازہ ہوا اور اتنا روے کہ چشم جہان بین زیور نور سے معطل ہو گئی فصل جب ایک مدت ابن یامین کی جدائی مین گذری حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھنا چاہا تا فارض بن یہودا کو طلب کیا کہ ایک خط لکھے مضمون اُسکا یہ کہ عزیز مصر معلوم فرماوے کہ اللہ تعالی نے انبیاؤن پر بلا مین نازل کین اور اُنکے تئین طرح طرح کے عذاب سے آزمایش کی اُنمین سے ایک یہ کہ میرے دادا ابراہیم کو ہاتھ پاؤن باندھکر آگ مین پھینکا اور اُسنے صبر کیا اسواسطے اُس نار کو گلزار کیا اور میرے چچا اسمٰعیل کے گلے پر چھری رکھی اور مین ایک فرزند دلبند رکھتا تھا کہ وہ میرا قوت قلب و قرۃ العین تھا بھائی اُسکو جنگل مین لیگئے اور پیراہن خون آلود اُسکا مجھکو لاکر دکھلایا کہ اُسکو بھیڑیے نے کھایا اور ایک فرزند دوسرا رکھتا تھا کہ اُس گم گشتہ کا حقیقی بھائی تھا اُسکے دیدار سے دل کو تسلی کرتا تھا اب اُسکے بھائی بغیر لائے کہ اُسکو امیر مصر نے بعلت دزدی محبوس کیا ہے یہ سب جانتے ہین کہ اہلبیت نبوت کو چوری سے نسبت نہین ہے اب تجھ سے امید ہے کہ اُس فرزند محبوس

کو باپ مایوس کے پاس بھیجے اور اُس پیر محنت رسیدہ کو اس اندیشہ سے چھڑا دے کہ سبب سعادت ابدی کا تجھکو ہوگا اور اوقات اجابت مین دعائے خیر سے تیری مدد گاری کرونگا اور اگر اس حکم کے برخلاف کریگا تو یقین جان کہ ایسی دعاے بد کرونگا کہ اُسکا اثر تیری سات پشت تلک باقی رہیگا اور کوئی دفع نہ کرسکے گا قارض یہ خط لے مصر کو روانہ ہوے اور چند روز مین مصر کو پہونچکر وقت مناسب مین حضرت یوسف کی مجلس مین تشریف لیگئے اور وہ نامہ حضور مین یوسف کے گذرانا حضرت یوسف نے خط کو پڑھکر قطرات آنسوؤن کے آنکھون سے برسانے اور جواب نامہ پدر بزرگوار کا لکھا مضمون اُسکا یہ کہ مکاتبہ شریف نے کہ نہایت حزن واندوہ سے لکھا تھا شرف ورود پایا اور محبت سے آباے عظام کی اور ورد ذوقت سے اولاد اکرام کے واقف ہوا اب علاج او۔ درمان سواے صبر کے نہین صبر فرماؤ جیسا کہ اُنھون نے صبر کیا اپنے مطلب کو پہونچوگے جیسے کہ وہ اپنے مطلب کو پہونچے والسلام جب خط سے فارغ ہوے قارض کو خلعت فاخرہ اور انعام شاہانہ دیکر رخصت کیا قارض مانند فارس برق رفتار کے کنعان مین پہونچا اور جواب مکتوب کا حضور مین گذرانا حضرت یعقوب نے مضمون خط کا سنکر فرمایا کہ یہ بات مانند کلام انبیا کے معلوم ہوتی ہے اور بیٹون سے کہا کہ جلد مصر کو جاؤ اور دونون بھائیون کی تلاش کرو اور خدا کی قدرت سے ناامید مت ہوانکے وصل کی ہوا اس خط سے میرے دل مجروح کو پہونچتی ہے بھائیون نے تیاری کی اور پونجی کم قیمت جو میسر ہوئی لے کر روانہ ہوے اور چند روز مین مصر کو پہونچے حضرت یوسف کے حضور مین جاکر نہایت عاجزی اور نیازمندی سے عرض کی کہ اے عزیز آل یعقوب گرفتار رنج وتعب ہین اگر یہ پونجی کم قیمت ہماری قبول کرے اور کچھ زیادہ اپنی طرف سے تصدق کرے تو خدا تصدق کرنے والونکو جزا دیتا ہے حضرت یوسف نے جو یہ بات رقت آمیز بھائیون کی سنی بیطاقت ہوگئے اور اپنے دل مین کہا کہ ان قحط اس زمانہ نعمت مین آسودہ اور اہلبیت میرے محنت روزگار سے فرسودہ یہ بات مروت اور فتوت سے بعید ہے تب نقاب چہرہ سے اُٹھایا اور فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا معاملہ کیا تمنے یوسف سے اور اُسکے بھائی سے جب بھائیونکی نظر اُس جمال پر پڑی اور بدیدہ غور نگاہ کی تب بولے آیا تو یوسف ہے فرمایا ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے جب بھائیون نے یہ الطاف اور احسان دیکھے بولے کہ واللہ خدا تعالی نے ہم خطاکارون پر تجکو برگزیدہ کیا حضرت یوسف نے اُنکے سب کا مونکو نابود جانا اور خطائین اُنکی معاف کین اور اُنکے گناہونکی معافی اللہ سے مانگی اور پھر احوال اُس مقیم بیت الاحزان کا یعنے یعقوب نبی الرحمن کا پوچھا جب حقیقت مفصل دریافت ہوئی تب بھائیون سے فرمایا کہ علی الصباح پیراہن میرا کہ وسیلہ ہے شفاے رنجورونکا اور باعث ہے نجات مجبورون کا جلد

لیجاؤ اور باپ کے منھ پر ڈالو تاکہ آنکھیں انکی روشن ہوں یہودا نے کہا کہ یہ خدمت مجکو ملے کہ مین نے اول تمھارا پیراہن خون آلودہ باپ کے پاس لیجا کر انکے دل کو آزردہ کیا تھا شاید اس خدمت کی برکت سے مجھسے راضی ہو

بیان یہودا کا کنعان کو جانے اور حضرت یعقوب کو غم سے چھڑانے اور سبکو مصر مین لانیکا

جب صبح ہوئی تو یہودا نے پیراہن لیکر دروازہ مصر سے یا نون باہر رکھا اور شہر کے دروازے کے باہر جب وصیت حضرت سے کے پیراہن جھٹکا اللہ تعالے نے باد صبا کے تئین حکم دیا کہ بو پیراہن کی ایک دم مین مصر سے کنعان کو پہونچا وے حضرت یعقوب کے دماغ پر جو وہ خوشبوے حیات بخش پہونچی فی الفور اپنے پوتون سے فرمایا کہ اے عزیزو اگر میرے تئین دیوانہ پن کی نسبت نکہو تو مین کہون کہ اس باد صبا سے یوسف کے پیراہن کی خوشبو میرے دماغ جان مین پہونچی ہے اور اسکے باغ جمال سے بوے وصال آتی ہے پوتے بولے کہ اے دادا تو یوسف کے عشق مین دیوانہ ہے اسواسطے ایسی باتین کیا کرتا ہے **ابیات** ترے دماغ مین یوسف کی کچھ نہین ہے نسیم + ولیک یون ہی ترا دل ہوا ہے ضلال قدیم + خدا جانے کہ یوسف کا ہے کیا حال + تو بیٹھا کھو تا ہے ہر گھڑی فال + جو چند روز گذرے یہودا ناگاہ آن پہونچا اور بعد خوشخبری زندگانی یوسف کے پیراہن کو کھول کر باپ کے چہرہ مبارک پر ڈالا فی الحال حضرت یعقوب کی آنکھون مین بینائی آئی اور کھلا سے بدن مین طراوت آئی دل ضعیف کو قوت پہونچی یہودا سے پوچھا کہ یوسف کو کس حال مین چھوڑا تو کہا کہ تمام ملک مستولی اور تمام خلق پر حاکم ہے فرمایا کہ ملک و حکومت سے نہین پوچھتا ہون اسکو کس دین اور مذہب پر پایا تو نے کہا وہ ملت ابراہیم پر مقیم اور مذہب اسرائیل پر مستقیم ہے کہا کہ اے فرزند جسیکہ میری خاطر کو خوش کیا تو نے اور میرے دل کو بند غم سے آزاد کیا تو نے حق سبحانہ و تعالی سختی موت کی تجھپر آسان کرے دوسرے دن حضرت یوسف کے قاصد پہونچے اور ایک سو اونٹ کو پیکر صبا کردار اور بیس گھوڑی تازی تیز رفتار حضرت یعقوب کے حضور مین گذرانے حضرت یعقوب نے تین روز تہیہ اسباب کا کرکے چوستے دن مع اتباع و اشیاع متوجہ مصر کے ہوے اہل کنعان جو سالہا سال سے تربیت کیے ہوے خوان یعقوب کے تھے جب ہمسائگی سے اس جناب کی مایوس ہوے تو کجاوے کے قدم پر لوٹتے تھے اور اپنا منھ ہودج شریف سے مل مل کر روتے تھے حضرت اسرائیل نے اللہ سے انکے حق مین دعاے فراغت معیشت اور خاتمہ بالخیر کی مانگ کر رخصت کیا حضرت یوسف نے کنعان سے مصر تلک ہر ایک منزل مین سامان ضیافت کا مہیا کیا اور خوان نعمت تیار رکھا جب نزدیک مصر کے پہونچے یہودا نے خانون کے تئین واسطے بشارت وصول یعقوب علیہ السلام کے

آگے بھیجا حضرت یوسف نے ملک ریان سے اجازت لی کہ مع بھائیون کے مصر سے حضرت یعقوب کے استقبال کو
جاوین ملک ریان نے کہا کہ مین بھی چلونگا اور اس سعادت بے نہایت مین شریک ہونگا دوسرے دن
بادشاہ نے حکم دیا کہ علماے دولت اور امراے مملکت سب شہر سے باہر آوین یوسف کمال حشمت سے واسطے
استقبال کے باہر نکلے حضرت یعقوب کی نظر اُس گروہ پر پڑی تو یہود اسے پوچھا شاید ریان بن الولید بادشاہ مصر
ہے جو نمود ہوا اُسنے عرض کی نہین بلکہ فرزند سعادتمند تمھارا یوسف عزیز مصر ہے کہ حضور کے استقبال کو آیا ہے
حضرت یعقوب گھوڑے سے اُترے اور یہود اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھکر روانہ ہوے جب حضرت یوسف
کی نظر یہود اپر پڑی اور ایک پیر ضعیف باہیبت و اجلال نظر آئے تو یقین جانا کہ حضرت یعقوب ہین حضرت
یوسف گھوڑے سے اُترے اور بادشاہ مصر بھی پیادہ ہوا حضرت صدیق بادشاہ پر سبقت کرکے باپ پاس
پہونچے یعقوب نے فرزند عزیز کو سینے سے لگاکر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا مُزِیْلَ النَّعْبِ وَالْهَوَانِ اور ایسا روئے کہ دونون بیہوش ہوگئے ریان نے بھی شکوہ سلطنت کو طاق پر
رکھکر حضرت یعقوب کے قدم چومے پھر بعظمت تمام شہر مین آئے حضرت یوسف نے اول بھائیون کو اور باپ
کو اپنے گھر اُتارا اور حضرت یعقوب اور حضرت لیا کو جو بی بی حضرت یعقوب کی اور خالہ حضرت یوسف کی تھین
تخت پر بٹھلایا اور آپ بحرمت تمام اُس تخت پر اُنکے سامنے بیٹھے اور اُس وقت مین حضرت یعقوب اور لیا نے
اور گیارھون بیٹون نے حضرت یوسف کو سجدہ تحیت کیا اور حضرت یوسف نے فرمایا یَا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ
رُؤْیَایَ مِنْ قَبْلُ یہ تعبیر میرے خواب کی ہے جو آگے دیکھا تھا بعد اُسکے حضرت یوسف نے جو حال ایام جدائی
مین گذرا تھا مفصل اپنے قبلہ وین و دنیا کے آگے عرض کیا اور ہر ایک بھائی کے واسطے مکان دلکشا
معین فرمایا اور وجہ معاش ہر ایک کی مقرر کی خاطر اشرف کو اُنکے انتظام سے جمع کیا اور احوال بنی اسرائیل کا
بفراغ بال و خوش احوال گذرنے لگا اور چوبیس برس تک حضرت یعقوب نے یوسف کے وصال سے
تدارک ایام جدائی کا حاصل کیا آخر عزرائیل بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیل کے پاس حاضر ہوے حضرت
یعقوب نے سب بیٹون کو وصیت کی اور حضرت یوسف کو اپنا ولیعہد کرکے ہماے بلند پرواز روح کو میدان
قرب مین پہونچایا جب ریان بن الولید جسنے حضرت صدیق کی نبوت مین دین اسلام قبول کیا تھا حیات
مستعار کو کارکنان قضا و قدر کو سونپا ایک کافر فاجر قابوس ابن مصعب نام نے سریر سلطنت پر آرام
پکڑا ہر چند یوسف نے بموجب وحی آسمانی کے اُسکو اعمال ناپسندیدہ سے منع کیا مگر قابوس نے تصدیق

نبوت یوسف کی نہ کی یوسف قابوس کے اسلام سے مایوس اور طول ایام حیات سے ملول ہوے ایک رات وقت تنہائی مین مناجات کی کہ اے کریم کارساز واے خدائے بندہ نواز تونے مجکو محنت چاہ سے ذروہ عزوجاہ تک پہونچایا اور نشیب رقیب سے اوج عزت تک بلند کیا اب یہ مرغ روح قالب قفس سے تنگ آیا ہے اُسکو گلشن رضوان مین مقام ابراہیم پر پہونچا بعد یقین ہونے قبولیت دعا کے یہود اسکے تئین کہ فراست اور نجابت اُسکی پیشانی مین ظاہر تھی امارت اور ریاست بنی اسرائیل اور خاندان خلیل کی بخشی یہ کہکر وہ تو عالم قدس کو روانہ ہوے اور قیامت تک اُنکے احوال افسانہ ہوے

ذکر حضرت ایوب علیہ السلام کا

والدہ اُنکی حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھین اور بی بی انکی افراہیم بن یوسف کی بیٹی تھین نام انکا رحمت تھا حضرت ایوب نہایت آسودہ حال اور صاحب مال تھے سات بیٹے اور سات بیٹیان اور تین ہزار اونٹ اور ہزار بکریان اور پانچ ہل اور پانچ سو غلام اُن سب کے قبیلے اور اولاد تھی اور ہمیشہ خدا کی شکرگزاری مین قیام فرماتے تھے اور اہل تاریخ کہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین شیطان لعین آسمان پر جاکر ملائک سے باتین کرتا تھا اور کبھی کبھی درگاہ بے نیاز مین بعضی التماس اور عرض اُسکی قبول ہوتی تھی جب ایوب علیہ السلام نے مرتبہ پیغمبری کا پایا ظاہر مین بندگی اور خیرات انکی اگلے پیغمبرون سے زیادہ تھی اور شیطان کو اُنکے حضور مین کسی طرح مجال وسواس اور اغوا کی نہ تھی اسواسطے حسد کا شعلہ اُسکے باطن ناپاک مین مشتعل ہوا اور عداوت کرنی شروع کی جناب کبریائی سے اُسکو ندا ہوئی کہ اے لعین ایوب بندہ صالح و شاکر ہے اُسپر تیرا اغوا اثر نکریگا شیطان نے عرض کی کہ خداوندا تونے اُسکو ثروت اور فراغت اور قدرت عنایت کی ہے اور آنکھین اُسکی اولاد کے دیدار سے روشن ہین کیونکر شکر تیرا بجا لاویگا اگر تو یہ نعمتین اُس سے لیویگا تو کبھی سجدہ بھی نکریگا اور بندگی سے بیزار ہوویگا خطاب باری ہوا کہ اے ابلیس یہ گمان تیرا میرے بندہ مخلص کے حق مین برخلاف ہے شیطان نے کہا کہ اگر میرے تئین اُسکے مال اور اولاد پر تسلط بخشے جب معلوم ہوکہ کیسی بندگی کرتا ہے اور کس طرح شکرگزاری مین رہتا ہے جناب بے نیاز نے فرمایا کہ ایوب کے مال اور اولاد پر مین نے تجکو تسلط دیا جب تو ابلیس نے خوش ہوکر اپنے ذریات اور قوابعین کو جمع کرکے صورت حال ظاہر کی بعضے ذریات نے اُسکے حکم سے بکریان اور مواشی حضرت ایوب کی بانی مین غرق کردین اور شیطان نے گوالے کی صورت بن مواشی کے ڈوب جانیکا احوال ظاہر کیا حضرت ایوب نے فرمایا کہ شکر ہے اُس خدا کو

کہ جسنے اپنے فضل سے دیا تھا اور عدل سے لے لیا شیطان مایوس ہوکر پھرا اور اپنے ذریات کو کہکر زراعت اور خرمن مین آگ لگادی اور آپ اُنکے وکیل کی صورت بنکر بولا کہ تم تو نماز مین مشغول ہوا اور تمام کھیت اور خرمن وغیرہ سامان جلکر خاک ہوگیا اور درخت باغون کے خشک ہوگئے حضرت ایوب نے جواب سابق دیا اور عبادت مین بدستور سابق بغیر اضطراب بکمال دلجمعی مشغول ہوے شیطان ملعون مخزون پھر گیا اور اسی طرح ہر ایک اسباب کے ہلاک ہونے کی خبر کرتا تھا اور حضرت ایوب وہی جواب دیتے تھے اور وہ کافر حاضر و غائب پھر جاتا تھا پھر اُس پر تلبیس نے اُس مکان کو کہ جہان اولاد با اسعاد تعلیم مین مشغول تھی اُنپر گرادیا اور فرزندان سعادتمند اُس گھر کے گرنے سے دب گئے پھر کافر نے حضرت ایوب سے اُس واقعہ جانکاہ کی خبر دی اُس نبی صابر نے بدستور سابق کمال استقلال سے توکل کی رسی اپنے دست ہمت سے ندی اور مطلق تغیر فراخ عالی پر نہ آیا پھر اُس ملعون نے حضور رب العالمین مین عرض کی کہ الٰہی ایوب جانتا ہے کہ اُسکو اس مال و اولاد کے بدلے بسبب صبر کے دوچند عنایت کریگا اسواسطے مضطرب نہین ہوتا اگر تو مجکو اُسکے جسم پر تسلط اور اختیار دیوے تب اُسکی بندگی اور شکرگزاری معلوم ہو جناب باری نے فرمایا کہ مین نے تجکو اُسکے بدن پر سوائے زبان اور دل اور کانون کے تسلط کیا ابلیس نے فرصت پاکر بصورت مرد ساحر کے آکر ہوا اُنکی ناک مین پھونکی حرارت اُسکی تمام مزاج پر غالب ہوئی اور خارش بدن مبارک مین پیدا ہوئی اور گوشت اور پوست پھٹنے لگا اور مرض وارد ہوا اور اعضا شریف مین کیڑے پڑگئے بدبو آنے لگی اور بستی سے باہر گھر والون نے ایک جھونپڑی بنادی اور کسی بندہ خدا نے اُنکا تعہد اور خبرداری نہ کی سوائے بی بی رحمت کے کہ رحمت خدا کی اُسکی ہمت پر ہو جیوانسے کہ ہمت کو پست باندھا اور جو کچھ باقی رہا تھا اُنکے معالجے مین صرف کیا جب سب املاک و اسباب تمام ہوگیا تو بی بی صاحبہ مزدوری کرتی تھین نصف تو اُنکی تندرستی کے واسطے صدقہ دیتی تھین اور آدھے کا طعام خرید کر اُنکے پاس لیجاتی تھین اور ہر بار جو حضرت ایوب کی حرم محترم مزدوری کو جاتی تھین تو شیطان ملعون سر راہ پر کھڑا ہوکر منع کرتا تھا کہ تو ایسی صاحب جمال ہو کسواسطے مزدوری کرتی ہے اور اپنی جوانی ایسے شخص کی خدمت مین کہ جسپر غضب الٰہی کی نظر ہے برباد کرتی ہے یہان ایک سردار مصر کا نہایت مالدار اور صاحب اختیار ہے تو اُس بیمار کو چھوڑدے مین تجکو اُسکے نکاح مین لاؤنگا اور درجہ تیرا اوج عزت کو پہونچاؤنگا وہ بی بی پاک اعتقاد اُس کافر کے کلام ناخوشگوار پر مطلق التفات نہ فرماتین

اور شب کو تمام احوال اُنسے عرض کرتین حضرت فرماتے تھے کہ تو ہرگز اُسکی بات پر فریفتہ مت ہو جو وہ ملعین کہے
اور یہ باتین اُسکی بنیاد اغوا اور تلبیس ہے اور ایک روز شیطان نے طبیب کے بھیس مین آنکر بی بی
رحمت سے کہا کہ اس مرض کا علاج گوشت خوک اور شراب انگور ہے سوا اسکے کسی دوا سے صحت
نہ ہوگی بی بی صاحبہ نے باہید تندرستی مزدوری کرکے دونون چیزین بہم پہونچائین اور حضور مین عرض
کی کہ یہ دوا ایک طبیب حاذق نے بتائی ہے حضرت ایوب نے نہایت غصے سے فرمایا کہ مین نے تجکو کہا
تھا کہ وہ شیطان ہے تو نہین جانتی کہ پیغمبرون پر یہ چیزین حرام ہین اگر مین اچھا ہونگا سو لکڑیان اسکی
سزا مین مارونگا بی بی صاحبہ باوجود ملامت کے خدمت گزاری مین کسی طرح قصور نکرتین اور شب روز
باخلاص تمام خدمت مین حاضر رہتین اور حضرت ایوب اُس شدت اور مصیبت مین اس طرح سے
تحمل فرماتے تھے اور ایک لحظہ وظائف عبادت مین متساہل نکرتے چنانچہ ملائک افلاک کے اور رہنے والے
خطہ خاک کے اس حال سے حیران ہوتے تھے جب ابلیس ملعون کا کوئی فریب پیش رفت نہوا اور کسی طرح کا
تغیر حضرت ایوب کی طاعت اور عقیدے مین نہ آیا آتش حسد سے اُس ملعون کا دل جل گیا جب اُنہ مصیبت
کا گذرا اور وقت عافیت اور راحت کا پہونچا جبرئیل امین اُس جھونپڑے مین آئے اور جناب الٰہی سے انکی
تندرستی کا مژدہ لائے اور ہاتھ اُنکا پکڑ اُس جگہ سے اُٹھا کر فرمایا کہ اپنا پانون سیدھا زمین مین مار پانون
مارتے ہی ایک چشمہ گرم پیدا ہوا اور جبرئیل کے اشارے سے اُسمین غسل کیا تمام مرض ظاہر بدن کے دور
ہوے پھر جبرئیل کے کہنے سے اُلٹا پانون زمین پر مارا اور ایک چشمہ سرد خوشگوار نکلا اُسمین سے آب حیات
نوش جان فرمایا تمام علت اور زحمت باطنی دفع ہوئی حضرت جبرئیل حضرت ایوب کے ساتھ بیٹھے تھے
کہ بی بی صاحبہ مزدوری کرکے آئین اور اُن دونون شخصون کو تندرست وصحیح وسالم دیکھکر حیرت سے
پوچھا کہ یہان میرا بیمار مبتلا تھا سو کہان ہے جبرئیل نے کہا کہ اگر تو اُسکو دیکھے تو پہچانیگی حضرت ایوب ہنسے
اور بی بی صاحبہ نے پہچان کر شکر خدا کا کیا اور حضرت جبرئیل کی تعلیم سے خوشہ خرمائے تر سو شاخون کا لیکر
حضرت ایوب نے اُنپر ایکبار مارا وہ اپنے عمدہ قسم سے نکلے اور قدیم گھر کو گئے حق تعالی نے اپنی قدرت
کاملہ سے تمام مواشی اور اسباب اور غلام آگے سے دونا عنایت کیا بلکہ بعضے اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ
وہ جو اولاد اُنکی فنا ہوئی تھی اُنکو پھر جلایا اور دونا سامان عنایت فرمایا اور بعد صحت کے اہل روم کی
طرف واسطے دعوت کے گئے اور اُسی ملک مین وفات پائی

ذکر حضرت شعیب علیہ السلام کا

لقب انکا خطیب الانبیا ہے اسواسطے کہ فصاحت زبان اور بلاغت تبیان درجۂ علیا رکھتے تھے اور اہل مدین اور اصحاب الایکہ کی طرف مبعوث تھے اور حقیقت مین اہل مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی گروہ ہے یہ لوگ باوجود بت پرستی کے کیل اور وزن مین انصاف نکرتے تھے اور کھوٹے روپیے اور اشرفیان چلاتے اور راستہ مسافرون کا قطع کرتے تھے حضرت شعیب ہرچند اُن لوگون کو افعال بد سے منع کرتے تھے وہ ہرگز باز نہ آتے جن لوگون کی قسمت مین سعادت ازلی مقدر تھی اور دایر عقل سے آراستہ تھے وہ ایمان لائے اور جو شقی ازلی تھے وہ گمراہ رہے اور افعال بد سے باز نہ آئے جب شہرہ شعیب کی دعوت کا عالم مین ہوا ملک شام کے اور دوسری اطراف کے لوگ کمال رغبت سے واسطے تحصیل سعادت کے روانہ ہوئے اُنکی قوم کے لوگ برسر راہ بیٹھکر لوگون کو اُنکی متابعت سے مانع ہوتے تھے حضرت شعیب نہایت عتاب خطاب اُنکو کرتے تھے اے تمہ پیغمبرون کی نصیحت نہین سنتے اور بیابان ضلالت مین گرفتار ہوئے ہو اور ون کو بسواسطے مانع ہو وبال اُنکے ضلال کا اپنی گردن پر لیتے ہو اگر تم خدا کے غضب سے نہ ڈروگے اور احکام الٰہی نہ سنوگے تو جو عذاب اگلی امتون پر نازل ہوا تھا اُسی طرح تمپر بھی ہوگا اُسوقت کچھ تدارک نہو سکیگا قوم نے جواب دیا مال واسباب ہماری ملک ہے کمی بیشی کرنیکے ہم مختار ہین تو ہمارے ملک کا کیون معترض ہوتا ہے اور بت پرستی ہمارے قدیم بزرگون کا شیوہ ہے ہم کیونکر چھوڑینگے کہ ہمارے اقربا اور ہم قوم تیرے مطیع اور فرمانبردار ہونگے اور یہ بھائی جو ایمان لائے ہین اُنکو جنون ہوا ہے اگر اس علت سے پاک ہوکر حالت اصلی پر رجوع نکرینگے تو ہم اُنکو اس ملک سے نکال دینگے اور تیرے ساتھ صرف بسبب قرابت کے یہ رعایت کرتے ہین والا اس خیال فاسد کی ایسی سزا دیتے کہ تجکو معلوم ہوتا حضرت شعیب نے فرمایا کہ جن لوگون کو اللہ تعالی نے کفر سے نجات دی اور ایمان ہدایت کیا وہ دین حق سے طرف باطل کے رجوع نکریگا اور تم اپنی حماقت سے مراتب قرابت کا خیال کرتے ہو رعایت کرتے ہو خداوندی کا لحاظ نہین کرتے عنقریب ہے کہ وہ خداوند قہار تمپر اپنا قہر نازل کریگا القصہ جب کفر اور ضلالت اُس قوم کا حد سے زیادہ ہوا اور بطریق استہزا کے حضرت شعیب سے عذاب مانگنے لگے کہ اگر تو سچا پیغمبر ہے تو ہمپر عذاب نازل کر حضرت شعیب نے دعا مانگی اور منتظر نزول عذاب کے ہوئے اُس موضع مین سات دن رات اسطرح کی گرمی ہوئی کہ وہ لوگ شدت حرارت سے گھرونمین چھپونکے تاب نلاسکے [illegible] وحیوانات اور چارپایونکے گھرون مین سے نکلکر باغون مین گئے حق تعالی نے جہنم کی طرف سے اسطرح کی

باد کرم اُن کمراہون پر بھیجی کہ پانی چشمون کا اور کنوؤن کا اور خون بدن کا مانند دیگ کے جوش کرنے لگا اور پانوؤن کے چمڑے گرنے لگے اس عرصہ مین ایک ابر سیاہ نے اُس زمین پر سایہ ڈالا وہ اُس سایہ مین گئے جب سبھون نے اُس سایہ کے تلے قرار پکڑا ایک ایسی آگ اُس ابر سے نازل ہوئی کہ تمام وضیع و شریف اور قوی و ضعیف جلکر راکھ ہوگئے اور جو کہ شہر مین باقی تھے حضرت جبرئیلؑ کے نعرہ کے صدمہ سے جہنم رسید ہوے جہان اُنکے شہر کے لوگ سب سے پاک ہوا اور حضرت شعیبؑ اور مومنون نے اُنکے شہر سے نجات پائی اور حکم الٰہی نازل ہوا کہ حضرت شعیبؑ مع مسلمانونکے مدین مین رہین اور اطراف کے لوگون کو دین حق سکھاوین جب تلک کہ حضرت موسیٰ اُنکی خدمت مین پہونچے اور بعد حضرت موسی کے تشریف لیجانیکے سات برس کی مہینہ اور زندہ رہے پھر منازل عقبیٰ کو تشریف لیگئے

ذکر حضرت موسی اور ہارون علی نبینا و علیہما السلام کا

حضرت موسیٰ و ہارونؑ بڑے پیغمبر اور مقرب بارگاہ الٰہی تھے اور بیان اُنکے علو مرتبت کا اور بلندی منزلت کا حد وصف سے باہر ہے جب بعد مرنے ریان بن الولید کے اور رحلت کرنے حضرت صدیق کے قابوس نام بادشاہ والی مصر کا ہوا اور رسوم کفر اور ضلال کے جو حضرت یوسفؑ کے سبب سے ناپدید ہوگئے تھے اُسنے از سر نو زندہ کیے اور اولاد یعقوب نے جو اُس شیوہ نا پسندیدہ کو قبول نکیا تو قابوس نے بنی اسرائیل کو اپنی غلامی مین پکڑا اور کہا کہ تم ہمارے بزرگون کے غلام ہو اسواسطے اُنسے محنت شاقہ لیتا تھا بنی اسرائیل قابوس کے زمانے مین بڑی تکلیف مین رہتے تھے جب قابوس دار غور سے مقام دیل و شبور مین پہونچ بھائی اُسکا فرعون کہ جسکا نام ولید بن مصعب تھا مملکت مصر پر متصرف ہوا اور یہ فرعون کہ عون الٰہی سے بے نصیب اگلے فرعونون سے بڑا ظالم اور ستمگار تھا بنی اسرائیل کے تئین سخت کام فرماتا تھا اور ضعیفون پر اور عورتون پر خراج مقرر کیا تھا اور طریقہ اُس ملعون کا یہ تھا کہ ابتداے سلطنت مین پچاس برس تک لوگون سے بتون کی عبادت کروائی اور جب سلطنت اُسکی محکم ہوئی اور حکم نافذ ہوا تب لوگون کو جمع کرکے دعوی انا ربکم الاعلیٰ کا کیا اور بتون کی بندگی سے چھڑا کے اپنے تئین سجدہ کروایا اور بندگی کے واسطے تکلیف دی اور اولاد یعقوبؑ سے کہا کہ میری بندگی قبول کروگے تو مین تم سب کو تکلیفون سے آزاد کرونگا نہین تو زیادہ عذاب الیم مین گرفتار کرونگا بنی اسرائیل نے انکار کیا اور اپنے باپ دادا کی شریعت پر قایم رہے جب فرعون نے جوانون سے پہاڑ کے پتھر منگوانا اور محل بنوانا مقرر کیا اور ضعیفون پر مقرر کیا کہ دن بھر مزدوری کرین اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اُجرت مزدوری کی لاکر فرعون کے خزانے مین داخل کرین اور جو کوئی تاخیر کرتا تو

اُسکے ہاتھ مین طوق ڈالتا اور ہمیشہ ہمت نامبارک کو بنی اسرائیل کی اہانت اور تذلیل پر صروف رکھتا تھا
اسی عرصہ مین ایک روز فرعون نے خواب دیکھا کہ ایک آگ شام کی طرف سے پیدا ہوئی اور تمام قلمہ رعیسیان
قبطیون کی جلائین اور شہر اور گانون کا اثر باقی نرکھا اس خواب کی ہیبت سے کانپا اور کاہنون اور معبرون
کو طلب کیا اُنھون نے تعبیر کی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا کہ بیخ اور بنیاد قبطیون کی سلطنت
کی اُکھاڑیگا اسواسطے فرعون نے بنی اسرائیل کی عورتون پر ایک ایک دائی متعین کی کہ جو لڑکا پیدا ہو
اُسکو قتل کرین پانچ برس تک اُس ظالم سے ہزارون لڑکے بنی اسرائیل کے قتل ہوے اور ایک طاعون
بنی اسرائیل مین پیدا ہوا کہ ہزارون آدمی بنی اسرائیل کے اس وبا مین مرگئے جب قبطیون نے فرعون سے
جاکر فریاد کی کہ مردبنی اسرائیل کے وبا سے ہلاک ہوے اور لڑکے اُنکے قتل ہوتے ہین اگر ایسا ہی حال رہیگا
تو نسل اُنکی منقطع ہوگی تو سب مشکل اور سخت کام ہمپر پڑینگے اُس ظالم کے تئین یہ بات پسند ہوئی تب حکم دیا کہ
ایک سال کے لڑکون کو قتل کرین اور ایک سال کے باقی رکھین چنانچہ حضرت ہارون معافی کے سال پیدا ہوے
اور حضرت موسیٰ سال قتل مین موجود تھے ایک روز نجومیون نے عرض کی کہ ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
فلانی رات لطفہ اُس شخص کا جو تمھارا دشمن ہوگا ماں کے رحم مین قرار پاویگا اُسنے حکم کیا کہ شہر مین منادی کرین
کہ تمام مرد بنی اسرائیل کے آج شہر سے باہر جمع ہوون بادشاہ اُنکا قصور معاف کریگا اور بہت مہربانی اور عنایت
فرماویگا بنی اسرائیل تو بڑی خوشی سے باہر نکلے اور فرعون نے خیال کیا کہ آج شہر مین رہیے اور اپنی منکوحہ سے
جو نام اُسکا آسیہ بیٹی مزاحم کی ہے اور قوم بنی اسرائیل سے ہے صحبت کریے اس امید پر کہ وہ مولود اُسکے صلب سے
باہر آوے اس غرض پر عمران کو جو حضرت موسیٰ کے باپ تھے اور فرعون کے بڑے مقرب تھے ہمراہ لیکر شہر مین
آیا اور حضرت عمران کو واسطے نگہبانی محل کے مقرر کیا شب کو جو عورتین فرعون کے محل کا طواف کرنیکو آئین
حضرت موسیٰ کی والدہ بھی اُن عورتون مین آئین عمران پر شہوت نے غلبہ کیا اپنے قبیلہ کو اپنے پاس رکھا اور
حضرت موسیٰ سے حاملہ ہوئین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو پیغمبر باپ کی پشت سے جدا ہوتا ہے تو ستارہ
اُسکا اُسی شب آسمان پر ظاہر ہوتا ہے نجومیون نے جو اُس ستارے کو دیکھا تو اُس میدان مین کہ بنی اسرائیل
جمع تھے غل و شور مچانا شروع کیا چنانچہ آواز اُنکی فرعون کے کان مین پہونچی اور ایک عجب اُسکے دل پر
غالب ہوا محل کے دروازے پر آکر عمران سے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے عمران نے کہا میرا گمان ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل
آپکے اعزاز اور اکرام سے خوش دل ہوکر نہایت سرور سے شور مچاتے ہین فرعون گھر مین تو گیا مگر مارے

خوف کے تمام رات نیند نہ آئی کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی والدہ جب اُس فرزند سعادتمند سے حاملہ ہوئین تو کچھ آثار حمل کے نمودنہ تھے اسواسطے کوئی دائی آگاہ نہ ہوئی جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے تو اُنکی والدہ نے ایک تابوت بنوایا اور حضرت موسیٰ کو دودھ پلاکر آنکھون مین سرمہ لگاکر تابوت مین روئی بچھاکر حضرت موسیٰ کو اُسمین ڈالا اور روزین تابوت کی روغن قیر سے مضبوط کرکے دریاے نیل مین ڈالدیا **نقل** ہے کہ فرعون کی بیٹی بعلت مرض برص کے مبتلا تھی اور سب طبیب اُسکے معالجے سے عاجز تھے اور ظاہر کیا کہ تندرستی اُسکی ایک جاندار کے منھ کا لعاب ہے کہ تمھارے عہد دولت مین دریا سے نکلے گا حضرت موسیٰ کی ماں دفعتہ و قت اُس بحر مکرمت کا نیل مین ڈالا پانی نے اُسکے تئین برابر فرعون کے محل کے درمیان درختون کے پہونچایا لونڈیون نے تابوت لیکر فرعون اور آسیہ کے روبرو پہونچایا جب سر تابوت کا کھولا تو ایک لڑکا صاحب جمال دیکھا کہ اپنے انگوٹھون سے دودھ پیتا تھا فرعون کی بیٹی نے تھوڑا لعاب اُسکا اپنے برص پر لگایا فی الحال مرض جاتا رہا اور نام اُسکا موسیٰ رکھا کہ اُنکی زبان مین موسیٰ پانی کو اور درخت کو کہتے ہین مقلب القلوب نے دوستی حضرت موسیٰؑ کی فرعون اور آسیہ کے دل مین ڈالی ارکان دولت جو اس حال سے خبردار نہ تھے عرض کی کہ یہ وہی لڑکا ہے جو سبب انہدام قصر سلطنت کا ہوگا اسکے قتل مین توقف ایک ساعت نہ کیا چاہیے فرعون کے قبیلے نے نہایت منت سے کہا کہ اسکو ہمکو نفع دیگا اسکو ہم متبنا کرینگے فرعون اُسکے قتل سے درگذرا اور آسیہ نے دائیون کو واسطے دودھ پلانے کے طلب کیا حضرت موسیٰؑ نے کسی کا دودھ نہ پیا آخر حضرت موسیٰ کی خالہ کے بتلانے کے حضرت موسیٰ کی والدہ کو بلایا فی الفور کمال رغبت سے دودھ پینا شروع کیا آسیہ نے اُنکی نوکری مقرر کرکے حضرت موسیٰ کو حوالہ کیا اور کہا ہفتے مین ایکبار قصر دولت مین لایا کرو بعد ایک برس کے آسیہ حضرت موسیٰ کو فرعون پاس لیگئین فرعون نے اپنی گود مین بٹھایا اور پیار کرنے لگا حضرت موسیٰ نے دست تجاوز دراز کرکے داڑھی پکڑکر کھینچی اور کئی بال اکھیڑ لئے نہایت خوشی سے کھلکھلاکر ہنسے فرعون نے غضب مین آکر حضرت موسیٰ کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ نے عرض کی کہ افعال خردسالون کے میزان عقل مین وزن نہین رکھتے ہین مناسب تو یہ ہے کہ اُنکا امتحان کرو کہ اگر یہ فعل قصداً صادر ہوا ہو تو سزا دیجیے والا معاف کیجیے اور واسطے آزمایش کے ایک طشت یاقوت کا اور ایک انگارون کا طلب کیا اور حضرت موسیٰ کے آگے رکھا حضرت تو چاہتے تھے کہ طشت یاقوت مین دست مبارک ڈالین لیکن جبرئیلؑ مین نے اُنکا ہاتھ آگ کے طشت مین ڈالا اور انگارا ہاتھ مین لیکر منھ مین

رکھا چنانچہ تھوڑی سی زبان مبارک جل گئی اور گرہ پڑگئی فرعون نے جب یہ حال دیکھا تب انتقام سے گذرا اور دائی کے حوالہ کیا جب سن مبارک سترہ برس کا ہوا تو آسیہ انکی تربیت مین مصروف ہوئین اور چار سو غلام زرنفتی لباس اور تاج مرصع اور طوق زرین کے حضرت موسیٰ کی ملازمت مین رکھے جسوقت کہ نہایت حشمت اور تجمل سے سوار ہوتے تھے تو لوگ گمان کرتے تھے کہ فرعون کا بیٹا ہے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے ہجرت کرنیکا اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملنے کا

حضرت موسیٰ اپنے ایام دولت مین بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتے تھے اور قبطیون کی تکلیف دینے سے ہمیشہ ملول رہتے لیکن فرعون کے خوف سے دم مارنے کا امکان نتھا اسواسطے ہمیشہ آزردہ خاطر رہتے کبھی کبھی اپنا غم بہلانے کو واسطے سیر کے تنہا نکل جاتے اتفاقاً ایک روز ایک قبطی ایک بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا حضرت موسیٰ نے ہر چند بطریق نصیحت کے فرمایا قبطی نے کچھ التفات نکیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے طاقت ہوکر ایک طمانچہ قبطی کو مارا طمانچہ مارتے ہی وہ ملعون جہنم کو سدھارا جب حضرت کے غصے کا جوش بجھا تو پشیمان ہوکر فرمایا یہ کام شیطان کا ہے اور گھر چلے آئے دوسرے دن بدستور سیر کو نکلے تھے وہی بنی اسرائیل دوسرے قبطی سے دست و گریبان ہورہا تھا بنی اسرائیل کو جھڑکا اور چھڑانے کے واسطے متوجہ ہوے بنی اسرائیل نے تو زور پنجۂ موسیٰ روز اول مین دیکھا تھا بے اختیار بول اُٹھا کہ جیسے تو نے کل قبطی کو مارا ویسے ہی مجکو قتل کریگا قبطی نے بنی اسرائیل کو چھوڑکر فرعون سے یہ احوال عرض کیا فرعون تو قاتل کی تلاش مین تھا اور ہمیشہ حضرت موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اُسوقت بجہۂ قصاص حضرت موسیٰ کو حاضر کرنے کا حکم دیا کہتے ہین جس سُنار نے حضرت موسیٰ کا صندوق بنایا تھا اور علامات سے جانتا تھا کہ یہ وہی شخص موعود ہے حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ نکلنا ہو تو نکلو نہین تو مارے جاؤگے حضرت موسیٰ بے زاد راحلہ تن تنہا شہر سے باہر گئے اور جنگل کی راہ لی اور سات دن تک درختون کے پتے کھاکر ایام گزاری کی سات دن کے نہایت ناتوان ہوکر شہر مدین کے کنوین پر پہونچے اور ایک درخت کے تلے آرام فرمایا بعد ایک ساعت کے گوالی ہزارون بکریان لیکر کنوین پر پہونچے مگر دو لڑکیان اپنی بکریان لیکر علحدہ کھڑی تھین کنوین کے پاس نہ آتی تھین گوالیون نے پانی پلاکر کنوین کے منہ پر پتھر رکھدیا اور لڑکیون کی طرف متوجہ ہوئے حضرت موسیٰ کو آپ رحم آیا پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے فرمایا کہ ہم شعیب پیغمبر کی بیٹیان ہین اور

باپ ہمارا ضعیف اور نابینا ہے اُن لوگون کی بکریون کے پینے سے جو پانی بچتا ہے سو ہم ملا کر چلے جاتے ہین
حضرت موسی نے تنہا اُس پتھر کو کہ بہت گران اور سرپوش کنوین کا تھا دور کیا اور ڈول کھالیں جو ان
بتکلیف کھینچتے تھے اکیلے کھینچکر اُنکی بکریون کو سیراب کر کے رخصت کیا جب صاحبزادیون نے حضرت شعیب
سے موسی کی قوت اور رفتوت کا احوال بیان کیا حضرت شعیب نے اُنکی ملاقات کے مشتاق ہو کر ایک
صاحبزادی کو واسطے بُلانے کے بھیجا جب حضرت موسی تشریف لے گئے تب حضرت شعیب نے نہایت تعظیم
کی اور احوال پوچھا بعد دریافت حال کے نہایت دلجمعی کی اور اُس ظالم کے پنجے سے نجات پانے کی
خوشخبری دی اور سفرہ ضیافت اُنکے آگے کھینچا حضرت شعیب نے جو نشان دولت و اقبال کی حضرت
موسی کی پیشانی سے معلوم کین اپنی دختر نیک اختر اُنکے نکاح مین مقرر کر کے آٹھ برس خدمت شبانی کی
اُنکے ذمہ بعوض مہر کے مقرر کر کے فرمایا اگر دس برس پورے کروگے تو تمھاری طرف سے احسان ہے
حضرت موسی نے بخوبی تمام قبول کیا حضرت شعیب نے فرمایا کہ گھر مین جاؤ اور ایک لاٹھی اُن لاٹھیون
مین سے جو پیغمبرون سے ہمکو میراث مین ملی ہے لے آؤ جب حضرت موسی گھر مین گئے تو اندھیرے مین لاٹھی
آدم کی جو بہشت سے لائے تھے خود بخود حضرت موسی کے ہاتھ مین آئی جب حضرت شعیب نے بسبب ضعف
بصارت کے اُسکو ہاتھ سے چھُوا تو فرمایا کہ دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئے اور ہر بار وہی لاٹھی ہاتھ
مین آئی حضرت شعیب نے جانا کہ یہ شخص خلعت نبوت سے اور شرافت رسالت سے مشرف ہوگا فرمایا کہ
اِس لاٹھی سے غافل مت ہو جو بڑے کام آویگی جب موسی نے آٹھ برس تک بموجب شرط کے خدمت کی
اور دو برس زیادہ اپنی طرف سے خدمت مین حاضر رہے بعد اسکے رخصت چاہی حضرت شعیب نے اُنکو اور
بی بی صفورا کو جو اُنکا قبیلہ تھا رخصت دی جب حضرت موسی مع اہل و عیال اور اپنی بکریون کے روانہ ہوئے اور
پانچ منزلین طے کین چھٹے روز وادی سینا مین پہونچے اور ایک ابر سیاہ اور نہایت سردی ظاہر ہوئی بضرورت
وہان مقام کیا اور سردی کی شدت سے ہر چند چقماق جھاڑی آگ نہ نکلی بعد ایک لحظے کے جو جنگل کی طرف
نگاہ کی تو طور سینا کی طرف سے روشنی نظر آئی لاٹھی ہاتھ مین لیکر آگ لینے کو روانہ ہوے اور اپنی اہل سے کہا
کہ تم ٹھہرو شاید مین تمھارے واسطے آگ لاؤنگا یا آگ کے پاس کسی راہبر کو پاؤنگا کہتے ہین کہ وہ آگ حضرت
موسی کے فرودگاہ سے بارہ فرسنگ تھی جب حضرت موسی اپنی قوت روحانی اور کمال نفسانی سے جلد
اُسکے نزدیک پہونچے دیکھتے کیا ہین کہ آتش شفاف بے دود سبز درخت کی شاخون سے نکلکر آسمان کی

طرف بلند ہوتی ہے اور لحظہ بلحظہ آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی اور تازگی زیادہ ہوتی جاتی ہے حضرت موسیٰ حیران کھڑے دیکھتے ہین اور اس فکر مین ہین کہ مین کس طرح سے تھوڑی آگ لون آخر کئی لکڑیان سوکھی پیدا کرکے اُنکو باندھا جب درخت کے پاس لکڑیان سلگانے کو متوجہ ہوے پھر آگ اوپر چلی گئی اسی طرح کئی بار معاملہ ہوا نہایت متفکر ہوے اس عرصہ مین ایک ایسی آواز سنی کہ کبھی نہ سنی تھی کوئی کہتا ہے اے موسیٰ حضرت کلیم نے جواب دیا لبیک لبیک ہر چند ادھر اُدھر دیکھا پر کوئی نظر نہ آیا جب تین بار آواز سنی تب فرمایا کہ اے منادی احسان تو کون ہے جو آواز تیری سنتا ہون اور تجکو نہین دیکھتا ہون اس مین ایک ندا سنی کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَنَا رَبُّکَ یَا مُوْسٰی حضرت موسیٰ سجدے مین گرے اور عرض کی کہ خداوندا یہ کلام تیرا ہے یا تیرے رسول کا خطاب ہوا یہ کلام کلام میرا ہے اور یہ نور نور میرا ہے اور مین پروردگار عالم ہون اے موسیٰ آگے آؤ اس بات کے سننے سے خوف اور بیم حضرت کلیم کے مزاج پر غالب ہوا اور سب اعضا کانپنے لگے اور زبان بیحرکت ہوئی اور مرغ ہوش نے آشیانہ دماغ سے پرواز کی بہزار حیلہ لاٹھی ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوے اور ایک فرشتے نے بموجب حکم الٰہی کے موسیٰ کی مدد کرکے درخت تک پہونچایا جب نزدیک درخت کے ارادہ کیا تو حکم ہوا اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی یعنی مین تیرا رب ہون اپنی جوتیان نکال تحقیق تو وادی مقدس مین ہے جسکا نام طوی ہے حضرت موسیٰ پر عنایت الٰہی ہوئی اور خلعت نبوت کا پہنایا اور علم و معرفت کے نور سے اُنکے دل کو آراستہ کرکے فرمایا اَخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی یعنے مین نے تجکو برگزیدہ کیا پس سُن تو جو وحی کی جاوے **فائدہ** جب چاہا کہ حضرت موسیٰ کو واسطے رسالت کے فرعون پاس بھیجین پہلے معجزات روشن اور کرامتین عنایت کین جو طبیعت کو عادت ہوجاوے اللہ تعالےٰ نے پوچھا کیا ہے تیرے ہاتھ مین اے موسیٰ عرض کی کہ میری لاٹھی ہے اُسپر تکیہ کرتا ہون اور واسطے بکریون کے پتے جھاڑتا ہون اور میرے تئین اس مین بہت حاجتین ہین حق تعالیٰ نے کہا لاٹھی پھینک دو جب اُسکو ہاتھ سے پھینکا تو وہ لاٹھی ایک اژدہا نہایت مہیب صورت بنکر ہر طرف حرکت کرنے لگا حضرت موسےٰ خوف سے بھاگے تب خطاب ہوا کہ پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس خطاب کے سنتے ہی حضرت موسیٰ کا دل قوی ہوا اور اُسکو پکڑ لیا بدستور پھر لاٹھی ہوگئی بعد اسکے معجزہ دوسرا واسطے تسکین خاطر کے عنایت کیا اور فرمایا کہ ہاتھ اپنا جیب مین ڈال کر نکال جب ہاتھ نکالا تو روشنی اُسکی آفتاب کے نور پر غالب ہوئی جب حضرت موسیٰ کو اُن معجزون کے دیکھنے سے اطمینان خاطر ہوا تب حکم صادر ہوا کہ اب تمکو ہمنے اپنی

رسالت

رسالت سے مشرف کیا فرعون کے پاس جاؤ وہ گمراہ ہے حضرت موسی نے عرض کی کہ میری زبان مین لکنت ہے
اور میرا بھائی ہارون مجھ سے فصیح اللسان ہے اُسکو میرے ساتھ شریک کر اور میرا وزیر بنا اور گرہ میری زبان کی
کھول دے حکم ہوا کہ عرض تیری قبول ہوئی اور ہارون کو بھی ہمنے شرافت رسالت عنایت کی اور تیرا شریک
اور مددگار کیا پھر حضرت موسے نے عرض کی کہ مین نے اُنکا ایک آدمی قتل کیا ہے مین ڈرتا ہون کہ اُسکے عوض
مین مجکو قتل کرینگے ندا ہوئی کہ تجکو ہمنے اپنا رسول بنایا ہے برگزیدہ کیا خاطر جمع رکھ کہ فرعون اور اُسکے
لوگ تجپر ظفریاب نہوینگے اپنے دل کو مضبوط رکھ حجت قوی تجکو عنایت ہوگی پھر حکم ہوا کہ تم دونون بھائی
جاؤ اور رسالت کا پیغام بجا لاؤ اور ساتھ کلام نرم اور گفتگوے ملایم کے نصیحت کرو اور کہو کہ ہاتھ بنی اسرائیل
کے ظلم سے کوتاہ کرو اور ظلم کی راہ مت چلو اور دین مستقیم اختیار کرو حضرت موسی بالبا لامصر کو روانہ
ہوے اور اللہ تعالے نے اُنکے عیال کو مع مال واسباب بحرمت تمام اُنکے پاس پہونچایا

بیان حضرت موسی کے مصر مین پہونچنے کا اور بشرکت حضرت ہارون کے فرعون کے پاس جانیکا

نقل ہوا کہ جب حضرت موسی مصر کے نزدیک پہونچے تب اللہ تعالی نے حضرت ہارون پر وحی نازل کی اور بھائی کے
حال سے مفصل خبر دی اور استقبال کا حکم کیا اُسی روز حضرت ہارون شہر سے باہر گئے اور موسی کو ساتھ لیکر فرعون
کے دربار مین گئے اور چند روز مقام کیا کسی کو مقدور اور جرأت نتھی کہ احوال اُنکا فرعون کے حضور مین ظاہر کرے
آخر ایک شخص جو فرعون کا مسخرہ تھا اُسنے اُنسے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا جاے ہے اور تم یہان کس واسطے
آئے ہو حضرت موسی نے فرمایا یہ محل فرعون کا ہے اور سب ہم مخلوق اور بندے خداوند زمین و آسمان کے
ہین اور ہمکو خدا نے فرعون کے پاس بطریق رسالت کے بھیجا ہے اُس مسخرے نے فرعون سے جاکر عرض کی
کہ آج ایک سخن عجیب لایا ہون کہ اُسکی ہیبت سے شیرون کا جگر پھٹتا ہے جرأت عرض کرنیکی نہین رکھتا فرعون
نے کہا وہ کیا ہے وہ بولا کہ دو شخص تمھارے محل کے دروازے پر بیٹھے ہین کہ اُنکی ہیبت سے شیرون کا پتہ
پانی ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ تمھارے سوائے دوسرا خدا ہے کہ پیدا کرنے والا زمین و آسمان کا اور پروردگار عالم
وہ ہے فرعون نہایت غصہ ہوا اور دونون کو حضور مین طلب کیا دیکھا کہ ایک پشمینہ پوش ہے اور عصا ہاتھ
مین نعلین پاؤن مین غریب صورت ہے دیکھتے ہی پہچانا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے فرمایا موسی ابن عمران
فرعون نے کہا سوال میرا اس بات سے نہین ہے پھر کہا مین بندہ ہون بندگان خدا سے فرعون نے کہا
مناسب تیرے حال کے تو یہ ہے کہ تو کہے مین بندہ ہون بندگان فرعون سے اور پرورش یافتہ ہون اُسکی نعمت کا

اے موسیٰ تو وہی ہے کہ مین نے تجھے پالا پرورش کیا اور تو نے کفران نعمت کی اور علاوہ اسکے ایک کام ایسا کر بھاگا ہے کہ تو ہی خوب جانتا ہے اب یہ منصب اعلیٰ تو نے کہان سے پایا کہ مجھے نصیحت کرنے آیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مین نے ایک گھونسا تا دیا مارا تھا یہ معلوم نہ تھا کہ وہ مرجاویگا اور اس طرح کے مارنے سے تو قصاص لازم نہین آتا ہے اور تو بسبب عداوت اصلی کے اپنی ہمت کو میرے قتل پر مصروف رکھتا تھا اور مجکو تیرے مقابلہ کی تاب نہ تھی اسواسطے بھاگ گیا اور اب اللہ تعالیٰ نے مجکو اپنا رسول کرکے تیری دعوت کے واسطے بھیجا ہے اور میرے بھائی ہارون کو نبوت مین میرا شریک کیا ہے اور عجب ہے کہ تو ایک کافر کے مارنے سے مجکو سرزنش کرتا ہے اور چار سو برس سے بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتا ہے اور انواع واقسام کے ظلم پر روا رکھتا ہے اب مناسب یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت کا اور میری نبوت کا اقرار کر اور بنی اسرائیل کو میرے سپرد جب مباحثہ اور مناظرہ حضرت موسیٰ کا فرعون سے بہت ہوا اور مجمع عظیم ہوا فرعون نے کہا کہ اگر تو سوائے میرے دوسرے کی عبادت کریگا تو مین تجکو قید کرونگا اور مروا لونگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تجکو مجیر دسترس نہوگا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے تئین حجت ظاہر اور دلیل قاہر عنایت کی ہے فرعون نے کہا کہ اگر سچا ہے تو بتلا حضرت موسیٰ نے عصا کو پھینکا فی الفور اژدہاے عظیم بنگیا اور آنکھین مانند مشعل کے روشن ہوئین اور منھ سے شعلے نکلنے لگے اور دانتون کے پیسنے کی آواز مہیب لوگون کے کانون مین پہونچی اور مانند شیر مست کے غرانے لگا اور جس چیز پر گذرتا تھا اُسکے ٹکڑے کرتا تھا جس چیز پر اُسکا دم پہونچتا تھا جل جاتی تھی فرعون مارے ہیبت کے تخت سے گر پڑا اور تخت کا پایہ پکڑکے فریاد کرنے لگا کہ اگر تو اس بلا کو دفع کریگا تو مین تیری نبوت قبول کرونگا اور بنی اسرائیل پر تعدی نکرونگا جب حضرت موسیٰ نے اُس اژدہے کے منھ مین ہاتھ ڈالا تو بدستور سابق لاٹھی ہوگئی پھر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ایک حجت روشن اپنی نبوت پر دوسری رکھتا ہون فرعون نے کہا وہ کیا ہے حضرت موسیٰ نے ہاتھ جیب مین ڈال کر باہر نکالا اُسکی روشنی سے سب کی آنکھین خیرہ ہوئین کوئی تاب یدبیضا دیکھنے کی نلاسکا اسواسطے کہ شعاع اُسکی آفتاب پر فوق تھی سب فرمان جاہی حضرت موسیٰ نے پھر جیب مین ہاتھ ڈالا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا فرعون نے کہا آج تم اپنے گھر جاؤ ہم تمھارے مقدمے مین تجویز کرینگے نقل ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا اگر مین تیری دعوت قبول کرون تو میرے تئین کیا جزا ملے گی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تو ایک چیز بجالائے تو مین اُسکے عوض مین چار چیزین تجکو دونگا فرعون نے کہا تمھاری خواہش کیا ہے فرمایا کہ مطلب میرا یہ ہے کہ

عمارت

عبادت کر اس خدا کی کہ سوا اُسکے خدا دوسرا نہیں ہو پھر پوچھا کہ وہ چار چیزیں کون سی ہیں حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اول یہ ہو کہ میں دعا کرونگا کہ حق تعالیٰ تیرے تئیں جوانی بخشے گا کہ کبھی بوڑھا نہو گا دوسرے ہمیشہ بادشاہی بخشے گا کہ کوئی تیرے ہاتھ سے نہ لے سکے گا تیسرے تندرست رہیگا کہ کبھی بیمار نہ ہو گا چوتھے آخرت میں بہشت دائما تیرے نصیب ہو گی فرعون نے کہا بعضے عقلا سے مصلحت کر کے جواب دونگا اول تو بی بی آسیہ سے کہا اُنھوں نے جواب دیا کہ ایسی نعمتوں کو کوئی عاقل ہاتھ سے نہیں دیتا ہے توقف ایمان لاؤ پھر باہر نکلکر ہامان وبیسر وسامان سے پوچھا وہ بولا عجب بات ہو کہ اب تلک مسند عزت الوہیت پر بیٹھا تھا اب عبودیت اور ذلت اختیار کرتا ہے اب تلک لوگ تیری عبادت کرتے ہین اور اب تو اوروں کی عبادت کریگا فرعون نے ہامان کے اضلال سے موسیٰ کی فرمانبرداری سے انکار کیا اور ارکان دولت کو بلا کر کہا کہ یہ شخص اپنے جادو سے ہمارا ملک لینا اور ہمکو نکالنا چاہتا ہو تمھاری کیا صلاح ہو سب نے کہا بڑے بڑے جادوگروں کو بلاؤ اور موسیٰ سے مقابلہ کرواو رجب وہ غالب ہو جاوینگے تو حق اور باطل ظاہر ہو جائیگا فرعون نے حکم دیا کہ تمام اپنے ملک کے جادوگر حاضر کرو چنانچہ تھوڑے عرصے مین بہتر ہزار جادوگر فرعون کے دربار مین حاضر ہوئے فرعون نے اُنکو نوازش خسروانہ سے امیدوار کیا اور حکم فرمایا کہ عید کے دن صحراے عیدگاہ مین سب حاضر ہون اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ اُنکے انبوہ سے صحرا اور کوہ آدمیون سے بھر گیا جادوگرون نے اُس صحرا مین ستر ہزار لاٹھیان اور رسیان بصورت سانپون کے شعبدے کی بنائین اور اُس میدان مین رکھین اور حضرت موسیٰ کے آنے کے منتظر بیٹھے ناگاہ حضرت کلیم اور ہارون رسول کریم تشریف لائے اول حضرت موسیٰ نے اُن ساحرون کو نصیحت کی ساحرون نے جو حسن مقال اور کیفیت احوال حضرت موسیٰ کا سنا ترددو حیران ہوکر کہ یہ صورت باسعادت اور شکل بادولت تو مانند جادوگرون کے نہین ہو بہرحال بولے اے موسیٰ اگر تو ہمپر غالب ہو گا تو ہم تیری متابعت کرینگے لیکن بعزت فرعون امید ایسی ہو کہ ہم غالب ہوونگے موسیٰ سے کہا کہ تم پہلے اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالین حضرت نے کمال بے پروائی سے فرمایا کہ تمھین ڈالو جب اُنھون نے اپنے شعبدون کو ڈالا آفتاب کی گرمی سے وہ موتین جو موم کر کے پارے سے بھری تھین حرکت کرنے لگین لوگ اُنکو سچ مچ زندہ سمجھ کر ڈرنے لگے جب حضرت موسیٰ نے بحکم ملک علام اپنے عصا کو پھینکا اژدہاے عظیم بنگیا اور کف منہ سے نکلنے لگے اور اُن ستر ہزار شعبدون کو ایسا نگل گیا کہ اُنکا نام ونشان باقی نرہا اور مانند رعد کے گرجتا تھا لوگ نکا مارے ڈر کے کلیجہ پانی ہوتا اور پتھر اور اینٹ جو سامنے آتا تھا اُسکو چبا جاتا تھا اور بعد اُسکے منہ پھیلا کر فرعون کے تخت کی

طرف متوجہ ہوا فرعون اسکی ہیبت سے بھاگا اور خلقت ایک دوسرے پر گرنے لگی اس صدمہ سے پچیس ہزار آدمی پامال ہوکر صدم کو چلے گئے اور قیامت کا شور اُس صحرا مین برپا ہوا جب موسی نے اُس اژدہے پر ہاتھ ڈالا بدستور عصا ہوگیا جب صدق موسی وہارون کا جادوگرون پر روشن ہوا بے توقف سجدے مین گرے اور مسلمان ہوگئے جب فرعون اُنکے اسلام سے خبردار ہوا تب اُنکو بُلا کر بہت ڈرایا اور کہا کہ اگر اُس دین سے بیزار نہوگے تو سب کا ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پانون کاٹ کر سولی پر چڑھاؤنگا لیکن تصدیق ایمانی اُن مومنان صادق کے دل مین ایسی جم گئی تھی کہ اپنا مرنا قبول کیا دین سے نہ پھرے اور بی بی آسیہ نے بھی اپنا ایمان ظاہر کیا اور دلائل نبوت حضرت موسی کے بیان کیے فرعون کے دل مین تو بسبب تربیت حضرت موسی کے انکی طرف سے دل مین کینہ تھا ہی اُس مظلومۂ بے گناہ کو بھی نہایت عذاب سے شہید کیا اور بعد اُسکے بنی اسرائیل پر بہت اذیت اور سختی شروع کی اُنھون نے حضرت موسی سے عرض کی کہ تمھارے تشریف لانے سے پہلے اپنے باپ دادون سے آپکی نبوت کی خوشخبری سنی تھی کہ بعد نبوت کے ہم نجات پاوینگے اسواسطے فرعون کی اذیت اُٹھانے مین صبر کرتے تھے اور آپکی امید پر جیتے تھے اب جو تم تشریف لائے تب بھی ہمارا دکھ نہ مٹا بلکہ تمھارے سبب سے بنسبت سابق کے زیادہ عذاب ہونے لگا اب ہمکو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس ملک سے ہجرت کرجائین یا رہین حضرت موسی نے اُنکو دلاسا دیکر فرمایا کہ عنقریب تمھارے دشمن ہلاک ہوینگے اور خدا تمکو اس زمین کا مالک بنا ویگا جب حضرت موسیٰ کی قوم فرعون کی متابعت سے ناامید ہوئی تب اللہ تعالی سے دعا مانگی اسواسطے اللہ تعالے نے اُنپر پے در پے بلائین نازل کین اور دو تین سال تک قحط پڑا بعد اسکے طوفان ظاہر ہوا بعضے علما کہتے ہین طوفان پانی کا تھا اور بعضے فرماتے ہین کہ طاعون تھا کہ سات روز کے عرصہ مین ستر ہزار قبطی ہلاک ہوگئے پھر سات روز تک لشکر ملعون کے کھیتون پر مسلط ہوا کہ میوہ اور کھیت اور پوست درخت کے سب کھا گئے اور تمام اسباب زندگانی کا نابود کردیا ہر بار جب آفت نازل ہوتی تو توبہ کرتے جب حضرت موسی کی دعا سے دفع ہوتی تو پھر کفر کی راہ پر قائم ہوجاتے بعد اُسکے قمل کی بلا مین پھنسے یعنے جُوں کے بچے اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ تمام مکان اور فرش اور باسن وطعام ولباس مین اور آنکھون مین اور منھ مین سب جگہ مین محیط تھے اِس مصیبت کے دفع کرنے کے بعد سرکشی زیادہ کرنے لگے تو اللہ تعالے نے دریاے نیل کا پانی قبطیون پر خون کردیا چنانچہ ایک پیالہ مین بنی اسرائیل جو پیتا تھا تو آب صاف تھا اور قبطی کی طرف خون ناب تھا نقل ہے کہ ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کی عورت سے بنست بولی کہ اے بہن مین پیاس سے مرتی ہون تو اپنے منھ مین کلی لیکر میرے

منھ میں ڈال دے جب پروسن نے نکالی اُسکے منھ میں ڈالی فی الفور خون خالص ہوگیا نعوذ باللہ من غضبہ بعد اس بلا کے دفع ہونے کے پھر سرکشی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے چھوٹے مینڈکوں کا لشکر دریائے نیل سے بھیجا کہ فرش اور کپڑے اور کچی پکا کھانا اور لباس اور خوابگاہ میں سب مینڈک ہی مینڈک ہوگئے غرض یہ سب آفتیں دیکھتے تھے اور ایمان نہ لاتے تھے بلکہ زیادہ ایذا پر مستعد ہوتے تھے جب وحی الٰہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی کہ تم اپنی تمام قوم کو مصر سے باہر لیجاؤ اور دریائے نیل پر مقام کرو

بیان حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا اور فرعون کے غارت ہونے کا

جب بنی اسرائیل واسطے تیاری اسباب سفر کے مشغول ہوئے اکثر زیور قبطیوں کا شادی کے حیلے سے عاریۃً مانگا مال کثیر بے مشقت اُنکے ہاتھ لگا اور آدھی رات کے وقت مصر سے باہر نکلے تمام مال و اسباب و اہل و عیال ہمراہ لیا اور ایک منزل پر مقام کیا صبح کو قبطی خواب سے اُٹھے تو ایک بنی اسرائیل کا اثر نہ پایا اور اپنے مال کے ضائع ہونے سے دیوانوں کی طرح شور و غل مچانے لگے اور واویلا کرنے لگے صورت حال فرعون سے جاکر عرض کی فرعون نے تمام لشکر کو جمع کرنیکا حکم دیا چاہا کہ اُسی روز تعاقب بنی اسرائیل کا کرے لیکن اُس روز قدرت خدا سے سب قبطیوں کے گھر ایک ایک لڑکی بالکرہ بمرگ مفاجات مرگئی اسواسطے توقف ہوا دوسرے دن دسویں تاریخ محرم کی فرعون لشکر جرار لیکر حضرت موسیٰ کے پیچھے روانہ ہوا اور چھ ساعت دن چڑھا کہ مقدمہ لشکر فرعون کا موسیٰ کے نزدیک پہونچا بنی اسرائیل نے نہایت بیقراری سے عرض کی کہ یا نبی اللہ دشمن آپہونچا ہم بیشک گرفتار ہونگے اسواسطے کہ پیچھے سے تو آتش شمشیر ہے اور آگے دریائے مواج ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو نصرت کا وعدہ دیا ہے وعدہ اُسکا سچا ہے تم غمگین مت ہو عنقریب کشایش ہوگی اُسی حال میں جبرئیل وحی لیکر نازل ہوئے اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ یعنے مار تو اپنی لاٹھی سے دریا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے دعا مانگی اور بعد اسکے عصا سے دریا کو مارا اُس قادر ذوالجلال کے حکم سے فی الفور دریا ٹھہر گیا اور بارہ کوچے بشمار اسباط بنی اسرائیل کے بنگئے پانی مانند بارہ طاقوں کے درمیان ہوا کے قایم ہوا نسیم عنایت چلنے لگی آفتاب لطف نے دریا کے قعر کو فی الفور سوکھا دیا بنی اسرائیل ہر ایک سبط ایک ایک کوچے سے پیٹھے اور بسبب لطافت پانی کے نہایت صفائی سے ہر ایک سبط کے دوسرے سبط کے حال کو دیکھتے باتیں کرتے جاتے تھے حضرت موسیٰ کنارہ دریا پر اتنا کھڑے رہے کہ تمام صغیر و کبیر دریا کے اندر آپہونچے بعد اُنکے حضرت موسیٰ بھی روانہ ہوئے اور بقدر چار ساعت نجومی کے اُس بحر ہائل کے ساحل نجات پر پہونچے فرعون جب وہاں

پہونچا اور دریا کو اس حال مین دیکھکر مارے ہیبت کے کانپنے لگا اور اللہ تعالی کی قدرت سے معجزہ موسے کا
دیکھکر فکر کے دریا مین ڈوبا اور چاہا کہ مصر کو پھر جاؤن یا متابعت موسی کی کرون ہامان سے جب مشورت کی تو
اُس ملعون نے اُسکو اس نیت سے باز رکھکر کہا کہ اتنی مدت بادشاہی کی اور مرتبہ خدائی کو پہونچا اب شرم نہین
آتی کہ بنی اسرائیل جو اپنے جادو سے دریا کے پار گئے ہین اُنکا دین قبول کرے یا مصر کو پھر جاوے اور تیرے
تئین یہ عار لاحق ہو یہ دریا تو تیری ہی ہیبت سے ایسا قائم ہو رہا ہے جلد اپنے تئین بنی اسرائیل تک پہونچا
اور اپنا بدلا لے فرعون بے عون ہامان کے لفوات اور ہذیان سنکر راہ راست سے بیراہ ہوا اور گھوڑا دریا
مین ڈالا تمام لشکر اُسکی متابعت سے دریا مین بیٹھا جب ادنی اعلی صغیر وکبیر دریا مین داخل ہوے اور مقدمہ لشکر
قبطیون کا کنارے سے قریب پہونچا تب خدا کے حکم سے اجزا پانی کے ملنے لگے اور دریا جیسا تھا ویسا متصل
ہوگیا اور سبکو یکبارگی ہلاک کرکے پانی کی راہ سے آگ مین پہونچا یا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسول اللہ
جب بنی اسرائیل نے مخلصی پائی اور قبطی بعد غرق کے پانی کے منھ پر آئے بنی اسرائیل نے اپنی دشمنون کو اس حال
مین دیکھکر شکر خدا کا کیا اور حضرت موسی کی نبوت کے زیادہ معتقد ہوے بعد اُسکے قبطیون کی لاشون پر دوڑکر
لاکھون روپے کا لباس اور زیور اُتارا حضرت موسی نے ہر چند منع کیا کہ اُس مال پر جو نکلنے کی شب تنگ نائے
تھے قناعت کرو وہ ہرگز باز نہ آئے اِس بیفرمانی کی نحوست سے آخر گوسالہ پرستی کی بلا مین گرفتار ہوے
چنانچہ تفصیل اُسکی معلوم ہوگی پھر حضرت موسی نے یوشع بن نون کو چوبیس ہزار آدمیون سے مصر کو بھیجا
اُنھون نے جاکر تمام خزانے اور اموال اُنکے جو اُٹھانے کے لائق تھے جمع کرکے حضرت موسی کے حضور مین بھیجے
اور باغ املاک ضبط کیے اور ایک شخص کو قبطیون مین اُنکی باقی جماعت پر حاکم بناکر حضور مین پھر گئے

ذکر حضرت موسیٰ کے کوہ طور پر جانے کا اور تورریت لانے کا اور سامری کے گوسالہ بنانیکا

بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسی سے عرض کی تھی کہ ہمارے تئین علیحدہ شریعت چاہیے جو اُسکے موافق
عمل کرین اور رضاے الٰہی کی حاصل کرین حضرت موسی نے جناب الٰہی مین مناجات کی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آؤ
اور تیس روزے رکھو جب تمھاری خواہش میسر ہوگی اور مقصود حاصل ہوگا حضرت موسی نے قوم کو نصیحت کی
اور حضرت ہارون کو خلیفہ کیا کہ میرے آنے تلک عبادت اپنی مین مشغول رہو مین امیدوار ہون کہ خدائی شریعت
عنایت کریگا بعد اُسکے جو موسی قوم سے جدا ہوکر ستر آدمی رؤساے بنی اسرائیل کے ہمراہ لیکر گئے اور کوہ طور مین
معتکف ہوے اور ایک مہینے تک روزے رکھے پھر حضرت جبرئیل نے نازل ہوکر حکم دیا کہ دس اور روزے رکھو جب

وعدہ سے زیادہ دن گذرے بنی اسرائیل مضطرب ہوے اور آپس مین تجویز کرنے لگے سامری نے کہا کہ حضرت موسیٰ تم سے رنجیدہ ہو کر گئے ہین تمنے اُنکے حکم سے برخلاف قبطیون کے اثاثون پر سے مال اُتار کر متصرف ہو اور اُنکے منع کرنے سے باز نہ آئے اسواسطے کنارہ کیا کہ تمھاری بیفرمانی کی شامت سے عذاب نازل نہو اگر مال سے دست بردار ہو تو شاید تمسے خوش ہون اُنھون نے جو مال لائق جلانے کے تھا سو جلایا اور جو گلانے کا تھا سو سامری کے حوالے کیا کہ وہ زرگری کے ہنر سے واقف تھا سامری نے تمام سونا چاندی گلا کر ایک گوسالہ یعنے گاے کا بچہ ڈھال کر بنایا اور حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کی خاک جو فرعون کے ڈوبتے وقت اُسنے لی تھی وہ گوسالہ کے پیٹ مین ڈالی اُسی وقت وہ گوسالہ آواز کرنے لگا سامری نے کہا کہ یہ تمھارا اور موسیٰ کا خدا ہے اسکی عبادت کرو اور اس سے حاجت مانگو وہ موسیٰ کو اور تمھارے سردارون کو پیدا کر دیگا وہ بیوقوف اُسکی بات پر دھوکا کھا کر گوسالہ کو لگے پوجنے اور سجدہ کرنے مگر بارہ ہزار آدمی اس حرکت بد سے اُنکو منع کرتے تھے اور ملامت کرتے تھے اور حضرت ہارون نے ہر چند نصیحت کی مفید نہ پڑی اور حضرت موسیٰ کو اس بات سے خبر نہتھی جب چالیس دن پورے ہوے تو ایک بڑا تاریک پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ نظر سے غائب ہوے اللہ تعالیٰ نے اُنکو اپنے کلام سے مشرف کیا اور دس تختے توریت کے عنایت کیے جب حجاب اُٹھ گیا تو قوم نے کہا ہمنے تو یہ شقت اسواسطے کی تھی کہ ہم بھی کلام الٰہی سنین اور سب قوم کے روبرو گواہی دین پھر حضرت موسیٰ نے عرض کی اور اُسی وقت ایک بادل رقیق پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کو مع ستر آدمیون کے چھپا لیا اور اُن سب نے کلام الٰہی سُنا جب پردہ اُٹھا تو آپس مین جھگڑنے لگے کہ ہم فقط کلام سننے سے ایمان نہ لائینگے جب تک کلام کرنے والے کو نہ دیکھین گے حضرت اُنکی بدگمانی اور بد اعتقادی سے متعجب اور حیران ہوے اُس وقت ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور زلزلہ شروع ہوا اور بجلی کڑکنے لگی سب طالبان دیدار فی الفور ہلاک ہو گئے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی خداوندا تو ہی گمراہ کرنے والا ہے اور تو ہی ہدایت دینے والا ہے اگر تو نے اُنکو طمع کلام سنانے کا نہ دیا ہوتا و جرأت دیدار کی نہ کرتے اور چاہتا تو اُس سے آگے مجکو اور اُن سب کو ہلاک کر دیتا اور اب اگر مین تنہا قوم مین جاؤنگا اُنکے خون کی تہمت مجپر کرینگے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا قبول کر کے انکو پھر زندہ کیا سب نے اپنے گناہ سے استغفار کیا اور موسیٰ کی نبوت پر تصدیق کی وہان سے نصیحت ہو کر جو قوم مین پہونچے تو یہان عجب تماشا دیکھا کہ گوسالے کے آگے دھول بجتا ہے اور لوگ ناچتے ہین اور سجدہ کرتے ہین حضرت موسیٰ پر جو غصے نے غلبہ کیا تو لوحین توریت کی ڈال دین اور بھائی پر عتاب کیا

اور انکی ڈاڑھی اور سر کے بال کھینچے اُنھون نے عذر کیا کہ بھائی مجھپر رحم کرو اور میری ڈاڑھی اور سر کے بال نکھینچو میں نے اُنکی نصیحت مین قصور نہ کیا اُنھون نے مجکو ضعیف سمجھ کر میری نصیحت نہ مانی اور قریب تھا کہ مجکو مار ڈالین جب حضرت موسیٰ کا غصہ تھما اور اُنھون نے توریت کی اُٹھالین اور گوسالہ پرستون سے کہا کہ خدا نے تمکو کتاب عنایت کی اور اپنا عہد تمنے نہ نبھایا اور برخلاف حکم خدا اور حکم نبی تم عمل مین لائے سب نے کہا کہ ہمکو سامری نے گمراہ کیا جب سامری سے پوچھا تو وہ بولا کہ میرا نفس امارہ مجکو اس بات پر لایا حضرت نے فرمایا کہ مین تجکو جان سے نہین مارتا لیکن جب تک تو اس جہان مین زندہ رہے خدا کرے تیری کسی سے آشنائی نہ ہو اور کوئی بندہ تیرے ساتھ مصاحبت نکرے اور عاقبت مین تجکو خدا عذاب جہنم نصیب کرے پھر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے عفو تقصیر چاہا حکم الٰہی ہوا کہ توبہ تمھاری یہ ہے کہ جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی ہے سب اپنے زانو بیٹھ جائین اور جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی وہ اُنکو قتل کرین اس حکم کو سنکر سب بیقرار ہوے اور بہت لوگ منکر ہوے کہ ہمنے تو پرستش گوسالہ کی نہین کی ہم کا ہیکو اپنے تئین قتل کرین حکم آلہی ہوا کہ اس گوسالہ کو برادہ کرکے ہوا مین خاک بنا کر دریا مین پھینکو اور تم سب لوگ پانی اس دریا کا پیو سب نے پانی پیا جنھون نے گوسالہ نہین پوجا تھا اُنپر کچھ علامت ظاہر نہین ہوئی اور جو گوسالہ پوجنے والون کی زبان پر زرد نقطے پیدا ہوگئے اور رنگ سب کا زرد ہوگیا جب اُن سب نے کفن پہنے اور وصیتین کین اور قتل گاہ کو روانہ ہوے عجب سوقت کا عالم تھا کہ ایک جہان درہم برہم تھا نالہ و شور و گریہ و زاری بنی اسرائیل مین شروع ہوئی اور ایک ابر سیاہ پیدا ہوا تا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور باپ بیٹے پر اور بیٹا باپ پر رحم نکرے جب قتل عام ہوا اور ہزارون آدمی کا تیغ سے انتقام ہوا تب حضرت موسیٰ و ہارون نے جناب الٰہی مین عاجزی کی پھر توبہ قبول ہوئی اور قتل سے امان پائی

احوال قارون کے خسف ہونے کا

کہتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور ایسا حسین تھا کہ لوگ اُسکو منور کہتے تھے اُسنے حضرت موسیٰ سے علوم عجیب سیکھے تھے اُسمین سے علم کیمیا تھا جب یہ علم اُسکو ملا تو کثرت اُسکے مال کی اس درجہ کو پہونچی کہ چالیس خچر اُسکے خزانہ کے صندوقون کی کنجیان لیکر چلتے تھے جب حضرت موسیٰ نے اُسکو زکوٰۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہزار دینار سے ایک دینار زکوٰۃ دیا کرے اُسنے شقاوت کی راہ اختیار کی اور مجادلہ شروع کیا اور موسیٰ کی تابعداری سے بالکل طریقہ سرکشی کا شروع کیا اور سواری کے وقت ہزار جوان بلباس عمدہ اور جواہرات سے مرصع اور تین سو لونڈیان ماہرو غنیرہ ساتھ اور اس قیمتی کے خلخال اور تاج مرصع کے ہمرکاب چلتی تھین اور لوگ اُسکا تجمل دیکھ کر کہتے تھے

اسے کاشکے جو وہ ہمارے تئین ملتا جو قارون کو ملا ہے جب حضرت موسی نے واسطے ادا ے زکوۃ کے تاکید کی تب
اُسنے بنی اسرائیل کے جاہلون کو جمع کر کے کہا کہ تم سب باتون مین تابعداری موسی کی کرتے ہو اور اُسکا حکم تم پر جاری
ہے اب وہ چاہتا ہے کہ زکوۃ کے بہانے سے تمھارا مال لیوے اور تمکو فقیر کر دے تم کیون پیچھے بیٹھے ہو جواب نہین دیتے
وہ سب بولے کہ تو ہمارا سردار ہے جو کچھ تیری راے مین آوے سو کر ہم سب تیرے تابع ہین قارون نے حضرت موسی
کو اذیت دینے کی مصاحبون سے مشورت کی آخر ایک عورت فاسقہ زناکار کو تلاش کیا اور ایک طباق زر جواہر
کا اُسکو دیکر یون مقرر کیا کہ جسوقت موسی مجلس مین وعظ کو بیٹھین اور مجمع بنی اسرائیل کا ہو تب مجلس مین آنکر
حضرت موسی کے زنا کرنے کا اپنے ساتھ اقرار کر کہ بنی اسرائیل بے اعتقاد ہو کر حضرت موسی کے حق مین موافق
حکم توریت کے عمل کرین کہتے ہین کہ حضرت موسی ہر ہفتے مین ایکبار مجلس وعظ کیا کرتے تھے جب لوگ اُسدن جمع
ہوے قارون بھی نہایت تجمل و شوکت سے حاضر ہوا اور حضرت موسی کے مقابلے مین بیٹھکر استہزا اور مسخرا
شروع کیا اور وہ فاحشہ بھی آنکر مجلس کے گوشے مین بیٹھی جب مجلس گرم ہوئی اور دریا بھید کے حضرت موسے
کے سینے سے جوش مارنے لگے وہ عورت اُٹھی اور چاہا کہ قارون کی تعلیم کے موافق بہتان کرے اور حضرت
موسے کے دامن پاک کو تہمت سے آلودہ کرے حضرت مقلب القلوب نے اُسکی زبان کو پھیرا اور باواز بلند
بولی کہ اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسی کا دشمن ہے اور کل مجکو اپنے گھر لیجا کر ایک طبق زر جواہر کا دیا
اور کہا کہ مجلس عام مین حضرت موسی پر بہتان کر اور موسے کے زنا کرنے کا اپنے ساتھ گواہی دے اور مین اب
گواہی دیتی ہون کہ موسی پیغمبر خدا کا ہے اور نبی برحق ہے اور جو بُرا بیان کہ مین نے کی تمھین سب سے توبہ کرتی ہون
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ بنی اسرائیل یہ سنکر حیران ہو کر قارون کو ملامت کرنا شروع
کیا پھر تو بحر غضب موسوی جوش مین آیا اور اُسی وقت منبر سے اُترے اور خاک پر سر رکھا اور خدا سے عرض
کی کہ خدایا تیرے دشمن نے میری ایذا کا قصد کیا اور چاہا کہ میرے تئین فضیحت کرے اگر مین تیرا رسول ہون تو
اسپر اپنا غضب نازل کر اور مجکو اُسپر مسلط کر فی الفور حضرت جبرئیل نازل ہوے اور فرمایا اے موسے سر کو اُٹھاؤ
اللہ تعالی نے تمھاری دعا قبول کی اور زمین کو تمھارے حکم مین کیا جیسا چاہو ویسا کرو حضرت موسی نے سر اُٹھایا
اور فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جیسے مجکو خدا تعالے نے فرعون پر مسلط کر کے ظفر دی ویسے اب مجکو قارون پر بھیجا ہے جو
کوئی اُسکا پیرو ہے سو اُسکے ساتھ رہے اور جو کوئی میرا تابعدار ہے اُس سے دور ہو جاوے سب بنی اسرائیل نے کنارہ
کیا اور بیزار ہوے مگر دو آدمی کہ بڑے مصاحب تھے وہ رفیق رہے اُسوقت حضرت موسی نے فرمایا یا ارض

خُذْ بِيَدِكَ اے زمین لے اُسکو زمین نے ٹخنون تک قارون کو پکڑا وہ بیوقوف تمسخر سے بولا کہ اے موسی یہ کیا سحر ہے پھر جب بار دیگر حضرت موسی نے زمین کو حکم دیا گھٹنون تک زمین مین دھنس گیا اس بار نہایت ذلت سے چند امان مانگی مفید نہ پڑا کہتے ہین کہ مرتبہ ہار حضرت موسی نے زمین کو حکم دیا اور ہر بار وہ عاجزی کرتا رہا حضرت موسی نے مطلق التفات نہ کیا آخر بالکل زمین مین دھنس گیا بنی اسرائیل کے فاسد دماسد کہتے تھے کہ موسی نے مال کی طمع سے قارون کو امان نہ بخشی یہ بات حضرت موسی نے سُنی پھر دعا مانگی اور زمین کو حکم کیا تمام اسباب مال و فرش و فروش و نقد و جنس مع حویلی گھس گیا اور تحت الثری کی طرف روانہ ہوا فَسَوْفَ نَذْكُرُ مَا لِلَّهِ مِنْ عَظِيمِ

ذکر حضرت موسی علیہ السلام کے شام کیطرف جانیکا اور بنی اسرائیل کے بیابان تیہ مین گرفتار ہونیکا

حضرت موسی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ حکم الٰہی یون ہے کہ تیاری لشکر کی کرو اور بیت المقدس کو جہاد کرو اور عمالقہ کے ہاتھ سے چھڑاؤ چنانچہ اذا نقام اور ترتیب لشکر کے روانہ ہوے جب اُس ملک کے نزدیک پہونچے بارہ نقیب یعنے بارہ سردار ہر ایک سبط کا ایک ایک آدمی مقرر کیا کہ عمالقہ کے ملک مین جاکر طریق جاسوسی کے اُنکا حال اور کیفیت دریافت کرکے جلد پھر آو جب بارہ نقیب جبارون کے دار الملک مین پہونچے عوج بن عوق کہ جسامت اور قوت مین کوئی اُن جبارون مین اُسکے برابر نہ تھا اتفاقاً اُنسے دوچار ہوا اور اُنکو آگے سے خبر پہونچی تھی کہ مصر کی طرف سے لوگ ہمارے مقابلے کو آتے ہین اسواسطے عوج نے بارہ نقیبون کو اپنی آستین مین یا دامن مین ڈال کر بادشاہ کے حضور مین لیجاکر پھینک دیا اور کہا کہ یہ لوگ ہمارے مقابلے کو آئے ہین بادشاہ نے حکم کیا کہ اُنکو زندہ چھوڑ دو جو یہ بات جاکر ہمارے طول قامت اور جسامت کی اپنے لشکر مین بیان کرینگے تو رعب اور ہیبت سے اُنکا عزم سست ہوگا کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے نقیبون کا قد چھ گز سے اور پانچ گز سے کم نہ تھا لیکن بہ نسبت قدون عمالقہ کے مانند ٹڈی کے دکھلائی دیتے تھے جب نقیب وہان سے پھر کر بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوے راستے مین آپسمین اقرار کیا کہ ہرگز جبارون کے قد و قامت کا احوال اپنے لشکر مین مت ظاہر کیجیو سوا ے حضرت موسی اور ہارون کے دوسرے سے مت کہیو اسواسطے کہ بنی اسرائیل خفیف العقل اور قلیل الہمت ہین جب یہ حال سنین گے تو بیشک لڑائی سے بیٹھ رہین گے جب یہ لشکر مین پہونچے تو دس آدمیون نے عہد شکنی کی اور عمالقہ کی شوکت اور جسامت کا احوال بنی اسرائیل سے ظاہر کردیا مگر یوشع بن نون اور کالب ابن یوقنا نے اس بھید کو چھپایا لشکر حضرت موسی کا اُنکی شوکت سُنکر لڑائی سے بیٹھ رہا ہر چند موسی اور

حضرت ہارون نے نصرت الٰہی کا وعدہ کیا اور فتحمندی کی امید دی کچھ فائدہ نہوا اور سب متفق الفظ ہوکر بولے کہ ہمارے تمین اُنکے مقابلہ کی طاقت نہین ہمکو اُس ملک کی طمع نہین اگر ہمکو اُسکے لینے کی تمنا ہے تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو ہم تو یہین بیٹھے ہین حضرت موسی اُنکے تمرد سے غضبناک ہوے اور سربسجدہ ہوکر دعا مانگی کہ یا الٰہی میرا اختیار ہوے اپنے نفس اور بھائی کے اور ون پر نہین جدائی کر تو درمیان ہمارے اور اُن فاسقون کے اِس عرصہ مین ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور آواز دیکر اُس مین سے آئی کہ اے موسی یہ گروہ بنی اسرائیل کہا نشانہ نافرمانی کرینگے اور شاہر معجزون سے منکر ہوینگے آنا نہین چالیس برس کہ حرفۃ العین مین سب کو ہلاک کر دونگا اور اُنسے دوسرے لوگ پیدا کرونگا حضرت موسی نے عرض کی کہ یارب اگر تو اپنی قہاری سے اُس قوم کو ہلاک کریگا تیرے کلام مین تو کچھ نقصان نہوگا لیکن جو امت میرے بعد پیدا ہوگی کہیگی کہ موسی نے اپنی قوم کو بد دعا سے ہلاک کرادیا پس تو اپنے صبر جمیل اور احسان بہت بخش دے اُنکو اور ناگاہ دست ہلاک کر پھر حکم ہوا کہ مین نے تیری دعا قبول کی اور اُنکو تیری خاطر سے بخشا لیکن تو نے اُنکو فاسق کہا ہے بجلالی عزت وجلال کی قسم ہے کہ سوائے تم دو بھائیون کے اور یوشع اور کالب کے سبکو اِس بیابان مین حیران و پریشان رکھونگا بعد اِس حکم کے اُن دس آدمی جنکو بھیدکھولنے والون کے بدن سے کوڑھ پھٹنے لگا اور اعضا اُنکے گل گئے اور فنا ہوگئے اور باقی بنی اسرائیل بے فرمانی کے وبال سے گرفتار ہوکر اُس جنگل مین مقید ہوگئے حضرت موسی اور ہارون اور یوشع اور کالب تو عوالقہ کی طرف تشریف لیگئے اور بنی اسرائیل مصر کی طرف روانہ ہوے تمام دن منزل کی شام کو پھر اپنے تئین منزل اول مین پایا چار ہوکر پھر حضرت موسی پھرے اِس امید پر کہ شاید کسی حیلے بہانے سے انکو پھر رضامند کرین اور حضرت موسی عوعالقہ کیطرف تشریف لیگئے تو اتفاقا اول عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی کہتے ہین کہ حضرت موسی کی لاٹھی دس گز کی تھی اور دس گز اُچھلے تب لاٹھی کا عوج بن عوق کے ٹخنے مین لگا عوج مانند پہاڑ کے گر گیا اور اُسی ایک زخم سے اپنی جان کو بڑی ذلت سے مالک دوزخ کو سونپا جب حضرت موسی بنی اسرائیل کی طرف سے پھرے تو اُنکو اُسی منزل مین پایا اور کولھو کے بیل کی طرح تمام رات دوڑتے تھے اور فجر کو پھر منزل اول مین موجود ہوتے تھے حضرت موسی کو ہنوز اُنکی گرفتاری کا حال معلوم نہین ہوا تھا اسواسطے فرمایا کہ اے لوگو مین وہان گیا اور اُنمین سے ایک شخص کو مین نے مارا کہ اللہ تعالے نے روے زمین پر ایسی جسامت اور قد وقامت کا دوسرا شخص پیدا نہین کیا لیکن تم بغیر میرے تجانب بطیعت نے نچاہا کہ اُس ملک مین جاؤن اب ہمت باندھو اور غزا کو چلو خدا فتح نصیب کریگا جب

خُذْ بِیَدِکَ ای زمین نے اُسکو زمین نے گھٹنوں تک قارون کو پکڑا وہ بیوقوف تمسخر سے بولا کہ اے موسیٰ یہ کیا سحر ہے
پھر جب بار بار حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا اس بار نہایت ڈر اور چند امان مانگی
مفید نہ ہوا کہتے ہیں کہ ستر بار حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا اور ہر بار وہ عاجزی کرتا رہا حضرت موسیٰ نے بمطلق
التفات نہ کیا آخر بالکل زمین میں دھنس گیا بنی اسرائیل کے فاسد دعا سد کہتے تھے کہ موسیٰ نے مال کی طمع سے
قارون کو امان نہ بخشی یہ بات حضرت موسیٰ نے سُنی پھر دعا مانگی اور زمین کو حکم کیا تمام اسباب مال و فرش
و فروش و نقد و جنس مع حویلی گھر گیا اور تحت الثری کی طرف روانہ ہوا فَسَوْفَ یَأْتِیْ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُحِبُّہُمْ

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شام کی طرف جانیکا اور بنی اسرائیل کے بیابان تیہ میں گرفتار ہونیکا

حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ حکم الٰہی یوں ہے کہ تیاری لشکر کی کرو اور بیت المقدس کو جہاد کرو
اور عمالقہ کے ہاتھ سے چھڑاؤ چنانچہ اہتمام اور ترتیب لشکر کے روانہ ہوئے جب اُس ملک کے نزدیک
پہونچے بارہ نقیب یعنے بارہ سردار ہر ایک سبط کا ایک ایک آدمی مقرر کیا کہ عمالقہ کے ملک میں جاکر بطریق
جاسوس کے اُنکا حال اور کیفیت دریافت کرکے جلد پھر آؤ جب بارہ نقیب جباروں کے دار الملک تک
پہونچے عوج بن عوق کہ جسامت اور قوت میں کوئی اُن جباروں میں اُسکے برابر نہ تھا اتفاقاً اُنسے
دوچار ہوا اور اُنکو آگے سے خبر پہونچی تھی کہ مصر کی طرف سے لوگ ہمارے مقابلے کو آتے ہیں ہر ایک سبط عوج
نے بارہ نقیبوں کو اپنی آستین میں یا دامن میں ڈال کر بادشاہ کے حضور میں لیجاکر بطور ہدیہ کے کہا کہ
لوگ ہمارے مقابلے کو آئے ہیں بادشاہ نے حکم کیا کہ اُنکو زندہ چھوڑ دو جو یہ بات جاکر ہمارے طول قامت
اور جسامت کی اپنے لشکر میں بیان کرینگے تو رعب اور ہیبت سے اُنکا عزم سُست ہوگا کہتے ہیں کہ
بنی اسرائیل کے نقیبوں کا قد چھ گز سے اور بانع گز سے کم نہ تھا لیکن بہ نسبت قدوان عمالقہ کے مانند ٹڈی
کے دکھلائی دیتے تھے جب نقیب وہاں سے پھر کر بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے راستے میں آپس میں
اقرار کیا کہ ہرگز جباروں کے قد و قامت کا احوال اپنے لشکر میں ست ظاہر کیجیو سوائے حضرت موسیٰ
اور ہارون کے دوسرے سے ست کہیو اسواسطے کہ بنی اسرائیل خفیف العقل اور قلیل الہمت ہیں جب
یہ حال سنیں گے تو بیشک لڑائی سے بیٹھ رہیں گے جب یہ لشکر میں پہونچے تو دس آدمیوں نے عہد شکنی
کی اور عمالقہ کی شوکت اور جسامت کا احوال بنی اسرائیل سے ظاہر کر دیا مگر یوشع بن نون اور کالب ابن
یوقنا نے اس بھید کو چھپایا لشکر حضرت موسیٰ کا اُنکی شوکت سُنکر لڑائی سے بیٹھ رہا ہر چند موسیٰ اور

حضرت ہارون نے نصرت الٰہی کا وعدہ کیا اور فتحمندی کی امید دی کچھ فائدہ نہوا اور سب متفق اللفظ ہوکر بولے کہ ہمارے تئیں اُنکے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے وہ اُس ملک کی طمع نہیں اگر تمکو اُسکے لینے کی تمنا ہے تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں حضرت موسی اُنکے تمرد سے غصہ ہوئے اور سر بسجدہ ہوکر دعا مانگی کہ یا الٰہی میرا اختیار سوائے اپنے نفس اور بھائی کے اور ہم پر نہیں جدائی کر تو درمیان ہمارے اور اُن فاسقوں کے اِس عرصہ میں ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور آواز دینے اُس میں سے آئی کہ اے موسی یہ گروہ بنی اسرائیل کہانتک ہمکو ایذا فرمائی کرینگے اور ہمارے معجزوں سے منکر ہوینگے آیا نہیں جانتے کہ ہر فتنہ العین میں سب کو ہلاک کردونگا اور اُنسے دوسرا گروہ پیدا کرونگا حضرت موسی نے عرض کی کہ یارب اگر تو اِنکی قطار سے اُس قوم کو ہلاک کریگی تیرے ملک میں یہ نقصان ہوگا لیکن ہوا مت میرے بعد پیدا ہوگی کہیگی کہ موسی نے اپنے قوم کو بد دعا سے ہلاک کیا دلیر ہے اور احسان بہت جتاتا ہے اُنکو اور نا گہانی مت ہلاک کر بلکہ حکم ہوا کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور اُنکو تیری خاطر سے بخشا لیکن تو نے اُنکو خاسئین کہا ہے بجکہ اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ سوائے تم دو بھائیوں کے اور یوشع اور کالب کے سبکو اِس بیابان میں حیران و پریشان رکھونگا بعد اِس چالیس برس کے اُن دس آدمیوں جیسے کھولنے والوں کے بدن سے کوڑھ ٹپکنے لگا اور اعضا گلنے لگے اور فنا ہوگئے اور باقی بنی اسرائیل بے فرمانی کے وبال سے گرفتار ہوکر اُس جنگل میں نابود ہوگئے حضرت موسی اور ہارون اور یوشع اور کالب کو خدا تعالٰی کی طرف تشریف لیگئے اور بنی اسرائیل مصر کی طرف روانہ ہوئے تمام دن منزل کی شام کو پھر اپنے تئیں منزل اول میں پایا چار ہوکر پھر حضرت موسی پھرے اِس امید پر کہ شاید کسی جیلے بہانے سے آگے پھر نہ جانا پڑے اور حضرت موسی جو عالقہ کی طرف تشریف لیگئے تو اتفاقاً اول عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی کہتے ہیں کہ حضرت موسی کی لاٹھی دس گز کی تھی اور دس گز اچھلے تب لاٹھی کا سر عوج بن عوق کے ٹخنے میں لگا عوج اندھا ہوکے گر گیا اور اُسی ایک زخم سے اپنی جان کو بری ذلت سے مالک دوزخ کو سونپا جب حضرت موسی بنی اسرائیل کی طرف سے پھرے تو اُنکو اُسی منزل میں پایا اور کوہ سعیر کی طرح تمام رات دوڑتے تھے اور فجر کو پھر منزل اول میں موجود ہوتے تھے حضرت موسی کو ہنوز اُنکی گرفتاری کا حال معلوم نہیں ہوا تھا اسواسطے فرمایا اے لوگو میں وہاں گیا اور اُنمیں سے ایک شخص کو میں نے مارا کہ اللہ تعالٰی نے دوسرے زمین پر ایسی جسامت اور قد وقامت کا دوسرا شخص پیدا نہیں کیا لیکن تم بغیر میرے نہ جانا جب بطیعت نے نہ چاہا کہ اُس ملک میں جاؤں اب ہمت باندھو اور غزا کو چلو خدا فتح نصیب کریگا جب

بنی اسرائیل نے اپنی سرگردانی کا احوال عرض کیا تب موسیٰ بہت ملول ہوئے اور خدائے تعالےٰ کے وعدہ کے جلد ظاہر ہونے سے حیران ہوئے خطاب الٰہی آیا کہ اے موسےٰ ایسے فاسقوں کے واسطے غمگین مت ہو جب تو نے چار و ناچار مصیبت پر دل رکھا اور بہت دوڑ دھوپ کی پر جہان کے تہان ہے اس جنگل سے باہر نہ نکل سکے جب خرچ تمام ہوا اور ذخیرہ نہ رہا تب حضرت موسےٰ سے بھوک کی فریاد و زاری کرنے لگے پھر حضرت موسےٰ نے دعا مانگی تب خوان احسان الٰہی سے ہر طرح پر راتب مقرر ہوا کہ شب کو ترنجبین برف سے سپید اور شہد سے شیرین درختوں پر گرتا اور عصر کے وقت لاکھوں پرندہ مانند کبک کے اُنکے لشکر میں خود بخود بیٹھ آتے حکم یوں ہوا کہ ہر شخص حاجت سے زیادہ نہ لیوے اور دوسرے دن کا ذخیرہ نہ کرے مگر شنبے کے روز کیونکہ شنبے کے واسطے ذخیرہ کریں لیکن بنی اسرائیل تو کثرت حرص سے زیادہ حاجت سے ذخیرہ کرتے تھے پر بجز کو اُس گوشت میں کیڑے پڑ جاتے تھے اور زیادہ ترنجبین لینے والوں کو اُس روز کچھ نہ ملتا تھا بے نصیب رہتے تھے اور پانی کی یہ سیل ٹھہرائی کہ حضرت موسیٰؑ کا جب مقام ہوتا تھا تو اپنی لاٹھی ایک پتھر پر مارتے تھے تو بارہ سبطوں کے واسطے بارہ چشمے خوشگوار مانند آب حیات کے جاری ہو جاتے تھے جب کیڑے پھٹ گئے تب حکم ہوا کہ پرانے کپڑوں کو پتھر کے چشموں میں ڈبو دو تو نو خوردہ جاویں گے اور اگر کپڑے سیلے ہو جاویں تو آگ میں ڈال دو میل سب جلکر صابون سے زیادہ سپید ہو جاویں گے اور قدرت کاملہ الٰہی سے جب لڑکا پیدا ہوتا تو قمیص سمیت وجود میں آتا اور جسقدر لڑکے کو نشو و نما ہوتی وہ قمیص بھی قد کے موافق بڑھتا جاتا اور صفائی اور شفافی اور ملائمت اُس قمیص کی ایسی ہوتی تھی کہ ململ اور خاصہ اور ترنیب اُسکے آگے بے زیب تھا جب چند مدت اس طرح پر کٹی بنی اسرائیل تو اپنی وضع اصلی اور عادت جبلی سے باز نہ آتے تھے اور کفران نعمت کے خوگر ہو رہے تھے کہنے لگے کہ رات اور دن ترنجبین اور پرندوں کے گوشت لذیذ کھانے سے ہمارے منہ کا مزہ بے مزہ ہو گیا ہمسے تو ایک نوع کے طعام پر صبر نہیں کیا جاتا تم دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ ہمکو مسور کی دال اور پیاز اور لہسن اور ساگ بھاجی دیوے تو ذرا منہ سوندھا ہو حضرت موسیٰؑ اُن لوگوں کی سمجھ بوجھ سے نہایت ملول ہوئے اور فرمایا کہ عجب قوم جاہل ہو کہ ساگ بھاجی کو خوان آسمانی پر تفضیل دیتے ہو اور خوراک حیوانی کو خوان نعمت رحمانی پر ترجیح کرتے ہو زہے عقل و زہے شعور کیوں نہ ہو جیسی روح ویسے فرشتے اور چاہا کہ اُن جاہلوں کو چھوڑ کر باہر نکل جاویں لیکن صبر کیا اور منتظر امر الٰہی کے رہے اور چالیس برس کے عرصہ میں اُس جماعت نافرمان میں سے کوئی باقی نہ رہا سب فنا ہو گئے مگر یشع اور کالب رہے اور اُس مدت میں جتنے ہلاک ہو گئے اللہ تعالےٰ نے اُنکی نسل سے اُتنے ہی پیدا کیے چنانچہ

ہر وقت نکلنے تیرکے جتنے داخل ہوئے تھے اُتنے ہی موجود تھے بغیر زیادہ اور نقصان کے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے ملنے کا

جب موسیٰ اسمیں غالب ہوئے اور قبطی ہلاک ہوئے موسےٰ اکثر مجلس مین وعظ و نصیحت فرماتے تھے ایک روز حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ الٰہی تیرے بندون مین سے کوئی مجھ سے زیادہ عالم ہے تو مجکو تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میرا ایک بندہ ہے تجھ سے زیادہ تر عالم ہے کہ مین نے اپنے علم کے اسرار اُسکے سینے مین رکھے ہین وہ تمہارے پاس رہے جہان مچھلی گم ہوگی وہان وہ تمکو ملیگا حضرت موسیٰ نے یوشع کو ساتھ لیا اور کئی روٹیان و کئی مچھلیان بھنی ہوئی لیکر مجمع البحرین کی طرف متوجہ ہوئے جب مجمع البحرین کے قریب ایک چشمے پر پہنچے وہان آرام کیا حضرت موسیٰ بسبب ماندگی کے سو رہے اور یوشع نے اُس چشمے سے وضو کیا جب چند قطرے پانی کے اُس بھنی مچھلی پر گرے اُس مچھلی نے زندہ ہوکر دریا کی راہ لی جب وہان سے آگے چلے تب حضرت موسیٰ سے یوشع نے کہنا شروع کیا اُنھون نے احوال مچھلی کے دریا مین جانیکا بیان کیا کہ پانی کے قطرے اُسپر گرے تو وہ زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی اور جہان تلک اُسنے سیر کی وہان تلک ایک راہ پانی مین تنگئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ وہی بات ہے جسکو ہم طلب کرتے تھے یعنے گم ہونا مچھلی کا خضر کی ملاقات کی جگہ ہے وہان سے اُلٹے پھرے اور حضرت خضر کو حاضر آتے پایا کہ عبادت الٰہی مین مصروف تھے بعد فراغت عبادت کے حضرت موسیٰ سے احوال پوچھا اُنھون نے فرمایا کہ مقصود اس سفر سے یہ ہے کہ چند روز تمھاری صحبت مین مشرف رہون اور وہ علم کہ خدا نے تمکو بخشا ہے سیکھون حضرت خضر نے کہا کہ آپکی التماس تو قبول ہے لیکن رفاقت ہماری مشکل ہے اسواسطے کہ شاید مین ازروی علم باطن کے ایک کام کرون کہ ظاہر اُسکا کراہت ہو اور انجام اُس کام کا خیر ہو اور کراہت ہو اور بغیر حقیقت ظاہر ہونے کے تمسے صبر نہ ہوسکے گا اور عذر و انکار سے پیش آؤگے اسواسطے مصاحبت کی گرہ ٹوٹ جاویگی اور رفاقت کا رشتہ بند ہوجاویگا حضرت موسیٰ نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین صبر کرونگا اور تمھارے حکم سے نافرمانی نہ کرونگا حضرت خضر نے کہا کہ اگر تم میری مصاحبت چاہتے ہو تو جب تلک مین نہ کہون تب تلک تم سوال مت کیجیو بعد اس قول و قرار کے وہ دونون دریائے مغنی مین روانہ ہوکر کشتی مین بیٹھے حضرت خضر نے مالکون سے پوشیدہ دوم مین تختے کشتی کے اُکھاڑکر دریا مین پھینک دیے اور صاحبان کشتی سے کہا کہ جلد اپنی کشتی کا بندوبست کرو نہین تو ڈوب جاؤگے لوگ دوڑے اور جلد لکڑیون کے ٹکڑے جوڑکر کشتی کو درست کیا لیکن صاحب کشتی کا دل کشتی کے عیوب ہونے سے ٹوٹ گیا حضرت موسیٰ نے فرمایا ایسی مضبوط کشتی مین سوراخ کرنا اور اتنے

لوگون کے غرق ہونیکا خیال نکرنا نہایت ظلم اور خلاف شرع ہے حضرت خضر نے فرمایا مین نے تمسے نکہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نکر سکوگے حضرت موسی نے عذر کیا کہ مین نے بھولے سے یہ بات کہی پھر مین نہ بولونگا جب کشتی سے اُترے اور شہر کے پاس پہونچے وہان کئی لڑکے کھیل رہے تھے اُنمین سے ایک حسین و ملیح لڑکے کو پکڑکر گرایا اور اُسکا گلا چھری سے کاٹا حضرت موسی نے فرمایا کہ بیگناہ کا قتل کرنا خصوصًا معصوم کا کسی دین وملت مین جائز نہین تونے کیا غضب کیا حضرت خضر نے فرمایا کہ مین آگے ہی کہہ چکا تھا کہ تو صبر نکر سکیگا پھر حضرت موسی نے عذر کیا اور فرمایا کہ اگر اب کی بار بولون تو مجکو اپنی مصاحبت مین مت لیجیو اور وہان سے آگے چلے رات کو ایک گانون مین پہونچے موسم بھی سردی کا تھا اُس گانون والون سے ضیافت مانگی اُنھون نے کھانا نہ دیا بھوکے پیاسے پڑ رہے نجر کو اُسی بستی مین ایک دیوار ٹیڑھی گرنے کے قریب تھی حضرت خضر نے اُسکو بغیر مزدوری کے درست کر دیا حضرت موسی نے فرمایا کہ اس گانون کے لوگون نے بیمروتی سے طریقہ مہمان نوازی سے منہ موڑا مناسب تو یہ تھا کہ اُنسے مزدوری لیتے اور بھوک کا غلبہ دفع کرتے ایسے بیمروتون سے مروت کرنا مناسب نہین ہے حضرت خضر نے فرمایا هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ اب جدائی کی تیاری کیجیے اور رفاقت سے امید قطع کیجیے لیکن بگوش ہوش متوجہ ہوکر اسرار اُن فعلون کے جو بصورت خلاف شرع معلوم ہوتے ہین سُن لیجیے اور تشریف لیجائیے کشتی کے توڑنیکا سبب تو یہ تھا کہ راستہ اس کشتی کا ایک بادشاہ ظالم کے شہر مین تھا اور وہ مضبوط کشتیون کو چھین لیتا تھا اسواسطے مین نے اُسکو توڑا کہ بسبب عیب کے غصب سے بچیگی اور اُن غریب مالکون کی گذران چلیگی اور لڑکے کے قتل کرنیکا سبب یہ تھا کہ ماں باپ اُسکے نیکبخت اور موحد تھے اور لڑکے سے سوائے کفر وعصیان وفساد کے کچھ وجود مین نہ آتا مین ڈرا کہ اثر اُسکے کفر وفساد کا ماں باپ کو پہونچیگا اور وہ اُسکی بدی مین گرفتار ہونگے اور خدا اُسکے ماں باپ کو فرزند صالح عطا کریگا اور فائدہ دیوار بنانیکا یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیمون کی ہے اور باپ اُنکا مرد صالح اور متقی تھا اور اُسکے لئے خزانہ تھا اگر وہ دیوار اب گرتی تو دو یتیم اُس خزانہ سے بے نصیب رہتے اسواسطے مین نے بموجب الہام ربانی کے اُس دیوار کو بنایا کہ بعد اُنکے بالغ ہونے کے اگر گر گئی تو خزانہ اُنکے ہاتھ لگے گا حضرت موسی نے وصیت چاہی اور رخصت ہوے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت موسی صبر کرتے تو عجائب اسرار الٰہی اور غرائب امور نامتناہی بیان مین آتے اور اللہ تعالیٰ اُن سب کی خبر دیتا

ذکر حضرت موسی علیہ السلام کے وفات پانے کا

جب زمانہ حضرت موسی کی رحلت کا نزدیک پہونچا تو فرمایا کہ تمام بنی اسرائیل کا شمار کرو اور اُن لوگون کو جو منصب

نکلنے کے وقت حاضر تھے تلاش کر دلیقیون نے عرض کی کہ سوائے یوشع اور کالب کے انمین سے کوئی باقی نہین پھر سب جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشع کو اپنا خلیفہ کیا اور کاتبون کو جمع کرکے توریت کے کئی نسخے لکھوائے گئے اور ایک نسخہ اپنے دست مبارک سے لکھ کر جبرئیل کے ساتھ مقابلہ کیا اور باقی نسخون اُس نسخہ سے مقابلہ کیے اور اسباط کو تقسیم کیے اور حضرت یوشع کو قوم کی تربیت کا اور بنی اسرائیل کو حضرت یوشع کی فرمانبرداری کا بڑی تاکید سے حکم دیا اور ساتوین تاریخ ماہ آذر کی اس دار نا پایدار کو رخصت کیا اور حضرت ہارون نے حضرت موسی سے تیس برس آگے بعد بلاے تیہ کے وفات پائی **فصل** بعد حضرت موسی کے یوشع بن نون خلیفہ ہوے اور انکے بعد کالب بن یوفنا خلیفہ ہوے اور بعد اُنکی وفات کے حضرت حزقیل ہوے ان تینون پیغمبرون کا نام قرآن شریف مین مذکور نہین اور توایخ کی کتابون مین جو اُنکا مذکور ہے سو اسقدر ہے کہ تینون پیغمبر تھے اور موافق احکام توریت کے حضرت موسی کی شریعت کے تابع تھے اور انکے زمانہ مین جو قوم بت پرست تھی انسے لڑائیان رہین اور اکثر ملک فتح ہوے اور بہت لوگ مسلمان ہوے سوا اسکے کہ حضرت موسی کے دین کی تایید کرتے رہے اور نیا احوال انکا کوئی معجزہ انکا مذکور نہین اسواسطے حضرت الیاس کا حال لکھا جاتا ہے

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام کا

جب حضرت حزقیل علیہ السلام نے وفات پائی اور بادشاہی بنی اسرائیل کی ملک شام مین متفرق ہوگئی ہر ایک نے مذہب باطلہ اختیار کیے اور احکام توریت بالکل نسیاً منسیاً کردیے منجملہ اُن مشرک بادشاہون مین سے بادشاہ شہر بعلبک کا تھا کہ بت پرستی کرتا تھا اور ایک بڑا بت طول مین بیس گز کا نام اُسکا بعل تھا اور شیطان اُسکے پیٹ مین جاکر لوگون کو امر و نہی کرتا تھا اور چار سو خادم اُس بت کی خدمت مین رہتے تھے اور لوگ اُس بت کو خدا سمجھ کر پوجتے تھے جب گمراہی اُنکی حد سے زیادہ ہوئی تو اللہ تعالی نے حضرت الیاس کو پیغمبر کرکے اُنکی ہدایت کے واسطے بھیجا وہ قوم کو نصیحت کرتے تھے کہ اے لوگو تم بعل کو خالق کہتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑے دیتے ہو اور شریعت موسی کی اور احکام توریت کے اُنکو پہونچاتے ہر چند کہ تاکید و مبالغہ کیا اور احکام توریت کے اُنکو سنائے سوائے ایک شخص کے کہ اُس بادشاہ کا وزیر تھا کوئی اُنپر ایمان نہ لایا جب بنی اسرائیل حضرت الیاس کی دعوت سے خبردار ہوے تو آگ حسد کی اُنکے سینے مین مشتعل ہوئی اور طبیعت اُنکی حضرت الیاس کے مارنے پر مشتعل حضرت الیاس اُن کافرون کے خوف سے پہاڑون مین تشریف لیگئے اور آٹھ برس تک مخفی رہے بادشاہ بعلبک نے ہر چند لوگ اُنکی تلاش مین بھیجے مگر حافظ حقیقی نے اُن ملعونون کے شر سے اُنکو محفوظ رکھا بعد سات برس کے اُس بادشاہ کا بیٹا نہایت بیمار ہوا کہ تمام طبیب اُسکے معالجے سے عاجز ہوے بادشاہ اور اُسکا قبیلہ بعل کی بندگی کو اپنے بیٹے کی تندرستی کے واسطے وسیلہ کرتے تھے جب اثر شفا کا ظاہر نہوا تو بعل کے

خادمون نے بادشاہ سے کہا کہ بعل تسے رنجیدہ ہے اسواسطے کہ تمنے الیاس کی تلاش چھوڑدی اور اُسکو قتل نکیا جب تلک الیاس زندہ رہیگا تب تلک بعل بات نکریگا بادشاہ نے کہا میری خاطر بیٹے کے مرض مین مشغول و رنجیدہ قرار و آرام نہین ہے اگر تندرست ہوگا تو دلجمعی سے الیاس کو طلب کرکے مار ڈالونگا تجانے کے خادمون نے کہا بہتر یہ ہے کہ ملک شام کے اور بتون سے رجوع کرکے اپنے بیٹے کی تندرستی مانگو جب بعل کا غصہ اُتریگا تو تم اپنی حاجتین اُسوقت درپیش کیجیو بعد اُسکے بادشاہ بعلبک نے بموجب اشارہ اُن خادمون کے چار سو ملازمین بے دین کو تیار کرکے ملک شام مین بھیجا کہ وہان کے الٰہون سے تندرستی میرے بیٹے کی مانگین جب یہ لوگ روانہ ہوے راستے مین اُس پہاڑ مین مقام کیا جہان حضرت الیاس مقیم تھے اُسوقت حضرت الیاس بموجب حکم الٰہی کے پہاڑ سے اُترے اور اُن لوگون سے مجادلہ شروع کیا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ خدائے تعالے فرماتا ہے کہ مین خدا ایک ہون کہ سواے میرے دوسرا خدا نہین ہے اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور یعقوب اور اسباط کو مینے پیدا کیا ہے اور مارنے والا اور جلانے والا اور رزق دینے والا مین ہون تو اپنی بدبختی سے اور جہالت سے میرا شریک پیدا کرتا ہے اور اپنے بیٹے کی تندرستی بتون سے چاہتا ہے کہ کسی طرح کا نفع اور نقصان اُنسے نہین ہے اور قسم ہے اپنے جلال کی کہ عنقریب تیرے بیٹے کو مارونگا اور تیرا دل دردمند کرونگا بادشاہ بعلبک کے فرقون نے جب یہ بات سنی تو خوف سے کانپنے لگے اور ایسا رعب اُنکے دل پر عارض ہوا کہ بیخود دون کے مانند وہان سے اپنے ملک کو اُلٹے پھر گئے اور مضمون پیغام کا بادشاہ کو پہونچایا اُس لعین نے حضرت الیاس کے قتل کا ارادہ کرکے پچاس آدمی مشہور اُس قوم سے بھیجے اللہ تعالے نے حضرت الیاس کو بچایا اور اُنکی دعا سے وہ پچاسون آدمی آسمانی آگ سے جل گئے اسی طرح کئی بار اُس ملعون نے اُنکے قتل کو بھیجے وہ ہر بار آتش آسمانی سے ہلاک ہوگئے پھر بادشاہ نے ایک جماعت عظیم تیار کرکے وزیر کو بھیجا کہ جس طرح ہاتھ لگین اُنکو پکڑلاو اور کوئی دقیقہ مکر و فریب کا باقی مت رکھو جب وہ لوگ حضرت الیاس کے مقام مین پہونچے تب وحی نازل ہوئی کہ بے تکلف اُنکے ساتھ جاتجکو ضرر نہ پہونچا سکین گے اسواسطے حضرت الیاس اُن لوگون کے ساتھ ملک بعلبک مین پہونچے قضارا اُس وزیر بادشاہ کے بیٹے کا مرض بہت شدت پر تھا کسی کو حضرت الیاس کے مزاحم ہونیکی مجال نہ ہوئی پھر حضرت الیاس پہاڑ پر تشریف لائے اور حضرت الیسع کی والدہ کی گھر اور ترے جب نافرمانی اُس جماعت کی حد سے زیادہ ہوئی اور کسی طرح افعال بد سے باز نہ آتی تھی اسواسطے خاطر مبارک حضرت الیاس کی ملول رہتی تھی خطاب الٰہی ہوا کہ اے الیاس یہ دل تنگی اور ملولی کیون ہے تو میرا برگزیدہ اور

مین غنی سوال کرین دونگا اس سبب کہ صاحب رحمت واسعہ کا ہون اُنھون نے عرض کی کہ مین یہ چاہتا ہون
کہ اس جہان فانی کو چھوڑدون اور اس قوم کا پھر منھ نہ دیکھون حکم ہوا کہ اے الیاس یہ کیا سوال ہے جو تو کرتا ہے
مین روے زمین کو تیرے وجود سے خالی نہ چھوڑونگا صلاح اور بہبود خلق کا تیرے وجود سے ہے سو اسکے
اور سوال کر تب حضرت الیاس نے عرض کی کئی برس تک اس قوم پر بارش باران نہووے حق تعالے نے
فرمایا کہ اگر اتنی مدت تک باران الطاف اُنسے باز رکھون تو ایک عالم ہلاک ہو جائیگا ہر چند کہ یہ اپنے اوپر ظلم
کرتے ہین لیکن دریا میری رحمت کا اُس سے واسع ہے کہ ایسے گناہون سے اُسکو بند کردون لیکن تیری دعا
قبول ہونے کے واسطے یون مقرر کیا ہے کہ تین برس تک باران کے چھوڑنے اور برسانے کی باگین
تیرے کف کفایت مین اور قبضۂ قدرت مین سونپین جب تک تو اذن نکریگا تو ایک قطرہ کسی کے کھیت اور
باغ مین نہ برسے گا بعد اسکے اُس قوم پر باران بند ہوا اور آگ قحط سالی کی مشتعل ہوئی اور بدبختی کو دروازے
اُس قوم پر کھلے تین برس تک اس خواری مین رہے اور حضرت الیاس پوشیدہ ہو کر مسکینون اور بیواؤن
کے گھر مین اوقات بسری کرتے تھے اور جسکے گھر مین رہتے تھے اُسکے گھر سرسبزی اور فراغت حاصل ہوتی
تھی اور اُس نشانی سے لوگ اُنکو تلاش کرتے تھے وہ وہان سے دوسرے مکان مین تشریف لیجاتے ایک
رات حضرت الیسع کے گھر آئے اُنکی والدہ نہایت بیمار تھین حضرت الیاس کی دعا سے بیماری کی بلا دفع ہوئی
اُسوقت سے الیسع نے اُنکی رفاقت شروع کی حضرت پیر وضعیف ہوے تب اُن دونون نے درمیان قوم
کے آکے اور بارش کا برسنا اُنکے ایمان لانے پر مقرر کیا حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایک مدت سے تم اُن
بتون کی بندگی مین مشغول ہو آج اُنکو جنگل مین لیجاؤ اور پانی برسانے کی خواہش اُنسے کرو اگر یہ پانی
برساوین تو مین پھر اپنی رسالت کے دعوے سے بیٹھ رہونگا نہین تو تم خدا کی وحدانیت پر اور میری
رسالت پر اقرار کرو کہ اپنے خدا سے دعا مانگ کے پانی برساتا ہون جب دونون طرف یہ بات مقرر ہوئی اُس
قوم نے ہر چند بتون سے پانی چاہا ایک قطرہ بھی نہ برسا جب وہ ناامید ہوے تب حضرت الیاس نے دعا کی
اُسوقت ایک ٹکڑا بادل کا پیدا ہوا اور تھوڑے عرصے مین لنبا چوڑا ہو گیا اور باران عظیم خدا کے کرم کے
کرم سے نازل ہوا اور ملک بدستور سرسبز اور آباد ہوا باوجودیکہ اُس قوم نابکار نے یہ معجزے دیکھے اور
اتنی مصیبتین کھینچین لیکن کفر سے باز نہ آئے اور عہد شکنی سے ہاتھ نہ اُٹھائے اُسوقت حضرت الیاس نے
خدا تعالے سے اپنی خلاصی کی اُس قوم کے ہاتھ سے دعا مانگی بعد اُسکے حضرت الیسع بن اخطوب کے

ساتھ پہاڑ مین گئے وہان ایک گھوڑا سبز و یراق سے مہیا برق شتاب آتش مزاج ظاہر ہوا حضرت الیاس نے پاے مبارک رکاب مین رکھا اور الیسع کے تئین اپنی خلافت کی وصیت کی اور اپنی چادر منھ پر ڈالی اور اُسی وقت خلق کی نظرون سے محجوب ہوگئے اور ہنوز مانند حضرت خضر کے دنیا مین موجود ہین چنانچہ کتب معتبر مین ثابت ہے کہ چار پیغمبر بقید حیات ہین عیسٰی اور ادریس تو آسمان مین اور خضر اور الیاس زمین مین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت الیسع علیہ السلام کا

حضرت الیسع ابن اخطوب بنی اسرائیل کے پیغمبر ہین اور حضرت الیاس کے وصی ہین نہایت عظیم القدر اور صاحب ہیبت تھے ابتداے حال مین کالیون تھا کہ زراعت کا پیشہ رکھتے تھے ایک روز حضرت الیاس پر وحی آئی کہ خلافت اپنی الیسع کو سونپو حضرت الیسع کے پاس گئے اور اپنی ردائے مبارک اُنپر ڈالی ایک اثر عظیم اُنپر ظاہر ہوا فی الفور آلات زراعت کے توڑے اور بیلون کو قربانی کیا اور حضرت الیاس کی خدمت مین شب و روز رہنا شروع کیا اور بعد غائب ہونے حضرت الیاس کے بنی اسرائیل کی مہمات اُنکے ذمے ہوئی اور ہمیشہ توریت اُنپر پڑھتے تھے اور حضرت موسی کی شریعت سکھاتے تھے اور دن کو صائم اور رات کو قائم رہتے معجزے اُنکے بہت تھے منجملہ اُن معجزون مین سے ایک یہ تھا کہ اُنکی قوم نے پانی کھاری ہونیکی شکایت کی اُنھون نے تھوڑا نمک اُس پانی مین ڈالکر فرمایا ائتونی حلوا باذن اللہ یعنے میٹھا ہو جا خدا کے حکم سے فی الحال وہ پانی مانند شہد میٹھا ہوگیا دوسرا یہ کہ ایک عورت نے اپنی قرضداری کی شکایت کی کہ میرا خاوند فقید ہے اور بچے گرو ہین حضرت نے فرمایا کہ تیرے گھر مین کچھ ہو تو لا اُسنے عرض کی کہ سواے ایک برنی گھی کے کچھ نہین ہے حضرت الیسع نے فرمایا کہ اُس گھی کو ایک ہاون سے دوسرے ہاون مین ڈال اور دوسرے سے تیسرے مین اور اسی طرح بدلتی جا اُس عورت نے بموجب حکم کے عمل کیا تمام ظروف گھی سے بھر گئے اور سب قرض اُسکا ادا ہوا اور فراغت معاش اُسکو میسر ہوئی تیسرے یہ کہ جب بنی اسرائیل پر کوئی دشمن ارادہ لڑائی کا کرتا تھا حضرت الیسع آگے سے اُنکو دشمن کے قصد سے خبر دیتے تھے اور تدبیر و حیلہ لڑائی کا اُنکو تعلیم کرتے اسواسطے بنی اسرائیل کو ہمیشہ فتح ہوتی تھی چوتھے یہ کہ بادشاہ دمشق برص کی علت مین گرفتار تھا بادشاہ نے بنی اسرائیل کے حاکم کے پاس وکیل بھیجا کہ ایک طبیب حاذق میرے معالجے کے واسطے بھیجو اُس حاکم نے احوال حضرت الیسع سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ پانی کی نہر مین غسل کرے وہ علت دور ہو جائیگی وکیل مایوس ہوکر پھر گیا اور اپنے بادشاہ سے اطلاع کی عقلا نے کہا کہ تجربہ کرنا کیا ضرور ہے بادشاہ نہر مین گیا اور اپنے اعضا کو دھویا جب باہر نکلا تو وہ مرض بالکل زائل ہوگیا بادشاہ نے لباس قیمتی

اور بدری نذر کی حضرت الیسع کی خدمت مین بھیجی آپنے قبول نکیا مگر خادم کو طمع ہوئی اُسنے مخفی وہ بدری جا کر وکیل سے لی اُسی وقت حضرت الیسع کو خبر ہوئی اُس خادم پر بددعا کی وہ خادم بادشاہ کی علت مین گرفتار ہوا پانچوین یہ کہ بسبب قحط کے غلہ نہایت گران ہوا اور لشکر نے دشمنون کے اطراف وجوانب سے بنی اسرائیل کو محاصرہ کیا تھا حضرت الیسع نے فرمایا کہ کل اسقدر غلہ ارزان ہوگا کہ لوگ عجب کرینگے اور طعام کی چندان قیمت نہ رہیگی بادشاہ کے حاجب نے تمسخر سے کہا کہ اگر اللہ تعالے آسمان کا روزن کھولے گا اور غلہ برساویگا تب بھی ایسا ارزان نہوگا حضرت الیسع نے فرمایا کہ تو دیکھے گا کہ ارزان ہوگا مگر تو اُس مین سے نہ کھانے پاویگا اتفاقا رات کے وقت دشمنون کے لشکر مین گھوڑون کی آواز اور ہتھیارون کی صدا پڑی اور اسقدر رعب اور خوف دشمنون کے دل مین پڑا کہ سب بھاگ گئے بنی اسرائیل محاصرے سے نکلکر میدان مین آئے اور تمام غلہ اور طعام دشمنون کا تصرف مین لائے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ کوئی غلے کی طرف التفات بھی نکرتا تھا اور بنی اسرائیل نے متفق ہوکر اُس حاجب کو جو تمسخر کرتا تھا بڑی ذلت سے ہلاک کیا اور کتب تواریخ مین بہت معجزے آنحضرت کے لکھے ہین بنی اسرائیل کبھی اُنکی متابعت کرتے تھے اور کبھی مخالفت اسواسطے ملول رہتے تھے آخر الامر حضرت رب العزت کے حضور مین دعا کی اور رفاقت گروہ مقدس ملاء اعلی یعنی ملائک آسمانی کی چاہی جب دعا کی اجابت کا یقین ہوا تو ذوالکفل کو طلب کرکے خلافت اپنی اُنکو عنایت کی اور اُنکی روح نازنین حضور رب العالمین مین تشریف لیگئی

ذکر حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا

حضرت ذوالکفل علیہ السلام بعد حضرت الیسع کے نبی ہوے اور ذوالکفل کی وجہ تسمیہ کی یہ کہ تمام وصیتین حضرت الیسع کی ہدایت کی اور ارشاد بنی اسرائیل کی اور اجراے احکام توریت کے اپنے ذمے پر لیے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت ذوالکفل شام کے بادشاہ کے مقرب تھے اُس بادشاہ کو بنی اسرائیل سے بڑی عداوت تھی ہمیشہ بنی اسرائیل کے ملک مین فوج بھیجتا اور ایک جماعت کو قتل کرتا ایکبار بنی اسرائیل کی لڑائی کو بڑی فوج بھیجی اور اُس فوج نے بعد مقابلے کے ایک سو آدمی علما اور صلحا یہود کے اسیر کرکے بادشاہ کے پاس روانہ کیے بادشاہ نے چاہا کہ اُنکو قتل کرے حضرت ذوالکفل سُنکر بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ اب وقت بیوقت ہوگیا اور زمانہ سیاست کا گزر گیا اُنکو میرے سپرد کر دے مین اُنکا کفیل ہون کل صبح کو سیاست گاہ مین حاضر کرونگا بادشاہ نے سب لوگ اُنکے سپرد کیے حضرت ذوالکفل اُنکو اپنے شہر لیگئے اور طرق وزنجیر اُنکے دور کیے اور تعظیم اور توقیر نہایت کی اور کھانا کھلا کر آدھی رات کو چھوڑ دیا اور طائفہ دشمن کے ہاتھ سے خلاص ہوا اور حضرت ذوالکفل کو بھی خدا نے بادشاہ کے شر سے

محفوظ رکھا بعد اُس دن کے یہود مین لقب اُنکا ذو الکفل قرار پایا

ذکر حضرت اشموئیل علیہ السلام کا

جب نبوت حضرت اشموئیل پر قرار پائی اور دعوت اُنکی آشکارا بنی اسرائیل ایمان لائے تب سب جمع ہوکر حضرت اشموئیل کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ہمارے تئین ضرور ہے کہ عمالقہ سے لڑائی کرین اور تابوت سکینہ جو ہم سے چھین لیگئے ہین پھیر لاوین تم ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کرو جو ہم مقابلہ فی سبیل اللہ کرین حضرت اشموئیل نے فرمایا اگر تم وعدہ کرو جو خدا تمکو بادشاہ دے تو تم اُسکی تابعداری کرو اور غزا کو جاؤ اور اُسکے حکم سے برخلافی نہ کرو جب اُنھون نے قبول کیا اور وعدہ مستحکم دیا بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا طالوت نام کہ سقائی یا گوالے کا کام کرتا تھا وہ ابن یامین سے تھا جب حضرت اشموئیل نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تمھارے واسطے طالوت کو بادشاہ کرکے بھیجا ہے بنی اسرائیل نے یہ بات سنکر بہت عار کی کہ کیونکر اُنکو سلطنت ملیگی اور ہم لائق ترہین سلطنت کے بنسبت اُسکے حضرت اشموئیل نے فرمایا کہ خدائے تعالے عالم و عادل ہے اُسکی بخشش لیاقت اور استعداد پر موقوف نہین جسکو چاہتا ہے اُسکو ملک دیتا ہے اور حق تعالے نے طالوت کو تم پر فضیلت دی بہت علم اور جسم مین یعنی علم اُسکا تمسے زیادہ ہے اور جسم اُسکا تمسے قوی ہے اور نشانی اُسکی بادشاہت کی یہ ہے کہ وہ جاکر اکیلا تابوت سکینہ لاویگا بنی اسرائیل نے کہا کہ اگر تابوت سکینہ لاویگا تو ہم البتہ اُسکی سلطنت پر اتفاق کرینگے اور اُسکا حکم بجالاوینگے اور حقیقت تابوت سکینہ کی یہ ہے کہ جب موسی کی رحلت کا وقت نزدیک ہوا تو اُنھون نے حق تعالی سے دعا مانگی کہ اگر بنی اسرائیل کو شرافت اور کرامت عنایت کرے تو بعد میرے اُنکو اُنکے سب دشمنون پر ظفر اور نصرت ہو اور اُس قوم کے تئین سبب افتخار اور شیخت کا ہوگا تب حق تعالی نے حکم کیا کہ ایک تابوت بناؤ تب حضرت موسی نے شمشاد کے درخت کا ایک تابوت بنایا تین گز کا لمبا اور دو گز کا بلند اور دو گز کا چوڑا اور بندرین سے اُسکو محکم کیا اور بموجب حکم الٰہی کے وہ پتھر کہ جس سے بیاران تیہ مین چشمے پانے کے واسطے بنی اسرائیل کے جاری ہوے اور ٹکڑے توریت کی لوحون کے اور وہ طشت کہ جسمین انبیا کے قلوب دھوئے جاتے تھے اور لباس حضرت ہارون کا اور عمامہ اور نعلین نبی یہ سب بطریق تبرک اُسمین رکھے اور سر اُسکا محکم باندھا اور بنی اسرائیل کو سپرد کیا جب جا و شہ بنی اسرائیل آتا یا کوئی بلا نازل ہوتی تو اُس تابوت کو باہر نکالتے تو اللہ تعالی اُنکی بلا کو دفع کرتا اور دشمنون پر فتح دیتا اور وہ تابوت کبھی بادشاہون کے خزانے مین اور کبھی اعیان بنی اسرائیل کے پاس رہتا تھا یہانتک کہ بنی اسرائیل کے فسق سے عمالقہ اُنپر غالب ہوے اور تابوت سکینہ کو لوٹ کر لیگئے اور جتنا زمین تابوت کی قدم کے تلے رکھا صبح کو جو عمالقہ

نے دیکھا تو تابوت بتون کے سر پر دھرا ہے پھر اُس میں سے جلایا وہ نکلا پھر توڑنے لگا نہ ٹوٹا پھر اسکو لیجا کر جلہ میں دفن کیا اور وہاں متوتا مقرر کیا جو شخص وہاں پیشاب کرتا تھا تو ناسور کی علت میں گرفتار ہو کر مرجاتا تھا ناچار ہو کر ایک گاڑی پر لاد کر دو بیل اُسمیں جوڑ کر اکیلی گاڑی چھوڑ کر اپنی ولایت سے باہر کیا ملائک نے اُس گاڑی کو سیدھا بنی اسرائیل کے ملک میں پہونچایا ملک طالوت بموجب حکم حضرت اشموئیل کے واسطے تلاش کرنے تابوت کے جنگل کی طرف روانہ ہوے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک گاڑی کو دو بیل کھینچتے ہوے اکیلے لاتے ہیں طالوت نے علامتوں سے پہچانا اور بے تکلف گاڑی پر سوار ہو کر تابوت حضرت اشموئیل کے حضور میں حاضر ہوے بنی اسرائیل متعجب اور خوش ہوے اور فرمانبرداری میں ملک طالوت کی کمر باندھی اور آگے اس سے جالوت بادشاہ فلسطین کا کئی بار بنی اسرائیل کو غارت کر کے لیگیا تھا اور مردوں کو قتل کر کے عورتوں کو باندی غلام بنایا تھا اور باقی لوگوں پر جزیہ مقرر کیا تھا اب مقام کے واسطے بموجب حکم حضرت اشموئیل ہمرکاب طالوت کے اسی ہزار مرد جنگی لیکر روانہ ہوے اور جالوت اُنکی خبر سنکر مقابلے کو آیا جب بیابان میں پہونچے تو ملک طالوت نے فرمایا کہ اے لوگو ہمارے رستے میں ایک نہر پڑیگی جو آبِ گنگ کی آویگی جو اُسمیں سے پانی پیویگا سو غضب الٰہی میں گرفتار ہوگا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور پیاس سے بیتاب ہو گا اور جو کوئی پیویگا اور ایک چلو پر صبر کریگا وہ سلامت رہیگا جب یہ لشکر بیابان سے باہر نکلا اور نہر پر پہونچا لوگ بے اختیار ہو کر پانی پر گرے ہر چند پانی پیا سیراب نہوے اور پیٹ اُنکے پھول گئے اور بولے کہ ہمکو طالوت کے ساتھ طاقت لڑائی کی نہیں ہے فقط چار ہزار آدمی جو فرمانبردار تھے اور ایک چلو پانی پر صبر کیا ہمراہ طالوت کے ہوے اور چھتیس ہزار آدمی سب رہ گئے اور جالوت ایک لاکھ مرد تیغ زن لیکر ملک طالوت کے مقابل آیا طالوت نے دلاوران صف شکن کو ساتھ لیکر اول جناب الٰہی سے دعا مانگی رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا یا الٰہی ہمارے تئیں صبر اور ثبات قدم عنایت کر اور قوم کفار پر فتح دے کہتے ہیں یہ اول چار ہزار آدمیوں سے بھی اکثر رہ گئے صرف تین سو تیرہ آدمی موافق عدد اصحاب بدر کے باقی رہے جالوت نے جب اُس جماعت قلیل کو دیکھا نہایت حاروناگوار اُسکو آئی کہ اتنے آدمیوں پر صف آرا ہونا کمال بے ناموسی ہے اسواسطے خود ابلق گھوڑے پر سوار ہوا اور ہتھیار باندھکر میدان میں آیا اور طالوت کو اپنی لڑائی کے واسطے طلب کیا اور کہا کہ اگر طالوت باہر نہ آوے تو ایک اور آدمی کو پسند کر کے بھیجے تا جنگ آزمائی کریں طالوت نے حکم کیا کہ جو شخص میری فوج میں سے مقابلہ کر کے اُسکو مریگا تو میں اپنی بیٹی کہ اجمل النساء عالم ہے اُسکے نکاح میں دونگا اور نصف ملک اُسکے اختیار میں دونگا ہر چند طالوت نے اس بات

کو کمر کہا مگر کسیکو شوکت اور عظمت اور شجاعت سے جالوت کے ہت نہ بندھی جو اُسکے مقابل ہووے واسطے
کہ وہ کافر شجاعت اور جسامت اور جرأت مین اپنا مثل نہ رکھتا تھا آخر الامر داؤد بن ایشا نے ایک گوشے سے
نکل کر طالوت کے پاس آنکر جالوت کے مقابلے کا ذمہ لیا اور مانند شیر غران کے کھڑے ہوے

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کا جالوت سے لڑنیکا اور جالوت کے مرنے کا

حضرت داؤد بنی یہودا ابن یعقوب کی اولاد سے ہین اور یہ تیرہ بھائی تھے اور حضرت داؤد سب سے عمر مین کم اور
جسم مین اور نظر مین حقیر تھے اور گوالے کا کام کرتے تھے ایک فلاخن یعنی گوپھن پاس رکھتے تھے اور جسکے
ہاتھ کے گوپھن پہونچتے تھے وہ مر جاتا تھا اور جب طالوت واسطے لڑائی جالوت کے مامور ہوے تو حق تعالی نے
حضرت اشموئیل کی طرف وحی نازل کی کہ قاتل جالوت کا ایشا کے بیٹون مین سے ایک بیٹا ہے کہ فلانی زرہ اُسکے
تن پر درست ہوگی حضرت اشموئیل ایشا کے گھر تشریف لیگئے اور سب بیٹون کو طلب کیا بارہ بیٹون کو اُنکے باپ نے
حاضر کیا یہ سب بلند بالا اور خوبصورت تھے سب کے قدون سے اس زرہ کو ناپا کسی کے قد پر برابر نہ بیٹھی حضرت
اشموئیل نے پوچھا کہ کوئی اور فرزند ہو تو حاضر کر باپ نے عرض کی کہ ایک میرا بیٹا سب سے چھوٹا دبلا پتلا زرد
آنکھین حقیر جسم ہے بکریان جنگل مین چراتا ہے حضرت اشموئیل خود جنگل کی طرف تشریف لیگئے اور حضرت داؤد
کو زرہ پہنائی اُس قد پر درست آئی القصہ جب ندا طالوت کی بیٹی کی اور آوے ملک کی حضرت داؤد
نے سُنی تو بھائیون سے کہا کہ تم کسواسطے جالوت کے قتل کا غم نہین کرتے جو ملک بھی ہے اور بادشاہ ہر ادنی
ہاتھ لگے بھائیون نے کہا تو صرف جنون اور بیوقوفی سے یہ بات کہتا ہے کسکی طاقت ہو جو کوئی جالوت کے
سامنے جاویگا حضرت داؤد نے کہا کہ مین اسکو مارونگا اور بھائیون سے بے اجازت منادی سے کہا کہ حضور
مین بادشاہ کے منادی کرو کہ مین جالوت کا بھیجا نکالونگا منادی نے جاکر عرض کی کہ کوئی شخص اقبال
جالوت کے مقابلے کا نہین کرتا مگر ایک نوجوان بنی اسرائیل کا ہے بادشاہ نے حضور مین داؤد کو طلب کیا
اور اُنسے حال پوچھا اُنھون نے فرمایا کہ اے بادشاہ اگر تو اپنے وعدے کو وفا کرے تو ابھی جاکر جالوت کو
قتل کرتا ہون اور اُسکے لشکر کو درہم برہم کرتا ہون ملک طالوت نے متعجب ہوکر کہا کہ ایسے حقیر جثہ اور
ضعیف تن سے کیا مقابلہ جالوت کا کریگا وہ شخص قوی ہیکل اور شیر پنجہ ہے تو نے کبھی نیزہ بازی
اور شمشیر اندازی مین آزمایا ہے داؤد نے جواب دیا کہ بکریان چرانے کے وقت کبھی کوئی شیر اور چیتا میری
بکریون کا قصد کرتا ہے تو مین اس گوپھن سے اُسکے جسم کو چیر ڈالتا ہون اور بغیر شمشیر اور خنجر کے اُنکے اعضا

کو ٹکڑے کرتا ہون جب طالوت نے داؤد کے تئین واسطے لڑائی جالوت کے مضبوط اور مستعد پایا ایک گھوڑا اور زرہ دیکر روانہ کیا جب وہ عالی مقام کئی قدم چلے تو پھر آئے اور گھوڑا اور زرہ ملک طالوت کے پاس بھجوا دیا طالوت نے اور مصاحبون نے گمان کیا کہ شاید جالوت سے ڈر کر لڑائی سے پشیمان ہوا پوچھا کہ گھوڑے اور زرہ کے روکر نیکا کیا سبب ہے داؤد نے جواب دیا کہ مجکو گھوڑے پر چڑھکر مع زرہ عادت لڑائی کی نہین اگر حکم ہو تو مین پیادہ اسی وضع سے میدان مین جاکر لڑون بادشاہ نے کہا کہ تو مختار ہے حضرت داؤد اپنا توبڑا اور فلاخن اپنل مین اور لاٹھی ہاتھ مین لیکر میدان مین جالوت کے کھڑے ہوے جالوت نے پوچھا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہے فرمایا کہ آیا ہون جو تجھ سے لڑون اور تیرے سر کا بھیجا نکالون جالوت نے بطریق تمسخر کے کہا کون سے ہتھیار سے لڑائی کریگا تجھ مین جتنی قوت ہے یہ لاٹھی مجکو مار بعد ازقیل وقال کے حضرت داؤد نے اپنے توبڑے مین ہاتھ ڈالا اور پتھر نکال کر گوفن مین رکھکر اللہ اکبر کہکر جالوت کے سر مین ایسا مارا کہ خود جالوت کا جو ایکسو بیس رطل کا تھا سر اسباب سے گر پڑا اُس پتھر کے تین ٹکڑے ہوے ایک تو پیشانی نابکار جالوت پر لگ دماغ توڑکر پیچھے گرا اور دو ٹکڑے ایک سیدھی طرف اور ایک الٹی طرف پران ہوے اور حضرت داؤد کی تکبیر کے ساتھ وحوش وطیور وملائک نے جو تسبیح پڑھتے تھے موافقت کی تو اُس آواز کے ولولے سے ایسی واہمہ ہیبت کی دشمنون کے کانون مین پہونچی کہ اُنکے دلون مین خوف اور رعب بھر گیا اور ایکبارگی لشکر بھاگ نکلا اور بنی اسرائیل نے تیغ بیدریغ چلانی شروع کی اور حضرت داؤد جالوت کے سر کا بوجہ جوانمندی پہاڑ کے تھا جدا کرکے تن ناپاک کو سبکدوش کیا اور ملک طالوت کے سامنے لاکر زمین پر رکھدیا اہل توحید نہایت خوشی سے مظفر اور منصور اپنے ملک کو پھر آئے بعد چند روز کے داؤد نے بادشاہ سے التماس کی کہ اپنے وعدے کو وفا کرو طالوت اپنی بات سے پشیمان ہوا تھا اور یہ کلام اُسپر گران گزرا لیکن ظاہر داری سے داؤد کو کہا کہ مین اپنے قول پر مستقیم ہون بعد اسکے مشائخ بنی اسرائیل کے حضرت اشموئیل کے حضور مین گئے اور اشموئیل سے طالوت کو برخلافی عہد سے ملامت کی بادشاہ نے جبراً کرکے اپنی بیٹی داؤد کے سلک عقد مین کھینچی حضرت کا ذکر خاص وعام مین ہوا اور تمام بنی اسرائیل کے دل مین اُنکی محبت کا مقام ہوا اور روز بروز اُنکی ادنی اعلی کی طبیعت پر بھی اس سبب سے طالوت کو زیادہ حسد ہوتی لیکن جبتلک حضرت اشموئیل باحیات تھے اُسکو مجال دم مارنے کی نہ تھی بعد وفات اشموئیل کے طالوت نے داؤد کے قتل کی مشورت وزیرون سے کی اُنھون نے کہا کہ یہ بات اُسوقت میسر ہو جو تمھاری بیٹی بھی اس کام مین مددگار ہو

طالوت بیٹی کے گھر گیا اور اُس سے یہ بھید کہا بیٹی نے ظاہر مین باپ کی خاطر سے کہا کہ مین اس مقدر مین حیلہ کرونگی اور تمکو خبر دونگی طالوت اِس بات سے خوش ہوکر گھر کو گیا اُس بی بی نے حضرت داؤد سے یہ راز کہدیا بعد پندرہ روز کے حضرت داؤد کی صلاح سے ایک مشک شراب سے بھر کر آدمی کے قد کے برابر پلنگ پر ڈالی اور جامۂ حضرت داؤد کے اُسپر پہنائے اور باپ سے کہا کہ داؤد نے آج شراب بہت سی پی ہے بیہوش پڑا ہے اور اُس زمانہ کی شریعت مین شراب پینا جائز تھا طالوت فرصت کو غنیمت جانکر آیا اور ایک تاک شمشیر آبدار کا ایسا لگایا کہ دو ٹکڑے کر دیے اور حضرت داؤد غائب ہو گئے اور اُسکی بیٹی نے حضرت داؤد کے مارے جانیکی شہرت کر دی کہتے ہین کہ ایک روز طالوت شکار کو گیا تھا حضرت داؤد کو جنگل مین اُسنے پہچانا اور گھوڑا لگائے پیچھے دوڑایا لیکن حضرت داؤد نے اپنے گھوڑے کو ایسا دوڑایا کہ طالوت اُسکی گرد کو نہ پہونچا طالوت نے جاسوس اُنکے ڈھونڈھنے کو بھیجے اور نہایت ظلم سے شرفاے ملک کا قتل کرنا شروع کیا اور جہان عالم کا نام سُنتا تھا اُسکو قتل کرتا تھا کہ ایک عورت ضعیفہ کو اُسکے پاس لیگئے کہ یہ بھی علم سے واقف ہے اور اسم اعظم اُسکو آتا تھا طالوت نے اُسکو بھی ایک پیادے کے حوالے کیا کہ مار ڈالے اُس پیادے کو اُسپر رحم آیا اُسنے بڑھیا کو اپنے گھر مین چھپایا بعد مدت کے طالوت اپنے حرکات سے پشیمان ہوا اور قبرستان مین راتون کو جاکر رویا کرتا شب کو ایک قبر سے آواز آئی کہ اے طالوت تونے ایسے کام کیے کہ علما اور اخیار بنی اسرائیل کا نام دنیا سے مٹا دیا اور تمام زندون کو ستایا اب مردون کو ایذا دینے آیا ہے اِس آواز کے سننے سے نہایت بیقراری کی اور رونے لگا اُس پیادے کو کہ جسنے اُس ضعیفہ کو چھپایا تھا طالوت کے حال پر رحم آیا اُسنے سبب رونیکا پوچھا طالوت نے کہا کہ اگر کوئی عالم روے زمین پر باقی ہو تو مجکو بیچل جو مین اپنا حال کہکر راہ نجات کی پوچھون اُسنے کہا کہ اگر تو مجکو قتل نکرے تو مین تجکو ایک شخص بتلاون کہ وہ تجکو راہ صواب بتا دیگا بعد قول و قرار کے وہ پیادہ اُس عورت زاہدہ کے پاس لیگیا طالوت نے اپنی توبہ کے قبول اور عدم قبول کا ذکر کیا وہ ضعیفہ بولی کہ یہ تو مین نہین جانتی مگر شموئیل کی قبر پر چل وہان سے کچھ کشایش کار ہوویگی جب یہ تینون حضرت شموئیل کی قبر پر گئے اور بڑھیا نے قبر کو صاف کیا اور اسم اعظم کا وسیلہ کرکے بولی کہ اے صاحب قبر تو نکل حضرت شموئیل کی قبر پھٹی اور متحیر ہوکے بولے کہ کیا قیامت قایم ہوئی اُنھون نے احوال طالوت کو ظلمون کا اور توبہ کے نہ قبول ہونیکا مفصل بیان کیا حضرت شموئیل نے فرمایا کہ توبہ تیری جب قبول ہوگی کہ تو اور تیرے بیٹے نخوا کو جاوین وہ سب بیٹے تیرے حضور مین شہید ہوویں اور بعد اُسکے تو بھی جہاد مین مارا جاوے حضرت شموئیل یہ کہکر قبر مین گئے اور قبر برابر ہوگئی اور طالوت نہایت غمگین ہوکر آیا کہ شاید میرے بیٹے رفاقت کرینگے

یا نہین مبٹون زبانی سے احوال سنکر عزم بالجزم کیا اور مرنے پر مستعد ہوا اور کفار کی نگاہ پر گئے اور فوج کو خزانے دیے بروز مقابلہ صفون کے اول توپے در پے طالوت کے بیٹے شہید ہوے پھر طالوت تنہا گھوڑا اٹھا کر فوج اعدا پر گیا اور سخت لڑائی کی اور شہید ہوگیا و بعد طالوت کے سلطنت بنی اسرائیل کی حضرت داؤد پر مقرر ہوئی اور اعلی اونی نے انکی متابعت پر کمر باندھی

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کی رسالت اور خلافت کا

جب بعد وفات شموئیل اور ملک طالوت کے نبوت کی خلعت اور سلطنت کی قبا حضرت داؤد کے قامت پر درست ہوئی اور اُنسے آگے ایک سبط مین سے نبی اور ایک سبط سے بادشاہ ہوتا تھا مگر حضرت داؤد پر رسالت اور سلطنت کے جمع ہوے جب خلافت انکی مستقل ہوئی تو حق تعالے نے انپر زبور نازل کی اور مشتمل تھی وعظ اور حکمت پر اور حق تعالے نے حضرت داؤد کو ایسا حسن صوت عنایت کیا تھا کہ جسوقت زبور پڑھتے تھے تو وحوش و طیور اور چارپائے اور درندے آس پاس اُنکے جمع ہوتے تھے اور ایک سے دوسرے کو ضرر نہ پہونچتا تھا اور حضرت داؤد بڑے عابد اور نرم دل تھے اور فقیر اور مساکین پر شفقت کرتے تھے اور اکثر اوقات لباس بدل کر شہر اور بازار مین پھرتے اور آنے جانے والون سے پوچھا کرتے کہ داؤد کیسا آدمی ہے اگر کسی سے راضی ہین یا نہین ایک روز ایک فرشتہ مسافر کی صورت ظاہر ہوا اُس سے اُنھون نے پوچھا داؤد کیسا شخص ہے جواب دیا اگر داؤد مین ایک خصلت نہوتی تو بہترین مخلوقات تھا پوچھا وہ کیا ہے اُسنے کہا خوراک اُسکی اگر بیت المال سے نہوتی تو بہت خوب ہوتا حضرت داؤد متنبہ ہوے اور اللہ تعالے سے سوال کیا کہ یا الٰہی میرے تئین ایسا پیشہ تعلیم کر کہ میری اور میرے عیال کی گزران اُسمین چلے اللہ تعالی نے زرہ بنانیکی صنعت اُنکو سکھائی اور لوہا اُنکے ہاتھ مین مانند موم کے نرم کر دیا کہ بغیر کوٹنے اور پیٹنے کے اور آگ مین گرم کرنیکے موم سا ملائم ہوتا تھا اور اوقات اپنی چار قسم پر تقسیم کی تھی ایک روز تو علما اور اہل دانش سے ملاقات تعلیم و تعلم کی رہتی تھی اور ایک روز مسند قضا پر بیٹھکر عدل کرتے اور ایک روز عبادت اور مناجات خالق مین مشغول رہتے اور ایک روز عیش حلال مین اپنے عیال کے ساتھ مصروف ہوتے ایک روز ایک شخص نے ایک اشراف بنی اسرائیل پر دعوی کیا کہ اسنے میرا اہل چھین لیا نہین دیتا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا حضرت داؤد نے مدعی سے گواہ مانگے وہ غریب اقامت بینہ سے عاجز ہوا حضرت داؤد کی قلب اُس مدعی کے صدق اور زاری نے اثر کیا لیکن بغیر گواہون کے حکم نہ دے سکتے تھے رات کو حضرت داؤد نے خواب مین دیکھا کہ مدعی سچا ہے مدعا علیہ واجب القتل ہے اُسکو قتل کرو دوسرے دن جب پیل دلانیکا حکم حضرت داؤد نے دیا مدعا علیہ نے عرض کی کہ یہ کس شرع مین جائز ہے کہ بغیر اثبات دعوے کے مال دلواتے ہو اور شہر کے آدمی بھی اِس حکم سے تعجب کرتے تھے کہ یہ تو صرف ظلم ہے حضرت داؤد نے فرمایا کہ اب بہتر تیرے حق مین یہ ہے کہ پیل بھی

دے اور اپنا سب مال بھی دے اس حکم سے زیادہ تر حیرت لوگون کو ہوئی مدعا علیہ پھر واویلا کرنے لگا کہ تم پیغمبر ہو کر مجھ
ظلم کرتے ہو تیسرے دن حکم دیا کہ اپنا مال و متاع اور قبیلے اور بیٹی بیٹا سب مدعی کو دے اور تجکو قتل کرونگا تمام
شہر کے لوگ دانتون مین انگلیان پکڑتے تھے اور اس معاملے کو ظلم صریح جانتے تھے آخر حضرت داؤدؑ نے مدعا علیہ
پابزنجیر کیا اور شہر مین منادی کی کہ کل سب لوگ شہر کے باہر حاضر ہون اور اس مدعا علیہ کے انصاف کا حال دیکھین
غرض دوسرے دن بموجب حکم کے ایک عالم شہر سے باہر جمع ہوا اور مدعا علیہ کو سولی کے تلے کھڑا کیا اور حضرت داؤد
نے ایک درخت کی جڑ کھودنے کا حکم دیا وہان مدعی کا باپ مقتول مدفون تھا اور اُسکی چھڑی کہ جسپر نام مقتول کا
کندہ تھا اُسکے ساتھ مین پائی حضرت داؤد نے فرمایا کہ یہ مدعا علیہ مدعی کے باپ کا غلام تھا اسنے اپنے میان کو قتل کیا
اور اُسکا مال و اسباب لیکر قابض ہوا اب بیٹے انصاف اپنے میان کے بیٹے کو کہ جسکا سب مال تھا ایک بیل دینے پر
راضی ہوا اسواسطے بموجب حکم الٰہی کے ہم اسکو قصاص کرتے ہین اور یہ سب مال مدعی کو دلواتے ہین اس معاملہ کے
ہونے سے ہیبت حضرت داؤد کی لوگون کے دلون مین اس مرتبہ غالب ہوئی کہ مقدور نہ تھا جو خلوت مین بھی
خلاف شرع کر سکین آیۂ کریمہ مین وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اشارہ ہر آں تشدد کیطرف

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے فتنے کا

کہتے ہین کہ ایک روز حضرت داؤد داپنی محراب عبادت مین زبور پڑھتے تھے کہ ناگاہ ایک مرغ مانند کبوتر کے ظاہر ہوا
کہ جسم اُسکا سونے کا اور بال و مانند دیباے مرصع کے اور منقار یاقوت کی اور آنکھین مانند زمرد کے اور پانون فیروزے کے
تھے ایک روزن سے نکلکر حضرت داؤد کے سامنے بیٹھا حضرت داؤد اُسکے حسن و لطافت سے تعجب ہوے اور خیال کیا
کہ اس کبوتر کو پکڑ اپنے چھوٹے بیٹے کو دون کہ وہ بہت خوش ہوگا جب اُسپر ہاتھ ڈالا تو وہ تھوڑا سا دور ہو گیا حضرت
داؤد زبور پڑھنے سے غافل ہو کر اُس کبوتر کی طرف متوجہ ہوے وہ کبوتر روزن سے نکلگیا حضرت داؤد سطح پر چڑھکر
اِدھر اُدھر دیکھتے تھے کہ وہ کبوتر کدھر گیا اُس حال مین دیکھا کہ وہ کبوتر اوریا کے باغ مین گیا سطح کے کنارہ آنکر
جو باغ کی طرف دیکھا تو ناگاہ چشم مبارک آنحضرت کی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ اُس باغ کے حوض مین
غسل کرتی ہے اُس بی بی نے جو مرد کی صورت کا عکس پانی مین دیکھا تو اپنے بالون کو بکھیر کر اپنے بدن پر ڈالا
اور تمام بدن اپنا بالون سے چھپایا حضرت داؤد کی خاطر شریف مین میل تمام اُسکے نکاح کا آیا اور دل مین
خیال گزرا کہ اگر اوریا قتل ہو جاویگا تو مین اسکو نکاح مین لاؤنگا اور بعضی روایتون مین یون ہے کہ اوریا کو
بلا کر اُس سے التماس کی کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے جب اُسنے انکار کیا اور بعد اُسکے وہ اپنی خوشی سے

جہاد مین جاکر شہید ہوا تب آنحضرت نے اُس عورت کو اپنے نکاح مین لیا اور مفسرین معتبرون لکھتے ہین کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ نہ تھی بلکہ اُسکی نسبت کا پیغام گیا تھا اور اُسکے والی راضی ہو چکے تھے اور بعد اُسکے حضرت داؤد کا پیغام نسبت گیا اُسکے والیون نے اُنکے پیغام کو مقدم کرکے قبول کیا اتنی بات بھی جناب الٰہی کو ناپسند ہوئی اسواسطے عتاب ہوے القصہ بعد شہید ہونے اوریا کے اور گذرنے عدت کے اُس بی بی کے تئین پیغام آنحضرت کا گیا اُسنے کہا کہ اس شرط پر قبول کرتی ہون کہ اگر مجھ سے تو لد ہو تو ولیعہد اُسکو کرین حضرت داؤد راضی ہوے اور اُس عفیفہ کو نکاح مین لائے اور اُسنے حضرت سلیمان پیدا ہوے اور سلطنت اور نبوت کے مالک ہوے جیسا کہ عنقریب بیان آویگا جب ایک مدت گذری اور حق تعالی کو حضرت داؤد کا سبقت کرنا اس مقدمے مین ناپسند ہوا تھا اور حضرت داؤد کو معلوم نہین تھا کہ اسواسطے اللہ تعالے نے اُنکو تنبیہ کیا اور کیفیت تنبیہ کی یون ہوئی کہ جب حضرت داؤد عبادت خانے مین زبور پڑھتے تھے تو کئی ہزار آدمی وسطے پاسبانی کے گرد و پیش مستعد رہتے تھے مقدور نہ تھا جو کوئی پرندہ وہان پر مار سکے ناگہان دو آدمی محراب مین عبادتخانی کے دیکھے دل مین ڈرے کہ بے رخصت ایسے چوکی پہرے مین اُنکا یہان آنا کس طرح ہوا شاید دشمن ہین اُنھون نے عرض کی کہ ڈرو مت ہم دونون مین خصومت ہو ہمارا فیصلہ انصاف کر دو حضرت داؤد نے پوچھا تمھاری خصومت کیا ہے ایک نے اُنمین سے کہا کہ اس بھائی کی ننانوے بکریان ہین اور میری ایک سنے میری بکری بھی زبردستی لے لی حضرت داؤد نے فرمایا کہ اسنے تجھپر ظلم کیا جو تیری ایک بکری اپنی بہت بکریون مین ملالی جب حضرت داؤد حکم سے فارغ ہوے تو یہ دونون ایک دوسرے کی طرف دیکھکر ہنسے اور کہا کہ قضی الرجل علی نفسہ یعنے اُس شخص نے اپنے نفس پر حکم کیا اور فی الحال نظرون سے غائب ہو کر آسمان کی طرف چلے گئے حضرت داؤد نے جانا کہ یہ فرشتے تھے کہ انغرض پر مجکو تنبیہ کرکے غائب ہو گئے حضرت داؤد متنبہ ہوے اور چالیس دن تک سواے نماز اور وضو کے سجدے سے سر نہ اُٹھایا اور آنسو روے کہ اُنکے آب چشم سے گھاس جم گئی جب خطاب آیا کہ مین نے تیرا گناہ معاف کیا لیکن اوریا کی قبر پر جا اور اُس سے معافی چاہ مین اُسکو تیری خاطر سے زندہ کرونگا جب اُسکی قبر پر گئے اور اُسکا نام لیکر پکارا وہ بولا یا نبی اللہ تم کس واسطے تشریف لاے اور مجکو خواب خوش سے جگایا حضرت داؤد نے فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے تیرے حق مین گناہ صادر ہوا تو مجکو بخش دے اوریا نے کہا آپکی بدولت مین نے بہشت برین پائی اور اعلی علیین مین پہونچا مین نے معاف کیا جب حضرت داؤد اُسکی قبر سے خوش ہو کر پھرے پھر خطاب آیا کہ داؤد مین حاکم عادل ہون اور معاف کرنے مین قول مجمل کا نہین

تفصیل حال اوریاسے کرکے معافی مانگو جب دوبارہ قبر پر اوریا کے گئے اور پکارا اور تفصیل کی کہ میں چاہتا تھا کہ تو اگر شہید ہوگا تو میں تیرے قبیلہ کو نکاح میں لاؤنگا جب تو شہید ہوا تو میں نے تیرے قبیلے سے نکاح کیا تب حضرت داؤد نے پکارا پر جواب اوریا نے ندیا اور حضرت داؤد واویلا و مصیبتا کرتے اور کہتے تھے یاالٰہی جب داد مظلومون کی ظالم سے دلوائی جاویگی تو میرا کیا حال ہوگا پھر حکم ہوا کہ میں نے تیرا گناہ بخشا حضرت داؤد نے عرض کی کہ تو کریم و رحیم ہے لیکن اوریا معاف نہیں کرتا حق تعالے نے خطاب کیا کہ روز قیامت میں اوریا کو اپنی نعمتین اور جور و قصور دونگا کہ وہ خوش ہو کر تیرا قصور معاف کریگا حضرت داؤد خوش ہوے کہتے ہین کہ بعد اس معاملے کے حضرت داؤد تیس برس زندہ رہے اور اکثر شہر سے باہر نکلتے تھے اور لوگون کو جمع کرتے اور زبور پڑھکر اپنے گناہ کا نوحہ کرتے تھے بعضی مجلسون مین بسبب خوبی آواز دلسوز جانگداز کے کئی آدمی مرتے تھے غرض اس مصیبت کے سبب سے اکثر انتظام سلطنت کا بگڑ گیا آخر الامر حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو جو ولیعہد تھے وصی کیا اور خود جوار رحمت الٰہی مین رونق افروز ہوے

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا

اہل تاریخ کہتے ہین کہ ولادت حضرت سلیمان کی اوریا کی منکوحہ سے بعد توبہ قبول ہونیکے ہوئی ہے اور ایام طفولیت سے اُنکی پیشانی مبارک پر آثار بزرگی کے ظاہر تھے اور صغر سن مین احکام عجیب حضرت سلیمان سے ظہور مین آئے کہ حیرت افزاے عالم تھے حضرت داؤد اور لڑکپن مین بڑے کامون مین اُنسے مشورت کرتے تھے منجملہ اُنمین سے وہ حکم جو قرآن شریف مین مذکور ہے بیان کرنے مین آتا ہے دو شخص تھے ایک کا نام یوحنا دوسرے کا نام ایلیا یوحنا کی بکریون نے ایلیا کا کھیت کھایا جب داؤد کے حضور مین یہ مقدمہ درپیش ہوا قیمت کھیت کے نقصان کے برابر قیمت تمام بکریون کی تجویز مین آئی حضرت داؤد نے تمام بکریان یوحنا کی ایلیا کی زراعت کے نقصان مین دین جب ایلیا محکمہ عدالت سے روتا باہر نکلا اور حضرت سلیمان نے حکم حضرت داؤد کا سنا تو فرمایا کہ جناب نے بہت اچھا انصاف کیا لیکن مجکو اگر اس مقدمے مین حکم کرتے تو مین ایسا حکم کرتا کہ دونون راضی ہو جاتے حضرت داؤد کو یہ خبر پہونچی فرزند ارجمند کو بلایا پوچھا اُنھون نے بعد مبالغہ اور تاکید حضور کے عرض کی کہ نقصان مدعی کے مال کا واجبی تاوان عین انصاف ہے لیکن اگر کھیت والے کو بکریان سونپ کر حکم ہوتا کہ تو اُن بکریون کا دودھ اور چشم اور بچون سے منفعت لے اور بکری والے کو ارشاد ہوتا کہ تو اُسکے کھیت کو پانی دے اور پرورش کرے جب حالت اول کو پہونچے تو مدعی کا کھیت دیکر اپنی بکریان لیجیو حضرت داؤد نے حکم اول کو موقوف کرکے مطابق تجویز سلیمان کے حکم کیا متخاصمین خوش ہو کر دعا دیتے چلے گئے حضرت داؤد نے اُس فرزند عالیمقام کے

سر مبارک کو چوم کر جواہر و دعا کے نثار کیے جب سلطنت حضرت سلیمان کی مستقل ہوئی تو حق تعالےٰ نے جن و انس و وحوش و طیور اور ہوا کو اُنکا مسخر اور فرمانبردار کیا حضرت سلیمان نے جنات کو حکم کیا کہ ایک فرش بقدر طول و عرض لشکر کے تیار کرو اور جس چیز کی کارخانۂ سلطنت مین احتیاج ہو سب مہیا کر کے فرش پر رکھو جب عزم سیر کا کرتے تو باد کو حکم دیتے کہ اس فرش کو کمال احتیاط سے بے نشیب و فراز اُٹھا کر مع لشکر منزل مقصود کے اُڑے جب صبح کے وقت ملک شام سے روانہ ہو تو چاشت کے وقت بقدر ایک مہینے کی راہ کے ملک اصطخر مین پہونچتے اور عصر کے وقت جو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شام کا کھانا کابل مین نوش جان فرماتے غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّ رَوَاحُھَا شَھْرٌ سے یہی مراد ہے

بیان بیت المقدس کے بنانے کا

حضرت داؤد نے بنیاد بیت المقدس کی ڈالی تھی لیکن تمامیت اُسکی ہو جب وحی الٰہی کے حضرت سلیمان پر موقوف تھی اسواسطے حضرت سلیمان نے اپنے عہد دولت مین استادان چابکدست کو جمع کیا اور بنیاد ایک شہر کی ڈالی کہ جسکی بنا سنگ سفید سے کی اور بارہ برج بنائے پھر دیوون کو معدن کھانون مین بھیجکر لعل و یاقوت و فیروزہ و زمرد اور چاندی اور سونا نکلوانا شروع کیا اور بعضے جنون کو دریا مین موتی نکالنے کو مقرر کیا اور ایک فوج اُنکی پتھر لانے کو معین ہوئی جب سامان تیار ہوا تب سنگ تراشون نے سپید اور سبز اور زرد پتھر ترتیب مناسب سے لگا کر چار دیواری مسجد کی تیار کی اور ستون اُسکے شفاف پتھرون کے نصب کیے اور دیوار و نکی چھت کو موتی اور جواہر آبدار سے مرصع کیا کہ اُنکی روشنی اور براقی سے وہ عبادتخانہ شب تاریک مین مانند روز روشن کے منور رہتا تھا اخیار بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو یہ گھر خالصاً لوجہ اللہ بنا ہے چاہیے کہ ایک ساعت علماے ربانی اور اولیاء حقانی سے خالی نہ رہے ایک مدت تلک یہی کارخانہ جاری تھا جب بخت نصر ملک شام پر مسلط ہوا تو اُسنے شہر کو خراب کیا اور موتی اور جواہر مسجد سے اُکھیڑ کر اپنے دار الملک مین لیگیا القصہ جب حضرت سلیمان محکمۂ عدالت پر بیٹھتے تو حضرت آصف وزیر اعظم تخت کے سامنے کرسی پر بیٹھکر فیصلہ معاملات کا کرتے اور چار ہزار عالم دست راست پر اور چار ہزار خواص اور چار ہزار جن و پری کمربستہ خدمت مین اور پرندے اُس اہل مجلس پر اپنے پرون کا سایہ ڈالتے تھے اور وقت زوال تک عدالت مین رہتے بعد اُسکے دیوان معلی مین رونق افروز ہوتے اور باورچی خانہ مین سات سو گاڑی آتا اور اسی کے موافق رنگ برنگ کے سالن پکتے لوگون کو کھلاتے تھے اور خود بدولت زنبیل بنا کر اُسکو بیچکر جو کی روٹی مسکینون کے ساتھ کھاتے **بیان بلقیس کا** حضرت سلیمان نے ہر ایک پرندے کو

ایک ایک مہم کے واسطے مقرر کیا تھا اُنمیں سے ہُدہُد واسطے دریافت کرنے پانی کے مقرر تھا اسواسطے کہ وہ پانی کو زمین کے نیچے ایسا دیکھتا تھا کہ جیسے آدمی شیشے مین روغن کو دیکھتا ہے ایک روز سلیمان اپنے تخت روان سے نماز کے واسطے اُترے اور لشکر کو حکم کھانا پکانے کا دیا ہُدہُد نے خیال کیا کہ جب تلک حضرت سلیمان مشغول مین تب تلک تو اُڑکر اس ملک کے عرض وطول کو معلوم کرے اس خیال مین اُڑا اور ایک شہر مین پہونچا کہ تمام نہرون اور باغون سے آباد تھا اور عمارت خوشنما تھی ایک باغ مین اُترا اور ایک ہُدہُد سے ملاقات کی اُس ملک کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ اِس شہر کا نام شہر سباے اور بادشاہ یہان کا ایک عورت ہے جسکا نام بلقیس ہے اور بارہ سردار ہین ہر ایک بیس ہزار کے حکم مین ایک لاکھ مرد مقابل جنگی ہین اور بادشاہ اور رعیت سب آفتاب پرست ہین ہُدہُد یہ حال دریافت کرکے پھر حضرت سلیمان نے جب ہُدہُد کو غائب پایا تب کرگس سے پوچھا اُسنے عرض کی کہ مجکو معلوم نہین لشکر پیاسا ہوا اور ہُدہُد موجود تھا جو پانی کا ٹھکانا بتلاوے اسواسطے حضرت سلیمان بہت غصہ ہوے اور فرمایا کہ اگر تحقیق روشن نہ بیان کریگا تو مین اُسکو قید کرونگا یا ذبح کرڈالونگا اور عقاب اُسکی تلاش کے واسطے بھیجا جب عقاب پرواز کی تو اُسکو شہر سبا کی طرف سے آتے دیکھا یکبارگی حضور مین حاضر کیا اور حضرت سلیمان نے فرمایا کہ تو ہُدہُد سے کہنے کہا یا نبی اللہ اُسدن کو یاد کر کہ تو بھی ہزارہا جانورون کے سامنے کھڑے ہوگے حضرت سلیمان اِس بات کی ہیبت سے کانپنے لگے اور اُسکو چھوڑکر پوچھا کہ تو کہان گیا تھا ہُدہُد نے کہا کہ ایک خبر لایا ہون کہ تجھکو بھی خبر نہین ہے اور احوال بلقیس کا جیسا دیکھا تھا مفصل عرض کیا اور کہا کہ حق تعالی نے تمام اسباب حشمت کا بلقیس کو دیا ہے اور ایک طلائی احمر کا تخت جڑاؤ جواہر اور یاقوت کا ہے کہ اُسکے پایے یاقوت اور زبرجد کے ہین اور تیس گز کا طول اور تیس گز کا ارتفاع ہے حضرت نے ہُدہُد سے کہا ہم دیکھینگے تو سچا ہے یا جھوٹا ہے اور آصف سے ایک خط لکھوایا اِس مضمون کا کہ مین سلیمان وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ یعنے خط سلیمان کی طرف سے شروع ہے ساتھ نام اللہ کے بلندی مت کرو مجھپر اور آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر اور پھر لگا کر ہُدہُد کو دیکر روانہ کیا اسوقت ہدہد شہر سبا مین پہونچا بلقیس اپنے محل مین آرام فرماتی تھی اور محل کے سات دروازے بند تھے ہُدہُد نے روزن مین سے جاکر خط بلقیس کے سینے پر رکھدیا جب بلقیس جاگی اور خط دیکھا اور دروازے بند تھے تعجب کیا کہ کون خط لایا ہے جب اِدھر اُدھر دیکھا تو سوائے ہُدہُد کے کوئی نظر نہ آیا گمان کیا کہ یہی لایا ہے بعد اُسکے جب نظر مہر سلیمان پر پڑی تو ہیبت سے کانپنے لگی اور خط کو پڑھکر اعیان دولت کو بلایا اور مضمون بیان کرکے مصلحت پوچھی کہ تمھاری کیا صلاح ہے سب نے عرض کی کہ فوج اور دولت اور سامان مہیا ہے اور ہم تابع حکم کے ہین پھر ملکہ نے پوچھا کہ سلیمان

کیسا آدمی ہے بولے کہ بادشاہ عالیجاہ ہے لوگون کو موسی کے دین کی دعوت کرتا ہی اور جن وانسان اور دیو
اور پری اور وحوش وطیور سب اُسکے مسخر ہین بلقیسؑ نے کہا کہ بادشاہ جس ملک مین جاتے ہین تو اُسکو خراب کرتے
ہین اور عزیزون کو ذلیل کرتے ہین اسواسطے مین ہدیہ بھیجتی ہون اگر پیغمبر ہے تو سواے اسلام کے راضی نہوگا اور مین
اُسکے ساتھ مقابلہ کرونگی اور اگر بادشاہ ہی تو ہدیہ قبول کریگا ارکان دولت نے یہ صلاح پسند کی پھر بلقیسؑ نے سو غلام
لباس زنانہ اور سو لونڈیان بلباس مردانہ اور ایک یاقوت ناسفتہ ایک حقہ مین رکھکر قفل زرین اُسپر لگایا اور دو
اینٹین سونے کی اور چاندی کی مرصع واسطے ہدیہ کے تیار کین اور منذر بن عمر کو جو بڑا دانا تھا واسطے رسالت کے مقرر
کرکے کہا کہ جب تو بارگاہ سلیمانؑ مین پہونچے تو اُس سے التماس کیجیو کہ انمین سے عورتون کو مردون سے جدا کردو اور پھر یہ
کہ اس حقہ مین کیا ہے اور بتادے تو اُسکے پرونے کی درخواست کیجیو اگر سب باتین اُسنے بیان کین تو جانیو کہ پیغمبر ہی
تو یہ سب ہدیہ دیکر آمیو والا پھیر لائیو اور اگر تکبر اور غرور سے باتین کرے تو جانیو کہ بادشاہ ہی ہر گز مت ڈریو دلیرانہ بات
کیجیو اور اگر لطف ومہربانی سے گفتگو کرے تو جانیو کہ پیغمبر ہے ادب سے گفتگو کیجیو یہ سب سمجھا کر اُسکو رخصت کیا جب سیل
امین نے حضرت سلیمان کو اس احوال سے مفصل اطلاع کی اور مشکلات کے حل کرنیکا راستہ بتایا حضرت سلیمان نے
جنات کو حکم کیا کہ ایک میدان وسیع مین جس طرف سے وکیل آتا ہی فرش سونے اور چاندی کی اینٹون کا بچھاوین اور چار پایہ
اینٹون کی جگہ خالی چھوڑدین اور بنی آدم اور جنات جدا جدا صف باندھکر کھڑے ہون اور فرش کے کنارون پر ہر طرح کے
بحری حیوانات کو باندھین بعد اس تیاری کے حضرت سلیمانؑ نے اپنا تخت اُس فرش پر بچھایا اور چار ہزار کرسی زرین
سیدھی طرف تخت کے اور اتنی ہی اُلٹی طرف ترتیب رکھوائی اور علماے بنی اسرائیل اور علماے سباطا اسپر درجہ بدرجہ
بیٹھے اور اس تمام لشکر پر پرندون نے اپنے پرون کا سایہ ڈالا تب بلقیس کے رسولون کو طلب فرمایا وہ اس جاہ وحشمت
سلیمانی کو دیکھکر حیران ہوگئے اور اُس اینٹون کے فرش کو دیکھکر اُنکو ہدیہ نہایت حقیر نظر آیا مارے شرم کے وہ چار
اینٹین تو اُس چار جگہ مین جو قصداً خالی چھوڑی تھین رکھدین جب جنات کی صف پر پہونچے اور شکلین عجیب اور
صورتین مہیب دیکھین تو مارے رعب کے قدم آگے نہ اُٹھتا تھا جنون نے کہا کہ جلد آؤ اور خاطر جمع رکھو کہ عدل سلیمانی
ایسا نہین کہ ہم بیگناہ جلیسون سے تعرض کرین بعد اُسکے فوج انسانی اور گروہ حیوانی پر گذرتے ہوے حضور مین پہونچے
جناب نبوت مآب کمال خوش اخلاقی اور ملائمت سے پیش آئے اور مرحبا کہکر بٹھایا منذر نے نہایت تواضع اور
ادب سے نامہ بلقیسؑ کا حضور مین گذرانا جب منذر موافق فرمایش ملکہ کے اپنا عرض حال کرچکا تب حضرت سلیمانؑ نے
نور نبوت سے مردون کو عورتون سے جدا کیا اور فرمایا کہ اس حقے مین ایک یاقوت ناسفتہ ہی اور تم چاہتے ہو کہ مین اُسکو

پرودون نی الفور ایک دیو نے بموجب حکم کے پرو دیا اور وکیلون نے دل سے زنگ شکوک دھویا اور ہدیہ نگذارہ کرکے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مال سے میری مدد کرو حق تعالیٰ نے مجکو تمسے بہتر عنایت کیا ہے پھر منذر سے فرمایا کہ جاکر اُنسے کہو کہ ایمان لاوین والا آنا لشکر جرار بھیجونگا کہ تم اُسکے مقابلے سے عاجز ہو جاؤگی منذر نے جب ملکہ کے حضور مین یہ کیفیت مفصل بیان کی وہ بولی کہ سلیمان فقط بادشاہ نہین ہے بلکہ سلطنت اُسکی زیور نبوت سے مزین ہے اور مجکو اُسکے مقابلے کی طاقت نہین پھر حضور مین چلنے کی تیاری کی اور اپنے تخت کو ساتوین محل مین رکھکر سب کے دروازے مقفل کیے اور جماعت کثیر کو اُسکی محافظت کو معین کرکے ایسی حشمت اور تجمل سے روانہ ہوئی کہ آسمان کی آنکھین اُسکے دیکھنے سے میلی ہوتی تھین اور منزل بمنزل طے کرکے لشکر سلیمان سے ایک فرسنگ پر آکر ڈیرہ کیا حضرت سلیمان نے جب ملکہ کے تشریف لانے کی خبر پائی تو اہل مجلس سے فرمایا کہ کون ہے تم مین سے جو بلقیس کے تخت کو اُسکے آنے سے پہلے میرے پاس لاوے ایک دیو عفریت نے عرض کی کہ مین اُسکو لاؤنگا آگے اُس سے جو حضور اس مقام سے اُٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام صبح سے زوال تک مجلس مین حکم کے بیٹھتے تھے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اُس سے بھی جلد پہونچے جب آصف ابن برخیا جو وزیر اعظم تھے اور اسم اعظم الٰہی جانتے تھے بولے کہ مین لاؤنگا آگے اُس سے جو پلک مارو اور پھر آنکھ کھولو سلیمان نے جب تخت بلقیسؑ کا جب اپنے روبرو دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے وہ مجکو آزماتا ہے کہ مین شکر کرتا ہون یا کفران نعمت حکم کیا کہ اس تخت کے جواہرات کی جگہ بدل دو جنات نے فی الفور جواہرات سبز بجاے سرخ کے اور سرخ بجاے سبز کے بدل کر ایسے جڑدیے گویا اصل سے ایسا ہی تھا جس روز ملاقات بلقیس کی ٹھہری اُس روز حضرت سلیمان نے ایسی مجلس بنائی کہ کسی زمانے مین کوئی ایسی مجلس کا نشان نہین دیتا جب بلقیس سریر سلیمان کی پابوسی سے مشرف ہوئی جناب رسالت نے بھی اُسکے ناموس اور عزت کا خیال کرکے اپنے تخت کے کنارے اُسکو جگہ دی وہ بعد بیٹھنے کے دمبدم گوشہ چشم سے اپنے تخت کی طرف نگاہ کرتی تھی حضرت آصف نے پوچھا کہ یہ تخت تمھارا ہے کہا گویا کہ میرا ہے یعنے بسبب تغیر جواہرات کے اپنے مکانون سے حکم یقینی نہ کیا اسواسطے سلیمانؑ اُسکی دانائی سے خوش ہوے اور بلقیسؑ کو اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس اُتارا تب حضرت سلیمانؑ کے خواتین اہل بیت اور بیبیان حرم سرا کو خبر ہوئی کہ حضور اُسکو اپنے نکاح مین لاوینگے تو سب نے رشک سے عرض کیا کہ اُسکی ساقہاے سیمین بالون کی کثرت سے سیاہ ہین اس قسم کی بیبیان کب لائق حضرت رسالت پناہ کے ہین غرض یہ تھی کہ حضرت کی خاطر کو اُنسے نفرت ہو اور ہماری طرف سے زیادہ الفت حضرت سلیمان نے

واسطے تجربہ کے دیوؤن کو حکم کیا کہ تمام صحن گھر کا مانند حوض کے کہ در کر صاف پانی بھر دین اور مچھلیان رنگ برنگ کی اُسمین چھوڑ کر تمام صحن کے منہ پر سپید براق کانچ جما دین کہ جو شخص باہر سے آوے تو اُسکو پانی سمجھے وہان تو حکم کی دیر تھی فوراً صحن اس طرح پر تیار ہوا اور حضرت نے اپنا تخت ایسے مکان پر رکھا کہ جو کوئی حضور مین آوے تو وہی صحن کو گذرتا آوے بلقیس کو اُسی مکان مین طلب کیا بلقیس نے اُسکو پانی تصور کر کے اپنی ساق بلورین کو کھولا تاکہ پانون پانی مین رکھکر حضور مین جاؤن حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ پانی نہین کانچ ہے اسپر قدم رکھکر چلی آؤ بلقیس نہایت شرمائی اور حضور مین آنکر ایمان لائی پھر حضرت سلیمانؑ نے اُنکے ساتھ نکاح کیا بعد اُسکے پنڈلیون کے بال دور کرنے کی مشورت کی دیوؤن نے حمام کا بنانا اور نورے کا لگانا بتلایا اور اس حکمت سے اُس ساق سیمین کو بلورین بنایا

ذکر حضرت سلیمان کی وفات کا

جب حضرت سلیمان بیچ عبادتخانہ کے طاعت الٰہی مین مصروف رہتے تھے ہر روز اُس عبادتخانہ مین ایک درخت اُگتا تھا اور اپنی خاصیتین بیان کرتا تھا کہ مین فلانے فلانے مرض کی دوا ہون اور میرا یہ اثر ہے حضرت سلیمان اُسکو کھواتے تھے ایک روز اسی دستور سے عبادت مین مصروف تھے ایک درخت زمین سے نکلا اُسنے بعد سوال کے عرض کیا کہ میرا نام خروب ہے اور میری خاصیت یہ ہے کہ تیرے ملک و سلطنت کی خرابی ہوگی بعد اسکے خدائے تعالےٰ نے وحی بھیجی کہ اب تمھارا وقت رحلت کا نزدیک آیا ہے اب آخرت کے سفر کی تیاری کرو جب حضرت سلیمان نے وصیت کی اور جو چیزین لکھوانے کی تھین سو لکھوائین بعد اُسکے جناب الٰہی مین عرض کی کہ میری موت کا احوال ایک برس تک جنون پر اور شیطان پر پوشیدہ رہے کہ اس عرصے مین جو کام مین نے انکو سونپے ہین تیار ہو جاوین بعد اسکے غسل کر کے لباس پاکیزہ پہنا اور عبادتخانہ مین تشریف لائے اور اُس لاٹھی پر جو ملک الموت کے وقت قبض کرتے تھے تکیہ کیا اور قابض ارواح نے روح مقدس کو قبض کر کے روضہ رضوان مین پہونچایا جب حضرت سلیمان عبادت خانہ مین آتے تھے اور عبادت مین مشغول رہتے تھے تو اس مدت مین گماشتے حضرت کے مہمات ملک سنبھالتے تھے اور شیاطین اُنکی ہیبت سے بندگی کے وقت سامنے نہ دیکھ سکتے تھے جب آنکھ اُنکی بے اختیار حضور پر پڑتی تھی تو گمان کرتے تھے کہ آپ عبادت مین کھڑے ہین اسواسطے محنت شاقہ کیا کرتے تھے جب یکسال پورا ہوا اور دابۃ الارض یعنی دیمک نے لاٹھی کی جڑ کھائی اور حضرت گر پڑے جب دیوؤن کو اُنکی رحلت کا حال ظاہر ہوا اور خبر موت کی عالم مین مشہور ہوئی اور اصل حکمت حضرت سلیمان کی موت کے چھپانے کی یہ تھی کہ آدمیون کو شیطانون کے دعوے سے یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین جب حضرت سلیمان نے دار الآخرت کو انتقال کیا اور ایسا واقعہ عظیم اُنپر برس روز تک مخفی رہا تب آدمیون کو یقین ہوا کہ

وہ اپنے دعوے غیب دانی مین جھوٹے ہین بہرحال سلیمان جیسے بادشاہ بھی دار فانی سے ملک بقا کو پہونچے

ذکر حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کا

ہر چند کہ لقمان کی نبوت مین اختلاف ہے لیکن چونکہ ذکر انکا انبیا کے حال کے ساتھ مذکور ہوتا ہے اور حق تعالے نے قرآن شریف مین انکا ذکر فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اسواسطے یہان حال مین ذکر کیا جاتا ہے حضرت لقمان مروسیم فام تھے نوبہ حبش کے تعلق مین ہے وہان کے رہنے والے تھے اور شغل بکریون کے چرانیکا رکھتے تھے جب اللہ تعالی نے انکو حکمت عنایت کی تو ایک روز مجمع عام مین لوگون کو اپنے کلمات حکمت کا فیض پہونچاتے تھے ایک زرنیق امام شبانی نے پوچھا کہ تم ہمارے ساتھ بکریان چراتے تھے حکمت کہانسے سیکھی اور یہ مرتبہ کیسے پایا بولے کہ سچ بولنے سے اور بیفایدہ باتین چھوڑنے سے اور امانت مین خیانت نکرنے سے اور ابتدا مین حضرت لقمان ایک شخص کے غلام تھے کہ تیس مثقال طلا کو اُسنے خریدا تھا اور سبب آزادی کا یہ ہوا کہ ایک روز میان نے حکم کیا کہ ایک بکری ذبح کرا اور جو عضو بہتر ہو وہ بھونکر لا لقمان نے ذبح کرکے دل و زبان بھونکر سامنے لیگئے بعد چند روز کے میان نے حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کرا اور بدترین اعضا بھون لا لقمان پھر دل اور زبان بھونکر لیگئے میان نے پوچھا کہ اول تو بہترین اعضا دل اور زبان کو بھیجکر لایا تھا اور اب بدترین اعضا جو مین نے مانگا تب بھی تو یہی لایا لقمان نے کہا جب یہ بان بدقولون سے اور دل کا رے وصفون سے صاف ہو تو عقلمندون کے نزدیک بہترین اعضا ہے والا بدترین اعضا ہے

ذکر حضرت یونس علیہ السلام کا

حضرت یونس مشہور پیغمبرون مین سے ہین حق تعالی نے انکو شہر نینوا مین پیغمبر کرکے بھیجا انھون نے وہانکے لوگونکو دین موسی کی دعوت کی خدا کی مہربانی کا امیدوار کیا اور غضب سے ڈرایا لیکن کسی نوع کا فائدہ نہوا اور کسی نے تابعداری نکی بلکہ انکی رسالت کی تکذیب اور دست اور زبان سے انکو رنج دینا شروع کیا بعد اُسکے حضرت یونس نے دعا کی کہ اے بار آلہی میری قوم نے میری تکذیب کی تو اُنپر اپنا عذاب نازل کر بعد اُسکے حضرت یونس اپنی اہل و عیال کو لیکر نکلے اور نکلنے کے وقت لوگون سے کہا کہ تین دن کے بعد تیرے عذاب نازل ہوگا اور اُسی ملک مین ایک پہاڑ مین جاکر مقام کیا اللہ تعالے نے آتش جہنم مین سے تھوڑی حرارت اُس شہر پر بھیجی تب وہ گرمی سے تڑپنے لگے اور پشیمان ہوکر حضرت یونس کو طلب کرنے لگے جب نپایا تو بیقرار ہوکر سب زن و مرد شہر سے باہر ایک ٹیلے کے پاس جمع ہوے اور لڑکون کو ماؤن سے اور بچون کو چارپایون سے جدا کیا اور کئی روز تک زاری و بیقراری مین مشغول رہے اللہ کریم نے اُنپر رحم کیا اور اُس عذاب کو اُٹھایا بعد نجات اہل نینوا کے حضرت یونس شہر کی طرف متوجہ ہوے تا دریافت کرین کہ قوم کا انجام کیا ہوا راستے مین ابلیس بصورت انسان ملا اور کہا کہ اُسنے تو عذاب دفع ہوگیا تم اگر جاؤگے تو تمھاری تکذیب کرینگے حضرت یونس قوم کے جھٹلانیکے

خیال سے غصہ ہوکر انتظار حکم الٰہی کا نکر کے پھر گئے کہ اگر میں وہان جاؤنگا تو وہ مجکو کاذب کہینگے پھر اپنے اہل و عیال کو
لیکر روانہ ہوے اور دریا کے کنارے پہونچے اہل کشتی سے کہا کہ ہمکو دریکے پار کردو اُن لوگون نے کہا کہ ہماری کشتی مین
بوجھ بہت ہی کچھ آدمی اسمین بٹھالو اور کچھ دوسری کشتی آتی ہی اُسمین سوار کردو حضرت یونس نے بعضے متعلقون کو اُس کشتی
مین اور خود مع دو بیٹون کے دوسری کشتی کے منتظر رہے جب دوسری کشتی آپہونچی تو حضرت یونس اُدھر متوجہ ہوے کہ
اُنسے التماس کرین آمین ایک بیٹے کا پانون پھسلا وہ دریا مین ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا جو کنارے پر تھا اُسکو بھیڑیا لیگیا
حضرت یونس نے جانا کہ یہ بلاے آسمانی ہی بعد اس مصیبت کے کشتی مین بیٹھے خدا کی قدرت سے وہ کشتی دریا کے بیچ مین
ایسی کھڑی ہوگئی جیسے خشکی مین اگر کل نہین سکتی اور کشتیان اُسکے آس پاس گذرتی تھین اور کشتی والون نے کہا
کہ تمھاری کشتی مین کوئی بندہ اپنے خاوند سے بھاگ کر بیٹھا ہی اسواسطے کشتی اٹک رہی ہی لوگون نے ہر چند تلاش کیا
کوئی بندہ بھاگا ہوا نہ ملا حضرت یونس کا جمال و جلال دیکھکر کسی کو وہم و خیال نگذرتا تھا جو یہ گمان اُنپر لیجاتا حضرت
یونس نے فرمایا وہ بندہ بھاگا ہوا مین ہون مجکو دریا مین ڈال دو اُنھون نے کہا استغفر اللہ تم کو کس طرح جانی مین
ڈالین گے بلکہ آپکے وجود شریف کی برکت سے اس گرداب فنا سے نجات جانتے ہین حضرت یونس نے کہا کہ قرعہ ڈالو جسکے
نام پر پڑے اُسکو دریا مین پھینکدو جب قرعہ ڈالا تو حضرت یونس کے نام پڑا پھر اُن لوگون نے کہا قرعے کا اعتبار نہین
کبھی برخلاف بھی پڑتا ہی ہم تمکو ہرگز نہ ڈالینگے القصہ تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت یونس کے نام پر پڑا اب بھی اُن لوگون
نے انکار کیا اس عرصہ مین خداوند عالم نے ایک بڑی مچھلی کو حکم کیا وہ اپنا منھ پھیلا کر اُنکے سامنے آتی تھی آخر ناچار ہوکر
حضرت یونس کو دریا مین پھینکا اُسوقت خطاب الٰہی مچھلی کو پہونچا کہ ہمنے یونس کو تیرے رزق کا لقمہ نہین کیا ہی بلکہ تیرے
پیٹ کو اُسکا قید خانہ بنایا ہی خبردار کچھ آسیب نہ کہو پہونچا چالیس دن حضرت یونس مچھلی کے پیٹ مین رہے قادر مختار
نے حضرت یونس کی آنکھون سے حجاب اُٹھا دیا یعنے مچھلی کا پیٹ مانند کانچ کے صاف اور شفاف کردیا کہ عجائب و غرائب
دریا کے ملاحظہ کرتے تھے اور خدا کی تسبیح مین مشغول رہتے تھے جب حضرت یونس نے اُس ظلمات مین یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ
اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھا حق تعالی نے حضرت جبرئیل کو بھیجا کہ مچھلی سے کہو کہ جس جگہ تو نے نگلا
تھا اُس طرف کے کنارے پر اُگل دے اب مین اُس سے راضی ہون مچھلی نے حضرت یونس کو منھ سے باہر نکالکر کنارے
ڈال دیا اور درخت کدو فی الحال بحکم کن فیکون پیدا ہوا اُسکے نیچے یونس نے آسایش پائی اور ایک جنگل کی ہرنی کو
الہام ہوا کہ وہ ہمیشہ آکر دودھ پلا جاتی تھی جب کچھ توانائی بدن مین آئی اور وہ درخت سوکھ گیا تو حضرت یونس
نے اُسکے سوکھنے سے بسبب حرارت آفتاب کے بہت غم کیا اور رونے لگے جبرئیل امین فرمان لے آئے کہ ایک درخت کے سوکھنے

سے کہ چندان قیمت نہین کہتا ہون تنے اتنا غم کیا اور ہزارون مخلوق کے ہلاک ہونیکا اندیشہ نکیا اور بددعا کی کہ ایکبار میرے غضب مین گرفتار ہوجاوین حضرت یونس نے متنبہ ہوکر استغفار کیا جب وحی آئی کہ تم پھر قوم مین جاؤ وہان سے روانہ ہوے جب متصل شہر کے پہنچے تو ایک کوالے سے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا کہ مین یونس بن متی کی قوم سے ہون آپ پوچھا کہ اُس یونس کی کیا خبر ہے اور اُسکے بعد قوم کا کیا حال ہوا اُسنے کہا کہ یونس بہترین مخلوقات ہمارا اور اُسکے بعد قوم پر عذاب متوجہ ہوا لوگون نے جب انکو نہایا تو سچے توبہ کی ارحم الراحمین نے وہ عذاب دفع کیا اور آتش کی بلا سے نجات بخشی پھر حضرت یونس نے اُس گوالے سے کچھ دودھ مانگا اُسنے کہا کہ قسم ہے یونس کے خدا کی کہ جب سے یونس غائب ہوا ہے میرے بہات نہین ہرسی اور گھاس نہین جمی بکریان خار و خاشاک کی بھوک کی شدت کو دفع کرتی ہین حضرت یونس نے کئی بکریون کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اُنکے تھن دودھ سے بھر گئے گوالے نے کہا واللہ اگر یونس زندہ ہین تو تو یونس ہی ہے فرمایا ہان یونس ہون تو جا کر قوم کو میری خبر پہونچا گوالے نے کہا بادشاہ نے حکم کیا ہے کہ اگر کوئی بچکہ حضرت یونس کی سلامتی کی خبر پہونچاویگا تو مین اپنا ملک سکو دونگا حضرت یونس کی خدمتگاری کا بیڑا اپنی کمر پر باندھونگا اب اگر مین انکو خبر پہونچاؤنگا تو لوگ کہینگے کہ یہ گوالیا ملک کے لالچ سے جھوٹ بولتا ہے میری تکذیب کرینگے بلکہ مارڈالینگے حضرت یونس نے فرمایا تو انکو خبر کر کہ بکریان اور بچھڑا جسپر مین بیٹھا ہون گواہی میرے کلام کے صدق پر دینگے جب گوالے نے آکر خبر دی تو عالم ایک کہنا ہوگیا اور اُسکی تکذیب کرنے لگے جب انکو اپنے ساتھ جنگل مین لایا بکریون نے گواہی دی کہ حضرت یونس نے ہمارا دودھ دیا ہے اور بچھڑے نے شہادت دی کہ مجھپر بیٹھے تھے لوگ تعجب ہوا کہ حضرت یونس کی تلاش کرنے لگے آخر اُسی جنگل مین ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوے پایا جب حضرت یونس پر انکی نظر پڑی تو قدمبوسی کر کے اور ہاتھ پانون چومنے لگے اور نہایت عزت اور احترام سے ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوکر شہر مین لائے اُنکے مقدم شریف کی برکت سے اُس ملک مین جمعیت اور آسودگی حاصل ہوئی اور دین و شریعت سکھانے مین مصروف ہوے اور آخر عمر تک عبادت حق اور ہدایت خلق کرتے رہے پھر اسی عالم بقا کے ہوے

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام کا

جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تو حضرت عزیر کو بنی اسرائیل کے ساتھ قید کر کے بابل کو لیگیا اور اُس زمانہ مین وہ اُنسے بڑا عالم اور حافظ توریت کا نتھا جب بخت نصر کے قید سے خلاصی پائی اور اپنے وطن کی طرف روانہ ہوے گذر اُنکا ایک ویران گانون پر ہوا اُس گانون کے باغ مین ایک درخت کے تلے اُترے اور اُنکے پاس کچھ انجیر اور شیرہ انگور تھا اپنے مرکب سے اُترے سامان آگے رکھکر مرکب کو مضبوط باندھا اور اُس گانون کی گری ہوئی دیوارون پر

پورانی ہڈیوں پر نظر کرکے کہا کہ خدائے تعالےٰ انکو کیونکر زندہ کریگا بعد موت کے ہی خیال مین حضرت عزیر سوئے اور اللہ تعالےٰ نے خواب مین انکی روح قبض کرکے اُنکے جسم کو نظروں سے غائب کردیا اور وہ طعام اور شراب بدستور تازہ رہا اور مرکب بھی ہلاک ہوگیا اور کئی برس کے بعد حضرت عزیر کو زندہ کیا ایک فرشتے نے اُنسے پوچھا کہ تم یہان کتنی دیر تک رہے یعنی کتنی مدت ہوئی ہے اُنھون نے فرمایا ایک دن یا کم ایک دن سے یہان ہون فرشتے نے کہا نہین بلکہ تمنے سو برس یہان رہ کر سو برس کی ہے اب تم اپنے طعام و شراب کو دیکھو ابھی بدبو اور مزہ متغیر نہین ہوا اور نظر کرو اپنے گدھے کی طرف کہ کس طرح ہم اُسکو گوشت اور پوست پہناتے ہین جب حضرت عزیر نے اپنے گدھے کی طرف نظر کی تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ گلی ہوئی ہڈیان آپس مین ملحاتی ہین اور گوشت اور رگین جمتا جاتا ہے پھر اُسپر قادر مختار نے پوست پہنا کر زندہ کیا پھر حضرت عزیر اپنے چارپائے پر بیٹھکر اپنے گھر آئے کہتے ہین کہ جب حضرت گانون مین آئے تو کسی نے اُنکو نہین پہچانا اور اپنے گھر کی وضع ترتیب دل پر نہایت ایک بڑھیا کو دروازے پر دیکھا پوچھا کہ یہ گھر عزیر کا ہے اُسنے کہا ہان تو کون ہے جو مدت کے بعد میرے میان کا نام لیتا ہے جواب دیا کہ عزیر مین ہون لونڈی نے کہا سبحان اللہ سو برس سے وہ نیک بندہ ہے اُسکا کچھ پتا نہین ملتا اگر تو سچی ہے تو وہ عاکر میری آنکھین بنا ہوجاوین تو مین تجکو پہچانون اسواسطے کہ عزیر مستجاب الدعوات تھا حضرت عزیر نے دعا کی اور اپنا ہاتھ اپنا آنکھون پر رکھا خدا نے اُسکو بینا کیا وہ دیکھکر بولی کہ میں گواہی دیتی ہون کہ تو عزیر ہے غائب ہونے کے وقت سے ابتک کچھ تفاوت تیرے چہرے مین نہین ہوا ایک بیٹا اگنے معہ ایک سو بیس برس کا اور پوتے پوتے بھی پیدا ہوگئے تھے لونڈی نے مجلس مین جاکر حضرت کی اولاد سے اور بنی اسرائیل سے یہ حال بیان کیا وہ لوگ تکذیب کرنے لگے اُسنے کہا مین وہی لونڈی نابینا ہون اُسکی دعا سے خدا نے مجکو آنکھین بخشین ہین سب لوگ دوڑکر آئے حضرت عزیر کے بیٹے نے کہا کہ ہمارے باپ کے دونون نشانون مین ایک نشان تھا حضرت عزیر نے بیٹھنگی کی بیٹے نے علامت سے پہچانکر تصدیق کی لیکن قوم نے کہا کہ جب باوجود اس کار توریت ہمکو سوا اسواسطے کہ بعد حضرت ہارون کے کسی کو عزیر سے بہتر حفظ نہ تھی اور بخت نصر کے زمانہ مین سب نسخے توریت کے ضایع ہوگئے ہین حضرت عزیر نے توریت کو سرے سے شروع کیا اور لوگون نے لکھنا شروع کیا سب لکھ لی بعد اُسکے ایک نسخہ توریت کا جو بعضے علماے بنی اسرائیل نے چھپا رکھا تھا پیدا کیا اور دونون کا مقابلہ کیا ایک حرف کا بھی تفاوت نہوا جب قوم نے تصدیق کی اور سب متفق ہوئی لیکن زیادتی اعتقاد سے گمراہی مین پڑی اور کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے القصہ عزیر بعد اسکے پچاس برس اور جیے اور ہدایت خلق مین مصروف رہے آخر کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ کا جام گوارا نوشجان فرمایا اور عالم قدس کو روانی بخشی

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا

حضرت زکریا کے باپ کا نام باذان تھا اور حضرت مریم کے قبلہ گاہ کا نام عمران تھا اور عمران کی ایک بیٹی پیدا ہوکر پھر اولاد نہیں ہوئی تھی اور بی بی اُنکی بسبب بڑھاپے کے اولاد ہونے سے ناامید تھیں ایک روز بی بی نے ایک مرغ کو دیکھا کہ اُسنے اپنے بچے کو توڑا اُس میں سے بچہ پیدا ہوا اُنکو بہت تمنا اولاد کی ہوئی اور خدا سے دعا مانگی اُسکی قدرت کاملہ سے حمل رہگیا بعد ظہور حمل کے اُنھوں نے نذر کی اگر خدا مجکو بیٹا دے تو مین اُسکو محرر کرونگی یعنے دنیا کے کاموں سے بچا کر واسطے عبادت خالق کے بیت المقدس کی مجاوری مین رکھونگی جب حضرت مریم پیدا ہوئین اُنکی والدہ غمگین ہوئین اور دعا مانگی کہ الٰہی یہ تو بیٹی ہی اور بیٹی لائق خدمت بیت المقدس کے نہین اور مین نے اسکا نام مریم رکھا تو اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان سے اپنی پناہ مین رکھیو بہرحال والدہ اُنکی مریم کو ایک خرقہ مین لپیٹ کر بیت المقدس کے علما اور احبار کے پاس لیگئین اُس زمانہ مین پیغمبر اور مقتدا سب کے حضرت زکریا تھے ہر ایک نے کہا کہ مین اُسکی پرورش کرونگا حضرت زکریا نے فرمایا کہ اُسکی خالہ میری قبیلہ سے ہین واسطے بیت کی اولی ہون القصہ بسبب نزاع کے قرعہ ڈالنا قرار پایا اور لوہے کے قلمون پر جس سے تورات لکھتے تھے ہر ایک کا نام لکھکر یون ٹھہرایا کہ قلم پانی مین ڈالو جسکا قلم پانی مین نہ بیٹھے اور تیرتا رہے وہ کفالت اور تربیت مریم کی کرے تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت زکریا کا قلم نکلنا ناچار ہوکر حضرت زکریا کی کفالت پر راضی ہوے حضرت زکریا نے اُنکو پرورش کیا جب بی بی مریم بڑی ہوئین تب فرمایا کہ مین مسجد کی خدمت اور عبادت کے لائق ہون جب حضرت اُنکو مسجد مین لائے اور ایک حجرہ مسجد مین بنا کیا کہ بغیر زینے کے کوئی جا نہ سکتا تھا جب حضرت زکریا مسجد سے باہر جاتے تھے تب تو بی بی مریم زینے کو اوپر کھینچ لیتی تھین اور وہ در کو مقفل کر جاتے تھے جب حضرت زکریا آتے تو میوہ گرمی کا موسم سردی مین اور پھل سردی کے گرمی مین اُنکے پاس دیکھتے اور پوچھتے کہ اے مریم یہ میوہ بے وقت تیرے پاس کہان سے آیا وہ کہتین ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے اللہ کے پاس سے جب زکریا نے یہ صورت دیکھی تو اُنھون نے دعا مانگی کہ خداوندا تو ایسا قادر ہے کہ مریم کو غیر موسم مین میوہ پیدا کرکے دیتا ہے تو مجکو بھی بڑھاپے مین فرزند دے سکتا ہے حق تعالے نے دعا اُنکی قبول کی ایک روز محراب مین عبادت کرتے تھے تو ملائک نے پکارا کہ اے زکریا اللہ تعالے تجکو مژدہ دیتا ہے بیٹے کا جسکا نام یحیی ہے اُنھون نے کہا کہ کیونکر میرے بیٹا ہوگا قبیلہ میری عقیمہ ہے اور مین بوڑھا ضعیف ہون ملائک نے کہا کہ وہ خدا قادر ہے اور علامت اُسکے حمل رہنے کی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگون سے باتین نہ کرسکے گا مگر بہ فواشارے سے القصہ حضرت یحیی تولد ہوے باپ کی آنکھین

اُنکے دیدار سے روشن ہوئین اور حق تعالی نے یحیی کو ایام طفولیت مین نبوت بخشی ایک روز چار برس کی عمر مین لڑکون پر گذرے کہ کھیل رہے تھے لڑکے بولے کہ آؤ یار کھیلین آپ نے فرمایا کہ مجکو خدا نے کھیلنے کو نہین پیدا کیا ہے، اور چھوٹی عمر مین لباس رہبانون کا پہنا اور اکثر اوقات بیت المقدس مین عبادت کرتے تھے اور بہت روتے تھے اور جب دوزخ کا ذکر سنتے تھے تو بیہوش ہوجاتے تھے جب رونا اُنکا حد سے زیادہ ہوا تو باپ نے کہا بیٹا اتنے تکلو اپنے دل کی خوشی کے واسطے خدا سے مانگا تھا اب تو تمھارے رونے سے ہماری عیش تلخ ہوتی ہے حضرت یحیی نے عرض کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بہشت اور دوزخ مین ایک بیابان آتش کا ہے کہ وہ سوائے آنکھون کے پانی کے نہین بجھتا ہے پھر مجکو کیون منع کرتے ہو

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کے قتل کا

کہتے ہین کہ جب حضرت مریم کو حمل رہا اور سوائے حضرت زکریا کے اُنکے پاس کوئی جاتا نہ تھا یہود نا بہود نے کہ اُنکی طبیعتون مین افترا اور بہتان بھرا ہے حضرت زکریا کو زنا کی تہمت سے متہم کیا اور ارادہ قتل کا کیا جب حضرت کو یہ بات معلوم ہوئی تو قوم مین سے نکل کر بھاگنے کا قصد کیا رستے مین ایک بڑا درخت دیکھا اُسمین سے آواز سنی کہ یا نبی اللہ مجھ مین آؤ جب حضرت زکریا نے اُدھر توجہ کی تو وہ درخت بیچ مین سے پھٹا اور زکریا اُس مین بیٹھ گئے پھر درخت کے اجزا بدستور سابق ملکر متصل ہوگئے مگر شیطان لعین نے اُنکی چادر کا کونہ پکڑ لیا اور وہ درخت سے باہر رہگیا جب بنی اسرائیل ڈھونڈھتے آئے تب شیطان نے بصورت انسان ہوکر کہا کہ مین نے ایسا بڑا جادوگر نہین دیکھا کہ اپنے جادو کے زور سے درخت کو چیر کر اُسمین چھپ گیا قوم نے اُسکو جھٹلایا تب بولا کہ دامن اُسکا جو باہر رہگیا ہے سو میرے بیچ پر دلیل ہے قوم نے چاہا کہ درخت مین آگ لگادین اُس ملعون نے صلاح دی کہ آرے سے چیر ڈالو جب آرہ حضرت زکریا کے سر مبارک پر پہونچا تو ساکنان عرش برین اور ملائکہ آسمان و زمین مین کھلبلی پڑگئی مگر اُس بادشاہ بے پرواہ کی بے نیازی کو دیکھکر لب نہ کھولتے تھے اور سوائے آہ سرد کے کچھ بات نہ بولتے تھے حضرت زکریا نے چاہا کہ آہ کرون حکم ہوا کہ اگر آہ کی تو نام تیرا دفتر نبوت سے مٹادونگا سبحان اللہ دشمنون کے سر پر آرے چلتے ہین اور دم نہین مارتے اور دشمن درخت امید سے پھل چنتے ہین اور کفران کرتے ہین کسیکو مجال چون وچرا کی نہین ہے جو چاہے سو کرے اُسی کا حکم اور اُسی کا اختیار ہے اِس استقامت سے اُس نبی عالی ہمت نے جان شیرین کو سونپا اور گروہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ مین پہونچا

ذکر حضرت یحیی علیہ السلام کا

حضرت یحییٰ کے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اور اسکے قبیلہ کے باطن نا سبارک میں انبیا اور علما سے بغض رہتا تھا اور اسکی ایک بیٹی نگاہ فاوند سے نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی اور وہ بسبب بڑھاپے کے چاہتی تھی کہ بیٹی کو بادشاہ کے نکاح میں دیوے تاکہ دوسری عورت کا تسلط گھر میں نہو بادشاہ نے اسکا یہ ارادہ دریافت کرکے کہا کہ میں حضرت یحییٰ سے پوچھونگا اگر نکاح میرا اُسکے ساتھ جائز ہوگا تو کرونگا حضرت یحییٰ سے پوچھا اُنھوں نے جواب دیا کہ یہ عقد باطل اور نکاح فاسد ہے بادشاہ نے غیرت سے کہا کہ یحییٰ پیغمبر خدا ہے وہ اس نکاح سے منع کرتا ہے اُس نابکار نے اپنے دل میں حضرت یحییٰ سے کینہ لیکر ایک روز بادشاہ کے پاس حالت مستی میں اپنی بیٹی کو آراستہ کرکے بھیجا بادشاہ نے گھر اغیار سے خالی پاکر چاہا کہ فعل بد کرے لڑکی نے انکار کیا اور کہا کہ جبتک تو میری حاجت نہ لاویگا تب تک میں تجکو قدرت نہ دونگی بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے اُسنے کہا کہ یحییٰ بن زکریا کا قتل ہو بادشاہ تو نشہ کے خروش سے اور شہوت کے جوش سے بیہوش ہو ہی رہا تھا کہا تو حق کہتا ہے اُس دختر بد اختر نے فی الفور حکم بھیجا اور حضرت یحییٰ کا سر مبارک تن نازنین سے جدا کرکے طشت میں رکھکر بادشاہ کی مجلس میں منگوایا تین بار اُس سر پر اصفید کے سر سے آواز آئی کہ اے بادشاہ یہ تیری بیٹی ہے تجھپر حرام ہے قادر ذوالجلال کی قدرت سے اُسی وقت زمین اُس بادشاہ کو مع مفتہ کے نگل گئی بیت جلد وائم تجب جو مولا کرے حمد سے جو گذرے تو پھر ہو اکرے جب وہ پیغمبر معصوم مارا گیا تو اللہ تعالےٰ نے فارس کے بادشاہ کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ اُسنے حضرت زکریا اور یحییٰ کے خون کے عوض میں اُنکے دماغ کا بھیجا نکالا اور لشکر جرار لیکر تا ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بیت المقدس کے پاس ڈیرہ کیا اور لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اپنے تئیں ہیود قتل کرکے خون کی نہر میرے لشکر تک پہونچے القصہ اُس سردار نے تلوار میان سے کھینچی اور ہر طرف بنی اسرائیل کی شہر میں کاٹنے ہیں حضرت یحییٰ کا خون جس روز سے کہ قتل ہوے تھے جوش میں تھا بند نہوتا تھا جب ستر ہزار یہود قتل ہوے تب خون حضرت یحییٰ کا بند ہوا اور اُس سردار کو باقی لوگوں پر رحم آیا مگر بادشاہ نے فرمایا تھا کہ جبتک میرے لشکر تک نہر خون کی نہ پہونچے تب تک ہاتھ قتل سے مت اُٹھاؤ پھر اُس سردار نے بادشاہ کی تسلی خاطر کے واسطے چار پانچ نہر کھینچے جب نہر خون کی لشکر کو یہود یحییٰ تب قتل عام ہوا قتل ہوا

ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

حضرت مریم کا حمل حضرت زکریا کے قتل ہونیکا سبب ہوا اور کیفیت حمل اسکی یہ ہوئی کہ ایک روز حضرت مریم اپنی خالہ کے یا بہن کے گھر غسل حیض کرنے گئیں اور پردہ ملکا چاہتی تھیں کہ غسل کریں جبرئیل ایک بے ریش جوان خوبرو عنبر بو کی صورت میں ظاہر ہوے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامحرم میری طرف متوجہ ہے تو نہایت حجاب زدہ

ہو کر فرمایا کہ مین پناہ مانگتی ہون تجھ سے ساتھ اللہ کے اگر تو پرہیزگار ہے جبرئیل نے کہا مین وہ شخص نہین ہون کہ جس سے تو ڈرے مین اللہ کا رسول ہون تجھکو پاکیزہ بیٹا بخشنے کو آیا ہون حضرت مریم نے کہا کیونکر میرے بیٹا ہوگا مجکو تو کسی بشر نے چھوا نہین اور مین بدکار عورت نہین ہون جبرئیل نے کہا سچ ہے تو ایسی ہی لیکن تیرے اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر یہ بات پیدا کرنا آسان ہے مین اسکو اعجوبہ زمان اور رحمت عالمیان بناؤنگا اور یہ حکم ہو چکا ہے بعد اسکے حضرت جبرئیل نے مریم کے جیب و گریبان مین حضرت عیسیٰ کی روح مبارک کو پھونک دیا فی الفور حمل ٹھہر گیا کہتے ہین کہ یوسف نجار جو حضرت مریم کے ماموں کا بیٹا تھا بیت المقدس مین عبادت کرتا تھا اور کبھی کبھی حضرت مریم کو اُنکی خالہ کے گھر پہونچانے کو جاتا تھا جب حمل کے احوال سے واقف ہوا نہایت غمگین ہو کر پوچھا کہ اے مریم تمھاری پرہیزگاری مین بہت شک ہے اگر حکم ہو تو پوچھون حضرت مریم نے رخصت دی اُسنے پوچھا کہ کوئی درخت بغیر تخم کے پیدا ہوتا ہے یا کوئی تخم بغیر درخت کے ہوتا ہے حضرت مریم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے پہلا درخت کس تخم سے پیدا کیا اور پہلا تخم کس درخت سے نکالا آخر اُسنے ظاہر پوچھا کہ کوئی فرزند بغیر باپ کے ہوا ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ بغیر ماں کے بھی ہوتا ہے آدم و حوا کون سے باپ ماں سے پیدا ہوے ہین یوسف نے اُنکی تصدیق کر کے کہا کہ سوال یہ بطریق حکمت کے تھا میرا قصور معاف کرو جب ولادت حضرت عیسیٰ کی نزدیک ہوئی حضرت مریم کو ندا ہوئی کہ اس شہر سے باہر جاؤ اگر قوم تمکو اس وضع پر دیکھے گی تو تمھارے فرزند کو قتل کر ڈالیگی حضرت مریم یوسف نجار کو لیکر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئین اور جبرئیل راہبر ہوے جب دو فرسنگ راہ قطع کی تو ایک گانون مین جسکو بیت اللحم کہتے ہین پہونچین اور بسبب شدت درد کے مرکب سے اُترین اور پشت مبارک ایک خرما کے درخت سے لگا کر بیٹھین اور فرمایا اے کاش مین اس حال سے آگے ہی مر جاتی اور بالکل منسیا ہو جاتی حق تعالیٰ نے ملائک کو بھیجا اور اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا ظاہر کیا ملائک نے حضرت عیسیٰ کو چشمے مین غسل دیا اور حضرت جبرئیل نے بحکم رب الجلیل ندا کی کہ اے مریم غمگین مت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے نہر جاری کی اور سوکھے خرمے کو سرسبز کیا اب ہلا تو شاخ کھجور کی اور گرا اپنے اوپر خرماے تازہ کھا اور پی اور بیٹے کے دیدار سے آنکھین ٹھنڈی کر پھر حضرت مریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے کہین گے کہ یہ بچہ کہان سے لائی ہے تو مین کیا جواب دونگی حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر کسی کو تو دیکھے تو اشارے سے کہیو کہ مین نے واسطے خدا کے نذر کی ہے کہ بنی آدم سے آج بات نہ کہونگی اور اُس زمانے مین جیسے طعام آب سے روزہ رکھتے تھے ویسے ہی باتون سے رکھتے تھے جب بنی اسرائیل نے حضرت مریم کے چلے جانے کی خبر پائی تو اُنکے پیچھے روانہ ہوے جب مسافت طے کر کے آپکے پاس پہونچے

کپڑے اپنے پھاڑ ڈالے اور سر پر خاک ڈالنے لگے اور بولے کہ یہ کیا کار بد کیا تو نے اے ہارون کی بہن یعنی تو تو ہارون کے عبادت کرتی تھی تیرا باپ بڑا آدمی نتھا اور تیری ماں بھی بدکار نتھی حضرت مریمؑ نے اشارہ طرف عیسیٰ کے کیا کہ اس سے پوچھو سب غصہ ہو کر بولے کہ تو ہمسے مسخرگی کرتی ہے کیونکر ہم بات کریں لڑکے سے کہ جھولے میں ہے حضرت عیسیٰ بحکم خداوند قادر کے بولے کہ میں بندۂ خدا ہوں اور خدا نے مجکو کتاب دی ہے اور مجکو نبی کیا ہے جب یہود نے یہ معجزہ دیکھا تو زبان طعن سے بند کی اور جانا کہ یہ وہ پیغمبر ہے جو اگلے پیغمبروں نے اسکے آنے کی بشارت دی ہے اور مریمؑ پر جو نسبت بد کرتے ہیں وہ بہتان ہے پھر تو حضرت مریمؑ کو کمال عزت اور حرمت سے ساتھ لیکر آئے اور بڑی تعظیم اور توقیر سے رکھا جب حضرت عیسیٰ بالغ ہوئے تب حکم الٰہی آیا کہ بنی اسرائیل کے تئیں دعوت اپنے دین کی کرو ہر چند عیسیٰ نے دعوت کی وہ ایمان نہ لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم موسیٰ کا دین ایک طفل بے پدر کے کہنے سے نہ چھوڑینگے حضرت عیسیٰ دل تنگ ہو کر شہر سے نکلے ایک جماعت دھوبیوں کی دیکھی جو کپڑے دھوتے تھے اُنسے فرمایا کہ تم کپڑے پاکیزہ کرتے ہو کس واسطے دلوں کو پاک نہیں کرتے کہا کس چیز سے پاک کریں فرمایا کہو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ وہ سب ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ کے انصار یعنی مددگار ہوئے اور کپڑے مالکوں کو دیکر حضرت عیسیٰ کے ہمراہ ہوئے ایک دن صیادوں کے پاس دریا کے کنارے پہونچے کہ مچھلیوں کا شکار کرتے تھے اُنکو دعوت کی سب ایمان لائے پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہر پیغمبر کا معجزہ کیا ہے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہا ایک لڑکا ماں کے پیٹ سے نابینا پیدا ہے اُسکو بینا کرو حضرت عیسیٰ نے اسکی آنکھوں پر پھونکا فی الحال بینا ہو گیا پھر دوسرا معجزہ چاہا حضرت عیسیٰ نے تھوڑی مٹی ہاتھ پر رکھی اور شکل مرغ کی بنائی اُس میں پھونکا وہ بھی جاندار ہو کر اُڑ گیا بعد اُسکے حضرت عیسیٰ نصیبین کو مع اپنے حواریین کے گئے اور نصیبین ایک شہر تھا کہ وہاں کا بادشاہ بڑا متکبر اور جبار تھا جب متصل اُس شہر کے پہونچے تو حضرت عیسیٰ نے حواریین سے کہا کہ تم میں سے کون شخص ہے کہ شہر کو جاوے اور وہاں ندا کرے کہ عیسیٰ تمہارے شہر کو آیا چاہتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ میں جاؤنگا نام اُسکا یعقوب تھا بعد اُسکے دوسرے حواری نے جسکا نام ثوبان تھا یعقوبؑ کی رفاقت چاہی اُسکو بھی رخصت فرمایا اور کہا کہ لے ثوبان تقدیر الٰہی یوں ہے کہ عنقریب تو بلا میں گرفتار ہوگا بعد اُسکے شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو میں بھی جاؤں وہ بھی رخصت ہوا شمعون نے تو شہر کے باہر توقف کیا کہ تم جا کر حضرت عیسیٰ کا حکم بجا لاؤ اگرچہ تمکو کچھ ضرر پہونچے گا تو میں کچھ تدبیر کرونگا اور اُنکے پہونچنے سے آگے دشمنوں نے حضرت مریمؑ اور عیسیٰ کا احوال بُری طرح سے مشہور کیا

تھا یعقوب اور ثوبان نے شہر مین آکر آواز دی کہ اے لوگو عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور رسول اللہ تمھارے شہر مین آیا چاہتے ہین لوگ سُنکر بہت جمع ہوے اور پوچھا کہ کسنے تم مین سے یہ بات کہی ہی یعقوب تو منکر ہوا اور ثوبان نے اقرار کیا کہ مین نے کہی ہی اُسکو جھٹلایا اور حضرت عیسی اور مریم کو بہیودہ باتین کہین ثوبان کو بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے کہا ان باتون سے باز آنہین تو تیرے قتل کا حکم دونگا ثوبان اپنے قول پر ثابت رہا بادشاہ نے اُسکے ہاتھ پانؤن کٹوا کر آنکھون مین سلائی پھروا کر گانؤن کے باہر ڈلوا دیا شمعون یہ احوال سنکر شہر مین آیا اور بادشاہ کے مصاحبون ہی ملکر ملازمت پیدا کی اور فرصت مین عرض کی کہ امید کرم شہریار سے یہ ہی کہ اگر حکم ہو تو اُس مبتلاے جراحت سے چند باتین پوچھنے مین آوین بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے بلا کر اُسکو پوچھا تو کیا بات کہتا تھا اُسنے کہا عیسیٰ رسول اللہ اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہی شمعون نے کہا اس بات کی صدق کی کیا دلیل ہی جواب دیا کہ جذام اور برص کو صحت دیتا ہی شمعون نے کہا یہ بات طبیبون سے بھی ہو سکتی ہی اور کچھ دلیل بھی ہے ثوبان نے کہا کہ جو کچھ کہ لوگ اپنے گھرون مین کھاتے ہین یا ذخیرہ اور پونجی رکھتے ہین اُسکی خبر دیتا ہی شمعون نے کہا یہ تو فعل کاہنون اور نجومیون کا ہے کچھ اور علامت بھی ہی کہا مٹی سے مرغ بنا کر اُسمین پھونکتا ہی وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتا ہی شمعون نے کہا کہ یہ فعل تو جادوگرون کا سا معلوم ہوتا ہے کوئی اور حجت بھی ہی ثوبان نے کہا خدا کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب یہ مسکین قابو مین آیا ہے کہ اُسنے امر عظیم کا دعوی کیا ہی کہ یہ کام سواے خدا کے یا اُسکے رسول کے دوسرے سے نہین ہو سکتا اب صلاح یہ ہی کہ عیسیٰ کو بلاوین اگر اُسنے اس بات سے انکار کیا تو اس شخص کو اس سے زیادہ عذاب فرماؤ اور اگر عیسیٰ مردے کو زندہ کر دے اگر یہ یقین تو نہین تب ایمان لاوین اسواسطے کہ مُردونکا زندہ کرنا دلیل قاطع ہی کہ وہ نبی ہی بادشاہ کے تئین شمعون کی بات پسند آئی اور حضرت عیسیٰ کے بلانے کا حکم دیا اور شمعون سے کہا کہ تم حضرت عیسیٰ کے ساتھ باتین کرو شمعون نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ یہ آدمی تیرا بھیجا ہوا جو ہمارے بادشاہ کے غضب مین گرفتار ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا کا ہے کیا سچ کہتا ہی پھر شمعون نے کہا کہ یہ گمان کرتا ہے کہ تو مجذوم اور مبروص کو تندرست کر دیتا ہے عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ گمان اُسکا درست ہے پھر شمعون نے کہا کہ یہ بات یون مقرر پائی ہی کہ اگر تم میری باتین جو ثوبان نے کہی ہین نکر سکوگے تو تمکو تمھارے یارون سمیت ہم ہلاک کرینگے حضرت عیسیٰ نے فرمایا اچھا شمعون نے کہا پہلے تو اپنے یار کو تندرست کر دے حضرت عیسیٰ نے ثوبان کے ہاتھ اور پانؤن کٹے ہوے بند بند ملا کر ہاتھ اپنا اُسپر پھیرا خدا کی قدرت سے جیسا تندرست تھا ویسا ہی ہو گیا اور آنکھین بھی اچھی بنا ہو گئین شمعون نے کہا اے بادشاہ ایک نشانی ہے پیغمبری کی نشانیون سے

پھر شمعون نے حضرت عیسیٰ سے التماس کی کہ بتاؤ تو اس مجلس کے لوگون نے رات کو کیا کھایا ہے حضرت عیسیٰ نے
ایک ایک کو بیان کر دیا کہ تو نے رات کو فلانی چیز کھائی ہے اور فلانی چیز ذخیرہ کر رکھی ہے پھر شمعون نے کہا کہ یہ تو بھی
ہوا آدمی گمان کرتا ہے کہ تو مٹی کا مرغ بناتا ہے اور وہ جاندار ہو کر اڑ جاتا ہے حضرت عیسیٰ نے کہا سچ کہتا ہے تو کو نسا مرغ مطلوب
ہے شمعون نے کہا کہ خفاش یعنی واگل بناؤ حضرت عیسیٰ نے مٹی کی واگل بنائی اور دم عیسیٰ اُس پر پھونکا وہ اُنکے روبرو
زندہ ہو گیا اُڑنے لگا بعد اسکے بہت بھاری بھاری مرضون کے مریض اُنکے دم مبارک سے تندرست ہوے سب نے
التماس کی کہ اب مردیکو زندہ کر دو حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جس مُردے کو تم مقرر کرو مین خدا کے فضل سے اُسکو جلا دونگا
شمعون نے کہا کہ سام بن نوح کو جو ہمارا اجداد ہے زندہ کر دو تو اُنکے انفاس شریف کی برکت سے بعید نہین سب عالم
جمع ہو کر حضرت سام کی قبر پر گئے حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے دست بستہ یہ دعا ہوی بعد اسکے
سام کو پکارا تب قبر اُنکی خالق آسمان و زمین کے حکم سے پھٹی اور ایک شخص سفید ریش و سفید سر باہر آیا اور جواب
دیا لبیک یا روح اللہ سلام نے قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو یہ عیسیٰ بیٹا مریم صدیقہ کا ہے اور روح اللہ ہے
تم اُسکی نبوت مانو اور ایمان لاؤ پھر حضرت عیسیٰ نے سام سے پوچھا کہ تمھارے عہد مین تو بال سفید نہین ہوتے تھے
تمھاری داڑھی کیون سفید ہے جواب دیا جب مین نے تیری آواز سنی تو مجکو گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوئی اُسکی
ہیبت سے میرے بال سفید ہو گئے پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تمکو کتنے برس ہوے کہ تمنے وفات پائی ہے بولے کہ چار
ہزار برس حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اللہ تعالیٰ سے دعا مانگون کہ چند مدت پھر دنیا کی ہوا لو سام نے کہا
کہ آخر پھر موت کا شربت چکھنا پڑیگا اور ابھی تک پہلی ہی مرتبہ کی تلخی سکرات میرے حلق مین باقی ہے مین زندگانی
دنیاے فانی کی نہین چاہتا تم دعا کرو کہ مین بدستور جوار رحمت الٰہی مین پہونچون حضرت عیسیٰ نے دعا کی وہ پھر
بدستور سابق قبر مین تشریف لیگئے اور زمین برابر ہو گئی اور اس معجزے کی برکت سے تمام لوگ شہر نصیبین کے
حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے **بیان مائدہ کے نازل ہونیکا** نازل ہونا مائدہ کا غرائب واقعات سے اور عجائب
معجزات سے ہے کیفیت اُسکی یون ہے کہ اکثر اوقات حواریین خاص اصحاب حضرت عیسیٰ کے ہمراہ رہتے تھے اور دوسرے
آدمی بھی رکاب سعادت مین سعادت اندوز تھے ایک روز لوگ سفر مین بھوکے ہوے اور حواریین سے کہا کہ تم حضرت
عیسیٰ سے عرض کرو کہ حق تعالیٰ یہ بات کر سکتا ہے کہ خوان آسمان سے نازل کرے حواریین نے اس بات کو بعید از قیاس
سمجھکر دینے پر انکار کیا آخر انکی تاکید سے حضرت عیسیٰ کے حضور مین حال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مومن ہو
تو خدا سے ڈرو اور شک کی بات مت کرو لوگون نے عرض کی کہ ہم قدرت خدائی سے منکر نہین ہین لیکن ہم چاہتے ہین

کہ اُسمین سے کھاوین اور دل کو اطمینان ہو اور یقین ہمارا تمھارے صدق قول پر زیادہ ہو جب تضرع وزاری
زیادہ ہوئی تب حضرت عیسٰی نے دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے سوال کیا کہ اے اللہ تعالی تو نازل کر ہمپر ایک مائدہ
آسمان سے کہ اُترنا اُسکا ہمارے اگلون اور پچھلون پر روز عید ہو اور تیری طرف سے نشانی نبوت کی ہو نصیب کر تو ہمارے
کہ تو سب رازقون سے بہتر ہے حق تعالی نے فرمایا کہ مین تمپر نازل کرونگا لیکن جو کوئی بعد اُسکے کفران نعمت کریگا تو مین
اُسکو ایسا عذاب کرونگا کہ کسیکو عالم مین ایسا عذاب نکیا ہوگا بعد اُسکے ایک خوان بسکے روبرو آسمان سے زمین کی طرف
متوجہ ہوا کہ نیچے اور اُسکے دو ٹکڑے ابر کے تھے آہستہ آہستہ اُتر کر حضرت عیسی کے روبرو ٹھہرا اور اُسکی خوشبو سے لوگون
کے دماغ معطر ہوگئے حضرت عیسٰی نے بعد سجدۂ شکر کے حواریون سے فرمایا کہ جو شخص تم مین سے بڑا نیکبخت ہو خدا کی
قدرت پر اُسکو بھروسا ہو وہ خوان کا سرپوش اٹھاوے حواریون نے عرض کی کہ ہمسے آپ اولی اور احق ہین پھر حضرت
عیسی نے بسم اللہ خیر الرازقین کہکر سرپوش اٹھایا اور ایک عالم نظارہ کرتا تھا وہ خوان زرسرخ کا تھا اور چار اُسکے
پائے تھے اور نیچے اُسکے ایک سرخ سفرہ تھا اور سفرے پر ایک مچھلی بیٹھی ہوئی تھی کہ جسمین کانٹے نہ تھے اور روغن اُس سے
ٹپکتا تھا اور آس پاس سوا لسن اور گندنے کے سب ترکاریان تھین اور تھوڑا سرکہ سرکے پاس اور نمک پانونکے پاس
رکھا تھا اور پانچ گردے روٹیون کے اور تھوڑا زیتون اور پانچ انار اور کئی خرمے اُن گردون پر رکھے تھے حضرت عیسی نے
فرمایا بسم اللہ کرو اور صلاے عام اور دعاے فرحت انجام سبکو دی غنی اور فقیر اور تندرست اور مریض اُس خوان
الوان نعمت پر حاضر ہوے جس بیمار نے کھایا وہ تندرست ہوا اور جس نابینا نے کھایا وہ بینا ہوا ہزارون سیر ہوے
اور طعام جتنا کہ تھا کچھ کم نہوا پھر آسمان کو اُٹھ گیا بعد اُسکے ہر روز صبح کے وقت اُترتا تھا اور زوال کے وقت اُٹھ جاتا
تھا اور دنیا کے لوگ اطراف وجوانب سے آتے تھے بعد اُسکے حکم خدا نازل ہوا کہ میرے خوان مین سے غریب اور مسکین
اور یتیم اور مریض کھاوین غنی نہ کھاوین یہ بات غنیون پر سخت گذری بعضے بولے کہ یہ خوان خدائی نہین ہے اور
بعضے بولے کہ آسمانی نہین اس طرح کے شک کی باتین اور کفر نعمت کرنے لگے حق تعالی نے وحی بھیجی کہ مین اہل انکار
اور کفران نعمت پر بموجب وعدے کے عذاب نازل کرتا ہون حضرت عیسی نے اُن لوگون کو خبر دی صبح کو جو اپنے
بچھونون سے اُٹھے تو چار سو یا سات سو آدمی سور کی شکل ہوگئے اور گلی کوچون مین مارے مارے پھرتے تھے
اور گوکھاتے تھے حضرت عیسٰی کے روبرو آنکر سر زمین پر رکھتے تھے اور آنسو آنکھون سے بہاتے تھے لیکن وقت
علاج کا گذر چکا تھا یہ پشیمانی نے فائدہ نہ دیا اور تین دن کے بعد جہنم کی راہ لی نعوذ باللہ من غضب اللہ

بیان حضرت عیسے علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لیجانے کا

راویان معتمد نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے زمانے مین ایک بادشاہ گردنکش ظالم سرکش تھا حضرت کو حکم آلہی ہوا
کہ اُسکو اپنے دین کی دعوت کرین ایک روز حضرت عیسٰی نے جاکر مجلس عام مین اُس بادشاہ ظالم کو نصیحت کی کہ مین
پیغمبر خدا کا ہون اور مجھکو خدا نے کتاب انجیل بھیجی ہے اور موسی کے دین کو منسوخ کیا بعضے اُنکے دین کا منکر ہوگئے کیا
اب تم میرا دین قبول کرو اور موسی کا دین چھوڑو اُس ظالم ناپاک نے اِس بات سے انکار کیا اور حضرت عیسٰی کے قتل
پر لوگون کو تیار کیا حضرت عیسٰی روپوش ہوگئے اور اپنے حوارین کو بلاکر وصیت کی کہ بعد میرے ایک نبی عربی
زمین تہامہ مین پیدا ہوگا قوم قریش سے کہ علما اُسکی امت کے مانند انبیا کے ہونگے اپنی اولاد کو بطنا بعد بطن
وصیت کرتے جاؤ کہ جو کوئی اُسکو پاوے اُسپر ایمان لاوے اور سب طرح کی وصیتین کین بعد اُسکے اُنکے ایک حوارین
مین سے منافق ہوگیا اُسنے حضرت کے پوشیدہ ہونیکی خبر بادشاہ کو دی رات کو تا گہان بادشاہ کے لوگون نے آکر
حضرت کو گرفتار کیا اور ایک مکان مین قید کرکے چارون طرف سخت چوکی رکھی صبح کے وقت حضرت عیسٰی کو اُسکے
ایک مکان مین سولی کھڑی کی اور یہودی اور دوسرے گمراہونکی جماعت بے نہایت جمع ہوئی حق تعالے نے
جبرئیل کو بھیجا اُنھون نے اُس مکان کی چھت توڑکر حضرت عیسٰی کو آسمان پر لیگئے اور جب آفتاب نکلا تو یہودیون
نے ایک شخص کو اُس مکان کے اندر حضرت کے نکالنے کو بھیجا تو اُسنے حضرت عیسٰی کو وہان نہ پایا اور اللہ تعالی نے
اُسکی شبیہ اور صورت مانند عیسٰی کے کردی اُسنے کہا کہ مین نے تو عیسٰی کو بہت ڈھونڈھا نہ پایا لوگون نے کہا کہ عیسے
تو ہی ہو اب تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو سے کوئی فریب تازہ اُٹھاوے وہ ہر چند قسمین کھاتا تھا کہ مین وہی ہون جو
اُسکے لینے کو اندر گیا تھا اُنھون نے اُسکی بات نہ سُنی اور فی الفور سولی پر دھر کر حلقے سے لٹکا دیا جب بہت دیر تک
انتظار کیا اور اپنے یار کا پتا نہ پایا اندر جاکر جو دیکھا وہان کوئی بھی نظر نہ آیا پھر آپس مین بولنے لگے کہ اگر شخص عیسٰی ہے
تو ہمارا یار کہان ہے اور اگر ہمارا یار ہے تو عیسٰی کدھر ہے غرض یہ ہے کہ وہ ایسے شبہے مین رہے کہ روز قیامت تک شبہ
اُنکا نہ مٹا جب حضرت عیسٰی آسمان پر پہونچے تو اللہ تعالی نے طبیعت بشری اُنکی دور کی اور ملائک کی طبیعت
عنایت کی آخر زمانہ تک فرشتون مین رہین گے جب امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہونگے اور دجال نکلے گا تب
حضرت عیسٰی خدا کے حکم سے مین اُتریں گے نماز صبح کا وقت ہوگا اور ایک منادی غیب ندا کریگا کہ یا عیسٰی ابن مریم
روحہ اللہ کلمۃ اللہ لوگ بڑی خوشی سے کعبے سے اُتارینگے حضرت امام مہدی اُنسے کہینگے کہ آپ امامت کرین وہ فرماوینگے
تم آگے ہو کہ آج کے دن تمھاری شریعت کی متابعت کرینگے بعد اُسکے چالیس برس دنیا مین رہین گے اور شادی
کرینگے اور اولاد پیدا ہوگی اور دین محمدی کے دشمنون سے لڑائی کرینگے اور اُنکے عدل سے بکری اور بھیڑیا اور شیر

اور گاے ایک جگہ پانی پینے کے جب عالم بقا کو تشریف لیجاوینگے تو مسلمان اُنکا جنازہ تیار کرکے حضرت عائشہ
کے حجرے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخین کے ساتھ مدفون کرینگے

ذکر مبارک سید المرسلین وخاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے اول اللہ تعالی نے
میرا نور پیدا کیا ہے اور تمام موجودات کو عرش سے فرش تک میرے نور سے پیدا کیا ہے کسب الاحبار سے روایت
ہے کہ جب اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُنکی پیشانی مین
رکھا جب حضرت شیث پیدا ہوے تو وہ نور اُنکی پیشانی مین چمکا اور اس نور کی نگہبانی کا عہدنامہ حضرت شیث
سے اس مضمون کا لیا کہ اس نور کو سواے بی بی پاک کے مت سونپو اور تابوت سکینہ کہ جسمین انبیا کی تصویرین
تھین واسطے تسلی حضرت آدم کے بہشت سے بھیجا تھا اُنکو سونپا کہ تم اپنی اولاد کو نسلا بعد نسل و بطنا بعد
بطن سونپتے جاؤ چنانچہ یہ طریقہ حضرت شیث کے وقت سے اُنکی اولاد مین جاری رہا اور وہ من طہارت اُس
نبی پاک کے آبا اور اجداد کو زناکاری اور نابکاری سے آلودہ نہ ہوا بعد اُسکے حضرت نوح سے وہ نور سام کو ملا
اسی طرح نقل پاتے ہوے حضرت ابراہیم کی پیشانی مین ظہور کیا پھر حضرت اسمعیل سے اُنکی اولاد کی طرف
انتقال پاتے ہوے عبد مناف مین آچمکا اور عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد الشمس و ہاشم اور مطلب اور نوفل
ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اُنھین کے پوتون مین ہین
ہاشم عبد مناف کی مسند پر بیٹھے سقایہ حجاج کی یعنی پانی پلانا حاجیون کو اور تولیت زمزم کی اور کنجی کعبے کی اُنھین کے
پاس تھی اور سخاوت اور علو ہمت مین اپنے زمانے مین بے نظیر تھے پھر اُنکے بعد ریاست مکے کی عبد المطلب کو
ملی عبد المطلب نے خواب مین دیکھا کہ فلانے مقام مین کھودو وہان چاہ زمزم نکلے گا تب عبد المطلب نے نذر کی کہ اگر
میری خواب سچی ہوا اور مجکو خدا دس بیٹے دے تو ایک بیٹے کو قربانی کرونگا جب اُس مکان کو کہ خواب مین جسکا
نشان معلوم ہوا تھا کھودا تو چاہ زمزم مانند چشمۂ آبحیات کے پیدا ہوا اور سو تلوارین اور سو زرہین اور دو ہرن سونے
طلائی ہرنون کی قوم جرہم کی رکھی ہوئین نکلین ہر چند اقوام عرب نے اُنکے لینے کا زور لگایا پر عبد المطلب کو
خدا نے اُنپر غالب کیا جب واسطے ایفاے نذر کے قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے نام پر جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے باپ تھے پڑا یہ بات عبد المطلب پر اور تمام قبائل عرب پر بہت دشوار گذری باسواسطے کہ نور محمدی
کے سبب سے ہر ایک شخص اُنکو محبوب رکھتا تھا آخر بعد مشورت کے یہ بات ٹھہری کہ اُس زمانے مین ایک عورت

جسکا نام شجاع تھا اور بڑی کاہنہ تھی اُس سے پوچھو سب لوگون نے اُسکے پاس جاکر یہ ماجرا بیان کیا اُسنے کہا دس اونٹ سونا ایک آدمی کی ہے عبداللہ کے مقابلے مین رکھکر قرعہ ڈالو اور اسی طرح دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ جب قرعہ اونٹون پر پڑے تب اُنکو عبداللہ کے عوض فدیہ دو اور صدقہ کرو القصہ جب نوبت سو اونٹون پر پہونچی تب قرعہ اونٹون کے نام پر پڑا عبدالمطلب نے بہت خوشی سے اونٹون کو قربانی کرکے ایفائے نذر کی پھر تو عبدالمطلب عبداللہ کی بہت تربیت کرتے تھے جب بالغ ہوے تو اُنکی شادی آمنہ بنت وہب بن عبدمناف کے ساتھہ کی عبداللہ کے حسن وجمال کی آواز تمام قبیلہ حجاز مین پہونچی تھی اور اکثر امراے عرب اپنی بیٹیان دینے کا پیغام عبدالمطلب سے کرتے تھے اور قوم کی عورتین بسبب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو عبداللہ کی پیشانی مین جلوہ مار رہا تھا کمال آرزو سے دیدار سے برسرراہ بیٹھی تھین اور تجانے مین جاتے تو مونون سے آواز آتی کہ اے عبداللہ یہ نور جو تیرے چہرے پر چمکتا ہے ہماری خرابی اسی سے ہوگی زنہار زنہار ہم سے نزدیک مت ہو جب بی بی آمنہ اُس نور پاک کی حامل ہوئین اور عبداللہ اپنے باپ کے حکم سے ملک شام کو واسطے تجارت کے گئے پھرتے وقت بیمار ہوکر مدینے مین اپنے باپ کے اقربا ؤن مین ٹھہرے اور مدینے مین وفات پائی کیون نہ ہو ذات سرور عالم کی دنیا کے صدف مین دُر شہوار تھی تب اللہ تعالے نے چاہا کہ وہ دُرِ یتیم اس عالم مین آوے کوئی اُسکی بہانہ جانے بیت ہو محب جسکا خالق عالم پھر یتیمی کا اُسکو کیا غم

ذکر مبارک حضرت سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولد ہونے کا

حضرت آدم سے حضرت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک ہر ایک عہد مین جو پیغمبر پیدا ہوتے تھے وہ اپنی امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور فضائل بیان کرتے تھے اور جو کتابین اللہ تعالے نے پیغمبرون پر نازل کین اُنمین علامات اور شمائل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن انبیا کو واقف کیا ہر اکثر اہل کتاب نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ستارے نکلنے کے آگے تصدیق اُنکی پیغمبری کی کی ہر اور بن دیکھے اُس رحمۃ للعالمین کے ساتھہ بیعت کرنے کی تاکید کی ہین اور وصیت نامے لکھے ہین یہ احوال توریت اور انجیل مین اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین موجود ہین اور کاہنان عرب کی نقلین اور جنات کی خبرین نبوت کے اثبات کے واسطے معتبر کتابون مین موجود ہین اگر بیان مین آوین تو یہ رسالہ دفتر عظیم ہوجاوے مگر واسطے قوی ہونے اعتقاد اہل اسلام کے جو علامتین کہ وقت تولد مین ظاہر ہوئین ہین لکھنے مین آتی ہین حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ حمل کی مدت مین ہرگز حمل کے

بوجھ سے مین واقف نہین ہوئی اور اچھے اچھے لوگ مجکو خواب مین کہتے تھے کہ تو حاملہ ہے شفیع المذنبین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے جب فرزند تولد ہو تو نام اُسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیو اور حضرت کی ولادت کی رات مین تمام بت سرنگون ہوگئے اور شیطان کا تخت اُلٹ گیا اور خبر ین آسمان کی جو شیاطین لاتے تھے سو موقوف ہوگئین اور نوشیروان کے محل کے چودہ کنگورے گر پڑے اور ہزار برس کا آتشخانہ فارس کا بجھ گیا آمنہ کہتی ہین مین اُس رات اول مین اکیلی تھی کہ نشانیان وضع حمل کی نمود ہوئین اور طبیعت میری نہایت غمگین تھی اُس وقت غیب سے کئی پاکیزہ بیبیان آئین اور بڑی الفت سے مجکو شربت پلایا اور فاطمہ ثقفیہ کہتی ہین کہ اُس رات مین جو آمنہ کے پاس آئی تو کیا دیکھتی ہون کہ طبق نور کے آسمان سے اُترتے ہین اور گویا ستارے زمین پر اُتر کر ہمیر نثار ہوتے ہین جب بدن مبارک حضرت کا زمین پر پہونچا تو ایک آواز آئی یُوحَمَّدُ رَبُّکَ یَا مُحَمَّدُ اور ایسا نور چمکا کہ تمام مشرق اور مغرب نظر آنے لگا آمنہ فرماتی ہین کہ مین نے ایک آواز سنی کہ اس مولود شریف کو تمام عالم کے گرد پھراؤ بعد ایک لحظے کے مین نے انکو پایا کہ ایک حریر مین لپیٹ کر کہ جس سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے میرے سامنے رکھدیا اور صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت ختنہ کیے ہوے پیدا ہوے عبد المطلب نقل کرتے ہین کہ مین اُس رات کعبے مین تھا یکایک کعبے کی چار دیوارون نے سجدہ کیا اور بیت اللہ مین سے آواز تکبیر کی آئی اور ہبل جو بڑا بت تھا گر پڑا اور صفا مروہ کے پتھر نیچے اونچے ہونے لگے وہان سے جو آمنہ کے گھر آیا تو معلوم ہوا کہ ستارہ محمدی صلعم نے طلوع کیا مین خدا کا شکر بجا لایا پھر عبد المطلب آنحضرت کو گود مین اُٹھا کر کعبے مین لیگئے اور شکر مین اُس نعمت کے اشعار پڑھے پھر وہان سے لاکر آمنہ کے حوالے کیا **نقل ہے** کہ حضرت کے تولد کی خوشخبری ثویبہ نے ابو لہب کو پہونچائی اُسنے یہ مژدہ سُنکر ثویبہ کو آزاد کیا اسواسطے کتاب معتبر مین لکھا ہے کہ حضرت عباسؓ نے ابو لہب کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ عذاب الیم مین گرفتار ہون مگر دوشنبے کی رات جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنکر لونڈی آزاد کی تھی تھوڑا پانی پینے کو ملتا ہے جاننا چاہیے کہ بعد بیالیس برس حکومت نوشیروان کے پچھلی رات مین شروع ایام بیض مین بارھوین تاریخ ربیع الاول دوشنبے کی رات اُس سرور عالم پناہ فرخندہ ماہ اور محبوب خاص آلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے حرم کو محترم کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم

ذکر مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پلانیکا اور حلیمہ کے دائی ہونیکا

عرب مین دستور تھا کہ ہر برس مین دو بار عورتین شیر دار کے مین آنکر لڑکون کو لیکر اپنے مکان کو جاتی تھین جب

مدت دودھ پلانے کی پوری ہوتی تھی تو کے مین لڑکون کو مان باپ کے پاس پہونچا کر انعام واکرام لے کر اپنے
مکان کو جاتی تھین اتفاقاً اُس برس مین بنی سعد کے قبیلہ کی عورتین مکہ مین آئین اُنمین حلیمہ سعدیہ ابوذویب کی
قبیلہ آیا اور اُس سال اُنکے ملک مین قحط تھا حلیمہ اور خاوند اُسکا ایک دُبلے سے گدھے پر اور ضعیف سی اونٹنی پر
سوار ہوکر چلے تھے بڑی مصیبت سے مکے مین پہونچے قافلے کی عورتون نے آگے سے پہونچکر مقدور والونکے
بچے لے لیے اور محمد بن عبداللہ کے لینے کو کوئی ارادہ نہ کرتی تھی اسواسطے کہ وہ یتیم تھے اور انعام واکرام اُنکو باپ سے
تعلق رکھتا تھا حلیمہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ مین تو خالی وطن کو نجاؤنگی اگر تیری صلاح ہو تو ابوطالب کے یتیم کو
کہ جسکی پیشانی سے نور اور برکت چمکتا ہے لے چلین وہ خاوند کو راضی کرکے آمنہ کے پاس گئی اور اُنکی زبانی وہ
کرامتین اور خوبیان جو حمل اور تولد مین دیکھی تھین سنکر بڑی خوشی سے لیکر خاوند کے پاس آئی اور احوال
جو آمنہؓ سے سنا تھا سنایا ابوذویب خوش ہوا اور حلیمہ سے نقل کی کہ قسم پروردگار عالم کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک چھاتی سے میری پیٹ بھر لیا اور دوسری چھاتی سے اُسنے کبھی دودھ نہ پیا یا الہام الٰہی رضاعی
بھائی کا حق سمجھکر چھوڑ دیتے تھے اور میری اونٹنی کا بھی اتنا دودھ ہوا کہ ہم دونون پیٹ بھر لیتے تھے پیکر اُس
لڑکے کے آتے ہی ایسی برکت ہمپر ظاہر ہوئی اور حال آسودہ ہوگیا کہ قافلہ کی عورتین ہمپر رشک کرتی تھین اور
پھرتے وقت میرا گدھا سارے قافلہ کے گدھون کا سالار ہوکر سب سے آگے چلتا تھا اہل قافلہ دیکھکر حیران ہوتے
تھے جب وطن پہونچے تو ہماری اوقات بڑے آرام سے گذرنے لگی اور تمام قوم کی بکریون مین سوائے پوست اور
ہڈی کے گوشت باقی نہتا دودھ تو کہان اور ہماری بکریان دودھ سے ہمارے پاس بھر دیتی تھین لوگ سبب
جرھن کے ہماری بکریون کے ساتھ چراتے تھے اُنکا مال پامال رہتا تھا اور ہماری بکریون کے تھن دودھ سے مالا مال
دو برس کے عرصہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے توانا ہوے کہ چار برس کا لڑکا اتنا قوی اور چست نہوتا تھا
جب دودھ پلانے کے دن پورے ہوے تو ہم اُسکو مکے مین لائے پر دل اُسکی جدائی سے ٹکڑے ہوتا تھا مکے کی
آب وہوا کے فساد اور وبا کا حیلہ کرکے بی بی آمنہ سے اجازت لیکر پھر وطن کو لے آئی ایک روز حضرت نے کہا کہ
یہ میرے بھائی دن کو بکریان چرانے جاتے ہین مین اکیلا رہتا ہون مجکو بھی اُنکے ساتھ کر دیا کرو چنانچہ دو مہینے
تک حضرت بھی بھائیونکے ساتھ بکریان چرانیکو جنگل مین تشریف لیجاتے تھے ایک روز اُنکا رضاعی بھائی روتا
ہوا آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو آدمیون نے پکڑکر زمین پر گرایا اور اُسکے پیٹ کو چیر ڈالا حلیمہ اور اُسکا خاوند
روتے چلاتے جو وہان گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے

بیٹھے ہین حلیمہ کو دیکھکر مسکرائے اُسنے دوڑکر چھاتی سے لگایا اور احوال پوچھا تو فرمایا کہ دو مرد سپید پوش نے مجکو گرایا اور میرا سینہ چیرکر دل کو نکالکر خون سیاہ کے چند قطرے باہر کیے اور ایک آدمی نے برف کا پانی آفتابہ مین لیکر میرے دل کو دھویا پھر سینے مین رکھکر میرے پیٹ کو سیا اور کچھ بھی درد مجکو نہین معلوم ہوا پھر تو حلیمہ اور اُسکا خاوند ڈرے کہ اِس لڑکے کا عجب حال ہے ایسا نہ ہو کہ کچھ حادثہ ہو جاوے کہ ہمسے اُسکا بند و بست نہو سکے اسواسطے حضرت کو اُنکی والدہ کے پاس پہنچے مین پہونچا گئے جب حضرت کی چھہ برس کی عمر ہوئی تو بی آمنہ حضرت کو لیکر مدینہ مین اپنے رشتہ داروں کے ملنے کو آئین چند روز رہکر پھرتے وقت ابوانام گانون مین بیمار ہو کر دار البقا سدھارین پھر اُم ایمن جو حضرت کی کنیز تھین اُنکو ساتھ لیکر مکے مین لاکر عبد المطلب کو سونپا جب سات برس کے ہوے تو عبد المطلب کو پیغام موت کا آیا تب مرض الموت مین سب بیٹون کو جمع کرکے وصیت کی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت ابو طالب کو سونپی اور آپنے اپنی زندگانی مستعار مالک حقیقی کو سونپ کر راہ فنا کے مسافر ہوے پھر تو ابو طالب نے حضرت کی تربیت پر کمر باندھی اپنے فرزند سے زیادہ محبت کرتے تھے جب حضرت بارہ برس کے ہوے تو ابو طالب نے شام کی طرف کا ارادہ کیا اور چاہا کہ حضرت کو مکانپر چھوڑکر جاوین حضرت نے فرمایا کہ تم مجھے یہان چھوڑے جاتے ہو ابو طالب نے یہ کلام جانگداز سنکر اُنکو چھاتی سے لگایا اور اپنے ساتھ لیکر شام کے قافلے کے ساتھ روانہ ہوے جب شہر بصرہ چھہ کوس رہا تو ایک گانون مین مقام کیا وہان ایک صومعہ یعنے عبادت خانہ تھا کہ اُسمین بحیرا نام راہب رہتا تھا اور آسمانی کتابون سے واقف تھا اُسکو معلوم تھا کہ پیغمبر آخر الزمان اُس صومعہ کے پاس پیڑ کے درخت کے تلے اُترینگے جب قافلہ گھاٹی سے اُترکر نمودار ہوا بحیرا نے دور سے دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا اُس چیر لولاک کے سر پر سایہ کرتا ہے اُسکو یقین ہوا کہ یہی پیغمبر موعود ہے جب قافلہ آنکر اُترا تو بحیرا نے اُنکی دعوت کی اور اپنے خادم کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اے اہل مکہ آج تم سب لوگ اِس فقیر خانے مین تشریف لاؤ اور میری دعوت قبول کرو اُن لوگون نے آپس مین کہا کہ آگے جو قافلہ آتا تھا تو راہب کبھی التفات بھی نکرتا تھا اب اِس تپاک سے ضیافت کرنے کا کیا سبب ہے بہرحال یہ سب لوگ تو ضیافت کھانے کو گئے اور حضرت کو بسبب صغر سن کے مکان پر چھوڑ آئے ہر چند لوگون کے منہ دیکھے گر آئینہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نہ آیا حیران ہو کر پوچھا کہ کوئی اور بھی تمھارے ساتھ والون سے باقی ہے کہا ایک نوعمر لڑکے کو مکان پر چھوڑ آئے ہین راہب نے ابو طالب سے کہکر حضرت کو بھی بُلوایا بحیرا نے دیکھتے ہی نبوت کی نشانیون سے پہچانا اور بہت تعظیم اور تکریم سے بٹھایا بعد کھانے کے ابو طالب سے کہا کہ تم

اس بلند اقبال کو فرماؤ کہ کچھ مین پوچھون سو مجھ سے پوشیدہ نہ رکھے حضرت نے بموجب فرمان ابوطالب کے فرمایا کہ کیا پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ مین تمکو لات اور عزیٰ کی قسم دیتا ہون کہ جو مین پوچھون سو میرا جواب دو حضرت نے فرمایا نام ان بتون کا میرے سامنے مت لے مین کسی چیز کو اُنکے برابر دشمن نہین جانتا بحیرا نے کہا تو جا اور اپنی اُٹھا جو مین شان تیری شان عالی کا دیکھون جب حضرت نے چادر اُٹھائی بحیرا نے فی الحال اُس نشانی کو جو مہر نبوت تھی چوما اور بولا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہی پیغمبر آخر الزمان ہے کہ آسمانی کتابون مین جسکا بیان ہے عنقریب ہے کہ مشرق و مغرب اُسکے نور سے منور ہوگا اے ابوطالب اگر تو اسکو عزیز رکھتا ہے تو شام کی طرف مت لیجا اسواسطے کہ نبوت کی علامتین اس مین مانند صبح کے روشن ہین اور یہود نابہود اُسکے دشمن ہین ابوطالب نے خوش ہوکر راہب کی بات قبول کی اور اپنا مال بصرے مین بیچ کر مکے کو روانہ ہوے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ نکاح کرنیکا

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہوئی تو ابوطالب نے اپنی تنگی معاش کا ذکر کیا اور کہا کہ قافلہ قریش کا شام کو جاتا ہے اور خدیجہ خویلد کی بیٹی امانت دار لوگون کو مال دیتی ہے اگر تم بھی تجارت کے واسطے کچھ اُس سے طلب کرو تو یقین ہے کہ وہ عذر نہ کریگی اس سبب سے ہمکو نفع ہوگا یہ خبر خدیجہ کو پہونچی اُسنے حضرت سے پیغام کیا کہ اگر آپ یہ ارادہ کرین تو مین اورون سے دونا دونگی اسواسطے کہ آپکی دیانت اور امانت سب پر ظاہر ہے ابوطالب خوش ہوے اور خدیجہ نے بموجب وعدے کے عمل کیا اور میسرہ نام اپنے غلام کو جو خرید و فروخت سے واقف تھا ہمراہ کرکے شام کے قافلے کے ساتھ روانہ کیا میسرہ رستے مین کرامتین عجائب دیکھتا تھا اور نہایت اعتقاد سے خدمت کرتا تھا جب بحیرا راہب کی منزل مین پہونچے تو وہ عالم عقبیٰ کو پہونچ چکا تھا اور نسطورا راہب اُسکی جگہ پر مسند نشین تھا وہ آسمانی کتابون سے احوال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانتا تھا جب میسرہ کی زبانی سُنا تو بولا کہ مین مدت سے اس عبادت خانے مین اس جمال کے دیکھنے کا منتظر تھا الحمد للہ کہ مین اپنی تمنا کو پہونچا لیکن تجکو وصیت کرتا ہون کہ شام کے جانے کے ارادے کو فسخ کرو اور اُس شخص کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھو اسواسطے کہ شام کے یہود اُسکے دشمن ہین مبادا کچھ زیان پہونچاوین میسرہ نے نسطورے کی نصیحت سُنی اور اُس رئیس اصحاب میمنہ کی خدمت مین رہا اور بصرے مین اپنا سامان بیچ کر مکے کو روانہ ہوا اتفاقاً دوپہر کا وقت تھا جو مکے کے میدان مین پہونچے خدیجہ نے اپنے بالاخانے سے دیکھا کہ ایک دوشتر سوار چلے آتے ہین اور ایک کے سر پر دو مرغ سایہ کر رہے ہین

یہ تماشا دیکھ کر مشتاق ہو کر کہنے لگی کہ خدا کرے یہ دونوں مسافر میرے مکان پر اترین سبب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور میسرہ آپہونچے اور اُسنے جو کچھ احوال مرغوں کے سایہ کرنے کا اور طعام میں برکت ہونیکا اور بسطورا
کے تعریف کرنے کا سنا اور دیکھا تھا کہہ سنایا خدیجہؓ کے دل میں محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
راسخ ہوئی اور ارادہ نکاح کا جزم کیا ہر چند کہ اشراف قریش بسبب حسن اور شرافت اور مال کے خدیجہؓ کے
نکاح کے مائل تھے لیکن تقدیر الٰہی اُس بی بی کے نصیب میں تھی کہ یہ سعادت دارین اُس کو ملے بعد
دو مہینے کے اس سفر سے خدیجہؓ نے ایک عورت کو راز دار اپنا بنا کر بھیجا اُسنے حضرتؐ کی خدمت میں جاکر
عرض کی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے تجھکو جمال ظاہر اور کمال باطن عنایت کیا تو کس واسطے
نکاح نہیں کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سامان نکاح کا بالفعل موجود نہیں اُس عورت نے
کہا کہ اگر کوئی بی بی صاحب نسب وحسب پیدا ہوا اور یہ سب بار اپنے اوپر اُٹھائے اور اپنا مال وجمال
تیرے نذر کرے تو تو قبول کریگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہا وہ خدیجہ خویلد کی بیٹی ہے
پھر فرمایا کہ اس کام میں کسکو وسیلہ کروں وہ بولی کہ میں اس مہم کی درستی کرونگی اور اس پیوند کو وصل دیکر
مستحکم بناؤنگی جب خدیجہ نے یہ قصہ سُنا تو ورقہ بن نوفل کو حضرت کے پاس بھیجا اور کہلایا اپنے اقربا میں سے جو
صاحبان غیرت ہیں اُنکو بھیجو حضرت حمزہؓ تشریف لیگئے اور یہ بات تقریر فرمائی کہ پھر ابو طالب وزار کان قوم حاضر
ہوئے اور خطبہ نکاح کا کمال فصاحت اور بلاغت سے پڑھا اور مہر موجل کے ضامن ہوئے اور طرف ثانی سے ورقہ
بن نوفل نے نہایت سلاست اور لطافت سے خطبہ سُنایا بعد اسکے ایجاب وقبول کا صیغہ عمل میں آیا پھر ابو طالب
کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فراغت معیشت سے فرصت حاصل ہوئی جب حضرت کی پینتیس برس کی عمر
شریف ہوئی تو قریش نے کعبہ بنانے کا ارادہ کیا سبب اُسکا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم کی تعمیر میں کعبے کی چھت
نہ تھی بلکہ صرف چار دیواری تھی اور ریل کے پانی سے بنیاد دیواروں کی سست ہو کر گرنے کے قریب
آپہونچی تھی اتفاقاً اُن دنوں میں ایک عمدہ جہاز رومی کا جدے کے پاس آکر ٹوٹ گیا قریش نے یہ خبر سُنکر
غنیمت جانا اور ولید بن مغیرہ نے جدے میں جاکر اُس جہاز کی لکڑیاں خریدیں کاریگروں کو جمع کیا اور چھت
بنانے کی تجویز کی اور یوں مقرر کیا کہ موافق حضرت ابراہیم کے بنا کے بنا وہیں کم وبیش نکریں لیکن چور نے
دفانہ کی کہ موافق بنائے ابراہیم کے تیار کریں ناچار ہو کر حطیم کو اُس بنا سے نکال ڈالا چنانچہ آج تک حطیم
کعبے سے باہر ہے اور طواف کرتے وقت حطیم کو درمیان میں لیکر طواف کرتے ہیں پھر چاروں طرفوں کو

قبائل عرب پر تقسیم کرکے بنانا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پتھر پھینکنے مین سب کے ساتھ شریک رہتے تھے جب حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو قوم قریش مین مخالفت ہوئی ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ سعادت ہم حاصل کرین ہر ایک اپنی فضیلتین بیان کرتے تھے اور حجتین قائم کرتے تھے یہان تک کہ نوبت خانہ جنگی پر اور کشت و خون پر پہونچی ولید بن مغیرہ نے جو قریشون مین بزرگ اور بوڑھا تھا جوانان قریش کو قتل و قتال سے منع کرکے یون صلاح ٹھہرائی کہ کل فجر کو جو سب سے آگے بنی شیبہ کے دروازے سے حرم مین آوے وہ ہمارا سب کا حاکم ہے اس حکم پر سب راضی ہون اتفاقاً فجر کو سب سے اول محبوب خاص آلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سب لوگون نے نہایت خوشی سے آپکو حکم بنایا اور فرمایا مصرع جو کچھ کرے تو حکم ہمارا حاکم ہے +

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کو بچھایا اور حجر اسود چادر مین رکھکر فرمایا کہ ہر ایک قبیلے سے ایک ایک آدمی کو اختیار کرو جو اس چادر کا کونہ پکڑے تاسب قوم اس سعادت سے محروم نرہین جب سب نے اس طور سے چادر کو پکڑ لیا دیوار کے پاس لے گئے تب اُس شاہ انبیا نے کہا کہ مین اب تم سب کی وکالت کرتا ہون حجر اسود کو اُٹھا اپنے دست حق پرست سے اُسکے مقام پر رکھدیا سب لوگ خوشی سے بیٹھ گئے اور نزاع اُٹھ گئی

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونیکا اور پیغمبری پانیکا

جب نبوت کی صبح کے روشن ہونے کا وقت نزدیک ہوا اور علامتین رسالت کی ظاہر ہونے لگین تو اول اچھی اچھی خوابین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے لگے جو خواب دیکھتے تھے سو اُسکا اثر بعینہ ظاہر ہوتا تھا اور اکثر پھرتے چلتے وقت پتھر یا درخت مین آواز آتی تھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور سبب اسکا یہ تھا کہ اگر ایک بارگی جبرئیل امین وحی لے کر نازل ہوتے تو جبلہ بشری کو طاقت تحمل کی نہ ہوتی اور ان باتون کے سبب سے دل کو وحی سے اور الہام سے انس ہوتا ہے اور قوت حاصل ہوکر ملائک سے الفت ہوجاتی ہے اُن دنون مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی پسند ہوتی تھی اور لوگون سے کنارہ اور کئی روز کا توشہ ساتھ لے کر کوہ حرا مین جو مکے سے تین کوس ہے جاتے تھے اور وہان ایک غار تھا تین گز لمبا اور سوا گز چوڑا اُس غار مین عبادت کیا کرتے تھے چھ مہینے اسی طریق سے گذرے بعد اُسکے رمضان کی سترھوین تاریخ دوشنبے کے دن حضرت جبرئیل امین فرمان رب جلیل کا لے کر آئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر لیٹے تھے پیچھے سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبنیہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھکر سیدھے بیٹھ گئے اور ادھر اُدھر نظر کی کوئی نظر نہ آیا پھر لیٹے دوسری بار آنکر

پھر متنبہ کیا اور کہا قُمْ یَا مُحَمَّدُ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو ایک شخص عظیم القامت پاکیزہ صورت نظر آیا کہ زمین سے آسمان تک اُسکا جسم محیط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ کون ہو تو رحمت کرے تجھپر اللہ تعالی کہا کہ مین جبرئیل ہون اور حضرت سے فرمایا کہ اِقْرَأْ پڑھ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو کچھ پڑھا نہین ہون پھر جبرئیل امین نے حضرت کو پکڑا اور ایسا دبوچا کہ طاقت نہ رہی پھر چھوڑ کر کہا کہ پڑھ تو پھر حضرت نے فرمایا مین پڑھا نہین ہون پھر ایسا دبوچا کہ بے طاقت ہوگئے جب تیسری بار یہی معاملہ گذرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پڑھون تب جبرئیل نے کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ پھر جبرئیلؑ نے غارسے اپنا پر ایک مکان مین طاہان ایک پانی کا چشمہ پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھایا پھر جبرئیل امام ہوے اور حضرت ماموم ہوے دو رکعت نماز پڑھائی پھر جبرئیل تو غائب ہوگئے وہان سے حضرت اُن آیتون کو پڑھتے ہوے خدیجہؓ کے پاس آئے نہایت خوف و رعب سے دل مطہر کانپتا تھا حضرت خدیجہ نے آنکر حضرت کو بغل مین پکڑا اور کہا کہ چشم بد دور جمال مبارک نہایت مصفی ہے اور صفا ہے چہرہ مبارک نہایت اعلی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل کانپتا ہے مجھکو کپڑون مین دباؤ خدیجہ نے اُس حبیب اللہ کو مانند کلیم اللہ کے گلیم مین چھپایا حضرت نے بعد زوال خوف کے اُن آیتون کو پڑھکر سُنایا اور فرمایا کہ مجھپر ایسے احوال عارض ہوتے ہین شاید مین زندہ نہ رہونگا اُس کاملہ زمان اور علامۂ دوران نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کی کہ متم ہے خدا کی وہ تجکو خواری اور ہلاکت مین نہ ڈالے گا اسواسطے کہ تو مہمان نوازی اور درویشون کی کارسازی کرتا ہے اور اپنی خوے نیک سے سب کو راضی رکھتا ہے پھر خدیجہ حضرت صلعم کو ساتھ لیکر ورقہ بن نوفل کے گھر جو اُنکا چچازاد بھائی تھا لے گئین ورقہ بن نوفل توریت اور انجیل کو عبرانی مین اور عبرانی سے عربی مین ترجمہ کرتا تھا اور اُن کتابون کے دیکھنے سے پیغمبر آخرالزمان کا مشتاق تھا خدیجہؓ نے کہا کہ اپنے بھتیجے کا احوال گوش دل سے سُن اور اُسکی تسلی دے ورقہ نے کہا اے بھتیجے کہو کیا دیکھا اور کیا سُنا حضرت نے تمام احوال مع اُن آیتون کے سُنایا ورقہ نے اپنی زبان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف مین کھولی کہ مبارکباد مجکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جبرئیل امین ناموس اکبر ہے کہ موسے اور عیسے علیہما السلام پر نازل ہوتا تھا اب تیری مبعوث ہونے کی خبر پہونچی ہے یقین جان تو نبی آخرالزمان و خاتم پیغمبران ہے ؎ تو ماہ زمین و آسمان ہے

سردار ہمہ مقربان ہے ۔ مقصود ہے امر کن سے تو ہی ۔ تو روح روان انس وجان ہے ۔ اور کہانا ای فسوس
جوان ہوتا اور میرا بدن توانا ہوتا جب تیری قوم تجھکو مکے سے نکالتی تو میں تیرے ساتھ شریک بدل وجان
ہوتا حضرت نے فرمایا کہ قوم کے ہاتھ سے میرے نکالنے کی بھی نوبت پہونچے گی ورقہ نے کہا کہ جسکے پاس ناموس اکبر
آتا ہے اور وہ شخص دعوت رسالت شروع کرتا ہے تو بیشک قوم اُسکی دشمن ہوتی ہے جب ورقہ کی باتون سے
حضرت کی تسلی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گھر کو آئے پھر چند مدت وحی آنے میں دیر ہوئی
اسواسطے خاطر مبارک نہایت غمگین رہتی تھی یہان تک کہ ایک روز بہت غم سے پہاڑ پر چڑھے اور چاہا کہ
اپنے تئین پہاڑ سے گراوین اتنے مین ایک آواز سنی دیکھتے کیا ہین کہ جبرئیل مین درمیان آسمان وزمین
کے ایک کرسی پر بیٹھے ہین اور کہتے ہین کہ اے محمد تو رسول برحق ہے اس بات کے سنتے ہی حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہوئی لیکن جبرئیل کی ہیکل عظیم کے دیکھنے سے بہت رعب دل مین آیا اور گھر
آنکر کپڑون مین لپٹ کر پڑ رہے پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور یہ آیت پڑھی یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ یعنے اے کپڑون مین لپٹنے والے اُٹھ اور لوگون کو ڈرا اور اللہ کی بڑائی کر
جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم امت کے ڈرانے کا اور رسالت کے پہونچانے کا ہوا تو پہلے خدیجہ رضی اللہ
عنہا کو اُس حال سے آگاہ کیا اُس بی بی سعادتمند نے فی الفور اسلام قبول کیا بعد اسکے امیر المومنین ابن عم
رسول روح بتول ونفس علی کرم اللہ وجہہ نے کہ عمر اُنکی آٹھ برس کی تھی حلقہ ایمان کا اپنے کانون مین ڈالا
پھر پیشوائے ارکان تحقیق اور سرحلقہ صاحبان تصدیق یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن دنون مین یمن
کی طرف تجارت کر گئے تھے وہان ایک راہب نے کہ جسکی عمر مین سو برس کی تھی ابوبکر صدیق کو دیکھا اور
قوم اور نسب پوچھی اور ایک خال سیاہ اُنکے ناف پر اور ایک نشانی ران پر دیکھ کر کہا جب تو وطن کو پہونچے تو
پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوا ہوگا اور بالغ مردون سے اول سب سے پہلے تو ایمان لاویگا جلد جا اور اس دولت کو مت کھو
حضرت ابوبکر جب مکے مین پہونچے تو اول ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط سے ملاقات کر کے کہا کہ کچھ خبر تازہ ہے وہ بولے
ہان محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب دعوی نبوت کا کرتا ہے اور تیرا پرانا دوست ہے تو جاکر اُسکو نصیحت کر اور اس بات
سے باز رکھ اور اس فتنے کی آگ کو بجھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قریش کو تسلی دیکر سیدھے حضرت کے مکان پر
جاکر احوال مزاج وہاج کا پوچھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے ابوقحافہ کے بیٹے جان تو کہ مین رسول خدا ہون
اور تمام خلق کا رہنما اس وقت کہ غنیمت جان اور بالغان امت سے پہلے مسلمان ہو ابوبکر نے کہا کہ تمہارا

معجزہ کیا ہے جو احوال کہ راہب نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرف بحرف بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ حیران رہ گئے کہ تجکو یہ حال کسنے کہا فرمایا کہ ابھی جبرئیل نے مجکو یہ خبر پہونچائی ابوبکر صدیق نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر حضرت صدیق کے اہتمام سے عثمانؓ بن عفان اور زبیرؓ بن العوام اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور طلحہؓ بن عبیداللہ اور سعدؓ بن ابی وقاص ایمان لائے اسی واسطے اُنکو سابق الاسلام کہتے ہین پھر تو وحی آنا شروع ہوئی اور لوگ اسلام لانے لگے جب تلک حضرت بتون کی بدی اور مذمت نکرتے تھے تب تلک قریش حضرت کے متعرض نہوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ عبدالمطلب کا پوتا آسمانی خبرین دیتا ہے جب حضرت نے بحکم الٰہی اُنکے جھوٹے خداؤن کا عیب بیان کرنا شروع کیا اور زبان طعنہ کی دراز کی سرداران عرب نے عداوت کی تلوارین میان سے کھینچلی اور مسلمانون کو ایذا دینا شروع کیا بلکہ ابولہب اور ابوجہل دعوت کے وقت جاتے تھے اور پیچھے سے پتھر چلاتے تھے اور تکذیب کرتے تھے غرض دس برس تک مکے مین جب سے دعوت برملا شروع کی کیسی کیسی ایذا اور ہزارون طرح کی بے ادبیان اور قسم قسم کے رنج اوٹھائے اور بڑے بڑے القاب مانند ساحر اور شاعر اور مجنون کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنے اور غریب اصحابون پر طرح طرح کے عذاب گذرے کہ جسکے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین القصہ جب معاملہ کافرون کے ظلم کا مسلمانون کے ساتھ حد سے گذرا تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے اصحابون کو ہجرت کا حکم دیا تو رجب کے مہینے مین گیارھوین تاریخ گیارہ مرد اور چار عورتون نے حضرت کی صلاح سے حبش کی طرف ہجرت کی اور نجاشی نے جو بادشاہ حبش کا تھا اُن لوگون کی بہت حمایت کی اور مکان اُترنے کو دیا اور اصحابون کی آرام سے گذرنے لگی جب قریش نے خبر پائی تو عمرو بن العاص کو مع چند آدمیون کے حبش کے بادشاہ کے پاس مع چند تحائف بھیجا تو وہ اصحابون کو بادشاہ سے کمکے ذلیل کرواوین اور حبش سے نکلوا کر مکے مین لے آوین بادشاہ نے اُنکا ہدیہ مقبول نکیا ہر چند اُنھون نے اعیان وارکان کے وسیلے اُٹھائے مگر نجاشی نے اصحابون کو نہ دیا اور وکیلان قریش کو خائب وخاسر پھیر دیا اور چھ برس بعد نبوت کے حضرت کے چچا امیر حمزہ مسلمان ہوے کیفیت اُنکی یون ہے کہ ایک روز حضرت حمزہ شکار سے پھرے آتے تھے جب کعبے کا طواف کرنے لگے ایک باندی نے امیر حمزہ سے کہا کہ آج ابوجہل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کی ایذا دی اور عجب ہے کہ محمد رسول اللہ تیرا بھتیجا ہے اور بضاعی بھائی ہے تم جیتے ہو اور اُسکو یہ ایذائین پہونچتی ہین حضرت امیر حمزہ کو غیرت آئی اور مارے غضب کے ابوجہل کے

پاس جاکر ایک کمان اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اوندھا کر گیا اور سر خون آلودہ ہو گیا اور کہا میں نے دین محمدؐ کا قبول کیا ہے اور تو اُسکو ایذا دیتا ہے اور وہان سے گھر جاکر حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کلمہ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوے حضرت حمزہ کے ایمان لانے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسی ایذا نہ دے سکتے تھے جیسی پہلے دیتے تھے اور دین اسلام کی بہت مضبوطی ہوئی الحمد للہ بعد اُسکے حضرت عمر ایمان لائے اور کیفیت اُسکی یہ ہے کہ ایک روز قریش پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دفع کرنے کی مصلحت کرتے تھے اور اس فکر میں بیٹھے تھے کہ حضرت عمر آئے اور اُنکی تجویز سنکر بولے کہ تمھاری شکل میں کھوٹ ہے کسی نے کہا کہ اس مقدمہ میں تجکو تجھسے بہتر دوسرا نظر نہیں آتا حضرت عمر تلوار گلے میں ڈال کر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان کی طرف روانہ ہوے رستے میں سعد ابی وقاص نے اُنسے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے جواب دیا کہ جاتا ہوں محمدؐ کو قتل کرون اور قریش کی مصیبت کو سہل کرون سعد نے کہا کہ کیا تیرا مقدور ہے کہ تو اُنکو مار سکیگا عبد مناف کی اولاد تجکو کیونکر چھوڑیگی حضرت عمر نے کہا کہ اول تجکو مارونگا غرض قریب تھا کہ اُن دونون میں تلوار چلے مگر سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ تیری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعد بن زید مسلمان ہو چکے ہین اول اُنکو دفع کر پھر محمد رسول اللہ کے پاس جاو دیکھو حضرت عمر یہ بات سنتے ہی بہن کے گھر گئے اتفاقاً اُس وقت ایک اصحاب خباب بن الارث بھی اُس وقت اُنکے تئین سورۂ طٰہٰ کی تعلیم کرتے تھے حضرت عمر یہ آواز سنکر بہت غصہ ہوے اور دروازہ ٹھوکا وہ اصحاب تو مارے ڈر کے ایک کونے مین چھپ گئے جب دروازہ کھولا تو حضرت عمر غضبناک آنکر بیٹھے پوچھا تم کس شغل مین تھے اُنھون نے احوال ظاہر کیا حضرت عمر نے سعد بن زید کو پچھاڑا اور قریب تھا کہ اُنکو مارڈالین بہن اُنکی لپٹ گئین اور کہا کہ اے دشمن خدا شرماتا نہین ہے کہ اور دوستان خدا کو عذاب دیتا ہے اگر مرد ہے تو مسلمان ہو جا اور کافرون کو مار یہ بات بہن کی حضرت عمر کے دل پر موثر ہوئی اور کہا کہ وہ کلام جو تم پڑھتی تھین پھر پڑھو جو مین اُسمین فکر کرون تب آمنہ بنت خطاب جو دوسری بہن تھی اُسنے کہا شرط یہ ہے کہ تو غسل کر اور اُسوقت آنکر اس صحیفے مین نظر کر جب عمرؓ نے غسل کیا تب آمنہ مومنہ نے صحیفہ بھائی کے ہاتھ مین دیا اُسمین لکھا تھا طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى پڑھا حضرت عمرؓ نے سنکر بے طاقت ہو کر کہا کہ جس خدا کا یہ کلام ہے تو تو لائق نہین کہ اُسکی عبادت مین قصور کرے فی الفور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ زبان پر جاری کیا پھر خباب بن الارث رضی اللہ عنہ گھر کے گوشے سے تکبیر کہتے ہوے نکلے اور کہا حق تعالے نے تیرے حق مین پیغمبر کی دعا قبول کی اور

یہ معاوت تجکو حاصل ہوئی کل حضرت نے یہ دعا کی تھی کہ یا الٰہی عمر بن ہشام اور عمر بن خطاب مین سے جو شخص تیرے نزدیک محبوب ہو اُسکے سبب سے اسلام کو غوت بخش عمر بن ہشام ابوجہل کا نام ہے پھر اُس اصحاب کے ساتھ ہوکر سید عالم کے حضور مین روانہ ہوے عمر نے قدم اندر رکھا پیغمبر خدا نے صحن تک استقبال کیا اور عمر کا بازو پکڑکر ہلایا اور پوچھا کہ کسواسطے آیا ہے حضرت عمر نہایت کانپنے لگے اور کہا یا رسول اللہ مسلمان ہونے آیا ہون فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت نے کلمہ طیبہ اخلاص سے پڑھا یا حاضرین مجلس نے ایسی بلند آواز سے تکبیر پڑھی کہ نماز اُسکے والون کے کان مین پہونچا پھر حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ لائق نہین کہ لات ومنات برملا پوجے جاوین اور اِس دین کو پوشیدہ رکھین آپ بے تشویش باہر نکل کر تبلیغ رسالت کیجیے حضرت مع اصحاب وہان سے نکلکر مسجد حرام کو چلے حضرت عمر شمشیر برہنہ مانند غلامان فدائی کے آگے ہوے سبحان اللہ صیاد آپ ہی شکار ہوے جب قریش نے حضرت عمر کو دیکھا تو سوال کیا کہ تیرے پیچھے کیا ہے بولے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو کوئی تم مین سے حرکت بیجا کریگا تو یہ ملوار ہی اور اُسکا خون ہے حضرت سید کائنات نے دیجمعی سے طواف کعبے کا کیا اور نماز آشکارا پڑھی اسلام کو قوت حاصل ہوئی جب دسوان سال نبوت کا شروع ہوا تو ابوطالب نے وفات پائی کہتے ہین ابوطالب نے مرض الموت مین سب اولاد واقارب کو بلاکر تاکید کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین مضبوط رہو اور جان ودل سے حاضر رہو راہ راست پاؤگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا تو اور لوگون پر بلاتا ہے تو کسواسطے نہین اجابت کرتا جواب دیا اگر آگے سے توحید اختیار کرتا تو مناسب تھا اب اگر اسلام لاتا ہون تو لوگ کہینگے ابوطالب نے موت سے ڈرکر ایمان قبول کیا ہر چند رسول اللہ صلعم نے کہا اے چچا ایکبار کلمہ کہدے جو مین قیامت مین تیری گواہی دونگا کچھ مفید نہوا آخر کو مرتے وقت بولے کہ عبدالمطلب کے طریق پر دنیا سے جاتا ہون اور اُسی حال مین تین دن کے بعد خدیجہ نے بھی دنیاے فانی کو چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین غم پر غم زیادہ ہوا اسی واسطے اُس سال کا نام عام الحزن رکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوقت مرگ حضرت خدیجہ سے فرمایا تھا کہ تجکو بشارت دیتا ہون کہ تو بہشت برین مین میرا قبیلہ ہوگی بعد اُسکے اِس جہان سے رحلت کی اور عمر خدیجہ کی اسوقت مین پینسٹھ برس کی تھی

بیان ابتداے اسلام مدینے کے انصار کا

گیارھوان برس نبوت کا جب شروع ہوا تو اُس موسم مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ قبائل عرب مین جاتے تھے اور دین کی دعوت کرتے تھے اتفاقاً چھ آدمی مدینے کے سعد بن زرارہ عوف بن الحارث

مرہ بن حامر وغیرہ حضرت سے ملے اور اُنھون نے مدینے مین سُنا تھا کہ ایک پیغمبر قریش مین پیدا ہوگا اور اُسکے ظہور کا وقت نزدیک آیا ہے جب ملازمت مین بیٹھے صدق عتقاد سے دین دولت حضرت کا پکڑا اور سب اہل مدینے سے آگے ایمان لائے اور مدینے مین جاکر اسلام کی دعوت پھیلائی اور اسلام کے قاعدون کی مضبوطی کی یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور پیغام اور وصف تمام مدینے کے رہنے والون کو ورد زبان ہوگیا اور لوگ ایمان لانے لگے

ذکر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کو تشریف لیجانیکا

مسلمانون کو اعتقاد کرنا اس بات کا لازم ہے کہ معراج رسول اللہ کا بیداری مین ہوا ہے اور علم ریاضی والے جو آسمان کے پھٹنے اور ملنے کے قائل نہین معراج جسمی سے منکر ہین اور حقیقت مین منکر معراج کا کافر ہے معراج کا منکر قرآن مجید کا منکر ہے اللہ تعالے نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا الخ اور خواب مین کہنا معراج کا غلط ہے اگر خواب مین مراد ہوتا تو کافر انکار نہ کرتے اور معراج کی رات ستائیسوین رجب کی ہے اُس رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُمّ ہانی کے گھر مین جو ابوطالب کی بیٹی ہین آرام فرماتے تھے کہ جبرئیل امین حضور سے رب العالمین کے نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور مسجد حرام مین آکر وضو کیا اور سات بار طواف کیا پھر جبرئیل امین نے براق حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر سوار ہوے اور جبرئیل اُنکی رکاب مین بیت المقدس کو روانہ ہوے اور سیر براق کی ایسی تیز تھی کہ جہان تک آدمی کی نظر جاتی تھی وہان اُسکا قدم پہونچتا تھا بیت المقدس کے پاس جو پہونچے تو ایک فوج فرشتون کی خدا کے حکم سے استقبال کو آئی اور سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق سے اُترے جس حلقے سے پیغمبر اپنے مرکب باندھتے تھے براق کو اُس سے باندھا اور مسجد مین جماعت انبیا سے ملاقات ہوئی سب نے اُنکو امام کیا اور تحیۃ المسجد ادا کی بعد نماز کے حضرت جبرئیل امین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صخرہ بیت المقدس کے پاس لے گئے وہان ایک زینہ صاف اور روشن صخرے سے آسمان تک ظاہر ہوا پھر براق پر سوار ہوکر اُس زینے پر گذرے اور بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل وہان سے پروں پر سوار کرکے لے گئے جب آسمان پر پہونچے اور دروازہ مارا ملائک نے پوچھا تم کون ہو بولے مین جبرئیل ہون اور میرے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین مرحبا واہلا کہکر دروازہ کھولا آسمان اول مین آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ تمھارے باپ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا آدم نے فرمایا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ اسی طرح ہر ایک آسمان کے فرشتون سے جواب سوال ہوا یحیے اور عیسے کو دوسرے آسمان مین اور یوسف کو تیسرے مین اور ادریس کو چوتھے آسمان مین اور موسی کو چھٹے آسمان مین دیکھا ابراہیم سے ساتوین آسمان پر ملے

پھر سدرۃ المنتہیٰ مین پہونچے کہ جبرئیل علیہ السلام کا مکان اُسکے سایہ مین ہو وہان سے بہشت مین جاکر حور و قصور اور مکانات معمور کی سیر کی بعد اُسکے دوزخ کا احوال اور زور و شور اُسکا ملاحظے مین آیا بعد اُسکے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عزرائیل قابض الارواح کے مکان پر گذرے اُنھون نے بہت تعظیم کی لیکن خوشی مطلق اُنکے چہرے سے ظاہر نہ ہوئی حضرت نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہ ملاقات کے وقت اسکی پیشانی کی گانٹھ نہ کھلی جواب پایا کہ یہ عزرائیل ہے جب سے اللہ تعالے نے اِسکو پیدا کیا ہے کبھی چین اسکی جبین سے نہ کھلی سید عالم نے جبرئیل سے کہا کہ مجکو ذرا اُسکے پاس لے چل کہ میرا اس سے ضروری کام ہے عزرائیل کے پاس گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ اے خدا کے مقرب مین تجھ سے یہ آرزو رکھتا ہون کہ میری امت کے ساتھ نرمی اور آسانی کیجیو عزرائیل نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجکو قسم ہے اُس خدائے عزیز کی کہ جسنے تجکو پیغمبری کا خلعت پہنایا ہے کہ ہمیشہ دن رات مجکو حضرت احدیت سے ہزار بار آواز آتی ہے کہ اے عزرائیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نرمی کیجیو بعد اسکے جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتوین آسمان سے بقدر پانسو برس کی راہ کے آگے جاکر توقف کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آج مین تیرے طفیل سے اس مکان تک پہونچا والا میرا مقام مقرری وہی سدرۃ المنتہیٰ ہے اُس سے آگے مجال جانے کی نہین رکھتا ہون اگر آگے ذرا بڑھون تو جل جاؤن وہان سے رفرف پر سوار ہوے اور حجاب نورانی اور ظلماتی طے کرکے عرش کے پائے تک پہونچے وہان سے رفرف بھی رہا اور تائید الٰہی کے مرکب پر سوار ہوکر عرش معلے سے گذر کر خلوت دنی فتدلی مین پہونچے حضور سے خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت ذاتی سے امتی امت کو سلامتی حق مین شامل کرکے عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اُس رات جناب الٰہی نے ہزار بار اپنے حبیب کو محبت سے فرمایا یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ مِنِّيْ یعنے اے محمد نزدیک ہو مجھ سے محققین نے لکھا ہے کہ ہر بار کے پکارنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی ہوتی تھی یہانتک کہ مقصد قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى تک پہونچے اور دیدار اُس پروردگار بیچون کا دیکھا پھر ہزارون نکتے باریک شراب توفیق سے کام جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین پہونچے اور احوال اُن بھیدون کا کسی کو سوائے اُنکے نہین کھلا کہ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى یعنے جو کچھ کہا ہو کہا خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام مقصد اور مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاطر خواہ درست ہوے اور مقام وَصَلَ الْحَبِيْبُ اِلَى الْحَبِيْبِ کا ملا وہان سے رخصت ہوکر بیت المقدس مین آئے پھر اُس جگہ سے اُم ہانی کے دولت خانہ سعادت آشیانہ مین پہونچے جامۂ خواب یعنی بچھونا حضرت کا تب تک

گرم تھا کچھ اللہ ہی کا کرم تھا جو اللہ کہ ہر بندے کی نظر ایک پل مین آسمان کو پہونچا دیتا ہے اگر جسم محمدی صلعم کو کہ تمام عالم کی پتلی ہے ایک دم مین لیجا کر پھیر لے آوے تو کیا عجب ہے مسلمانون کو چاہیے کہ اپنے دین کی باتون پر عقیدہ مضبوط رکھین اور خدا کی قدرت کو بڑی جانین بعد اُس مبارک رات کے فجر کو اتفاقاً ابوجہل نا اہل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تو وہ مسخر الطریق تمسخر کے بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ خبر تازہ آسمانی بھی آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ احوال معراج کا کہہ سُنایا وہ ملعون سُنکر عجب مین آیا اور روانہ ہوتے ہی حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ اگر اپنے یار کی آج باتین سنو تو تعجب کروگے وہ کہتا ہے کہ مین ایک رات مین بیت المقدس گیا اور یہ یہ کچھ دیکھا اِس بات کو تو یقین کریگا حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین تو اِس بات سے زیادہ عجیب باتون پر اُنکی ایمان اور تصدیق لایا ہون اور ہر روز آسمان کی خبر کے آنے جانے کا اعتقاد رکھتا ہون اگر خود گئے اور آئے تو کیا عجب ہے اُسی روز سے حضرت ابوبکر کا لقب صدیق ہوا اپنے خود بخود عالم اُنکو صدیق کہنے لگا

ذکر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے سے طرف مدینہ کے ہجرت کرنیکا

جب مدینہ والون کے اسلام کا احوال حبش کے مہاجرین کو پہونچا تو بہت لوگ حبش سے مدینے کی طرف متوجہ ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی رخصت چاہی کہ مدینے کی طرف ہجرت کرجاوین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو شاید ہماری تمھاری رفاقت ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش ہوے اور دو اونٹ لیکر پالنا شروع کیا کہ جلد تیار ہو جاوین اور اُسی سال مین حج کے موسم مین قریب تین سو مرد و عورتین مدینے سے مکے مین آئین سے ستر آدمیون نے اتفاق کیا اور عقبہ مین جاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اُسکو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عہد کی مضبوطی کے واسطے رات کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لیکر عقبہ مین تشریف شریف لیگئے اور دونون طرف سے قول و قرار ہو کر بنیاد اُس کام کی مستحکم کی اور بارہ آدمی اُن ستر آدمیون مین نقیب انصار کے مقرر ہوے ہر ایک نقیب کو ایک ایک قبیلے کے واسطے مقرر فرمایا جب اُس قول و قرار اور بیعت کی خبر قریش کو پہونچی وہ نہایت بیقرار ہو گئے اہل مدینہ کی تلاش کرنے لگے لیکن انصار اپنے وطن کو روانہ ہو چکے تھے جب اصحابون کو جانے اُن کے سے نزدیک میسر نہ ہوئی اور ایذا قریش کی حد سے زیادہ گذری غریب غریب اصحاب حضرت صلعم کی اجازت سے مدینے کو ہجرت کر گئے بعد اُسکے حضرت عمر بھی بیس جوان لیکر مدینے کو گئے قریش کے کافرون نے جو دیکھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کو بھاگنے کا ٹھکانا ملا اُنکو ڈر پیدا ہو گیا کہ ایسا نہو محمد صلی اللہ

علیہ وسلم بھی اُنکے ساتھ جائے اُن سب نے دارالندوہ مین جو اُنکی نشست گاہ تھی مصلحت کی شیطان بھی بورھے آدمی کی شکل بنکر آیا اور حلقہ در کو ہلایا قریش نے پوچھا کہ تو کون ہے بولا کہ مین شیخ ہون قبیلۂ نجدی تمھارے ارادے سے واقف ہوکر آیا ہون جو اُس مقدمے مین تمھاری مدد کرون یہ لوگ اُسکے ممنون ہوے وہ ملعون شیخ مجلس بنکر بیٹھا ہر ایک شخص کی خاطر مین جو صلاح گذرتی تھی وہ شیخ کے حضور مین بیان کرتے تھے اُسنے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو قید کرو دوسرے نے کہا اس ملک سے نکال دو شیخ نجدی نے یہ دونون تجویزین پسند نہ کین اور دلیل روشن سے اُنکو باطل کیا ابوجہل ملعون بولا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ ہر ایک قبیلے سے ایک ایک جوان مضبوط مقرر کرو کہ شبگاہ سب ملکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوابگاہ مین قتل کرڈالین بنی ہاشم کو تمام قبیلون سے طاقت مقابلے کی نہ ہوگی ناچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجاوینگے اور ہم سب خلاص ہوجاوینگے شیخ نجدی کو یہ صلاح بہت پسند ہوئی اور اسی بات پر سب کا اتفاق ہوا اُسی وقت رب العالمین نے جبرئیل امین کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور قریش کے مکر سے اطلاع دی پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اپنی خوابگاہ مین چھوڑ دو اور تم مدینے کو تشریف لیجاؤ کافر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے پر گھر کے آس پاس چھپ کر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کو یہ احوال کہکر اپنے مکان پر چھوڑا اور فرمایا کہ تمکو ایذا کچھ نہ پہنچیگی مرجع مطالب ہمہ اللہ الغالب علی ابن ابی طالب خوابگاہ پیغمبر مین تکیہ کرکے خدا کے تکیے پر بھروسا کرکے بے تکلف لیٹ گئے اور حضرت اُنکے حق مین دعا کرکے گھر سے باہر نکلے کافر اُنکی انتظاری مین مانند اپنی قسمت کے خواب غفلت مین ہوے اور حضرت اُنکے سر پر خاک ڈالتے ہوے نکل گئے شیخ نجدی نے آنکر اُنسے پوچھا کہ یہان کس واسطے بیٹھے ہو جواب دیا کہ ہم چاہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مہم کو تمام کردین وہ قسم کھاکر بولا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نکل گئے اور تمھارے سرون پر خاک ڈال گئے اب تم سر پر خاک ڈالو ہاتھ مین یا رکھو اسپر بھی واسطے تسلی کے گھر مین گئے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خوابگاہ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو پایا اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین جواب دیا مین نہین جانتا وہان سے پشیمان ہوکر پھرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین مشغول ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مین گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن دونون اونٹون مین سے ایک اونٹ حضرت کو دیا اور صاحب لولاک نے توشہ راہ کا تیار کرنا شروع کیا اسما بنت ابوبکر نے اپنا کمربند دو ٹکڑے کرکے ایک سفرہ مین باندھا اور ایک

ٹکڑے سے کمر بند کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکا لقب ذات النطاقین رکھا نطاق کمر بند کو کہتے ہین
پھر عبد اللہ بن اریقط کو جو بڑا ہشیار رہبر تھا اونٹ دیکر مدینے تلک پہونچانے کو نوکر رکھا دونون اونٹ
اُسکو سونپ کر مقرر کیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر حاضر کیجیو اور عبد اللہ بن ابی بکر تمام دن قریش کی خبرین
دریافت کرکے رات کو حضور مین جاکر عرض کرتے تھے جب مہمات سفر مہیا ہوے تو حضرت ابو بکر صدیق
جو نقد کہ گھر مین رکھتے تھے اپنے ساتھ لیکر دو شنبے کی رات اٹھائیسوین تاریخ صفر کو غار ثور کی طرف روانہ
ہوے جب غار پر پہونچے تو حضرت صدیق نے کہا کہ آپ ذرا ٹھہریے مین اندر جاکر غار کو صاف کرون وہ
غار مانند عمل نامۂ گنہگارون کے سیاہ و تاریک تھا اور مانند بیت الاحزان عاشقون کے تنگ و تاریک حضرت
صدیق نے اندر جاکر اُسکو صاف کیا اور چادر اپنی پھاڑ کر تمام سوراخ بند کیے مگر ایک سوراخ کے بند کرنے کو
چادر کا ٹکڑا بہم نہ پہونچا پانون اپنا نہایت بیمروی سے جمایا اُس سوراخ مین سانپ نے حضرت صدیق
کے پانون کو کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک کا لعاب لگایا فی الفور شافی مطلق نے شفا
بخشی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندیشہ بلا یا مکڑی کو الہام ہوا کہ اُسنے اُسی شب تاریک مین اپنے
اخلاص کے تارون کو پھیلا کر یہ دو عنکبوتی غار کے دروازے پر لٹکایا اور ایک کبوتر وحشی کے جوڑے
نے آنکر اُس آستانہ مین آشیانہ بنایا اور رات ہی مین بیضے رکھے کفار قریش دوسرے دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی تلاش کرتے ہوے ابو بکر صدیق کے گھر آئے جب آپ کو وہان نپایا تو ایک قائف کو جو نشان
قدم پہچاننے مین فائق تھا ہمراہ لیکر سراغ قدم کو ڈھونڈھتے چلے اُس قائف پُر قیافہ کافر نے قریش کو
غار ثور کے منہ پر لیجا کر کھڑا کر دیا اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے آگے نہین گئے حضرت
صدیق نے نہایت غم اور حزن سے عرض کیا کہ اگر یہ لوگ اپنے پانون کے نیچے دیکھین تو ہم انکو نظر آجاوینگے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم مت کر اللہ ہمارا رفیق ہے کافرون نے قائف سے کہا کہ علامتین جنون
کی تیرے دماغ پر غالب ہوین غار مین مدت تک کسی کا قدم نہ پہونچا ہوا اور مکڑی نے جالا اور کبوتر نے انڈون
کو ڈالا ہوا اس بات کو کون مانے گا کہ وہ لوگ اس غار مین گئے ہین بس سب کافر عنادی نہایت نامرادی
سے پھر آئے اور سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یار غار کے ساتھ حفظ الٰہی کے حصار مین برقرار رہے
وہ دونون رفیق تین رات دن غار مین رہے پنجشنبے کی رات کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام
عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن اریقط اونٹ لے کر آئے سید اصفیا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق

باصدق وصفا کو اپنا رویف کیا اور دوسرا اونٹ عامر و عبداللہ کو دیا اور روانہ ہوئے اور تمام رات اور دن دوپہر تک چلے پھر جنگل مین ایک پتھر کے سایے کے تلے دم لیا دوسرے دن قدید کی منزل مین ام معبد کے خیمے پر گذر ہوا وہان مقام کیا ہر چند کہ وہ بی بی اُس ضلع مین سخاوت اور احسان سے مشہور تھی لیکن اُس سال بسبب قحط سالی کے نہایت تنگی مین مبتلا تھی مہمانون نے گوشت اور خرما طلب کیا اُسنے زبان عذر کی کھولی اور نہایت عجز سے بولی کہ ہمارا حال اس سال مین تنگ ہے والا مہمانداری مین قصور کرنا اپنے نزدیک بہت تنگ ہے ناگاہ نظر سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خیمے کے کونے مین ایک بکری پر پڑی کہ مانند چشم محبوب کے بیمار اور مثل جسم عاشق کے زار و نزار تھی فرمایا کہ اس مین کچھ دودھ ہے وہ بولی کہ تو اپنی جان سے حیران ہے تم دیکھو جو دودھ ہو تو تیرا تصدق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لیکر دست مبارک اُس بے زبان کے پستان پر پھیرا فی الفور بکری کے تھن بھر آئے آپنا دودھ دوہا کہ حاضرین مجلس نے سیر ہو کر پیا اور ایک بڑا باسن لبریز کرکے ام معبد کو دیا اور وہان سے آگے روانہ ہوئے بعد اُنکے جانے کے ابو معبد جو صاحب خانہ تھا جنگل سے آیا اور باسن دودھ سے بھرا دیکھکر متعجب ہو کر پوچھا تب ام معبد نے جواب دیا کہ ایک عالی ہمت نے ہمارے گھر کو مشرف کیا اور اُسکے دست حق پرست کے یمن سے برکت حاصل ہوئی ابو معبد نے پوچھا کہ تو جو اُس باکمال کا بیان کر ام معبد نے بلفظ فصیح اور بیان ملیح کچھ صفت صورت اور وصف سیرت اُس حضرت کا بیان کیا ابو معبد نے کہا کہ یہ وہی پیغمبر بنی ہاشم ہین کہ اُسکی تلاش مین کفار قریش پھرتے ہین افسوس مین نہوا کہ اُسکی خدمت کو سعادت جانتا کہتے ہین کہ وہ بکری اٹھارہ برس تک ہی صبح و شام اپنے پستانون کے شربت خانے سے اُنکے ظروف لبالب کرتی رہی اُن دنون مکے والون نے تمام قبائل عرب مین یہ اشتہار کیا تھا کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابو بکر صدیق کو پکڑ کر ہمارے پاس پہونچاویگا تو سو اونٹ اُسکو دیونگے اتفاقاً سراقہ بن مالک بھی اپنی قوم مین بیٹھا تھا اور بڑی آرزو رکھتا تھا کہ اگر مجکو ملین تو مین اُنکو پکڑ لون ناگاہ ایک شخص نے آنکر کہا کہ دریا کی طرف دو سوار دن کی نشانی مجکو معلوم ہوئی کہ جاتے تھے شاید محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے رفیق ہونگے سراقہ نے اُنکو دھوکا دیکر کہا کہ یہ بات جھوٹ ہے وہ کوئی اور لوگ تھے اور وہان سے اُٹھکر اپنے گھر آیا اور لونڈی سے کہا کہ تو میرا گھوڑا فلانے سیکر کے تلے لے کر آ اور آپ نیزے کو زمین پر کھینچتا ہوا چلا اور جلد گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قرآن شریف تلاوت کرتے جاتے تھے اور التفات کسی طرف نکرتے تھے مگر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چار دن طرف دیکھتے آتے تھے کہ مبادا کوئی دشمن ہماری طلب مین نکلا ہو سراقہ بن مالک سوادت کو لالچ سے قریب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جا پہونچا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا گھوڑا اُسکا ٹھوکر کے بل گریڑا پھر تیر قمار کے نکال کر فال دیکھی وہ بھی اُلٹی پڑی اُسپر بھی مارے حرص کے سوار ہو کر گھوڑا دوڑا کر ایسا نزدیک پہونچا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سنی ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہے کہ طالب ہمارے پاس آ پہونچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن کا غم مت کھا دوست ہمارے ساتھ ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّہٗ بِمَا شِئْتَ یا الٰہی شر اس دشمن کی جسے کفایت کر جس طرح تو چاہے فی الحال دونون ہاتھ گھوڑے کے طویلے کی بیخ کی طرح زمین مین گڑ گئے اور سراقہ گھوڑے سے اوندھا زمین پر گرا تب فریاد کی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین جانتا ہون کہ یہ بلا اثر تمھاری دعا کا ہے اب توجہ فرما کر میری مشکل آسان کر دو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی یہ سچا ہے تو اسکے گھوڑے کو چھوڑ دے فی الفور گھوڑے کے پانون زمین سے نکلے سراقہ کچھ سامان نذر کرنے لگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا پھر اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دینے لگا اور بولا کہ اس جنگل مین میری بکریان اور اونٹ ملین گے اس تیر کی نشانی سے جو چاہے لیجیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو اُسکی کچھ حاجت نہین ہے تو چلا جا اور ہمارا حال کسی سے مت کہیو سراقہ نے وصیت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل وجان سے قبول کی اور راستے مین جو لوگ طالبین مین سے ملے سب کو پھیر لیگیا کہ مین دور تک دیکھ آیا وہ نہین تھے

ذکر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینے پہونچنے کا

مدینے والون کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متوجہ ہونے کی خبر آگے سے پہونچی تھی اسواسطے وہانکے مسلمان ہر روز واسطے استقبال کے نکلتے تھے جب ہوا گرم ہوتی تھی تو پھر اپنے گھرون کو پھر جاتے تھے اتفاقاً حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچنے کے دن بھی آنکر پھر گئے تھے ایک یہودی اپنی چھت پر چڑھا تھا اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دور سے دیکھا کہ چلے آتے تھے بے اختیار پکارا اے گروہ عرب تمھارا نصیب کہ جسکے تم منتظر رہتے ہو آیا یہ خبر سنتے ہی مدینے مین غل مچا اور چھوٹے بڑے اپنے اپنے ہتھیار اور لباس سنبھال کر سوار ہو کر بڑی خوشی سے میدان کی طرف روانہ ہوے اور شہر سے باہر جاکر قدمبوسی حاصل کی اور خوشیان کرتے تھے اور کہتے تھے جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میرے مکانہ پر اترین حضرت بنی عمر جو حضرت کے

رشتے مین ہوتے تھے اور عبد المطلب کی ماں اسی قبیلہ سے تھی سعد بن خثیمہ کے مکان مین بارھوین تاریخ ربیع الاول کے مہینے مین اُترے اور چودہ دن تک محلہ قبا مین توقف کیا وہان ایک مسجد کی بنیاد تقوی اور پرہیزگاری سے قائم کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تین روز کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچنے کے محلہ قبا مین حضور مین پہونچے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمر کے قبیلے سے سوار ہوکر مدینہ مین تشریف لائے پھر ہر ایک اُن سعادت مندون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُترنے کی تمنا اپنے مکان پہ رکھتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا اونٹ کی چھوڑ دو جہان وہ توقف کریگا مین وہان اُترونگا اتفاقاً وہ اونٹ جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد کا ہے خود بخود بیٹھ گیا وہ مکان ابو ایوب انصاری کے گھر سے قریب تھا اُنھون نے فی الفور اسباب اُتارا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسی مکان مین رونق افروز ہوے وہان ایک میدان تھا کہ مسلمان وہان نماز پڑھا کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ مکان کسکا ہے جواب دیا کہ یہ مکان دو یتیمون کا ہے ایک کا نام سہیل اور دوسرے کا نام سہل مکان کا ہاتھ آنا بہت سہل ہے اِس مکان کی قیمت ہم اُن یتیمون کو دینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نفرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بموجب حکم کے دس مثقال طلا دیکر اُس مکان کو خریدا اور سب اصحاب نے جمع ہوکر اپنے ہاتھون سے مسجد کو تیار کیا بعد اُسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو رافع کو پانسو درم خرچ دیکر مکے کو بھیجا کہ صاحبزادیون کو اور بی بی سودہ کو مع تمام اہل وعیال لے آوین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبد اللہ اپنے گھر کے لوگون کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیال کے ساتھ مدینہ مین لیکر آئے

بیان بدر کی لڑائی کا

جب بسبب ہجرت مہاجر و انصار کے بنیاد شریعت کی مستحکم اور کافرون کا ظلم حد سے گذرا تب حق تعالے نے جہاد کی آیتین نازل کین اور حکم عام واسطے قتال کفار کے وارد ہوا اسواسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنان شجاعت پیشہ کو حکم کیا کہ اب کفار اشرار کی بنیاد اکھیڑنے مین مستعد ہون اور جا بجا فوجین بھیجنا شروع کیا جس فوج مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لیگئے ہین اُسکو غزوہ کہتے ہین اور جس مین کہ صحابون کو سردار بناکر بھیجتے تھے اُسکو سریہ کہتے ہین منجملہ غزوون مین سے غزوہ بدر ہے اور بدر نام ہے ایک کنوئین کا کہ وہان گانون ہے اور ہر سال ایک بڑا بازار وہان جمع ہوتا ہے اور عرب کے لوگ مال تجارت وہان بیچتے اور خرید تے ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ ابو سفیان قریش کے قافلے کے ساتھ شام کی طرف سے بہت مال و نعمت

لیکر مکے کو جاتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی مہاجر اور انصار کے ہمراہ لیے اور عمرو بن ام مکتوم کو مدینے مین نائب کیا اور روانہ ہوے ابوسفیان کو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا قصد رکھتے ہین اُسنے فی الفور ایک سوار مکے کو دوڑایا اور مکے والون کو خبر دی کہ قافلہ کا مال اگر ہاتھ سے گیا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی قوت ہوگی جتنا جلد ہو پہونچنا ہو تو پہونچو ابوجہل وغیرہ قریش یہ خبر سنکر بیقرار ہوے اور لشکر جمع کرکے مکے سے باہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین علم ترتیب دیے ایک تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو عنایت کیا اور ایک مصعب بن عمیر کو اور ایک سعد بن معاذ کو مرحمت فرمایا اور اکثر اصحاب پاپیادہ تھے دو دو اور تین تین آدمی مین ایک اونٹ سواری کا تھا صرف دو یا تین گھوڑے سوار تھے جب وادی سفرہ مین منزل کی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی کہ ابوسفیان تو بھاگ کر دریا کے کنارے سے نکل گیا اور لشکر مکہ کا آپہونچا تب اصحاب مضطرب ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحابون سے پوچھا کہ صلاح کیا ہے ابوبکر نے کھڑے ہوکر بہت معقول باتین جس مین فرمانبرداری اور تابعداری تھی عرض کین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کہ صلاح تمھاری کیا ہے انصار نے جانا کہ یہ اشارہ ہماری طرف ہے سعد بن معاذ انصاری نے کھڑے ہوکر دست بستہ عرض کی کہ شاید حضور کی یہ عبارت ہماری طرف ہے فرمایا ہان اُسنے عرض کی کہ ہم تیرا ایمان لائے ہین اور تمھاری تصدیق رسالت کی کی ہے ہم جان سپاری وخدمتگزاری مین حاضر ہین اگر حکم کروگے تو ہم اپنے تئین دریا مین ابھی ڈالین گے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا کہ مجھسے اللہ تعالے نے دو وعدون مین سے ایک کا وعدہ کیا ہے یا قافلہ کا یا لشکر کا خدا کے وعدہ مین خلاف نہین جب ابوسفیان نے قافلے کو بدر کی راہ سے پھیرا تو قاصد قریش کے لشکر مین بھیجا کہ مین سلامت پہونچا تم بھی پھر آؤ دوسرے بار لشکر تیار کرکے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کو چلین گے جب قاصد پہونچا تو قریش نے ارادہ پھرنے کا کیا ابوجہل نے لات اور عزی کی قسم کھائی کہ ہم نہ پھرینگے جب تک کہ بدر مین جاکر شراب نہ پیین اور تین روز وہان مقام نہ کرین اگر ہم یہان سے پھر جاوینگے تو عرب کے قبائل طعنہ کرینگے اور کہین گے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے جہم بن الصلت اُٹھا اور کہا کہ بہتر یہی ہے پھر چلین اسواسطے کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک سوار اونٹ کی مہار ہاتھ مین لیے آیا اور آواز دی کہ عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف کو مار ڈالا اور دوسرے لشکر کے سردارون کا نام لیا کہ کل سب کو مار ڈالین گے اور پھر اُسنے تلوار نکال کر اونٹ کو ذبح کیا وہ اونٹ زخمی ہوکر بھاگا اور سب خیمون مین

اُسکا خون پہونچا ابوجہل نے کہا کہ یہ دوسرا پیغمبر قریش مین پیدا ہوا القصہ وہان سے کوچ کرکے عدوۃ قصوہ مین ڈیرہ کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عدوۃ دنیا مین اُترے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان سے کوچ کرکے بدر کے چشمے پر مقام کیا ابوبکر نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سین عرض کی کہ اگر بوجب وحی الٰہی کے یہان ٹھہرے ہو تو سمعاً وطاعتاً والا یہان سے اُٹھکر دشمن کے نزدیک تر ہو کہ سب کنوین بدر کے ہمسے اوپر ہو ینگے اور حکم کرو کہ سب کوؤن کو بند کردین جو دشمن راہ نپاوے اور ہر ایک کنوین کے سر پر ایک حوض بناد کہ برد قت لڑائی کے پانی تیار رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز پسند کرکے ویسا ہی کیا پھر سعد بن معاذ نے جو سردار انصار کے تھے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو آپکے واسطے پانی کے کنارے ایک تخت سایہ دار بنا دین اور کئی اونٹ تیز رو آپکے پاس تیار رہین کہ اگر بہ شکست آوے تو آپ کئی اصحاب کے ساتھ مدینے مین تشریف لے جاوین کہ اسلام مین خلل نہ ہو اور ہماری عورتین اور لڑکے جو آپ کو دیکھین گے تو ہمارے مرنے کا اندیشہ نہ کرینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور سعد کے حق مین دعا کی دوسرے قریش تیار ہوکر رسول اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین آئے وہ تکبر کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ قریش بڑے تکبر اور فخر سے آئے ہین اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہین تو ہماری مدد کر اور اپنے وعدے کو وفا کر بعد اُسکے قریش کی ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض مین جاکر پانی پیوین اصحابون نے حملہ کیا اور سب کو مار ڈالا مگر حکیم بن حزم کہ وہ مسلمان ہوا جب قریش کے لشکر نے یہ دیکھا تو ہاتھ مین تلوار لیکر میدان مین آکے سب سے اول اسود بن اسود کہ عرب مین بڑا بہادر مشہور تھا لات وعزی کی قسم کھاکر آیا کہ جاکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کو توڑونگا جب نزدیک پہونچا تو حضرت امیر حمزہ اُسکے مقابل ہوے اور مار کر گھوڑے سے گرا دیا بعد اُسکے عتبہ بن ربیعہ اور اُسکا بھائی شیبہ اور اُسکا بیٹا ولید کہ لشکر قریش مین اُنسے بڑا کوئی نہ تھا صف سے باہر آئے اور مبارز یعنی لڑائی کرنیوالا چاہا تین جوان انصار کے اُنکے مقابلے کو باہر آئے عتبہ اور شیبہ نے آواز دی کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمسرون کو بھیج حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اور علی کو اور عبیدہ بن حارث کو بھیجا جب یہ شیران بیشۂ وغا مقابل ہوے ان تینون کافرون پر دوزخ کو جہنم رسید کیا لشکر نے قریش کے جو یہ حال دیکھا ایک بارگی حملہ کیا وہ اتنے بہت تھے کہ ایک ایک مسلمان پر دس دس آٹھ آٹھ لپٹ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دست بدعا ہوے کہ خداوندا روے زمین مین یہی گروہ ہے اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائے ہین اگر تو اُنکو

ہلاک کریگا تو تیری عبادت کون کریگا نصرت اور فتح اپنی بھیج اللہ تعالےٰ نے اُسی وقت حضرت جبرئیل کی ساتھ پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد کے بھیجے یہان تک کہ ستر آدمی رئیس قریش کے قتل کیے اور ستر اسیر ہوگئے کہتے ہین کہ جس کافر پر اصحاب قتل کرنے کو جاتے تھے پہونچنے سے پہلے دیکھتے تھے کہ سر اُنکا تن سے جدا ہے فرشتے اور غزوون مین بھی واسطے مدد کے نازل ہوے لیکن فرشتون نے سوائے بدر کے دوسری لڑائی مین مقابلہ نہین کیا ابوجہل اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میدان مین آیا تو معاذ اور معوذ کو ایک انصاری نے فرمایا کہ تم ابوجہل کو پوچھتے تھے وہ یہ ہے سنتے ہی یہ دونون مانند شیر کے اُس کافر پر جا پڑے ایک نے ابوجہل کی ران مین تلوار ماری گھوڑے سے گرا دیا اور دوسرے نے اُس کافر کو دو قین تلوارین لگاکر دین اسلام کے خار کو مٹایا بعد فتح کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گڑھا کھودو قریش کے مقتولون کو اُس مین ڈال دو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کنوئین پر آکر نام بنام پکارا کہ آیا پایا تمنے جو کچھ کہ تمسے خدا نے وعدہ کیا تھا حضرت عمر نے عرض کی یارسول اللہ صلعم تم مردگان بیجان کو آواز دیتے ہو وہ کیا سنتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ تم اُنسے زیادہ نہین سنتے مگر وہ جواب دے نہین سکتے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی جاکر ابوجہل کی خبر لاوے عبداللہ بن مسعود نے مردون کی لاشون مین سے اُسکو ڈھونڈھ نکالا اور اُسکے سینے پر سر کاٹنے کو بیٹھے ابوجہل نے کہا کہ اے بکریون کے چرانے والے بڑے مقام پر چڑھے تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا الحمد للہ کہ مین نے تجکو اس حال پر دیکھا یا عدو اللہ پھر تلوار سے اُسکا سر کاٹ کر تن ناپاک سے جدا کیا اور خواری و خاک مین کھینچتے ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر پھینک دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر کیا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ صَاتَ فِرْعَوْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ

بیان غزاے اُحد کا

جب بدر مین بعضے رئیس قریش کے مارے گئے اور بعضے قید ہوے اور بعضے لشکر سے بھاگ کر مکے کو گئے پھر قریش نے اپنے بندھوون کو خرید کیا وہ لوگ کہ جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن ربیعہ و صفوان بن امیہ وغیرہ ابوسفیان کے پاس گئے اور کہا کہ قریش تیرے واسطے اور تیرے ساتھ والونکے واسطے لڑے تھے اور یہ حادثہ اُنکو پہونچا اب ہمارے تئین بعد اُنکے زندگانی کی لذت نہین تمام عرب مین ہم بدنام ہوے ہم چاہتے ہین کہ یہ سوداگر جو تیرے ساتھ گئے تھے ہمارے ساتھ مال کی مدد کرین جو ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر فوج جمع کرکے لیجاوین اور اپنا بدلہ لیوین ابوسفیان کے قافلے مین ہزار اونٹ تھے

اُس مین سے راس المال تو مالکون کو دیا اور پچاس ہزار مثقال سونا نفع کا جو ہوا تھا سب لشکر کے خرچ مین صرف کیا اور عمرو بن عاص کو کئی شاعرون کے ہمراہ قبائل عرب مین مدد مانگنے کو روانہ کیا اور پیشوا لشکر کا ابوسفیان ہوا اور ہندہ ابوسفیان کی جورو عتبہ کی بیٹی جسکا باپ بدر مین امیر حمزہ کے ہاتھ سے مرا ہوا تھا وہ بھی رفیق لشکر کی ہوئی اور کئی عورتین دوسرے قریشون کی بھی ہمراہ ہوئین جبیر بن مطعم بھی قریش کے سردارون مین تھا اُسکا چچا بدر مین مارا گیا تھا اُسکا ایک غلام تھا وحشی نام کہ حربہ اُسکا خطا نہ جاتا تھا ہندہ نے اور جبیر بن مطعم نے وحشی سے کہا کہ اگر تو حمزہ کو یا علی یا محمد صلعم کو مار ڈالے گا تو ہم تجکو مال دنیا سے مستغنی کر دینگے اور یہ تمام خبر بن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو مکے مین تھے رسول اللہ صلعم کو پہونچائین جب لشکر قریش کا مدینے کے نزدیک پہونچا اُن مین سے سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے سوار اور تین ہزار اونٹ اور گانے والی عورتون کو بھی ساتھ لیا جو بروقت مقابلے کے بدر کے مقتولونکے اوصاف گائین جوانی والے جوان کوشش مین دریغ نکرین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی کہ کئی بیل مسلمانون کے مارے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مین سوراخ پڑ گیا اور اپنے تئین دیکھا کہ مین نے ایک محکم زرہ کو ہاتھ سے پکڑا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ ایک جماعت بہترین صحابہ سے ماری جائیگی اور وہ رخنہ جو میری تلوار مین ہے ایک شخص میرے اقربا مین سے کام آویگا اور وہ زرہ کہ جس مین مین نے ہاتھ لگایا ہے وہ قلعہ مدینے کا ہے ابرائے میری یہ ہے کہ مدینے سے باہر نہ نکلین اور قریش کے لشکر کو مدینہ کے باہر پڑا رہنے دین جب پانی اور کھانا اُنپر تنگ ہو جاویگا تو خود بخود چلے جاوینگے بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یہ رائے صائب ہے اسواسطے کہ لشکر اُنکا بہت ہے جلد عاجز ہو جاویگا اور ہمنے بہت بار دیکھا ہے کہ جسنے مدینے کا قصد کیا ہے اگر مدینے والے باہر نہین گئے ہین تو فتح پائی ہے اور اگر باہر گئے تو مغلوب ہوے ہین لیکن وہ جوان جو بدر کی لڑائی مین نہ تھے اُنھون نے عرض کی کہ مصلحت یہ تھی کہ باہر نکلکر لڑین تاکہ کافر قریش کے گمان نہ لے جاوین کہ ہم اُنسے ڈر گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مبالغہ اور رغبت اُنکی دیکھی تو نماز جمعے کی پڑھی اور خطبہ نہایت بلیغ و فصیح بیان فرمایا اور تابعداروں کو واسطے لڑائی کے تیز کیا پھر حجرۂ شریف مین تشریف لے گئے خود فولادی سر مبارک پر رکھا اور دو زرہ پہنکر اور کمربند ادیم کا کمر پر باندھکر باہر تشریف لائے جب اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین دیکھا تو

اپنی سلاح سے پشیمان ہوے اور عرض کی کہ اگر حضور کی صلاح باہر نکلنے کی نہ ہو تو یہاں ہی بیٹھیں حضرت نے
فرمایا نہ لوار نہیں ہی کہتے ہیں کہ سلاح جنگ کے پہنے اور بغیر لڑائی سلاح کو تن سے دور کرے اب اللہ تعالی کا
نام لے کر چلو صبر کروگے تو امید خدا سے ہے کہ فتح ہوگی پھر تو سب اصحاب بھی مسلح ہوے اور قریب ہزار سوار اور
پیادے کے ہمراہ ہوے جونہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے باہر نکلے عبداللہ بن ابی سلول منافق
مخالفت کرکے تین سو آدمی اپنے لے کر پھر گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ پروانہ کی اور باقی لشکر ہمراہ لیکر
روانہ ہوے اور کوہ اُحد میں جاکر دشمن کے مقابلے میں ڈیرہ کیا اور فرمایا کہ کوئی بغیر اذن کے لڑائی میں
نہ جاوے اور لشکر میں سے پچاس تیر انداز چنکر انکا امیر کیا اور لشکر اسلام کے پیچھے ایک گھاٹی تھی جو دشمنوں
کے آنے کی راہ تھی وہاں انکو مقرر کرکے فرمایا کہ تم یہاں ملازم رہو اگر دشمن ادھر سے آویں تو انکو دفع کرو
ہماری فتح ہو یا شکست تم بغیر حکم کے یہاں سے مت حرکت کیجیو بعد اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیادوں
کو آگے کیا اور سواروں کی صف پیچھے کی قریش نے بھی اپنی صفیں درست کیں خالد بن ولید میمنے میں دست
راست اور عکرمہ بن ابی جہل میسرے دست چپ تھا اور طلحہ بن ابی طلحہ قریش کا علمدار ہوا اور دونوں
صفیں مقابل ہوئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست حق پرست میں تلوار لیکر فرمایا کہ کون
ہے کہ یہ تلوار لے اور اسکا حق ادا کرے کئی اصحاب تلوار لینے کو پیش ہوے کسی کو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ندی ابو دجانہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تلوار کا حق کیا ہے فرمایا کہ حق اسکا یہ ہے
کہ کافرون کو اس سے قتل کرے یہاں تک کہ خود بھی مر جاوے ابو دجانہ نے عرض کی کہ یہ کام میرا ہے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار دی اور میدان میں اکڑتا ہوا کمال تبختر سے چلا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایسی چال اللہ تعالی کو بہت مبغوض ہے مگر اس جگہ میں کہ اس چال سے دشمن پر رعب
ہوتا ہے جس طرف وہ شیر جاتا تھا کوئی اسکے سامنے نہ آتا تھا اتفاقاً اسی کروفر سے وہاں پہونچا
کہ ہندہ ابوسفیان کی جورو کئی عورتون کے ساتھ دف بجاتی تھی کہ اور کافرون کو واسطے قتل اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تیز کرتی تھی اور یہ شعر باآہنگ پڑھتی تھی شعر نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٖ
نَمْشِیْ عَلَی النَّمَارِقٖ ✤ اَنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقْ اَوْ تُدْبِرُوْا نُفَارِقْ ✤ نظم ہم دختر ستارہ چلتے ہیں
مسندون پر ✤ ہم نونہال خوبی بیٹھیں نہالیون پر ✤ دشمن سے جو لڑیگا اُس کے گلے لگینگے ابھاگیگا
جو انھون سے اُس سے نہیں ملینگے ابو دجانہ نے چاہا کہ ہندہ کو اُس شمشیر ہندی سے کاٹ کر فرش جہنم پر

بٹھاوے پھر دل مین کہا کہ حیف ہے جو غازی اپنی تلوار کو عورت پر چلاوے پھر حضرت حمزہؓ نے ابی سفیان کے علمدار کو قتل کرکے علم گرایا اور مانند شیر کے اُس میدان مین گئے کافرون کو دوزخ مین پہونچایا کسی کو طاقت نتھی جو اُسکے مقابل آوے اور اپنی جان شیرین کو گنواوے ہندہ نے آنکر وحشی سے کہا کہ حمزہ اِسوقت لڑائی مین مشغول ہے اگر ہوسکے تو مارڈال وحشی ایک پتھر کی آڑ مین ٹھہرا جب امیر حمزہ کئی پہلوان قریش کو مار کر پھرے وحشی نے حالت غفلت مین حربہ پھینک کر امیر حمزہ کے سینے کے تلے ایسا مارا کہ گھوڑے سے گرتے ہی جان بحق تسلیم ہوے ہندہ یہ خبر سُنکر آئی اور حضرت حمزہ کا سینہ چیرا اور جگر نکال کر چبایا پھر طلحہ بن عثمان قریش کا علم اُٹھاکر میدان مین آنکر بولا کہ اے گروہ محمد تمھارا یہ گمان ہے کہ ہم تمھاری تلوارون کے سبب سے دوزخ مین جاوینگے اور تم ہماری سیفون کے وسیلے سے بہشت پاوگے کون ہے کہ جو میدان مین آوے اور مین اُسکو بہشت مین پہونچاؤن اسد اللہ الغالبؓ علی ابن ابی طالب مقابل ہوکر بولے کہ مین تجکو جہنم رسید کرنے کو آیا ہون اور ایک تلوار اُسکے پانون مین ایسی ماری کہ سرنگون گر پڑا اور ستر عورت اُسکا برہنہ ہوگیا تب نہایت تضرع وزاری کرکے خدا کی رحمت کو اور اپنی قرابت کو وسیلہ کیا حضرت علی نے شرم سے اُسکو قتل نکیا پھر کافرون نے غلبہ کیا مصعب بن عمیر علمدار لشکر اسلام کا شہید ہوا حضرت مرتضے علی نے علم اُٹھالیا پھر زیاد بن السکن مع چودہ جوان انصار کے عین غلبہ کفار مین سید ابرار صلعم کے حضور مین آئے اور ہر ایک اہل اسلام سے نوبت بنوبت کفار مقابل ہوتا اور یہ کلمہ دلاویز پڑھتا جاتا تھا نَفْسِیْ لِنَفْسِکَ الْفِدَاءُ وَوَجْهِیْ لِوَجْهِکَ الْوِقَاءُ وَعَلَیْکَ سَلَامُ الْوَدَاعِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَوْعِدُکَ الْجَنَّةُ + جان میری تیری جان پر فدا اور منھ میرا تیرے منھ کی پناہ ہے اور تجھپر سلام الوداع اور ہمارا آپ سے وعدہ ملاقات جنت الماوی ہے ہر ایک جوان اُسمین سے اِسی وعدہ پر قایم رہا اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمون پر جان شیرین کو سونپ کر بہشت برین کو پہونچا رضی اللہ عنھم اجمعین کہ اُس لڑائی مین اکثر اصحاب نے اپنا جوہر شجاعت ایسا دکھایا کہ رستم و اسفندیار کا افسانہ بنسبت اُسکے بازی اطفال تھا اور دارا اور اسکندر کا معرکہ خواب وخیال تھا لیکن علی مرتضی اور ابو دجانہ اور طلحہ اور مصعب بن عمیر سے جو جوانمرد یان ظاہر ہوئین شیران خدا کے احوال مین دفتر ہوجائے یہ رسالہ گنجایش نہین رکھتا ہے اگر کوئی مشتاق ہو تو تاریخ صحابہ مین تفصیل دیکھکر انکی محبت سے اپنے ایمان کو مضبوط کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرف اصحابونکو واسطے جہاد کے

تیز کرتے تھے اسی عرصے مین شیطان کا بھیدی ابن قمیہ ملعون اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن شہاب حضرت
کے پاس پہونچے اور پتھر چلائے کہ حضرت کی ساق اور کاندھا اور پیشانی نورانی خون آلودہ ہوگئی اور ہونٹھ
نیچے کا زخمی ہوگیا اور اگلا دندان مبارک ابن قمیہ کے پتھر سے ٹوٹ گیا اور ایک روایت مین عتبہ بن ابی وقاص
کے پتھر سے پھر ابن قمیہ نے تلوار حضرت صلعم پر چلائی طلحہ نے اپنے ہاتھ کو سپر کیا اور ہاتھ اُس جوانمرد کا بیکار
ہوگیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے مین گر پڑے ابن قمیہ نے جانا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا کام کیا شیطان لعین نے ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوے اور اس خبر ناخوش سے اصحابون مین
تفرقہ پڑگیا بعضے تو شہید ہوے اور کچھ بھاگ گرد نے مین چلے گئے اور بعضون نے رفاقت حضرت کی
نہ چھوڑی طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن وقاص اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اُنمین سے تھے اور بعضے
سراسیمہ و حیران اِدھر اُدھر پھرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی خبر پائی تو سب جمع ہوگئے
اِس تفرقہ مین قریشون کی عورتون نے اہل اسلام کے بعضے مقتولون کو مثلہ کیا یعنے ناک اور کان اور
اعضاے تناسل کاٹ کر گلے کے ہار بنائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چند چاہا اُس گڑھے سے نکلین بسبب
دو زرہون کے اور بوجہ دو زرہون کے نہ نکل سکتے تھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے باوجود دست شکستہ اور بدن
مجروح کے اپنے تئین حضرت کا زینہ بنایا حضرت اُسکے دوش پر قدم رکھکر کمال صعوبت باہر نکلے اور فرمایا
کہ طلحہ کی جگہ جنت مین مقرر ہوئی سب سے اول کعب بن مالک نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا
اور پکارا کہ اے لوگو خوشخبری ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیات ہین اصحاب متفرق منکر فی الفور ملازمت
مین پہونچے اور آہستہ آہستہ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف متوجہ ہوے تا وہان یارون کے ساتھ جمعیت کرین اور
سعد بن وقاص نے اُس روز ایسے تیر ہدف مقصود پر چلائے کہ ہر تیر نے مخالفون کو واصل جہنم کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اُنکو تیر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مار میرے ماں باپ تجھپر فدا ہون
ایسی رفعت کی سعادت کسی اصحاب کو میسر نہ ہوئی جب حضرت صلعم گھاٹی کے پاس پہونچے تب ابی بن
خلف ملعون نا خلف گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتھ مین لیے آپہونچا اور بولا کہ خدا مجکو نجات دے جو مین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نجات دون زبیر بن العوام اور دوسرے اصحاب نے چاہا کہ اس کافر بادیہ کو جہنم رسید کرین
حضرت صلعم نے زبیر سے نیزہ لیکر اُسکی گردن پر لگایا ہر چند کہ زخم ظاہر مین تھوڑا تھا لیکن اُس بدسرشت پر
غضب کارگر ہوا اور اختیار زمین پر گر گیا رفیق اُسکو قوم مین اُٹھا لے گئے لیکن اُس شریر بیشہ نبوت کے زخم سے

مانند بیل کے آواز کرتا تھا یارون نے کہا کہ تیرا زخم ایسا نہین کہ تو ایسی بیقراری کرے بولا کہ زخم تو ظاہر مین ایسا نہین لیکن زخم لگانے والا ایسا ہے کہ ضرب اُسکی خطا نہین کرتی غرض وہ کافر اسی طرح سے نالہ و آہ کرتا رہا رستے مین مکے کے جہنم کی راہ لی یہ ساری مصیبت اُن یارون کی بیقراری سے ہوئی جو عبداللہ بن جبیر کے ساتھ گھاٹی پر تھے جب تیرا مین اصحابون کو غلبہ ہوا تو وہ بطمع غنیمت کے گھاٹی کو چھوڑ کر چلے گئے ہر چند عبداللہ بن جبیر مرحوم نے اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیفرمانی سے ڈرایا اُنکے خیال مین کچھ نہ آیا عبداللہ بن جبیر رض آٹھ جوانون کے اکیلے رہ گئے عکرمہ بن ابوجہل نے گھاٹی مخالی دیکھی تو اپنے تیراندازون کو لیکر آیا عبداللہ بن جبیر نے داد جوانمردی اور دلاوری کی دی اور مع آٹھون یارون کے شہید ہوکے پیچھے سے کافرون نے آنکر ایسے تیر برسائے کہ فوج اسلام متفرق ہوگئی بعد اُسکے کفار قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ آج لات وعزی نے ہماری مدد کی جو ہم محمد پر غالب ہوے اور اب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مضبوط گھاٹی کی پناہ لی ہے اور یار اُسکے جمع ہوتے جاتے ہین اب صلاح یہ ہے کہ ہم مکے کو پھر جاوین ابوسفیان بھی اس بات پر راضی ہوا اور گھاٹی کے تلے آنکر پکارا قوم مین محمد صلعم ہین حضرت نے منع فرمایا جواب دے پھر بولا ابوبکر اور عمر ہین پھر حضرت نے جواب دینے سے منع فرمایا ابوسفیان بولا اُعل ہبل یعنے بلند ہو تو اے ہبل حضرت نے فرمایا جواب دو کہ اللہ اعلی واجل ہے حضرت عمر نے جواب دیا اور کہا کہ لے عدو اللہ ہم سب تیری کرون کاٹنے کو موجود ہین ابوسفیان نے کہا کہ یوم بیوم یعنے ہم تم برابر ہین رسول خدا نے فرمایا جواب دو کہ ہمارے قتیل بہشت مین اور تمھارے دوزخ مین جب قریش مکے کی طرف روانہ ہوے تو رسول خدا نے علی مرتضی کو بلاکر فرمایا کہ ایسا نہو کہ قریش فریب کرین اور مدینے کی طرف متوجہ ہوون علی مرتضے اُنکے پیچھے گئے یہانتک کہ مدینے کی حد سے نکل گئے وہان سے پھر حضور مین پھر آئے رسول اللہ نے پھر سب شہیدون کو دفن کیا ستر آدمی شہید ہوے بعد اُسکے حضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے اور فرمایا کہ پھر قریش کو ہمپر غلبہ نہوگا بلکہ فتح مکہ کرینگے اہل مدینہ رسول اللہ کی خبر سنکر استقبال کو آئے ایک عورت انصار کی حضرت سیدابرار صلعم کی ملاقات کو مکلی رستے مین چار جنازے برابر رکھے ہوے دیکھے ایک اُسکا باپ دوسرا خاوند تیسرا بھائی چوتھا بیٹا سبکا احوال دریافت کیا کہ کون ہین اُس عورت مرد ہمت نے مطلق التفات نکیا کمال استقلال سے آگے بڑھی اور پوچھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا کہ سلامت تیرے آگے تشریف لاتے ہین وہ بی بی اپنے مقتولون کو

چھوڑکر جلد چلی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور روہن یاک کو پکڑکر کہا کہ میرے ماں باپ اور قوم سب تیپر فدا ہون تیری ذات شریف کو جو مین نے سلامت پایا سب کچھ پایا حضرت صلعم نے اُسکے استقلال پہ آفرین کی اور اُسکے حق مین دعاے خیر کرکے روانہ ہوے اور مدینہ شریف مین یاردن کے ساتھ واصل ہوے

بیان واقعہ حدیبیہ کا اور قریش کے ساتھ صلح کرنے کا

سبب اس سفر کا یہ تھا کہ حضرت صلعم نے خواب مین دیکھا کہ امن وامان سے مع اصحاب بیت اللہ مین گئے اور عمرہ کیا اصحاب خوش ہوے اور جانا کہ اس سال مین فتح مکہ ہوگی پھر حضرت سید المرسلین صلعم نے تیاری سفر کی کی اور چودہ سو آدمی ہمراہ لیکر مکے کو روانہ ہوے اور عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور ستر اونٹ واسطے قربانی کے ہمراہ لیے منزل عسفان مین پہونچے بشیر بن سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرکے عرض کی کہ قریش کو آپکے کوچ سے خبر ہوئی ہے اُنھون نے جمعیت کی ہے اور خالد بن ولید کو سردار لشکر کا کیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ تمکو مکے مین نہ چھوڑینگے حضرت صلعم نے ایک راہبر ہمراہ لیا اور راہ دشوار سے روانہ ہوکر حدیبیہ مین آنکر مقام کیا قریش نے خبر سنکر بدیل بن ورقا خزاعی کو حضور مین بھیجا اور قبیلہ خزاعہ قدیم سے رسول اللہ صلعم کے دوست جانی اور محرم نہانی تھے اُنھون نے کہا اصول و فروع قریش کے منع ہوے ہین تمکو مکے مین نہ چھوڑینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ارادہ لڑائی کا نہین ہے بلکہ واسطے عمرہ کے آئے ہین قریش کے تئین مناسب یہ ہے کہ صلح کرکے ایک مدت معین کرین اور ہمکو قبائل عرب پر چھوڑین اگر ہم اُنپر غالب ہون تو بغیر رنج و تعب کے دشمنون کی مراد بر آویگی اور اگر یہ بات میری قبول نکرینگے تو جبتک کہ جان باقی ہے مین اُنکی لڑائی سے ہاتھہ نہ اُٹھاؤنگا اور اللہ تعالی نے جو مجھسے وعدہ کیا ہے وہ اپنے دین کی مدد کریگا بدیل نے جاکر صنادید عرب کی مجلس مین کہا کہ اے یاردین محمد صلعم کے پاس سے آیا ہون اور باتین معقول لایا ہون اگر صلاح ہو تو بیان کرون سفہا اور جہلا نے کہا کہ ہم کچھ بات نہین سنتے مگر عقلا نے بگوش دل سب باتین سُنین لیکن اسواسطے کہ بدیل قوم خزاعہ سے ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم سوگند تھے اُسکی بات پر اعتبار نکیا اور عروہ بن مسعود ثقفی کو کہا اُنے سُنکر قوم سے بیان کیا کہ اے قوم بدیل کی بات بے بدل ہے اور اگر تمکو شک ہے تو مین جاؤن اور تحقیق کرکے آؤن عروہ بن مسعود بموجب رضامندی قریش کے حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مین گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات کہ بدیل سے فرمائی تھی وہی عروہ سے ارشاد کیا عروہ نے بطریق مصلحت انگیزی سے

کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو اسواسطے کہ اپنی قوم کو استیصال دربے بنیاد کرے تو زمانہ ماضی میں کسی نے ایسا نہیں کیا اور اگر کچھ غرض ہو تو بیان کر بیشک و باش بیکار جو تو نے جمع کیے ہیں میری خاطر میں یہ گذرتا ہے کہ یہ لوگ ضرورت کے وقت میں تجکو تنہا چھوڑ جاوینگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہایت طیش میں آکر کہا کہ لات و عزیٰ کے فلان کو تو چوم لے جب تک کہ دم میں دم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑینگے عروہ نے کہا کہ اگر تجھ پر حقوق تیرے مجھ پر نہ ہوتے تو میں جواب دیتا عروہ نے گفتگو کے وقت میں گوشہ چشم سے آداب و تعظیم اصحابوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھی تو حیران ہو گیا اور وہاں سے آکر قریش سے کہا کہ واللہ میں کسریٰ اور قیصر کی مجلسوں میں حاضر ہوا ہوں یہ احترام اور اعزاز کہ جو محمد کے یار اُس سے کرتے ہیں میں نے ہرگز نہیں دیکھا جب وہ باتیں کرتا ہے تو نہایت تعظیم سے ایسے خاموش ہو جاتے ہیں گویا اپنے تئیں بھول جاتے ہیں اور وضو کے پانی لینے پر ایسا گرتے ہیں کہ قریب ہے کہ آپس میں مقاتلہ کریں بہتر یہ ہے کہ اُسکے ساتھ لڑائی ہرگز مت کرو ہر ایک اپنے مرنے کو سعادت سمجھتا ہو بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو قریش کے پاس بھیجا کہ ہمکو عمرہ کرنے دیں جب حضرت عثمانؓ نے پیام پہونچایا انھوں نے کہا ہرگز محمد کو نہ چھوڑینگے جو وہ عمرہ کرے اگر تمھاری خوشی ہو تو طواف کر و حضرت عثمان نے کہا کہ ہرگز بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہا طواف نہ کرینگے قریش غصہ ہوے اور حضرت عثمان کو قید کیا رسول اللہ صلعم کو خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے قتل کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوے ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے اصحابوں کو جمع کیا اور از سر نو بیعت کی اس مضمون سے کہ یا قریش کو قتل کرینگے یا سب مر جاوینگے سب اصحابوں نے بخلوص دل بیعت کی اور مرنے پر مستعد ہوے اللہ تعالےٰ نے اُن جوانمردوں کے اخلاص کی برکت سے یہ آیت نازل کی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰی آخِرِ الْآیَۃِ یعنے خدا راضی ہوا اُن مسلمانوں سے جنھوں نے بیعت کی تجھ سے درخت کے نیچے اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھ پر ہے جب قریش کو تجدید بیعت کی خبر ہوئی تو سہیل بن عمر کو بلا کر حضرت صلعم کے پاس بھیجا بعد گفتگو و تکرار کے صلحنامہ لکھنے کا حکم ہوا علی مرتضیٰ کو فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل نے کہا ہم رحمان کو نہیں جانتے اور اللہ کو ہم اس نام سے نہیں پکارتے ہمارے دستور کے موافق لکھو بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اصحاب تو نہیں مانتے تھے مگر حضرت نے فرمایا یونہیں لکھو بعد اُسکے لکھا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم پھر سہیل نے کہا کہ اگر ہم تیری رسالت کے معتقد ہوتے تو نزاع کیوں کرتے محمد بن عبداللہ لکھو

حضرت صلعم نے فرمایا واللہ مین محمد رسول اللہ اور محمد بن عبد اللہ ہون اے علی رسول اللہ کی لفظ کو مٹا دے حضرت علی مرتضی نے قسم کھا کر کہا کہ مین وصف رسالت کا نہ ترا شونگا حضرت نے اپنے دست حق پرست مین نامہ لیا اور محمد رسول اللہ تراش کر محمد بن عبد اللہ لکھا مضمون صلحنامہ کا یہ تھا کہ سید المرسلین مع لشکر اسلام کے اگلی سال مدینے مین جاوین اور آیندہ سال کو آنکر عمرۃ القضا گذارین بشرطیکہ تلوار مین میان مین رہین اور تین دن سے زیادہ مکے مین نہ ٹھہرین اور دس برس تک لڑائی نکرین جو ہم سے طرف آیا جایا کرین اور جو شخص بغیر کی طرف سے ہمارے یہان آوے اسکو ہم مدینون اور ہماری طرف سے جو شخص اُنکے پاس جاوے تو محمد اُسکو ہمارے حوالے کرین اصحابون کو یہ شرط ناگوار گزری نہایت ملول ہوے کہ ہم کیونکر دوستون کو دشمن کے حوالے کرین اور یہ عار کیونکر قبول کرینگے بعد اُس صلح کے حضرت صلعم نے لوگون سے کہا کہ اُٹھو اور قربانی کرو اور سر منڈو حلق کرو یعنی سر منڈا لو اصحاب اُس صلح سے نہایت ناخوش تھے کسی کا دل قربانی کرنہ چاہتا تھا تین بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مارے طیش کے نہ اُٹھا حضرت اوداس ہو کر گھر مین گئے اور ام سلمہ سے یہ احوال کہا جب بی بی نے سنا تو حضور مین عرض کی یا رسول اللہ آپ جانتے ہین کہ اصحابون کو شرط اخیر سے بڑا رنج ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ آپ کسی سے کچھ نہ فرماوین اور قربانی کر لیجے حجامت اور اصلاح منوا لیجے جب اصحاب آپ کو دیکھینگے تو خود بخود مشغول ہو دینگے حضرت صلعم نے اپنے خاص اونٹون کو قربانی کروایا اور حلاق کو بلوا کر سر تراشوایا جب تو لوگون نے حضرت کو دیکھکر قربانیان کین اور تھوڑے لوگون نے حجامت کی اور اکثرون نے تھوڑے تھوڑے بال کترواے حضرت صلعم نے دو بار محلقین کے حق مین مغفرت کی دعا کی اور ہر بار مقصرین یعنے بال کتروانیوالون کے حق مین بھی دعا کی تیسری بار اُنکے حق مین دعا کی اور وہانسے پھر مدینے مین تشریف لائے

بیان خیبر کے فتح کرنے کا

جب لشکر اسلام سید الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین حدیبیہ سے پھر آئے آخر محرم سنہ سات مین خیبر کی غزا کا عزم مصمم کیا اور ایک ہزار سات سو آدمی روانہ ہوے مدینے کے منافقون نے بسبب دوستی کے خیبر والون کو حضرت کے ارادے سے خبر کی اور خیبر کے پانچ قلعے تھے تین قلعہ تو آسانی سے فتح ہوے اور دو قلعے جنکا نام سطیح اور سلالم تھا بہت سخت تھے اور آدمی اُنمین بہت تھے دس روز تک گھیرا جب بھی فتح میسر نہ ہوئی پھر خیبر کے کافر یہودی قلعے سے باہر نکلکر لڑائی کرتے تھے اُن دنون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو درد سر پیدا ہوا اس سے پہلے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم عمر بن خطاب کو دیا

وہ شام تک لڑے اور بغیر فتح کے پھر آئے دوسرے دن ابوبکر صدیق کو علم دیا انھون نے بھی بمقدور کوشش کی اور بے فتح پھر آئے تیسرے دن پھر حضرت عمر علم لے گئے اور بہت جانفشانی کی کچھ فائدہ نہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین علم اُس شخص کو دونگا کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور رسول اُسکو اور دوست رکھتا ہے وہ اللہ اور رسول کو اور فتح اُسکے ہاتھ سے ہوگی یہ سنکر سب اصحاب متفکر ہوے کہ دیکھیا چاہیے کہ یہ سعادت کسکے نصیب ہوگی اور حضرت علی پر کسی کا گمان نہین تھا اسواسطے کہ اُنکی آنکھین ایسی دکھتی تھین کہ کچھ نظر نہین آتا تھا فجر کو اصحاب بن ٹھن کے ہتھیار باندھکر حضرت کے خیمے کے سامنے جمتے تھے کہ ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہان ہے علی ابن ابی طالب جانتے ہو لوگون نے عرض کی کہ بسبب شدت درد چشم کے مورچے مین حاضر نہین ہوے سلمہ بن اکوع بموجب حکم کے حضرت مرتضی علیؑ کو پکر لائی حضرت نے پانی دہان مبارک کا اُنکی آنکھون مین لگایا اللہ تعالے نے اُنکو اپنی رحمت سے جلوہ شفا کا دکھایا اور پھر تمام عمر اُنکو درد چشم کا نہ ہوا پھر علم اپنے ہاتھ سے باندھکر اُنکو دیا اور دعاے خیر اُنکے حق مین کی جب مرتضی علی گئے اور مقابلہ شروع ہوا اور رکشون کو مارا بعد اُسکے ایک یہودی مرحب نام جو شجاعت مین ملک یمن اور شام تک اُسکا نام تھا بولا کہ اے لوگو تمھارے لشکر کا سردار کون ہے کہا کہ علی ابن ابی طالب چچیرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرحب نے کہا مین سنتا ہون کہ وہ بڑا دلاور ہے افسوس کہ وہ آج میرے ہاتھ سے مارا جاویگا حضرت مرتضی علی مقابل ہوے بعد بہت سے طعن وضرب اور گیر ودار کے علی مرتضے نے ایک تلوار ایسی اُسکے سر بمغفر پر ماری کہ پشت تک دو ٹکڑے ہوگئی جب لڑائی کا تنور گرم ہوا تو ایک یہودی نے حضرت کے ہاتھ پر ایسی ایک ضرب لگائی کہ اُنکے ہاتھ سے ڈھال گر پڑی حضرت مرتضی علی نے گرمی اور طیش سے ایک دروازہ کا حلقہ ہلاکر اکھاڑا اُسکو اپنے سر تک اُٹھاکر گرایا لشکر اسلام نے حملہ کیا ایکبارگی قلعے مین بیٹھ گئے اور بہت کفار کو قتل کیا جب قلعہ والون نے یہ حال دیکھا تو عاجز ہوکر اس طور پر صلح کی کہ ہتھیار سب مسلمانون کو دیوین اور ہمارا خون معاف کرین اور ہر ایک مرد ایک اونٹ کا بوجھ غلے وغیرہ کا ہمراہ لیجاوے بشرطیکہ کچھ مال نقد وغیرہ نہ لیجاوے جب صلح پر معاملہ قرار پایا حضرت مرتضی علی لڑائی سے پھرے کہتے ہین کہ سات جوانان قوی نے چاہا کہ اُس در کو اُلٹ دین نہ اُلٹ سکے اور چالیس جوانون نے چاہا کہ اُسکو اُوٹھاوین یہ بھی میسر نہ ہوا اس لڑائی مین ترانوے آدمی کافر مارے گئے اور پندرہ اہل اسلام مین شہید ہوے پھر یہودی نے فریب ظاہر ہوا اور بہت مال چھپاکر منکر ہوے تھے وہ سلمہ اسواسطے حضرت صلعم نے

چاہا کہ اُنکے مردون کے تئین قتل کرین یا اُس ملک سے نکال دین یہود نے نہایت عاجزی سے کہا کہ مسلمانونکو البتہ نوکر واسطے باغون کے اور کھیتی کے چاہیے ہمکو ملک مین کچھ دعوی نہین ہمکو مانند مزدورون کے آدمی پیدا کیش دیا کر حضرت صلعم نے اُنپر منت رکھکر قتل سے معاف کیا اور فرمایا جب تلک ہماری مرضی ہوگی یہ کام تم سے لیوینگے اور آدھا حاصل اُجرت مین تمھاری دیکر باقی آدھا بیت المال مین سونپا جاویگا اور بی بی صفیہ جو بیٹی حی بن اخطب میر یہودی کی تھی اُسکو غنیمت سے برگزیدہ کرکے بیبیان حرم محترم مین داخل کیا اور وہان سے خزانہ اور غنیمتین لیکر سالما و غانما مدینے کو مراجعت فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان مکے کے فتح کرنے کا

جب حدیبیہ مین صلح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ساتھ ہوئی تو یون قرار پایا تھا کہ دس برس تلک ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی نہ ہوگی عادت عرب کی یون تھی کہ جو کسی کا عہد و ہم سوگند ہوتا تو اُنکی لڑائی کو گویا اُسکی لڑائی سمجھتے تھے بنی خزاعہ قدیم سے باوجود کفر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم سوگند تھے اور بنو بکر قریش کے ہم عہد تھے اور اُن دونون قبیلون مین ہمیشہ دشمنی رہتی تھی بعد اُس صلح کے بنو بکر نے اور بنو خزاعہ کے لڑائی ہوئی قریش نے اپنے ہم عہدون کی مدد کی اور کئی جوان قریش پوشیدہ منھ باندھکر بنو بکر کے ساتھ ہوکر ناگاہ بنو خزاعہ پر جا پڑے، اور بیس آدمی مار ڈالے جبریل بن ورقا نبی خزاعہ کا سردار کئی آدمی ہمراہ لیکر اور اپنا حال زار اشعار مین نظم کرکے مدینے کو آیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر رحم کھکر فرمایا کہ اگر تمھاری تمھارے خدا نے یاری نہ کی مگر میرا اللہ کہ وحدہ لاشریک ہے میری یاری کریگا بدیل کو نہایت دلاسا اور تسلی سے رخصت کیا اور لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور مکے والے اِس حرکت سے پشیمان ہوے اور ابوسفیان سے کہا کہ تم مدینے کو جاکر سرے سے عہد کرو اور اپنے نقض عہد کا عذر بیان کرو ابوسفیان اس امید سے کہ میری بیٹی ام حبیبہ حضرت صلعم کا قبیلہ ہے مدینے کو آیا اور اول اپنی بیٹی کے پاس گیا ام حبیبہ نے جو حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت مین ایمان کامل حاصل کیا باپ کو دیکھتے ہی بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لپیٹ لیا ابوسفیان نے پوچھا کہ بیٹی مجھکو اس بچھونے کے لائق نہین سمجھتی ہو یا اس بچھونے کو میرے لائق نہین جانتی ام حبیبہ نے فرمایا بچھونا رسول اللہ صلعم کا ہے اور تو شرک کی نجاست سے ملوث ہے مجکو شرم نہین آتی کہ سردار قریش اور اعقل زمانہ ہوکر پتھر کی پوجتا ہے ابوسفیان وہان سے نہایت غصہ سے

نخل حضرت صلعم کی مجلس مین گیا اور تجدید عہد چاہا کچھ فائدہ نہ پایا اسواسطے شرمندہ اور محروم ہوکر مکہ کو پھر گیا اور قریش کو اس حال سے خبر دی حضرت نے ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ کیا اور دس ہزار سوار اور پیادے ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور حضرت عباس ان دنون مین اپنے اہل وعیال کو لیکر مدینے کو آتے تھے منزل ذوالحلیفہ مین حضرت محمد صلعم سے ملاقات ہوئی انھون نے عیال کو مدینے کی طرف روانہ کیا اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیے قریش کو معلوم نہ تھا کہ حضرت صلعم مدینے سے نکلے ہین مگر ابوسفیان کو یقین تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جلد آوینگے اسواسطے حکیم بن حزام کو مکے سے ساتھ لیکر باہر آیا تاکہ معلوم کرے کیا حال ہے جب ایک منزل آیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک پشتے کے تلے دس بارہ ہزار لشکر ظفر پیکر لیے ہوے اُترے تھے اور حکم دیا تھا کہ رات کو ہر شخص اپنے ڈیرے کے مقابل آگ جلاوے رات کو ابوسفیان نے پشتے پر چڑھکر جو دیکھا تو لشکر عظیم کے دیکھنے سے حیران ہوگیا اور گمان اُسکو نہ تھا کہ اتنا لشکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کہان سے ہوگا اُسی پشتے پر مقام کیا کہ فجر کو حال معلوم کرے حضرت عباس کی مراد مکے مین بہت تھی چاہتے تھے کہ کسی طرح قریش کو خبر ہو جو آنکر امان چاہین یا ایمان لاوین رسول اللہ صلعم کے خچر پر سوار ہوے تاکوئی لکڑہارے تو اُسکی زبانی یہ خبر بھیجین لشکر سے باہر جو نکلے تو ابوسفیان کی آواز سُنی اور پہچان کر بولے کہ اے ابا حنظلہ ابوسفیان نے پکارا یا ابا الفضل میرے ماں باپ تجھپر فدا ہون کیسا لشکر ہے حضرت عباس نے فرمایا واے برحال قریش اگر بغیر درستی معاملہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچین تب ابوسفیان بولا کہ کیا تدبیر کرین بھائی حضرت عباس نے کہا کہ ساتھ والون کو تو رخصت کردے اور میرے خچر پر ردیف ہوجا مین حضرت صلعم سے تیری مخلصی کی کوشش کرونگا ابوسفیان کے رفیق تو اُسی وقت چلے گئے اور حضرت عباس اُسکو اپنا ردیف کرکے لشکر مین آئے ہر ایک ڈیرے پر جو پہونچتے تھے تو لوگ پہچان کر کہتے تھے کہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرکب رسول اللہ پر سوار ہوے اپنے ڈیرے کو جاتے ہین جسوقت حضرت عمر کے ڈیرے کے برابر پہونچے اور انھون نے ابوسفیان کو پہچانا وہین تلوار میان سے باہر کرکے دوڑے اور بولے کہ اے عدو اللہ الحمد للہ کہ مین نے تجکو بے ایمان پایا اور حضرت عباس خچر کو چھپٹا کر آگے چلے اور حضرت عمر شمشیر برہنہ پیچھے دوڑے حضرت عباس سبقت کرکے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے خیمے مین جا پہونچے اور حضرت عمر بھی پاشنہ کوب آئے بلایا اور بولے کہ یا رسول اللہ حکم کرو کہ اس دشمن خدا کی گردن ماردون اور خلق اللہ کو اسکے عذاب سے چھُٹا دون حضرت عباس نے کہا

یارسول اللہ مین اُسکو امان دیکر لایا ہون حضرت عمر اور عباس مین خوب مجادلہ اور تکرار رہی حضرت عباس کا مبالغہ ابوسفیان کے حق مین حد سے زیادہ ہوا تب حضرت رسالت مآب صلعم نے فرمایا کہ چچا آج کی رات اُسکو اپنے خیمے مین رکھو فجر کو حاضر کیجیو حضرت عمر دانت پیستے ہوے اپنے ڈیرے کو آئے اور عباس ابوسفیان کو اپنے خیمے مین لائے صبح کو جب عباس نے موافق حکم کے خدمت مین حاضر کیا تب حضرت صلعم نے فرمایا وای تیرے حال پر اے ابوسفیان ابھی وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ معبود برحق اور مسجود مطلق سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہین ہے ابوسفیان نے عرض کی کہ تیری حلیمی اور کریمی مین کچھ شبہہ نہین ہے کہ باوجود ان قصورون کے جو مجھ سے تیری خدمت مین صادر ہوے ہین تب بھی اس الطاف سے پیش آتا ہے حضرت عباس نے فرمایا کہ اے ابوسفیان فرصت کو غنیمت جان اور عمر کے آنے سے آگے مسلمان ہو جا جو تو تاخیر کریگا یا ہوے تو تب ابوسفیان جبرًا اور کرہًا مسلمان ہوے پھر حضرت عباس نے عرض کی یارسول اللہ ابوسفیان آدمی غرت طلب جاہ دوست ہے اسکے ساتھ کچھ ایسا التفات فرمایئے جو اُسکے موجب مفرزی کا ہو حضرت نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر جاویگا اُسکو امن ہے اور جو کوئی مسجد الحرام مین آویگا اُسکو بھی امن ہے اُسوقت عباس سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ چچا ابوسفیان کو پہاڑ کی جڑ مین تنگ راہ پر رکھیو کہ جو لشکر حق کو دیکھے اور لشکر کی ہیبت سے اُسکا کفر ٹوٹے حضرت عباس نے موافق حکم کے عمل کیا جب لشکر اسلام فوج فوج نکلنا شروع ہوا ہر ایک کے احوال سے پوچھتا تھا اور حضرت عباس بیان کرتے تھے یہان تک کہ سید الابرار فتح بر مین اور نصرت بر سیار ساتھ قوم مہاجر و انصار کے کہ ہر ایک اُنمین سے درمیان خود اور زرہ کے اور بکتر اور دستانون کے ایسے غرق تھے کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نمودار نہ تھا پہونچے اور علمدار خاص حضرت کا زبیر بن العوام تھا ابوسفیان نے متعجب ہوکر پوچھا کہ یہ کون ہے جواب دیا کہ یہ زبیر مختار اور دوسرے مہاجر و انصار مین ابوسفیان نے کہا کہ اب تیرے بھتیجے کا ملک اور حشمت بہت ہوگیا حضرت عباس نے فرمایا اے کم بخت یہ ملک نہین ہے یہ نبوت ہے روز بروز شوکت اور عظمت اسکی زیادہ ہوتی ہے پھر ابوسفیان سب سے آگے بڑھکے پہونچا اور قریش سے فریاد کرکے بولا کہ محمد ایسا لشکر لیکر آتا ہے کہ کسی کو مقابلے کی مجال نہین اور حکم یون صادر ہوا ہے کہ جو کوئی میرے گھر مین یا مسجد الحرام مین پناہ لیجاویگا اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھے گا وہ امان مین ہوگا اور اگر مسلمان ہو جاوگے تو سلامت رہوگے زوجۂ نالائق اُسکی نے نہایت نالائق باتین کہین القصہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر بیع فوج مہاجر کے فلانے رستے سے اور سعد بن عبادہ

اپنے گروہ کے ساتھ فلانی طرف سے مکے میں داخل ہوں اور خالد بن ولید فلانی راہ سے آویں اور کوئی کسی کو قتل نہ کرے مگر اسکو جو قصد قتال کرے اسوقت حضرت صلعم فتح مکہ کے تیاری پر سوار ہوئے اور صدیق یمین اور اسید بن حضیر کو ساتھ خاص گروہ اپنے کے متوجہ ہوئے اور موضع حجون میں حضرت صلعم کے واسطے خیمہ استادہ کیا اور اس غزوے میں کشت وخون نہیں ہوا مگر خالد بن ولید کو جس رستے سے حضرت نے حکم داخل ہونے کا دیا تھا جب شہر میں آنے لگے تو عکرمہ بن ابی جہل مع اپنے لوگوں کے خالد سے مقابل ہوا اس سبب خالد نے پچیس تیس آدمی انکے قتل کیے تھے کہ ابوسفیان یہ خبر سنکر دوڑا اور دامن عاطفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑا جاہلی سے کہ آج کے دن اول سے کوئی متنفس قریش میں باقی نہیں رہیگا مصرع ترحم کر کہ بے رحمت ترحم حضرت نے منادی امن کروادی پھر حضرت بیت الحرم میں تشریف لے گئے اور تین سو ساٹھ بت کعبے کے گرد وپیش تھے اس آیت کو پڑھتے جاتے تھے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ایک لکڑی سے بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے خود بخود وہ بت سرنگوں ہو کر گرتے جاتے تھے بعد اسکے حضرت بیت اللہ سے باہر نکلے اور کعبے کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے تمام حرم شریف اہل مکہ سے بھرا تھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو تمہارا گمان مجھ پر کیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرونگا سبھوں نے دست بستہ ہو کر عرض کی تو بھائی کریم اور ابن عم کریم کا ہو کر کریموں سے سوائے کرم کے دوسری امید نہیں ہے حضرت صلعم نے اپنے کرم جبلی اور رحمت ذاتی سے فرمایا کہ میری طرف سے تم پر کچھ سرزنش نہیں ہے جاؤ میں نے سب کو آزاد کیا کہتے ہیں کہ قریش کو اس بات کے سننے سے یہ حالت ہوئی جیسے مجرم واجب القتل کو فرشتہ جلاد بخشی کی سنتے سے ہوتی ہے اسی سبب سے اکثر اہل مکہ زن ومرد ہر دو ایک دن میں مسلمان ہو گئے اول مردوں نے بیعت کی بعد اسکے عورتیں آئیں حضرت نے چادر کا ایک کونہ اپنے دست مبارک میں لیا دوسرا کونہ عورتوں نے ہاتھ میں پکڑ کے بیعت کی بعد اس فتح کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے تین بیس سواروں سے بھیجکر بتخانہ عزی کی غرت کھوئی اسی طرح صحابوں کو جا بجا بھیجکر بتخانہ سواع کا اور منات کا توڑا اور بتخانہ لات پر لات جلی اللہ تعالی نے دین اسلام کو ترقی بخشی پھر وہاں سے سالما وغانما مدینے یا یکینے میں تشریف لیگئے صلے اللہ علیہ وسلم

ذکر مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دنیاے فانی سے رحلت فرمانیکا

جب فتح مکے کی میسر ہوئی اور سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ نازل ہوئی حقیقت دَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ

فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا جانے ظہور پایا قوم عرب ایمان لانے مین قریش کے معاملے کے انجام کے منتظر تھے بعد فتح مکے کے انام قبائل عرب کی طرف سے وکیلون کا واسطے ایمان لانے کے آنا شروع ہوا اور فوج فوج وفد کی ہے اور وفد کے معنی رسول ہین اور وفد فوج فوج اپنی قوم کے ہوکر آتے تھے اور ایمان لاتے تھے رسول اللہ صلعم ہر ایک کو بعد تعلیم ایمان کے خلعتین اور خرچ دے دیکر رخصت کرتے تھے جب آیۃ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ نازل ہوئی تو ایک روز رسول خدا صلعم نے خطبہ پڑھا اور ضمن مین آیت مذکورہ پڑھکر فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ تعالے نے دنیا کے رہنے اور مرنے کا مختار کیا اُسنے عالم عقبیٰ کو اختیار کیا حضرت ابوبکر صدیق اس نکتے کو سمجھ کر رونے لگے کہ ہمارے ماں باپ تجھپر تصدق ہون ہمارا کیا حال ہوگا نکتہ یہ ہے کہ حضرت صدیق نے جانا کہ جب کمال دین کا اور اتمام نعمت کا ہوا تو ہر کمال کو زوال ہوتا ہے اور بھیجنا حضرت کا فقط واسطے تکمیل دین کے تھا جب دین کامل ہوچکا تو حضرت کو دنیاے دنی سے کیا کام ہے اور ایک مہینا پہلے وفات سے حضرت صلعم نے صحابون کو بلاکر ایسی نصیحت کی کہ سننے والون کو یقین سے معلوم ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یارون کو وداع کرتے ہین سب نے آبدیدہ ہوکر عرض کیا کہ غسل کی خدمت کون کریگا فرمایا میرے اہلبیت لوگون نے پھر عرض کی کہ نماز جنازہ کون پڑھے گا فرمایا جب غسل و تکفین سے فراغت ہو تب جنازہ میرا میری قبر کے پاس اکیلا چھوڑ دیجیو اول جبرئیل اور دوسرے ملائک پڑھینگے پھر عورت و مرد اہلبیت کے اُسکے بعد اور لوگ فوج فوج آوینگے اور پڑھینگے بعد اس وصیت کے چار شنبے کے دن بھاگے صفر کی حضرت کو درد سر بشدت شروع ہوا اور بعد ظہر کے زیادتی مرض کی ہوئی باوجود مرض کے ہر روز ہر ایک بی بی کے یہان تشریف لیجاتے تھے اور ہمیشہ پوچھتے تھے کہ کل مین کہان رہونگا امہات مومنین نے یہ حال دیکھکر عرض کی کہ ہم سب راضی ہین کہ آپ ایام مرض تک عائشہ کے گھر مین تشریف رکھین جب حضرت ایک ہاتھ حضرت عباس کے کاندھے پر اور ایک حضرت علی کے دوش پر رکھکر پانون سے گھسیٹتے ہوے بڑی تکلیف سے حضرت عائشہ کے گھر گئے چودہ روز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار رہے دو روز صفر کے بارہ روز ربیع الاول کے یہی ایام مرض مین حضرت فاطمۃ الزہرا ایک دن حضور مین تشریف لائین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطریق مشورت کے آہستہ فاطمہ سے فرمایا کہ اے میوہ درخت زندگانی و اے روشنی دیدۂ کامرانی ہر سال جبرئیل آمین اکیبار میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اب کی سال دوبار اتفاق ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ایام زندگانی آخر ہین اور عنقریب اس دنیاے فانی سے جوار رحمت سبحانی مین جانا ہوگا۔

زہرا سے بتول نے اس بات کے سننے سے ملول ہو کر چہرہ مبارک پر آنسوؤن کا باران برسایا اور فرقت مین سید الانس والجان کی آپ روئین اور انکو بھی رولایا پھر حضرت صلعم نے بیقراری حضرت سیدۃ النسا کی دیکھ کر بطریق مشورت کے کان مین آہستہ سے فرمایا کہ اے نور دیدہ و اے فرزند برگزیدہ ملال مت کر اور پریشانی کا خیال مت لا مین تجکو دو مژدے سناتا ہون اور غم کا رنگ تیرے سینے بے کینے سے مٹاتا ہون اول تو یہ کہ بہشت جاودان مین سردار زنان اہل ایمان کی تو ہوگی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے میرے اہل بیت مین تو مجھ سے ملاقات کریگی پس خاتون جنت نے اس تریاک کے جرعے کے پینے سے فراق کا زہر اپنے مذاق پر شیرین سمجھا اور اس خوشخبری کے سننے کے شکر مین تبسم کیا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اے فاطمہ مین نے کوئی غم خوشی سے نزدیک تر تیرے غم سے نہین دیکھا اور نہین سنا سبب پہلے غم کا اور باعث دوسری خوشی کا مجھ سے بیان کر حضرت خاتون نے فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بھید کا جلد ظاہر کرنا آداب فرزندی سے بعید ہے لیکن بعد وفات حضرت کے حضرت عائشہ کے سبلغے اور تاکید سے یہ احوال ظاہر کر دیا جب تین دن حضرت کی عمر شریف کے باقی رہے بسبب ضعف جسمانی کے جماعت مین حاضر نہ ہو سکے اور تیرہ نمازین گھر مین پڑھین ایک روز عشا کے وقت بلال موذن نے دروازہ پر آکر پکارا اَلصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دو کہ ابوبکر نماز جماعت کی پڑھا دین حضرت عائشہ نے بی بی حفصہ سے جو حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ صلعم کی زوجہ ہین کہا کہ میرا باپ نرم دل کثیر الحزن ہوا اور عمر قوی مزاج ہین اگر تو حضرت صلعم سے عرض کرے عمر کو حکم امامت کا دلوا دے تو بہتر ہے حفصہ نے بموجب کہنے عایشہ کے حضرت سے یہ بات عرض کی حضرت صلعم بہت غصہ ہوے اور فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ امامت کراوین اور تم اے عورتو جنس سے ان عورتون کی ہو جو یوسف کو فریب دیتی تھین حفصہ نے اوراس ہو کر عایشہ سے کہا کہ مجکو تجھ سے کبھی خیر نہ پہونچیگی تو نے ایسے نازک وقت مین حضرت کا مزاج مجھ سے منحرف کروایا بلال نے جو یہ بات سنی فریاد کرنے لگے کہ واغوثاہ کاشکے مان مجکو نہ جنتی جو یہ حالت پیغمبر خدا صلعم کی نہ دیکھتا بعد اسکے بچشم گریان و دل بریان مسجد مین آکر حضرت صدیق کو حکم حضور اقدس کا پہونچایا جب حضرت صدیق نے رسول اللہ کی جگہ کو خالی دیکھا بیطاقت ہو گئے اور زار زار روئے اور باقی حاضرین سب رونے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آواز انکے رونے کی سنی تو وضو کیا اور عباس اور حضرت علی کے کاندھون پر ہاتھ رکھکر مسجد مین آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نمازین تھے چاہا کہ صف مین آملین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور ابوبکر صدیق کے دست چپ کی جانب بیٹھے اور بسبب ضعف کے آواز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگون کو نہین پہونچتی تھی اسواسطے حضرت ابوبکر لوگون کو اپنی آواز سے افعال و اقوال امام کا ظاہر کرتے تھے اسواسطے محدثین نے کہا ہے ابوبکر مقتدی سید عالم صلعم کے تھے اور لوگ مقتدی تھے ابوبکر کے صبح کی نماز کے وقت آخرون عمر شریف کے حضرت نے حجرے کا پردہ اُٹھایا اور اصحاب کو ابوبکر صدیق کے پیچھے نمازمین دیکھا بہت خوش ہوے بعد اُسکے جبرئیل امین بحکم رب العالمین کے تشریف لائے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تمکو اللہ تعالی تحفہ سلام سے مفخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر تمہارا دل دنیا مین رہنے کو راغب ہو تو جب تلک چاہو رہو والا ہم تمہارے مشتاق ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالْحَقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی بعد اُسکے ملک الموت اعرابی کی صورت مین آئے اور دروازے پر پکارا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ مین آون حضرت فاطمہ نے دروازے کے قریب آکر کہا کہ اے اعرابی اے مشتاق دیدار نبی عربی خدا تجکو اجر دے آج وقت ملاقات کا نہین ہے پیغمبر خدا اپنے حال مین مشغول ہین ایسے حال مین حضرت کو تصدیعہ دینا مناسب نہین دوسری بار بدستور اول آواز کیا وہی جواب سُنا تیسری بار ایسا آواز کیا کہ تمام سُننے والونکے اعضا لرزنے لگے حضرت عایشہ نے کہا کہ شاید یہ شخص کانون سے اونچا سنتا ہے حضرت صلعم نے یہ باتین سنکر فرمایا کہ یہ کیا باتین ہین خاتون جنت نے کہا کہ ایک مرد غریب ساتھہ صورت مہیب کے اور وضع عجیب کے دروازے پر اذن مانگتا ہے ہمنے ہر چند عذر کیا قبول نہین کرتا اس مرتبہ مین ایسا لرزکے بولا کہ ہمارے اعضا کانپنے لگے اور دل ڈر گیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے فرزند ارجمند تو نہین جانتی یہ کون ہے یہ ہادم اللذات ہے اور مفرق الجماعات ہے اور بیوہ کرنیوالا عورتونکا اور یتیم کرنیوالا فرزندون کا اور خراب کرنیوالا گھرون کا اور آباد کرنیوالا قبرستان کا ہے اور چکھانے والا جرعۂ مرگ اور فوت کا ہے اے نور دیدہ یہ ملک الموت ہے کہو کہ آوے سواسطے کہ اذن مانگ کر آنا اُسکا طریق نہین مگر پاس ادب سے اس خاندان کے اذن مانگتا ہے جب اذن دیا اور حاضر ہوا اور حضرت صلعم کے حاضران مجلس پر عزت اور حرمت سے ناظر ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے زیارت کے قدم رنجہ کیا ہے تمنے یا واسطے روح کے اس گھر سیاہ ڈالا ہے تمنے جواب دیا کہ مقصد اول کو یقیناً آیا ہون اور وصول حکم [illegible] پر موقوف ہے اگر فرمائیے جان پاک کو عالم افلاک پر لیجاؤن اور اگر اس عالم مین توقف منظور ہو

تو مین بے توقف اپنے مکان کو پھر جاؤن حضرت صلعم نے پوچھا اے فرشتے مقرب میرے دوست جبرئیل کو کہان چھوڑا جواب دیا وہ آسمان پر ہے اور ملائک اُس سے آپکی تعزیت کرتے ہین یہ تو اسی باتون مین تھے کہ جبرئیل آپہونچے اور حضرت کے سرہانے آبیٹھے حضرت نے فرمایا کہ اسوقت غم بہت ہے اور دل بیقرار ہے مناسب ہے کہ کچھ ایسی خبر سُناؤ کہ جان میری بند غم سے آزاد ہو جبرئیل نے کہا کہ اے رسول اللہ دروازے آسمان کے کھلے ہین اور ملائک روح مقدس کے استقبال کو صف باندھے کھڑے ہین اور طباق نور کے لیے ہوے روح پاک پر نثار کرنے کو مستعد ہین پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایسی خوشخبری دو کہ میری خاطر کو غم سے نکالے اور نقش اندوہ کا میرے دل سے مٹاوے جبرئیل نے کہا کہ اے انبیا کے سردار و اے سرور خاطر مہاجر و انصار دروازے بہشتون کے کھلے ہین اور حورین قصور علیین مین آپکے تشریف لانے کی منتظر ہین پھر خلاصہ انبیا و مرسلین بولے کہ اے رہنے والے سدرۃ المنتہے کے اور اے مورد رحمت بے انتہا کے میرے تئین سُنا دژمردہ اس سے اعلیٰ اور خبر مسرور افزا روح الامین نے کہا کہ عالم غیب مین یون مقرر ہوا ہے کہ کل قیامت کو اُس میدان خوف ندامت مین اول وہ شخص کہ جسکے سر پر تاج شفاعت کا رکھین گے اور پہلا شفیع کہ بقبولیت کا اُسکے درجہ شفاعت سے جدا ہوگا وہ تو ہی سید دنیا و آخرت نے سنکر شکر خدا کا کیا اور پھر فرمایا کہ اے روح الامین وہ بات سُنا جو گرہ غم کی دل سے کھلے جبرئیل نے کہا کہ اے مقتدائے انبیا و اے رہنمائے اصفیا تم کہو کہ کس غم مین ہو اور فکر تمھاری کیا ہے کہ ایسی خوشخبریان تمھارے غم کو زائل نہین کرتین اور خاطر مقدس کو کسی طرف مائل نہین کرتین جواب دیا کہ تمام غم و اندیشہ واسطے امت کے ہے کہ بعد میرے سرانجام اُنکے کام کا کیا ہوگا جبرئیل نے کہا کہ خاطر جمع رکھو کہ تمسے آگے کوئی پیغمبر بہشت مین نہین جاویگا اور خازنان بہشت دروازے فردوس کے تیری امت عالی ہمت سے آگے کسی کے واسطے نہ کھولینگے سید المرسلین صلعم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اے غرائیل جو ہم تجھے متعلق ہے اُسمین مشغول ہو اور اس مہمان فانی کے بند زندگانی میرے مرغ روح کے پانون سے جیسے چاہیے ویسے کھول کہ معاملہ خلق کا ہو آخر اور شوق خالق کا اب میرے گریبان کو کھینچتا ہے تب غرائیل نے کمر خدمت باندھکر واسطے قطع کرنے تعلق جسم و جان اُس سید الانس و الجان کے مشغول ہوے جبرئیل امین نے سید المرسلین صلعم سے رخصت ہوکر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخر بارہا میرا دنیا مین یہ تھا پھر مین روی زمین پر واسطے پہونچانے وحی مبین کے نہ آؤنگا مقصد و مطلوب میرا تو یہ تھا مصرع جو وہ یوسف نہو تو

مصر سے کیا کام ہے پھر اُسوقت نشانیان سکرات کی سید الابرار کے رخسار پر ظاہر ہوئین تمام اُمہات المومنین
اور اہل بیت طاہرین حجرے مین جمع تھین اور زاری کرتی تھین اور دونون جہان کے سردار نے حضرت عائشہ
کے سینے سے تکیہ لگایا تھا اور اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی کہتے تھے اسی حالت مین روح پرفتوح کو قبض کیا اور
ایک چادر یمانی روے مبارک پر کھینچ دی دوشنبے کے دن یہ بلاے عظیم واقع ہوئی اور وہ آفتاب برج نبوت
کا مغرب فنا مین غروب ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جب
خبر موت کی مسجد مین اصحابؓ لون کو پہونچی سب پریشان اور حیرانی کے دریا مین غرق ہوگئے بعضون کو
سکتے کی سی حالت ہوگئی اور بعضے بیہوش ہوکر گر پڑے اور بڑا اختلاف اصحابؓ لون مین پڑا بعضے کہتے تھے
کہ حضرت دنیا سے سفر کرگئے اور بعضے کہتے تھے کہ حضرت بیہوش ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھین
لوگون مین تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہے گا کہ حضرت مرگئے ہین اُسکو تلوار سے ماروںگا حضرت ابوبکر صدیقؓ
کا مکان فاصلے سے تھا اور اُسی دن صبح کے وقت حضرت صلعم کو افاقت مین دیکھکر گھر کی خبر لینے کو
گئے تھے حضرت عائشہؓ نے آدمی بھیجا کہ حادثہ سخت واقع ہوا ابوبکر صدیقؓ سوار ہوکر جلد آپہونچے مسجد مین
آن کر جو معلوم کیا تو اصحابؓ گروہ گروہ سر اسیمہ اپنی تجویزین کرتے تھے وہان سے چپکے حجرۂ شریف مین
جاکر چادر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے اُٹھاکر دیکھا اور دست مبارک چوم کر آیۂ اِنَّکَ
مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ پڑھکر بولے کہ خوشبو رکھتا تھا تو زندگی مین اور بعد موت کے بھی مطر ہے بعد اُسکے
مسجد مین جاکر کسی کی طرف التفات نہ کیا اور منبر پر چڑھکر خطبہ فصیح وبلیغ فرمایا جب ابوبکر صدیق نے حمد وثنا
شروع کی تو اصحاب ادھر اُدھر جمع ہوکر خطبہ سُننے کو جمع ہوے حضرت ابوبکر صدیق نے یہ کلام بالتحقیق
سُنایا کہ اے لوگو جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کرتا ہے سو یہ جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو مرگئے اور جو کوئی پروردگار عالم کو پوجتا ہے وہ حی لایموت ہے نہ مرا ہے نہ مریگا پھر یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنے محمد
نہین ہین مگر خدا کے رسول ہین اگر محمد مرجاوین یا مارے جاوین تو تم اے لوگو کیا پھر جاوگے اپنی
اگلی راہ سے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مرنے سے کیا دین چھوڑکر پھر کفر اختیار کروگے اور جو کوئی
کہ پھر جاوے گا تو وہ کچھ ضرر خدا کو نہین پہونچا سکے گا اور اللہ شکر کرنے والون کو جزا دیگا حضرت عمرؓ
سے روایت ہے کہ اس آیت کے سُننے سے مین ایسا بیدار ہوگیا کہ گویا مین نے یہ آیت نہ سُنی تھی اُسوقت

سبکو یقین ہوا کہ حضرت نے وفات پائی اور ہر ایک انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگا بعد اسکے حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ اے مردمان اہلبیت کرام تم بموجب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجہیز و تکفین میں مشغول ہو اُسوقت حضرت علی و حضرت عباس کے دو بیٹے فضل و قثم ابن عباس اور شقران حبشی حضرت کا آزاد کیا ہوا غلام غسل کی خدمت میں مشغول ہوے اور بموجب وصیت سید العالمین صلعم کے تجہیز و تکفین کرکے نماز جنازہ موافق ارشاد کے پرلے حضرت عایشہ کے حجرے میں مدفون کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

ذکر حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم شریف انکا عبداللہ بن قحافہ اور کنیت انکی ابوبکر اور لقب انکا صدیق اور عتیق تھا جسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اُسی دن سب اصحابوں نے اُنسے بیعت کی اور مہاجرین و انصار نے اُنکو خلافت پر مقرر کیا بعد مقرر ہونے خلافت کے اپنی معاش کے مقدمے میں متفکر ہوے کہ کس کام میں مشغول ہوں اصحابوں نے کہا کہ تم خلیفہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہوے اور تعلق بیت المال کا تمسے ہے اُس میں سے جتنا چاہو اُتنا صرف کرو اور ہمیشہ حضرت تمام لوگوں سے تواضع اور حلم کرتے تھے اور مقدمات دینی اور ملکی میں ساتھ علماے صحابہ کے مشورت کرتے تھے اور ضعیفوں کے ساتھ نرمی اور مدارات کرتے تھے پھر جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر عرب میں مشہور ہوئی تو اکثر عرب مرتد ہوگئے اور زکوۃ دینا موقوف کیا حضرت ابوبکر صدیق نے اصحابوں سے اُنکے قتل کرنے کی مشورت کی حضرت عمر نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ لوگوں سے نرمی اور تالیف کرو فرمایا کہ تو جاہلیت میں جبا تھا اور اسلام میں سستی کرتا ہے عمر دمی منقطع ہوگئی اور دین تمام اور کامل ہوا یا دین میں نقصان ہوگا اور میں زندہ ہوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اسامہ بن زید کو سات سو پیادوں کا امیر کرکے واسطے غزا کے ملک شام کی طرف بھیجنا مقرر کیا تھا ہنوز روانہ نہوے تھے کہ روح مبارک صلعم کی قبض ہوئی اور عرب مرتد ہوگئے اصحابوں نے جمع ہوکر حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ ان لوگوں کو بالفعل مت بھیجو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اگر میں جانوں کہ درندہ ازواج مطہرات کے پانوں کو دینے سے کھینچیں گے لینے اگر قتال کا درجہ یہاں تک پہونچے کہ ازواج مطہرات قتل ہوں اور کوئی اُنکے دفن کرنے کو نہ رہے جب بھی میں اُس لشکر کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا ہے نہیں پھیروں گا اور وہ علم جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے باندھا ہے نکھولوں گا پھر اسامہ کو مع فوج جرار اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم روانہ کیا اور فرمایا

کہ اگر تیری مرضی ہو تو عمر کو چھوڑ جا جو میں اُس سے استعانت کروں اور طبیعت کو اُنسیت حاصل ہو اسامہ نے قبول کیا اور روانہ ہوے جو قبائل عرب کہ ارادہ ارتداد کا رکھتے تھے اُس فوج ظفر موج کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اگر اُس قوم کو قوت نہوتی تو ایسا لشکر ان میں کیونکر نکلتا غرض اسامہ گئے اور اہل روم سے مقابلہ کیا اور اُنکو بھگایا اور سلامت باغنیمت رجوع کیا حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق نے شمشیر پہنہ کی اور اپنے راحلے پر سوار ہوے تو حضرت علی نے اُنکی اونٹنی کی باگ پکڑی اور فرمایا کہ میں تمکو وہ کہتا ہوں جو جنگ اُحد میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تلوار کو میان میں کرو اور تمکو اپنا دُکھ مت دکھاؤ واللہ اگر تمپر کچھ مصیبت آئی تو بعد اُسکے اسلام کا ابتک انتظام نہوگا اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اگر ابوبکر خلیفہ نہ ہوتے تو کوئی عبادت اللہ کی نہ کرتا **نقل ہے** کہ جب حضرت ابوبکر صدیق نے سعادت اسلام کی پائی تو چالیس ہزار درہم نقد رکھتے تھے یہ سب رضاے خدا اور رضاے رسول میں خرچ کیے اسی واسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ نہیں دیا نفع میرے تئیں کسی کے مال نے جیسا نفع دیا ابوبکر کے مال نے اور بہت مسلمان غلامی کی ذلت میں گرفتار تھے اور کافروں کے ہاتھوں سے بسبب حسد اسلام کے گرفتار ایذا و اضرار تھے ابوبکر صدیق نے مال کثیر دیکر اپنی ملک میں لاکر فی سبیل اللہ آزاد کیا اور اپنا خانہ عافیت آباد اُنھیں میں سے تھے عامر بن فہیرہ اور بلال کفار کی ایذا سے ہوگیا تھا بدن اُنکا مانند بلال اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ابوبکر صدیق کے حق میں چند بیتیں عالی مضمون صنعت تخمیس کی فرمائی میں اُسکو مع ترجمہ لکھتا ہوں ؎ اَبُوْ بَکْرٍ حَیَاۃٌ فِیْ لِلّٰہِ مَاحَا + وَاَعْتَقَ مِنْ دَجَا بِرِہٖ بِلَالًا + وقد وسی النبی بکل فضل + وَاَسْرَعَ فِیْ اِجَابَتِہٖ بِلَا لَا + لَقَدْ اَتَی الْبَحْرَ بَعْضَہٗ اِخْفَقَادًا + لِمَا اَبْقَی لَا اِلٰہَ بِلَا لَا + یعنے ابوبکر نے عطا کیا راہ خدا میں مال اور آزاد کیا اپنے سے بلال کو بتحقیق غمخواری کی نبی کے ساتھ سب فضل کی اور شتابی کی بیچ اجابت حکم اُنکے بغیر لا کے یعنے بغیر تامل کے اگر دریا غضب میں لائے یعنے آزردہ کرے ابوبکر کو جان بوجھ کے نہ باقی رکھے اللہ اُس میں ملال یعنے بعضے علما نے کہا ہے کہ پانچ فضیلتیں حضرت ابوبکر میں ہیں کہ کوئی دوسرا اُسمیں شریک نہیں ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسری ثانی اثنین فی العریش اور عریش ایک مکان سایہ دار تھا کہ اصحاب نے جنگ بدر میں واسطے شدت آفتاب کے حضرت صلعم کے واسطے تیار کیا تھا اور اصحاب تو لڑائی میں مصروف تھے اور حضرت ابوبکر تنہا مسلح حضرت صلعم کی حفاظت میں موجود تھے تیسری ثانی اثنین فی المدفون جو تھی تمہید خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کے پیچھے اقتدا نکر نہین کی اور پانچوین وہ اور اُنکے مان باپ اور اولاد سب اصحاب تھے اور کسی صحابی مین یہ فضیلت جمع نہ ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا ہے کہ عورت سراسر شر ہے اور زیادہ شر یہ ہے کہ بغیر اُسکے چارہ بھی نہین اور فرمایا ہے کہ اے شخص اصلاح کر تو نفس اپنے کی اصلاح کرینگے واسطے تیرے لوگ اور فرمایا ہے کہ نہین ہے ساتھ پھر صبر کرنیکی مصیبت اور نہین ہے بیچ بیقراری کے فائدہ حضرت ابوبکر صدیق نے سال اول مین اپنی خلافت کے تمام مرتدان عرب پر فوج بھیجی اور قتل و غارت مین کچھ صرفہ نکیا ملک بحرین کا علاؤ الحضرمی کی جانفشانی سے کہ اولیاے صحابہ تھے فتح ہوا اور مرتدان قبیلہ کندہ و حضرموت زیاد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کی جوانمردی سے مسلمان ہوے اور خلافت (ک) دوسرے سال مین جو بارھوان برس ہجرت کا تھا مثنی بن حارث شیبانی کہ نبی شیبان کا بڑا رئیس اور ملوک عجم سے بسبب قرب وجوار کے اُسکی قوم نے بہت ایذا پائی تھی حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آنکر مسلمان ہوا اور عرض کیا کہ بادشاہان عجم کا کام ضعیف اور بہت ضعیف اور پریشان ہین تو مین ایک لشکر کوفے کے گردنواح مین لیجاؤن اور جو شہر اُس طرف کا لون اُسکی حکومت مجکو عنایت ہو حضرت ابوبکر صدیق نے اُسکو روانہ کیا اور فرمایا کہ ایک لشکر تیری مدد کو پیچھے سے روانہ کرونگا مثنی وہان پہونچکر اطراف کوفہ کو لوٹنا اور علم اسلام کے تئین قائم کرنا شروع کیا جب شوکت اور شجاعت کا آوازہ حضرت ابوبکر صدیق کو پہونچا تو ایک خلعت اور نشان اُسکو بھیجا اور عجم کی لڑائی پر اُسکو نیز کیا بعد اُسکے بصلاح اصحاب خالد بن ولید کو مثنی کی مدد کے واسطے مقرر کیا اور ایک خط مثنی کے نام لکھا کہ مین نے خالد بن ولید کو تیری طرف بھیجا ہے اُسکی تعظیم اور توقیر کیجیو اور مع لشکر اُسکی مدد مین رہیو جب خالد بن ولید دس ہزار سوار جرار ہمراہ لیکر سواد کوفہ و عراق عرب مین پہونچے اُس ملک کو نہایت آباد پایا وہانکے سردار طاقت مقابلہ کی نہ لاسکے صلح طلب کی حضرت خالد نے بمقتضاے اصلح خیر کے مبلغ کثیر ہر سال اُنکے ذمے مقرر کیے اور سبب صلح کا یہ ہوا کہ خالد بن ولید وہان پہونچے تو وہ سب اپنے قلعون مین متحصن ہوے اور خالد متصل قلعے کے ہے اور کہا کہ ایک مرد عاقل کو ہمارے پاس بھیجو جو اُس سے کچھ باتین کرین اُنھون نے ایک مرد پیر کو کہ نام اُسکا عبدالمسیح اور زبان اُسکی فصیح تھی بھیجا اور گفتگو صلح کی کی اور اُسوقت عبدالمسیح کے پاس سم الساعۃ لینے وہ زہر کہ جسکے کھانے سے ایک ساعت مین آدمی مرجائے ایک کاغذ کی پڑیا مین تھا خالد نے پوچھا کہ یہ کیا ہے جواب دیا کہ اگر میری بات تمھارے حضور مین بقبول نہو گی تو مین قوم کی شرم سے اس زہر کو پیکر مر رہونگا خالد نے اُسکے

ہاتھ سے وہ نہر لیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء پڑھکر مانند شکر کے نوش کیا اول تو کچھ غش اور عرق آیا مگر کچھ آسیب نہ پہونچا اٹھکر مبیٹھ گئے عبد المسیح نے حیران و سراسیمہ ہوکر اپنی قوم سے کہا کہ اے یاران لوگون کو جو چاہین سو دو یہ لوگ جنس انس سے نہین ہین اور خود اسنے دین نصرانیہ ترک کیا اور دین محمدی اختیار کیا خالد نے ایک لاکھ کئی ہزار روپیہ پر صلح کرکے حضرت ابوبکر کے حضور مین اطلاع دی اور آپ اٹھارہ ہزار مردان فرہمراہ لیکر کسریٰ کی طرف متوجہ ہوے اور ہرمز کے ساتھ جو کسریٰ کی طرف سے حاکم تھا ایسا مقابلہ کیا کہ چشم عقل خیرہ اور فضاے کثرت تیرہ ہوا ۵ پھر سو کہ خالد ہوے رزم خواہ ۔ بہا خون کا دریا بہر رزمگاہ ۔ وہ آئے مثال نہنگ درم ۔ بلاتے تھے گویا زمین کو بدم ۔ یونہین تاخت کرتے فراز و نشیب ۔ لگے مارنے گرز و تیغ و کیب ۔ عاقبت الامر حضرت خالد نے اپنے دست زبردست سے ہرمز کو قتل کیا اور بموجب حکم شرع سلب یعنی سامان اسکا سب لیا فقط تاج اسکا ایک لاکھ درہم کا تھا اور ہرمز کے لشکر سے جماعت کثیر قتل مین آئی اور غنیمت بیشمار اور بندیان ہزاران ہزار مسلمانون کو حاصل ہوئین دوسرے دن خمس غنیمت کا حضرت خانقۃ الرسول کی حضور مین روانہ کیا اور باقی مال لشکر پر تقسیم کیا پھر ہرمز کے قتل کی خبر قارن کو جو امیر ہوا زنتھا اور کسری کے حکم سے پچاس ہزار آدمی لیکر آتا تھا پہونچائی خالد یہ خبر سنکر مع لشکر اس طرف متوجہ ہوے اور موضع مذار مین پہونچے اور فی الفور مذار معاملہ کا مقابلہ پر ٹھہرا ۵ اسی دم کیا لشکر راستہ ۔ بہ تیغ و خنجر چپ راستہ ۔ جو خالد نے دیکھا بس اس حال کو ۔ وہ گستاخی قوم بدحال کو ۔ گرجنے لگا تاب وہ مانند رعد ۔ مسا عد ستارہ ہوا وقت سعد ۔ لیے گرز و تیغ و سنان دراز ۔ لگے قتل کرنے نشیب و فراز ۔ گرفتار قارن ہوا اس گھڑی ۔ وہین فوج اعدا مین بھاگڑ پڑی **نقل ہے** کہ مسلمانون نے اس دن رات تلک سپاہ عجم کو قتل کیا قریب تیس ہزار کفار کو مقارن اجل کیا بہت مال و سامان اور ہزارون بندیان مسلمانون کے بندمین آئے خالد نے خبر فتح کی اور خمس غنیمت کا مدینے کو بھیجا اصحاب خوش ہوے اور خالد کے حق مین دعا کی جب تیرھوان برس ہجرت کا شروع ہوا ابوبکر صدیق نے ایک روز مسجد نبوی مین خطبہ فصیح و بلیغ پڑھا اور لوگون کو واسطے جہاد کے رغبت دلائی اور فرمایا کہ روم کی غزا کی تیاری کرو اور چار امیر مقرر کیے ہر ایک امیر کو ایک ایک ملک پر بھیجا عمرو بن العاص کو فلسطین مین اور عبیدہ کو حمص مین اور یزید بن ابی سفیان کو دمشق مین اور شرحبیل کو اردن مین نامزد کیا اور وصیت تقویٰ اور عدم خیانت کی اور امانت کے بیان فرمائی اور فرمایا جب تم سب ایک جگہ جمع ہو تو ولایت تعلیم لشکر

ابو عبیدہ سے متعلق رہے اور جو متفرق ہوں تو ہر ایک اپنے اپنے لشکر کا امیر ہووے سب امیر اپنے اپنے مکانوں کو روانہ ہوے یہ تمام لشکر سات ہزار مرد مقاتل تھے عمرو بن العاص فلسطین کو پہونچے تو سنا کہ ہرقل نے اہل اسلام کی توجہ کی خبر پاکر تدارک کو جو اُسکا بھائی تھا ساتھ پچاس ہزار فوج کے واسطے تدارک اس کے بھیجا اور آپ انطاکیہ میں جاکر لشکر کے اور اسباب جنگ جمع کرنے میں مشغول ہوا عمرو بن العاص نے ایک مکتوب حضرت صدیق کو لکھا اور کثرت لشکر اعدا سے اطلاع کی ابو بکر صدیق نے سعد بن وقاص کے بھائی کو تین ہزار صحابہ کے ساتھ روانہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سب سے آگے عمرو بن العاص سے جاملے اور شام کو مع چند شرفا کے بطریق رسالت کے ہرقل کے پاس بھیجا یہ گئے اور ہرقل کے محل تک سوار چلے گئے اور ہرقل کے محل کے جھروکے سے اُس جماعت کو دیکھتا تھا اور دل اُسکا کانپتا تھا جب متصل پہونچے تو جماعت مسلمین نے آواز کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بکالی اس کلمہ کی آواز کی ہیبت سے ایوان ہرقل کا زلزلے میں آیا اور اُسکے شق ہونیکی آواز ادنی اور اعلی کے کان میں پہونچی ہرقل نے آدمی اُنکے پاس بھیجا کہ تمکو نہیں پہونچتا کہ میری بارگاہ میں اپنے دین کو اسطرح آشکارا کرو اگر کچھ پیغام رکھتے ہو پہونچاؤ جب یہ ہرقل کی مجلس میں پہونچے تو دیکھا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہے اور تاج مرصع اُسکے سر پر ہے یہ اُسکے تخت کے آگے جاکر کھڑے ہوے نہ سر جھکایا نہ جھکنی ہوے نہ سلام کیا ہرقل نے کہا کہ تمکو کیا ہوا کہ آداب بجا نہ لائے ہشام نے کہا کہ آداب ہمارا اسلام ہے اور وہ مخصوص باہل اسلام ہے ہرقل نے احکام شریعت محمدی اور آداب دین اُنسے پوچھا اور کہا کہ بزرگترین کلمہ تمھارے دین میں کونسا ہے اُنھوں نے جواب دیا کہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر کوشک اُسکی حرکت و اضطراب میں آئی حضرت صدیق نے جب ہرقل کا لشکر جمع کرنا انطاکیہ میں سُنا تو خالد بن ولید کو حکمنامہ لکھا کہ عراق کے لشکر کو وہاں چھوڑ کر آپ ساتھ اُس لشکر کے جو ضلع یمامہ سے ہمراہ لیگیا تھا روانہ ہوکر ابو عبیدہ سے جاملو اور تم اُس جماعت اسلام کے امیر ہو خالد بن ولید روانہ ہوے جب لشکر اسلام کے جمع ہونیکی خبر فلسطین میں رومیونکو پہونچی تو یہ کفار موضع اجنادین میں متصل رملے کے جمع ہوے اور مسلمان بھی اجنادین کی طرف متوجہ ہوے اور فریقین میں مقابلہ عظیم واقع ہوا روایت ہے کہ عدد لشکر کفار دو لاکھ تیس ہزار اور شمار فوج ابراجقتیس ہزار تھا خالد کے حکم سے سب لشکر نے ایکبارگی حملہ کیا اور آتش جنگ مشتعل ہوئی اللہ تعالی کی مدد و نصرت سے بموجب مضمون کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ کے شکست فاحش لشکر کفار پر پڑی مسلمانوں نے تیغ بیدریغ سے خون کفار کا زمین اور پر بہا دیا تیس ہزار کفار سوائے اُن لوگوں کے جو وقت بھاگنے کے مقتول ہوے تھے

مارے گئے غنیمت بیشمار اور سیر ہزار زرنگار اور خود و عادی اور زرہین و اودی اور گھوڑے بادیا اور سرا پردہ نقد و
طلا خارج از حد احصا مسلمانون کے ہاتھ آئے **بیت** نہ سرمایہ کا اتنا آیا شمار ۔ کہ پائے مہندس کچھ اسکا شمار ۔
متاع گرانمایہ اور چارپا ۔ پھرے تین فرسنگ تک جا بجا ۔ خالد نے خبر اس فتح کی عبد الرحمن عجمی کے ہاتھ
حضرت ابوبکر کے پاس بھیجی ابوبکر صدیق نہایت خوشحال ہوے اور مہاجر اور انصار خوشی سے مالا مال ہوے
کہتے ہین کہ جب یہ خبر ہرقل کو پہونچی کئی سردار نامدار واسطے مقابلے کے صحابہ کبار کے روانہ کیے جب خالد
بن ولید نے یہ خبر پائی دمشق سے اُٹھ کر اُنکے مقابلے کو گئے اور موضع یرموک مین فریقین کی ملاقات ہوئی
سپاہ روم تین لاکھ سے زیادہ تھی اور لشکر اسلام چھتیس یا چالیس ہزار تھا ایک شخص نے خالد سے کہا کہ
لشکر روم بہت ہے اور لشکر اسلام کم ہے خالد نے کہا اگر نصرت الٰہی ہو ہمدم تو کثرت اعدا کا کیا غم خالد نے
لشکر اسلام مین منادی کروائی کہ جس کسی نے شرف صحبت رسول اللہ صلعم پایا ہو وہ لشکر سے جدا ہو کر جمع ہون
ہزار اصحاب جمع ہوے خالد نے اُنکو جمع کر کے اُنکے وجود باجود کو واسطے طلب فتح و نصرت کے وسیلہ کر کے
حق تعالے سے استمداد کیا اور اُن مین سے سو جوان مہاجر و انصار کہ جو بدر کی لڑائی مین موجود تھے علٰحدہ
کیے اور کہا کہ میرا مطلب تمسی نہین ہے مقابلہ اعدا کا تم بعجز و الحاح کرو جناب الٰہی مین دعا اسی عرصے مین
ایک قاصد مدینے سے پہونچا اور خالد کے کان مین کہا کہ ابوبکر صدیق نے وفات پائی خالد نے اندیشہ کیا
کہ اگر یہ خبر فاش ہوئی تو مسلمانون کی شکست ہو جاویگی قاصد سے جماعت نے ابوبکر صدیق کی بیماری کا حال
پوچھا اُس مرد زیرک نے خالد بن ولید کے مطلب کو پا کر کہا کہ بہتر ہے اور یارہ ہزار مرد تمھاری مدد کو پہنچے
مین مسلمانون کو مسرت اور قوت ہوئی پھر خالد نے تنہا قاصد سے پوچھا کہ خلیفہ کون مقرر ہوا کہا کہ عمر بن الخطاب
خالد نے کہا شاید عمر امارت سے معزول ہون قاصد نے کہا کہ ہان تم معزول ہوا اور امارت لشکر کی ابو عبیدہ
بن الجراح پر مقرر ہوئی خالد نے کہا کہ اُنے نسبت چھپا کیا جو یہ خبر مجمع عام مین کہی پھر خالد روے اور کہا کہ
خداوندا تو واقف ہے کہ مین نے یہ لڑائی واسطے خلق کے اور طلب مال و عزت دنیا کے نہین کین بلکہ خاص
واسطے رضامندی تیری کے کین پھر خالد نے قلب لشکر سے حملہ کیا اور عمرو بن العاص نے میمنہ سے اور یزید
بن ابی سفیان نے میسرہ سے موافقت کی آخر الامر بعد جنگ و جدل بسیار کے نسیم نصرت الٰہی نے الطاف
نامتناہی سے بہنا شروع کیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رومی بھاگے اور مسلمان پیچھے روانہ ہوے اور شام
تلک قتل کیا ایکسو دس ہزار کفار فجار دار البوار کو پہونچے اور تین ہزار اہل اسلام شہید ہوے اور روایت ہے کہ تیس ہزار

نیمے دیبا کے اور تین ہزار بروے اور نقود و جواہر وافر اور متاع تمکاثر غنیمت مسلمانون کی ہوئی خالد بن ولید نے
غنیمت کو جمع کرکے بروقت قسمت ابو عبیدہ بن الجراح کو بلایا اور ابو بکر صدیق کی وفات کا اور حضرت عمر کی خلافت کا
اور اپنے معزول ہونیکا اور ابو عبیدہ کے منسوب ہونیکا اعلام کیا جب لشکر اسلام نے حضرت صدیق کی خبر وفات
سُنی تو بہت روئے اور خالد بن ولید کے تئین دعا کی کہ اللہ تجکو جزا دے کہ تو نے اسلام کو گرامی کیا اگر یہ خبر
کوئی دوسرا امیر سُنتا تو اس لڑائی کو تمام نکرتا اور دشمن ہمیں فتح پاتا فائدہ خالد بن ولید کے معزول ہونیکا
سبب یہ تھا کہ حضرت صدیق کی خلافت مین خالد بن ولید نے مالک ابن نویرہ کو قتل کیا تھا اور حضرت عمر
خالد پر بدظن ہوے تھے کہ تو نے مالک بن نویرہ کو باوجود اظہار اسلام کے بیگناہ قتل کیا اور حضرت صدیق
سے خالد کی نالش کی لیکن حضرت صدیق کے نزدیک خالد کا قصور ثابت نہوا اُسکو بدستور بحال رکھا حضرت
عمر کو یہ بات نہایت ناگوار تھی اسواسطے خلیفہ ہوتے ہی خالد کو معزول کیا اے مسلمانو اُن اصحابونکی نیت کی
برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے دین محمدی کو جیکا یا خدا اُنکو سب مسلمانون کی طرف سے جزاے خیر دے

بیان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس اور چار مہینے بعد واقع اصحاب فیل کے دو شنبے کو پیدا ہوے اور جمعہ کے
دن دوسری یا تیسری جمادی الآخرہ کی تیرھوین برس ہجرت سے وفات پائی عمر اُنکی تریسٹھ برس کی تھی ایام
مرض مین اصحاب کبار کو جمع کرکے خلافت عمر بن الخطاب کو سونپی اور جناب الٰہی مین دست بدعا ہوے کہ خدایا عمر کو
مین نے خلیفہ مسلمانون پر بنایا اور میری غرض سوائے بہلاے حال مسکین کے کچھ نہین اور مین نے اپنی دانست
مین بہتر صحابہ کو والی کیا الٰہی اُسکو خلفاے راشدین مین داخل کر حضرت عمر نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ یہ جرأت مجھسے
دور رکھ کہ مجھے خلافت کی حاجت نہین حضرت صدیق نے فرمایا اگر تمکو خلافت کی حاجت نہین تو خلافت کو
تجھے حاجت ہے القصہ صدیق اکبر نے وصیت تمام کی اور کہا کہ اسماء بنت عمیس جو میرا قبیلہ ہے غسل دے اور عبد الرحمن
اُسکی مدد کرے مین نہین چاہتا کہ سوائے اُنکے کوئی مجکو برہنہ دیکھے رات کے وقت دنیا سے رحلت کی اور نماز جنازہ
کی حضرت عمر کو وصیت کی حضرت عائشہ کے حجرے مین پہلوے قبر مطہر حضرت رسول اللہ صلعم کے دفن کیا کہتے
ہین جو خبر اُنکے وفات کی ابو قحافہ کو جو اُنکے باپ تھے پہونچی کچھ جزع فزع نہ کی اور بولے للہ ما اخذ

ذکر قدوۃ الاصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

بکنیت اُنکی ابو حفص ہے اور لقب امیر المومنین اور فاروق ہے اور اشراف قریش سے ہین اور اتفاق

علما کا ہے اوپر کثرت علم اور غایت زہد اُنکے اور تواضع اور نرمی ساتھہ مسلمانون کے اور شدت اور غلظت کافرون پر اور کمال عدل وانصاف پر اور فرمانبرداری پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معرکہ بدر اور اُحد اور فتح مکہ اور جنگ خیبر اور حنین اور تبوک مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حاضر تھے اور اُنکے زمانہ خلافت مین ایک ہزار اور چھتیس شہر فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین بنائین اور چار ہزار کلیسے خراب کیے اور ایک ہزار نوسو منبر واسطے خطبہ جمعے کے منصوب کیے اور دمشق اور روم اور قادسیہ سے جمیع ملک فتح کیا اور زرقہ اور نصیبین اور عسقلان اور طرابلس وغیرہ سواحل سے فتح کیا اور بیت المقدس اور یرموک اور اہواز اور مصر اور قیسارا اور نہاوند اور رے اور اصفہان اور فارس اور اصطخر اور نوبہ اور بربر وغیرہ سب اُس جناب کے عہد دولت مین فتح ہوا اور اتفاق علما کا ہے کہ مانند عمرؓ کے نہ ہوا ہے نہ ہوگا اور باوجود اس فتوحات کے اور رعب وہیبت کے کہ ملوک فارس وروم لرزتے تھے حضرت عمرؓ نے اُس احوال سے جو ولایت اور حکومت کے آگے تھا لباس مین اور ہیئت اور افعال مین اور تواضع مین تغیر نہین کیا ایک حال رہے سفر اور حضر مین بغیر چوکی اور پہرے کے اور حاجب اور چوبدار کے باوجود کثرت اعدا کے پھرتے تھے اور کسی مسلمان پر زبان درازی نہین کی اور امر حق مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرے اور باوجود اس حشمت اور جاہ کے بیت المال سے برابر ایک حصہ مہاجر کے لیتے تھے

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا

روایات اُنکے ایمان لانے کی مختلف مین نقل ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ مین ایک رات اپنے گھر سے واسطے تعرض کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلا دیکھتا ہون کہ مسجد الحرام مین نماز کرتے ہین مین اُنکے پیچھے کھڑا ہوا اور سورہ فاتحہ اُنھون نے پڑھی اُسکی تالیف ونظم سے متعجب ہوا اور مین نے دل مین کہا کہ واللہ یہ شخص نہ شاعر نہ مجنون ہے نہ کاہن جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ کَاھِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ اس آیت کے سننے سے حلاوت ایمان کی میرے قلب مین آئی اور رقت اور تغیر میرے مزاج مین ظاہر ہوا اور کہا مین نے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھ مین نے عرض کی یا رسول اللہ اس توحید کو ایسا آشکارا کرونگا جیسا شرک کو آشکارا کیا تھا اور روایت دوسری مین ارادہ کرنا حضرت عمرؓ کا واسطے قتل رسول اللہ صلعم کے اور اثنائے راہ مین اپنی

بہن اور بہنوئی کے ایمان لانے سے خبردار ہوکر گھر مین آنا اور انکو خون آلودہ کرنا اور قرآن کا سننا اور وہان سے رقت دلی حاصل کرنا اور زید بن ارقم کے مکان مین جہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پوشیدہ تعلیم دین کی کرتے تھے جانا اور اسلام لانا یہ سب مشہور ہے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے مکے سے برملا ہجرت نہین کی مگر عمرؓ نے جب ارادہ ہجرت کا کیا تو شمشیر کو حمایل کیا اور کمان کاندھے پر ڈالی اور ترکش ہاتھ مین لیکر مسجد الحرام مین آئے اور مجمع قریش فنا رکعبے مین بیٹھے تھے بعد طواف اور نماز کے اُس حلقے کے گرد آئے اور کہا کہ جو کوئی کہ اپنے ماں باپ کو بے ولد اور اپنے فرزندون کو یتیم اور اپنی جورودن کو بیوہ کرنا چاہے وہ اسوقت آکر مجھ سے ملاقات کرے کسی نے دم نمارا اور متعرض نہو سکا

نقل ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ملک شام کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زیب و زینت بخشی اعیان و ارکان اُس ملک کے واسطے استقبال اُس صاحب اقبال کے مقابل ہوے اُسوقت سامان کی اونٹنی پر سوار تھے خواص اصحاب نے عرض کیا کہ اکابر و اشراف شام کے آپکی شرف ملازمت سے مشرف ہونگے اگر سواری گھوڑے کی اختیار فرماوین تو شوکت و ہیبت حضور کی قلوب اعیان مین تمام و کمال نظر آویگی فرمایا اَنَا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ یعنے ہم وہ قوم ہین کہ عزت دی ہے ہمارے تئین اللہ تعالے نے ساتھ اسلام کے اور درجہ احتیاط اس مرتبہ تھا کہ جب غازیان اسلام واسطے غزاے ملک شام کے روانہ ہوے تو عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کی کہ واسطے فضیلت ثواب جہاد کے مین چاہتا ہون کہ غازیون کے ساتھ جاؤن فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ تو بلاے زنا مین گرفتار نہو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یا امیر المومنین مجھسے ایسا گمان کرتے ہو فرمایا احتمال ہے کہ مسلمانون کو فتح ہو اور کوئی لونڈی بندیون مین معرض بیع مین بکے اور بسبب نسبت نبوت کے تیرے ساتھ قیمت مین وہ لوگ رعایت کرین اور تو بحکم ظاہر عقد بیع کے اُس کنیز ک سے صحبت کرے اور وہ فی الحقیقت زنا ہوگا اسواسطے یہ مصلحت ہے کہ تو ہمت کو اوپر جہاد نفسانی کے جو عبارت ہے اصلاح نفس سے متعلق کرے **نقل** ہے کہ جب خلافت حضرت عمرؓ پر مقرر ہوئی تو ایک بی بی اُنکی نہایت جمیلہ تھین اور بمقتضاے اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ اُنسے نہایت محبت رکھتے تھے تو اُسکو طلاق دیا بعد ایک مدت کے جو امر خلافت مین قوت اور رسوخ کامل حاصل ہوا تب اُس بی بی کی تلاش کی کہ پھر اُسکے ساتھ نکاح کرین لوگون نے عرض کی یا امیر المومنین سبب طلاق کا کیا تھا اور اب سبب نکاح کا کیا ہے فرمایا کہ ابتداے خلافت مین مخوف اُسکے کہ مبادا وہ کسی کی سفارش امور شرعیہ مین برخلاف شرع کرے اور مین بسبب

محبت کے قبول کرون طلاق دیا تھا اور اب مین اپنے نفس پر اتنی قوت رکھتا ہون کہ کسیکی خاطر سے سر مو تجاوز نکرونگا اسواسطے نکاح کرتا ہون مگر وہ بی بی مر چکی تھی نقل ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ شب کو مدینے مین واسطے خبرداری کے پھرتے تھے آدھی رات کے وقت سُنا کہ ایک عورت اپنی بیٹی سے کہتی تھی کہ اُٹھکر دودھ مین پانی ملادے بیٹی نے ماں سے کہا نہین جانتی کہ امیر المومنین نے منادی کی ہے کہ کوئی دودھ مین پانی نہ ملاوے ماں نے کہا اسوقت نہ امیر المومنین ہین نہ منادی ہے جواب دیا کہ واللہ کہ لائق نہین کہ ہم ظاہر مین فرمانبرداری کرین اور خلوت مین بیفرمانی کرین حضرت عمرؓ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوے اور اپنے غلام سے کہا کہ اس گھر پر ایسی نشانی کر کہ کل آسانی معلوم ہو دوسرے دن اُس لڑکی کا عاصم بن عمر کے ساتھ جو اپنا بیٹا تھا نکاح کیا اُس لڑکی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اُس لڑکی سے دوسری لڑکی پیدا ہوئی کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی ماں تھی جب حضرت عمرؓ کسی ملک پر عامل بھیجتے تھے ایک دستور العمل اُسکو لکھ دیتے تھے اس مضمون سے کہ تجمل اور تنعم سے دور رہیو اور اسپ ترکی پر سوار مت ہو چھنا اور جامہ گرانبہا اور باریک مت پہنیو اور نان میدہ نہ کھائیو اور اپنے دروازے پر چوبدار مت بٹھائیو تا لوگ آسانی سے آکر عرض حاجات کیا کرین اور حکم سے برخلافی اور عدل سے عدول مت کیجیو ہر چند کہ حضرت عمرؓ کے عدل کا اور فتوحات نامتناہی اور انتظام امور دین و دنیا کا اور ایجاد امور خیر کا لکھنے کو مجلد عظیم چاہیے لیکن بطریق نمونہ کے تتمہ احوال نوشیروانیون کا جو حضرت صدیقؓ کی خلافت مین کچھ بیان ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ حیرت افزاے عالم ہے علماے تاریخ لکھتے ہین کہ جب حضرت عمر زینت بخش خلافت ہوے پہلا حکم خالد بن ولید کی معزولیت کا نافذ کیا اور اس حکم سے قلوب اہل اسلام کے مغموم و محزون ہوے اسواسطے کہ خالد کی جانفشانیان اور مساعی جمیلہ واسطے تقویت دین محمدی کے ظاہر تھین لیکن حضرت عمرؓ کے دل مین مالک بن نویرہ کا خالد کے ہاتھ سے بیگناہ قتل ہونا مظنون تھا اس سبب سے باوجود شجاعت اور اخلاص اور انتظام کے خالد بن ولید سے سپہ سالار کو معزول کیا اور فتح اور نصرت کو خدا کے قبضۂ اختیار مین سمجھے اور اُسی لشکر مین ابو عبیدہ کے زیر حکم رکھا اسپر بھی خالد نے اصلا التفات نکیا اور بموجب حکم امیر المومنین کے ابو عبیدہ کی تابعداری کی کہ جو تدبیر ین کہ اپنی عمارت مین کرتے تھے اُس مین سر مو برابر قصور نہ کیا اور بکشادہ پیشانی کارجہاد مین کمر باندھکر دقیقہ باقی نہ رکھا ثنی ابن حارث جو پہلے حضرت صدیقؓ سے جہاد کی اجازت لیکر ساتھ اہل فارس کے گئے تھے اُنھون نے پھر مدینے مین آنکر حضرت فاروقؓ سے

چاہا کہ ایک جماعت مہاجر و انصار کی میرے ساتھ روانہ کرو جو باتفاق انکے عجم کا جہاد کریں حضرت عمرؓ نے اصحابوں کو خطبہ میں واسطے جہاد اہل عجم کے تحریص کی اور وعدہ فتح و نصرت کا اور تقسیم خزائن کسریٰ کا بموجب حدیث پیغمبر صلعم کے بیان فرمایا ابو عبیدہ ثقفی اور سلیط بن قیس نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ ملا امیر المومنین ہم از روی صدق و اخلاص کے قبول کرتے ہیں امیر المومنین نے اصحاب میں سے ایک ہزار مرد مقاتل اختیار کیے اور انکے کفایت مہمات کا سامان تیار کیا اور ابو عبیدہ کو اس لشکر کا امیر کیا یہ دونوں کوفے کی طرف روانہ ہوئے اور رستم بن فرخ زاد نے جو سپہ سالار عجم تھا بعد جانے مثنے کے خالد بن ولید کے علمداروں کو نکال کر بعضے دیہات پر سواد کوفے کے عمل کیا تھا اور آگے بڑھنے کا ارادہ تھا کہ خبر مثنے کے مراجعت کی سنکر متوقف ہوا اور رستم بن جابان کو جو بڑا دہقان تھا مع فوج کثیر مثنے کے مقابلے کو روانہ کیا اور بیس ہزار مرد جنگی اسکی مدد کو اپنے پاس سے بھیجے اور ابو عبیدہ یہ سنکر مثنے کے پاس پہونچے مثنے نے بموجب حکم امیر المومنین سرداری لشکر کی ابو عبیدہ کو سپرد کی دو تین روز آسودہ ہو کر مع لشکر رستم بن جابان کی طرف روانہ ہوئے وہ بھی مستعد ہوا اور جنگ عظیم اور مقاتلہ شدید واقع ہوا موج خون ایسی تھی گویا شفق آسمان سے باہر نکل پڑا اور سواروں کی گرد سے آفتاب چھپ گیا بمقتضائے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کے اہل اسلام نے نصرت پائی اور جابان اسیر ہوا اور لشکر کچھ بھاگا کچھ دست گیر ہوا بعد انہزام لشکر جابان کے ابو عبیدہ نے چاہا کہ مال غنیمت کو تقسیم کرے وہیں خبر پہونچی کہ نرسی نام سپہ سالار عجم نے رستم کے حکم سے لشکر عظیم جمع کیا ہے جب جابان کا احوال سنا اور رستم سے مدد مانگی رستم نے جالینوس نام سردار کو مع بیس ہزار فوج کے نرسی کی مدد کو بھیجا ابو عبیدہؓ تقسیم غنایم کی موقوف کر کے نرسی کی طرف متوجہ ہوئے جب صفین اعدا کی مقابل ہو کر مقاتلے میں مشغول ہوئے عون ربانی سے لشکر عجم پر ہزیمت پڑی ہزاروں مقتول ہوئے اور ہزاروں پر مجروح ہونیکی مصیبت پڑی اور نرسی بھاگ کر رستم کے پاس جا ملا قلعہ سقاطہ اور خزانے اور مال نرسی کا اہل سلام کی نصرت میں آیا اور جالینوس نے نرسی کی خبر سنکر راہ میں توقف کیا اور ابو عبیدہؓ نے بلا توقف جالینوس کی طرف عنان عزیمت کو پھیرا لشکر کفار بعد جنگ عظیم کے زمام ہمت کو ہزیمت پر پھیر کر مانند زال کے رستم سے ملا ابو عبیدہؓ نے دونوں لشکروں کی غنیمت اور بندی جمع کر کے خمس اول مال کا امیر المومنین کے حضور میں بھیجا اور باقی لشکر ظفر پیکر پر تقسیم کیا تمام علاقہ سواد کا اور عراق عرب کا اہل اسلام کے تصرف میں آیا جب جالینوس بھاگ کر

رستم سے ملا تو ران دخت نے جو بادشاہ عجم تھے یہ حال سنکر بہمن جادو کو تیس ہزار مرد اور تیس ہاتھی کہ ان مین
ایک فیل سپید نامی تھا دیکر ابو عبیدہ کی طرف روانہ کیا اور ایک علم کہ جسکو درفش گاویانی کہتے ہین اور فریدون
کے زمانے سے کہ عجم کے خزانے مین تھا اور اسکو رایت اور آیت نصرت جانتے تھے اور جواہر آبدار سے مکلل
اور یاقوت نامدار سے مرصع تھا بہمن کا ہمراہ کیا بہمن جادو مع حکمنامہ تو ران دخت کے رستم پاس پہونچا رستم
نے بموجب حکم کے ہمہ لشکر جمع کرکے بہمن کو ابو عبیدہ کی طرف روانہ کیا ابو عبیدہ بھی اپنا لشکر مستعد کرکے
نو ہزار دلاوران سے بہمن کی طرف متوجہ ہوے اور پانی کے کنارے آنکر معلوم کیا کہ لشکر کفار نے اس
پار قرار کیا ابو عبیدہ نے بخیال اسکے کہ فرات کا پانی اپنے بند کرون فرات سے عبور کرکے مکان تنگ مین
ذیرہ کیا اور ایک شب لڑائی سے آگے ابو عبیدہ نے کہا تھا کہ اگر مجکو شہید کرین تو فلانے کو امیر کرنا وہ
بھی شہید ہو تو فلانے کو ایسے ہی کئی شخصون کا نام لیا اس عرصہ مین دلاوران عجم فیلان جنگی پر سوار
ہوکر متوجہ لشکر اسلام کے ہوے اور تیرون کے زخم سے بہت مسلمانون کو مقتول و مجروح کیا عرب کے
گھوڑون نے کبھی ہاتھی نہین دیکھے تھے ایسی عجیب شکلون کو دیکھکر بھاگے اور مسلمانون پر کام تنگ ہوا
ابو عبیدہ کو جس عقلمند نے صلاح دی کہ ہاتھی سونڈ کے قطع ہونے سے ہلاک ہوجاتا ہے فوج اصحاب نے
پیادہ ہوکر تلوارین لیکر فیلبان پر حملہ کیا اور ابو عبیدہ نے فیل سپید کا قصد کیا اور اپنی شمشیر آبدار سے
اسکی سونڈ کو قطع کرکے لشکر کی طرف روانہ ہوے ہاتھی نے کمال غضب سے دوڑکر ابو عبیدہ کو پکڑا اپنے
ہاتھ پانون کے تلے مانند مور ضعیف کے ملکر شہید کیا اور اہل اسلام کا نشان بموجب حکم ابو عبیدہ کے
سات جوانون نے لیا ساتون شہید ہوے اور اسی حال مین عبداللہ مرتد نے مسلمانون مین سے جاکر
وہ پل جو ابو عبیدہ نے واسطے عبور کے باندھا تھا اپنی جہالت سے توڑ ڈالا تاکہ کسی کے تئین بھاگنے
کا ٹھکانہ نہ رہے اور بضرورت مقاتلہ مین کوشش کرین مسلمانون پر ہجوم کفار کا ہوا اور بمجال مقابلے
کی نہ رہی وہان سے ہزیمت کھاکر جو پل پر پہونچے خوف سے اپنے تئین فرات مین ڈالا بعضے ڈوب گئے
اور بعضے بمجال تباہ پار ہوے آخر الامر اہل اسلام کا نشان شیر نے لیا اور حکمت عملی سے جنگ کرتے
ہوے باقی فوج کو بتدریج ملک سے باہر کیا اور کافرون کے قلوب مہیب پر ایسی نامردی آئی کہ باوجود
ضعف اہل اسلام کے بھاگے مسلمانون نے اس فرصت کو غنیمت جانا اور پانی کے کنارے آکر ہر نوع
ایک پل تیار کیا آپکے عبور کیا اور دشمنون کے تعاقب کے خوف سے پل توڑکر موضع لیس مین ارادہ کیا حضرت عمر

نہایت ملول ہوے اور انکو دلاسا اور تسلی کی اور مثنی موضع لیس مین توقف کرکے مجروحونکے معالجہ مین مصروف ہوے چار ہزار مسلمان مقتول و غریق ہوے دو ہزار مدینے کو پھر گئے تین ہزار مثنی کے ساتھ رہے امیر المومنین نے جریر بن عبداللہ بجلی کے تین ہزار جوانون کے ساتھ مرتب کرکے مثنے کی مدد کو بھیجا اور لکھا کہ جریر بن عبداللہ بجلی کو کمال تبجیل و تعظیم کرکے امیر بنانا کہ رسول اللہ صلعم اسکی اس درجے پر تعظیم کرتے تھے کہ اپنی ردائے مبارک اسکے واسطے بچھاتے تھے مثنے نے بموجب حکم کے عمل کیا سپاہ عجم نے یہ خبر سنکر لشکر عظیم تیار کرکے مہران بن باذان ہمدانی کو اسکا امیر بناکر روانہ کیا مثنے نے یہ خبر امیر المومنین کو لکھی حضرت عمر نے برسبیل عجلت لشکر عراق کو انکی مدد کے واسطے بھیجی مثنے بھی اپنے علاقے سے لشکر جمع کیا سب قریب بیس ہزار اور لشکر کفار اور اسلام کا مقابلہ ہوا جب صفین مقابل ہوین تو مہران اپنے گھوڑے پر اپکھڑا ڈال کر زرہ پہنکر میدان مین نہایت غرور سے جولانی کرنے لگا ناگاہ لشکر اسلام سے ایک غلام نوبی نے اسکی طرف تیر صائب چلایا وہ تیر تقدیر الٰہی سے اس بے بصیرت کی آنکھ پر ایسا لگا کہ جانب مقابل سے پار ہوگیا مہران حیران سر کے بل گرا سپاہ عجم نے بے سر ہوکر اپنی راہ لی مسلمان مانند شیر غران کے انکے پیچھے ہوے اور قریب ایک لاکھ کے قوم کفار سے جہنم رسید ہوے غنیمت اور رسدی اسقدر اہل اسلام کو میسر ہوئی کہ کسی لشکر سابق مین میسر نہوئی تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَ بعد اسکے تقدیر الٰہی سے اہل اسلام نے خبر پائی کہ اس ضلع مین ایک بازار ہے کہ کفار اشہر ہر سال یہ مجمع کثیر و جمع غفیر جمع ہوتے ہین فوج اسلام ناگاہ اس جماعت نابکار پر پہونچی بعضون کو قتل اور بعضون کو قید کیا باقی بھاگے اور اسقدر مال و متاع اور زر و جواہر ہاتھ لگا کہ تمام لشکر اسکے لے جانے سے عاجز ہوا مثنے نے حکم کیا کہ سوا ے زرہ رخ اور نقرہ و جواہر کے اور متاع نفیس کے اور کچھ نہ اٹھاوین ایک ہزار اونٹ بھر کر لائے غانمان ظفر و منصور فتح بریمین و نصرت بربسیار کمال یسر و آسانی سے مراجعت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لفضل ہو کہ اہل عجم بازار کے لٹنے کی خبر سنکر نہایت ملول ہوے اور توران دخت کو تخت سلطنت سے اٹھا کر یزدجرد کو بٹھایا مثنے نے یہ خبر بوسیلہ عرضی کے پایہ سریر خلافت مین معروض کی امیر المومنین نے سب عاملون کو نامے لکھے کہ اپنے اپنے علاقے سے سواران مسلح تیار کرکے مدینے کو روانہ کرو اور مثنی کو لکھا کہ عجم کی حد سے اٹھ کر اپنے علاقے مین آکر لشکر کو محافظت سے آرام دو اور دشمن سے خبردار رہو اور جب تلک یہان سے حکم نہو اہل عجم سے متعرض مت ہو جب لشکر قبائل عرب کے مدینے مین جمع ہوے حضرت عمر نے اشراف مہاجر و اکابر

انصار اور اعیان اہل بیت کو جمع کر کے اپنی ذات سے ملک عجم میں جانے کی مشورت کی بعد اختلاف اقوال حضرت مرتضے علی کی مشورت سے اپنا عزم موقوف رکھا اور سعد بن ابی وقاص کو اس لشکر آراستہ کے ساتھ واسطے محاربہ عجم کے روانہ کیا تھے اور حضرت جریر کو لکھا کہ تم دونوں سعد کے امر میں رہو حضرت سعد بسعادت و برکت ساٹھ ہزار مرد لیکر روانہ ہوے اور موسم سرما کی شدت سے ایام بہار تک حدود سواد میں انتظار کیا جب آفتاب برج شرف میں پہونچا تو بشرف و سعادت قادسیہ میں داخل ہوے اور اتنے عرصہ میں تمنی جوار رحمت الٰہی میں واصل ہوے رحمۃ اللہ علیہ والکل یرجع الیہ امیر المومنین نے پے در پے مغیرہ بن شعبہ کو اور عمرو بن معدی کرب کو اور عاصم بن عمر تمیمی کو روانہ کیا اور ایسے ہی ہر ایک قبیلے کے چودہ رئیس میں پہونچتے فوراً روانہ کرتے تھے جب یزدجرد کو مسلمانوں کی فوج پے در پے آنے کی خبر پہونچی رستم ابن فرخزاد کو ساٹھ ہزار سوار سے روانہ کیا سعد نے امیر المومنین کو نامہ لکھا اور کثرت اور شوکت اعدا سے خبر کی حضرت عمر نے سعد کو جواب لکھا کہ دندغہ اپنی خاطر میں مت لاؤ اور فتح اور نصرت من جانب اللہ سمجھکر کثرت اعدا سے ہراسان مت ہو اور لڑائی میں جلدی مت کرو اول ایک جماعت عقلا کو یزدجرد کے پاس بھیجو اور راہ حق کی دعوت کرو سعد نے نعمان بن مقرن اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ عقلا و فصحا کو یزدجرد کے پاس بھیجا جب یہ لوگ یزدجرد کی مجلس میں آئے تو ترجمان نے حسب الحکم یزدجرد کے کہا کہ اس ملک میں آنیکا کیا سبب ہے اس سبب سے کہ ہم تمسے تغافل کرتے ہیں تم ولیر ہوتے ہو مغیرہ بن شعبہ نے جواب دیا کہ ہم اول از راہ جہالت کے اور نہایت ضلالت کے بتان بیجان کو اپنے ہاتھوں سے تراش کر معبود بناتے تھے اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے پیغمبر دین پرور کو ہمپر بھیجا کہ ہمارے تئیں بت پرستی سے چھوڑا کر خدا پرستی سکھائی اور افعال شنیعہ سے نہی فرمائی اور معجزات واضح سے اسکی نبوت ہمپر روشن کی اور بتکمیل دین کے اس دار فانی سے کوچ کیا اور ہمکو یہ حکم فرمایا کہ جو لوگ ایمان قبول کریں دنیا میں مخلصی اور عقبی میں سعادت ابدی پاوینگے اور جو کوئی حکم کی اجابت نکرے تیغ بیدریغ سے قتل کرو یا جزیہ بذلت و خواری آنیر کھو اب ہم آئے ہیں کہ تجکو بھی راہ حق پر لاویں اور ضلالت سے باز رکھیں ترجمان نے حسب الحکم کہا کہ اے گروہ عرب تمھارے برابر کوئی دنیا میں شقی اور حقیر اور ذلیل نہیں ہمیشہ شقاوت اور مصیبت تمھاری شامل حال تھی اور تمھارا مقدور نہ تھا کہ ہمارے ملک میں بے اجازت قدم رکھتے اب تم جاتے ہو کہ ہمارا ملک لوٹو شاید بھوکے اور رنج تکو اس ملک میں لایا ہر ایک سال تم چلے جاؤ کہ تمھاری فساد سے یہ ملک خراب ہو گیا

پھر آئیو ہم تم کو گیہون اور خرما دینگے اور تمھارے اشراف ون مین سے تیس امیر کرینگے نعمان بن مقرن نے کہا کہ تو اس فرخرفات واہیات سے ہمارے دامن عصمت پر عیب لگا دے یہ گمان خطا ہی جو مشقتین اور مصیبتین ہماری تو نے بیان کین ہم اُس سے بھی بدتر تھے بلکہ افضل ہم مین وہ تھا جو چچا کے بیٹے کو قتل کرکے اُسکا مال کھاتا تھا اور مردار اور خون کو مباح جانتا تھا جب حق تعالی نے اپنے احسان سے ہمپر پیغمبر بھیجا اور توفیق اسلام دی پیغمبر نے ہمکو یون خبر دی ہے کہ جو کوئی تم مین سے راہ حق مین شہید ہوگا اُسکو بہشت ملیگی اور جو زندہ رہیگا وہ مخالفون پر غالب ہوگا اور بہت ملک ہمارے ہاتھ سے فتح ہونگے اور تیرا ملک و ذخرانہ اور ولایت اُسمین ہے اب تجکو دعوت کرتے ہین کہ ایمان لا اور اپنے طریقہ ناپسندیدہ کی قباحت پر نظر عبرت سے دیکھ تو دولت ابدی تجھے نصیب ہوگی اور تیرے ملک مین بغیر تیری اجازت کے کوئی قدم نہ رکھے گا والا خراج قبول کر اور جزیہ بذلت وخواری دے نہین تو تیرے ساتھ کلام شمشیر و تیرے ہے حق تعالی ہمارے اور تیرے بیچ مین حاکم ہے یزدجرد نے جو یہ کلام سُنا نہایت غصے مین آیا اور آتش غضب اُسکے سر بے مغز پر دوڑی اور بولا کہ تمھارے تئین یہ مقدور ہوا کہ شیران عجم سے اسطرح کے خیال فاسد دل مین رکھتے ہو اگر رسولون کا قتل کرنا بے مناسب نہوتا تو مین زخم تیغ سیاست سے تمھارا سر کاٹتا اور کہا کہ ایک جوال خاک سے بھر کر اُسکے سر پر رکھ کر یہان سے باہر کردو ابھی مین بستم کو سپہ سالار کرکے تمھارے مقابلے کو بھیجتا ہون عاصم بن عمر تمیمی نے اُس جوال خاک کو اپنے کاندھے پر رکھ کر بارگاہ یزدجرد سے باہر لیگئے دہان سے آئے اور وہ بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ واللہ اُنھون نے اقلیم مملکت کی کنجیان اپنے ہاتھ سے ہمکو دین منقول ہے کہ یزدجرد رستم کو واسطے جنگ عرب کے تاکید کرتا اور وہ سستی کرتا تھا اسواسطے کہ اُسکو علم نجوم مین مہارت تھی اوضاع فلکی سے اُسپر روشن ہوا تھا کہ امسال دولت سعادت عرب کی اور نکبت اور فلاکت عجم کی ہوگی اور نہین جانتا تھا اس تدبیر حقیر سے خداوند قدیر کی تقدیر نہین رد ہوگی ربا عی تقویم پر نجوم کے اے دل نکر عمل بہ جز حق کے کام آوے نہ کچھ جدی نے حمل نہ ہے وہ سعید دلوے سعادت جسے خدا نہ تا شیر کچھ نہ کرسکے میخ نہ زحل پر رستم آہستہ آہستہ بکمال شوکت وعظمت لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہوا جالینوس کو مقدمہ پر چالیس ہزار سوار سے اور ہرمزان کو میمنہ اور بہرام کو میسرہ پر متعین کیا اور خود ساٹھ ہزار دلاور ان نامدار سے قلب مین قائم ہوا کہتے ہین کہ رستم نے راہ مین سعد کے لشکر کے ایک عرب کو اسیر کیا اور پوچھا کہ تمھارا مطلب ہمارے ملک مین آنے سے کیا ہے وہ بولا کہ ہم اسواسطے آئے ہین کہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی زبانی ہمکو وعدہ دیا ہے

کہ اگر تم اسلام نہ لاؤ گے تو تمہارے ملک کی حکومت اور عورتوں کی بندی اور خزانے کی تقسیم ہمکو ہوگی رستم نے کہا اگر اس آرزو سے آگے تم مقتول ہو جاؤ گے تو کیا کروگے عربی نے کہا کہ جو آدمی ہم میں سے تمہاری تیغ ظلم سے مقتول ہوگا وہ بیشک جنت جاودان میں خداوند رحیم کے لقا سے موصول ہوگا اور جو ہم میں سے باقی رہینگے حق تعالے اُنکے حق میں اُس وعدے کو وفا کرے گا رستم نے نہایت غضب سے اُسکو قتل کیا اور آگے روانہ ہوا اور بہ آہستگی چلنے لگا چنانچہ مدائن سے قادسیہ تک چار مہینے میں پہونچا اور مقصود اُسکا یہ تھا کہ شاید عرب صلح کرکے اِس سال میں چلے جاوین جو عجم کے طالع کی نحوست بدل جاوے اور ہمیشہ ایلچی بھیجتا تھا وہی جواب پاتا تھا کہ جزیہ دو جرد سے کہا تھا یعنے اسلام یا جزیہ یا جنگ طلب کرتے تھے آخر الامر نہایت غصے سے کہا کہ مجکو یہ گمان نہ تھا کہ میں اتنی عمر پاؤنگا جو تمسے یہ خبر ذلت سنونگا قسم ہے ماہ اور ستارون کی کہ کل جو نیر اعظم طلوع کریگا تو میں اتنے شیران عجم کو بھیجونگا کہ سرکشان عرب کا سر مانند گنبد کے خاک پر ڈالینگے اور حکم دیا تمام لشکر نے راتون رات نہر عتیق پر پل تیار کیا فجر کو جب پل سے عبور کیا ایک پشتہ بلند پر خیمہ مارا اور واسطے لشکر کے مکان مقرر کیا اور یزدجرد نے حکم دیا تھا کہ طاق کسریٰ سے لشکر رستم تک بقدر مسافت آواز بہونچنے کے ایک ایک آدمی مقرر ہو تاکہ رستم کے لشکر کا احوال ہر آن پہونچتا ہے اور حضرت سعد نے بھی اپنے لشکر کو آراستہ کیا اور بحسب تقدیر اسی ایام میں سعد کے بدن پر کثرت دمل کی اور غلبہ مرض عرق النسا کا اسقدر تھا کہ بیٹھنا گھوڑے پر دشوار تھا اور اُس اطراف میں ایک کوشک بلند تھا اُسکے سطح پر تکیہ و مسند بچھا کر بیٹھے کہ تمام احوال لشکر کا نظر آتا تھا وہان اعیان لشکر کو بلا کر غدر ابی غیر حاضری کا بیان کیا اور جو پھوڑے اور زخم دکھلانا ممکن تھا دکھائے سب پر ظاہر ہوا کہ تخلف از لشکر کہ حرب سے واسطے ضرورت کے ہے اور خالد بن عرفطہ کو نائب کرکے قلب لشکر میں قائم کیا **نقل ہے** کہ ابو محجن ثقفی ایک روز صبح کے وقت مخمور بیٹھے تھے اور صبوحی پیکر اشعار پڑھتے تھے اتفاقاً حضرت سعد نے دیکھا اُسکو اُسی کوشک میں قید کیا بعد اُسکے خالد بن ولید کو اپنے قائم مقام کرکے روانہ کیا اور اعیان لشکر کو بلا کر واسطے جہاد کے رغبت دلائی اور مذمت بھاگنے کی کی اور ملامت دنیا اور خجالت عقبیٰ بیان کی اور وہ آیتین اور حدیثین کہ جس میں حق تعالیٰ نے وعدہ فتح کا اور عنایت کرنا ملک عجم کا اور فتح یا نا فارس اور شام کا کیا تھا سُنائیں اور کہا کہ تم یقین جانو کہ جو کوئی شجاعت کریگا اور اعلاے کلمۃ اللہ اُسکو منظور ہوگا اگر شہید ہوا تو بہشت جاودان اور رضاے رحمان پاوے گا

اور خوب جان لو کہ جو کچھ پیشانی پر لکھا ہے ظہور میں آویگا اگر آج دست بردار اور پامردی کروگے تو حق تعالیٰ مال نفیس اور نفس خسیس اُنکے تمہارے تصرف میں لاویگا اور اگر جبن و نامردی کروگے تو دولت دنیوی اور سعادت اُخروی ہاروگے اور جو لوگ کہ شعر کے فن میں مہارت رکھتے تھے اُنسے فرمایا کہ جوشِ غازیوں کی کُندیِ طبیعت کو تیز کریں اور میدان میں مستعد بخونریز کریں سُنا و شاعر اس مضامین کے شعر سے غازیوں کو تہوّر دلانے لگے اور آیات و احادیث فضائل جہاد کے سُنانے لگے **نظم** جسکے پیرون پر پڑے گرد صفِ جنگ جہاد ؛ وہ جہنم سے بچا نارسے ہے وہ آزاد ؛ اے برادر حدیثِ نبوی کو سُن لے ؛ باغِ فردوس ہے تلوارون کے سایے کے تلے ؛ جو رہِ حق میں ہوئے ٹکڑے نہیں مرتے ہیں ؛ بلکہ جیتے ہیں وہ جنت میں خوشی کرتے ہیں ؛ فتنۂ قبر و غمِ صور و قیامِ محشر ؛ ایسے صدمون سے شہیدون کو نہیں ہے کچھ ڈر ؛ اے جوانان اسد حملہ و ستم قوت ؛ کام کس دن کو پھر آوگی تمہاری جرأت ؛ اُنکا سر کاٹ لیا یا گیا اپنا سر ؛ دونون صورت میں جو سمجھو تو تمھیں ہو بہتر ؛ لیجئے گر مار لیا اُنکو تو پھر من آئی ؛ اور گرے ہم تو پھر خاصی شہادت پائی ؛ اور فرمایا جاؤ اپنے مقام پر قرار پکڑو اور بعد نماز ظہر کے وقت ہے نزولِ رحمت کا اور منتشر ہونے نسیم نصرت کا جب تکبیر اول کرون تو تم مستعد ہو جاؤ اور تکبیر دوم میں جوشن و سلاح اور آلاتِ جنگ درست کیجیو اور تیسری تکبیر پر دلاورون کو رغبت اور نشاط لڑائی کی دلوائیو اور چوتھی تکبیر کا احوال سنتے ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے متوجہ دشمن کے ہو جیو

بیان شروع ہونے جنگ عجم کا

سواران عجم نے اپنے لشکر کی بہار آراستہ کی بدوی گھوڑون پر طلا اور نقرے کی زینین رکھین اور پاکھرین زرلفتی ڈالین اور لباس باتمزین اور قمشہ رنگین اور خود و زرہ اور جلتے ارغوانی اور چمکے مرصع اور تیغین یمانی حمائل کین اور تیر اندازان تیز نہر دار اور پیادے جرار تیز رفتار ہاتھیونکے گرداگرد مستعد کیے غالب بن عبداللہ اور عاصم بن عمرو لشکر اسلام سے سبقت کر کے میدانِ جنگ میں آئے ہرمزان کہ حاکم دیار عجم اور صاحب طبل و علم تھا غالب کے مقابل ہوا اور آپس میں نوک چوک نیزہ بازی کی ہوئی غالب نے ایک نیزہ اُسکی کمر پر مارا اور اُسکا پیوند توڑا دوسرا سوار عجم کا عاصم سے مقابل ہوا وہ شیر غران کی ہیبت سے بے جنگ بھاگ کر لشکر میں واصل ہوا مہران حاکم آذربایجان کا کہ جسکے لباس اور سلاح کی قیمت سے محاسب و مہم عاجز تھا باد پا پر سوار ہو کر کمال غرور اور تکبر سے میدان میں آیا منذر بن حسان کو اُسکے ہذیان سے غیرت دین کی

غضب مین لائی قلب لشکر سے مانند برق کے نکلا اور نیزہ زہر دار کہ بھالا اُسکی مانند زبان مار تھی ہاتھ مین لیکر ایک حملہ سے اُسکے پہلو مین مارا اور بدن کو لیکر گھوڑے کے تن سے بھی گذارا فر واپس کی وہ پشت سے آیا خاک + چہرہ خون آلودہ زرہ چاک چاک پہ مندر نے فی الفور گھوڑے سے اُتر کر خنجر تشنہ کو اُسکے حلق سے سیراب کیا اور بدن ناپاک سر بے مغز کے بار سے ہلکا کیا کہتے ہین کہ اُسکے پٹکے کی قیمت پچاس ہزار درم اور باقی سامان کی دس ہزار تھی کفار عجم نے جو اپنے سردار کو خاک وخون مین دیکھا ایکبارگی لشکر اسلام پر حملہ کرکے متفرق کیا حضرت سعدؓ نے طلحہ بن خویلد اسدی کو مع فوج مدد کو بھیجا اور اُنکے تفرقہ کو جمع کیا ایک عجمی سردار طلحہ کا مقابل ہوا طلحہ نے روح اُسکا ایک ہی نیزے سے دوزخ پہنچا دیا وہ اسپہ مہنم واصل ہوا غازیون نے طلحہ کے حکم سے اصحاب الفیل پہ تیر مارے ہاتھی بھاگے سوار پیادے ہوئے سارے سعد قیس کندی نے دیکھا کہ دلاور بنی اسد نے مانند شیر کے فیل سواران عجم کا کارزار کیا آتش دلاوری کے جوش سے اپنے جوانون کو متقطع یہ پکار کیا اُنھون نے بھی اپنے مقابل والون سے مقابلہ کیا جمعیت اہل عجم کی متفرق ہوئی جالینوس نے یہ حال دیکھ کر مع لشکر وفیلون کے حملہ کیا مسلمان چوتھی تکبیر کے منتظر تھے کہ حضرت سعدؓ نے زبان لطافت بیان کو کلمہ اللہ اکبر سے حرکت دی اہل اسلام نے کلمۂ لاحول ولا قوۃ کی قوت سے حملہ کیا روے زمین خون سے غرق اور اُسکے عکس سے فلک مین شفق ہوا عجم کے فیل سوار جس طرف توجہ انتباہ کرتے تھے تو اہل اسلام کے گھوڑے فرار کرتے تھے عاصم کے حکم سے دلاورون نے تیر چلائے اور ہاتھیون نے رسّے کاٹ کر ہودے گرائے سوار زمین پہ گرے کچھ بحال تباہ بھاگے کچھ مرے دوسرے دن جب آفتاب نے اپنا نیزہ چمکایا ہر ایک پہلوان مسلح ہوکر میدان مین آیا قعقاع بن عمر جو عبیدہ بن الجراح نے ملک شام سے بحکم امیر المومنین سعدؓ کی مدد کو بھیجا تھا ڈیڑھ ہزار فوج سے نمودار ہوے اور یارون سے کہا کہ تم اپنی فوج کے کئی غول بناؤ اور ایسا آگے پیچھے چلاؤ کہ جو اگلا غول سعد کے لشکر مین پہونچے تو پچھلا نمودار ہو قعقاع مسلح اور مکمل بہ کمال شوکت وہیبت لشکر اسلام مین سے اور جوانون کو قتال کفار پر حریص کرکے لشکر عجم سے مبارز طلب کیا اور میدان جانستان مین بکمال اطمینان گھوڑے کو جولان دیا اُدھر سے ذوالحاجب سپہ سالار عجم میدان مین آیا ہر ایک نے اپنا کرتب اور شجاعت جان بازون کو دکھلایا آن کی آن مین ذوالحاجب کی روح کو بے مانع وحاجب جہنم کے گوشے مین ٹھہرایا لشکر عجم سے دو سردار تھور شعار دو چار ہوے حضرت حارث قعقاع کے مددگار ہوے اُنکی دست برد سے دونون کافر فی النار ہوے اور لشکر کسریٰ نے ان دو سردارون کے

قتل سے کسر عظیم پائی اور اہل اسلام کے دل مین عجم کے ہاتھی بھگانیکی تدبیر مقبول ہاتھ آئی پرانی جو تیان اور کہنہ کتل اور رسّے اپنے اونٹون پر ڈالے اور ہدیان باندھین کہ فیل کے جسم سے اونٹ کا طول و عرض زیادہ نظر آیا اور جوانان تیرانداز و نیزہ باز کو اُنپر سوار کیا اور سواران جانباز کو گرداگرد شتران فیل نما کے حصار کیا جسطرف یہ لوگ اس شکل غریب سے حملہ کرتے تھے جو کام کہ پہلے عجم کے ہاتھیون نے عرب کے گھوڑون سے کیا وہ کام شتران عرب نے اہل فارس کے فرس کو دکھایا تقعاع نے تیس حملون مین تیس کافر مارے مسلمانون نے تیر جانستانی اُنکے سینون سے گزارے دوپہر تک یہی حال رہا تیغ یمانی سے شرر افشانی کی اور گرز گوپال سے دشمنون کے سرون نے تن پر گرانی کی **نقل** ہے کہ ابو محجن ثقفی جو حضرت سعد نے اُنکو بعلت شرب خمر کے کرشک مین قید کیا تھا یہ تماشا جنگ کا دیکھتے تھے اور محرومی ثواب جہاد سے افسوس کرتے تھے آخر الامر محافظان قید سے یہ عہد کیا کہ اگر مین لڑائی سے زندہ آیا تو پھر بدستور قید مین رہونگا اور حضرت سعد کی بی بی سے زرہ اور ہتھیار اور گھوڑا اُنکا مخفیہ مانگا اور چپ چاپ کوشک سے نکل کر میدان مین آیا اور ایسی کارزار کی کہ دشمن اور دوست نے اُسکی تحسین و آفرین مین زبان کھولی حضرت سعد کی نظر کوشک کے سطح سے ایک جوان ابلق سوار پر پڑی اور اُسکی تیزدستی و جلالی پر توجہ فرمایا کہ گھوڑا اس جوان کا میرے ابلق کے مانند دکھائی دیتا ہے اور سوار کی وضع مانند ابو محجن کی سواری کے ہے ابو محجن تو میرے پاس مقید ہے اور ابلق طویلے مین ہے کوئی کہتا تھا کہ یہ خضر ہے کسیکو یہ گمان تھا کہ یہ فرشتہ آسمانی ہے ہماری مدد کو آیا ہے جب دھی رات ہوئی اور ابواب جنگ مسدود ہوے ابو محجن بموجب بندے عہد کے کوشک مین آیا اور اپنا پانون قید مین ڈال کر صبح تک آرام فرمایا صبح کے وقت حضرت سعد کو ابو محجن کے حال سے خبر ہوئی بنفس نفیس خود اُسکے پاس گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالے تجکو جزاے خیر دے اور کوئی چشم بد تیرے دست و بازو کو نہ پہونچے کل پھر دشمنون کے معرکے مین داد جوانمردی کی دے اور فتح کے دروازے دوستون کے منہ کھول دے ابو محجن نے بہت عذر کیا اور قید سے مخلصی دیکر وہ گھوڑا اور ہتھیار اُسکو انعام کیا ابو محجن نے میخواری سے توبہ کی رات کو تقعاع بن عمرو نے اپنی فوج کو لشکر سے جدا کیا اور دس ٹولیان بنائین اور فرمایا کہ کل تم بدستور سابق آگے پیچھے لشکر سے ملیو اگر اس عرصہ مین ہاشم تمہاری مدد کو پہونچین تو فبہا والا تمہاری اس وضع کے پہونچنے سے غازیون کو ہمت قوی ہوجاویگی تقعاع کی تجویز سے سوائے اُسکے رفیقون کے اور کوئی خبردار نتھا جسوقت کہ دونون طرف سے صفین

مقابل ہوئین تو فوج اول قعقاع کی میدان کے کنارے سے نمودار ہوئی مسلمانون کو گمان ہوا کہ ہاشم ہماری مدد کو پہونچے قوت اور شوکت اُنکی زیادہ ہوئی اور گمان بضبوطی سے میدان مین جولانی کرنے لگے ابھی پچھلی فوج داخل نہین ہوئی تھی کہ ہاشم بھی مدد کو آن پہونچے اور قعقاع کی تدبیر کو پسند کرکے اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ٹولیان بنائین ہاشم نے لشکر کے قریب پہونچتے ہی تکبیر کی اہل اسلام نے بڑے سر و سر غلغلہ تکبیر کا فلک تک پہونچایا ہاشم نے میمنہ عجم پر حملہ کرکے اُنکی صفون کو متفرق کیا اور موضع عتیق تک کافرون کا پیچھا کیا وہان سے پھر لشکر اسلام مین توقف کیا مشرکون نے شب گذشتہ مین صبح تک ہاتھیونکے پالان و سامان درست کرکے فیل سپید کو قعقاع کے مقابل و فیل ابرج کو جمال بن مالک کے مقابل مع فوج کیا حضرت سعدؓ نے اعداد اور اجنبا کے لشکرون کو ملاحظہ کرکے فرمایا کہ وہ دونون فوجین فیل سفید اور ابرج کی لشکر کو برہم کرتی ہین اہتمام اور کوشش کرکے اُن دونون فیلون کے شر کو دفع کرو قعقاع ایک تیر دوشاخہ درست کرکے متوجہ فیل ابیض کا ہوا اور جمال بن مالک نے اسی طرح سے فیل ابرج کا قصد کیا حق تعالی نے دونون کے تیرون کو دونون ہاتھیون کے ہدف چشم پر برابر پہونچایا فیل ابیض کی آنکھون سے سیاہ پانی نکلا اور سر ہلا کر اپنے سوارون کو زمین پر پٹکا قعقاع نے فیل ابیض کی سونڈ کو قطع کیا اور جمال نے ابرج سے بھی دست برد کی فیل ابیض کافرون کی صفین چیرتا ہوا بھاگا اور باقی فیلون نے اُسکی متابعت کی ایسے بھاگے کہ مدائن تک دم نہ لیا مسلمان فیلون کے شر سے محفوظ ہوے اور ابتک جہاد مین رہے اور بعد نماز عشا کے پھر دونون طرف سے شمع اور مشعلین روشن ہوئین اور جنگ مین مصروف ہوے حق تعالی نے اپنے لطف قدیم سے اہل اسلام کے دلون مین صبر القا کیا وہ رات ایسی کٹی کہ کوئی ایسی رات نہ کٹی ہوگی اور عرب اور عجم کو ایسا امر درپیش آیا کہ مانند اُسکے کبھی نہ آیا ہوگا سعد محراب مین بتضرع و زاری مشغول ہوے صبح صادق ہوئے آثار قبولیت کے ظاہر ہوے اور یہ ندا کی کہ اے اہل اسلام چند روز سے رنج اُٹھاتے ہو ایک ساعت اور بھی صبر کرو کہ اَلنَّصْرُ مَعَ الصَّبْرِ لازم و ملزوم ہین حضرت سعدؓ کے کلام منتہی اُن سعادتمندون کو جوش و خروش آیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رستم کا آفتاب سعادت و اقبال سے میل کرکے زوال مین پہونچا یا اتفاقاً اُس روز رستم اپنا تخت نہر عتیق کے کنارے رکھکر سائبان کے تلے بیٹھا تھا باد و بوراسوقت ایسی چلی کہ اُسی میدان مین خاک مذلت اُنکے سر و پر ڈالی اہل اسلام کے نیزے اور شمشیر کی ضرب سے کفار عجم کا فرع روح دار البوار کو اُڑ گیا اور رستم کے خیمے کی طنابین زمین سے اکھڑ گئین وہ دھوپ مین رہگیا اور آفتاب

کی حرارت سے خزانے کے اونٹ کے بوجھ تلے پناہ لے گیا قعقاع کئی پہلوانوں کو ہمراہ لیگیا اور پنجہ تین اُس بدبخت کے تخت تک پہونچایا اور بلال صاحب اقبال نے اونٹ کے بوجھ کی رسّی کو جسکے تلے رستم بیٹھا تھا کاٹا وہ بوجھ ایکبار گی رستم کی پیٹھ پر گرا اور اُسکے صدمے سے پانی مین اپنے تئین ڈالا بلال کو اُسوقت معلوم ہوا کہ رستم ہے پانون اُسکا پکڑکر پانی سے کھینچا اور سر کو تن سے جدا کرکے نیزے پر چڑھا دیا اور اُس تاجدار عجم کے سر کو تاجدار رسولی کیا سپاہ عجم کو جو قتل ہونا رستم کا محقق ہوا پانون قرار کا جگہ سے ہل گیا اور طریقہ فرار کا نا پایا بہادران اہل اسلام نے کفار کے لشکر کا پیچھا کیا جالینوس ایک فوج کثیر سے بھاگا جاتا تھا ایک میر لشکر اسلام سے تین سو سوار لیکر دوڑا اور اُسکو قتل کیا اور سب سامان لے لیا حضرت سعدؓ نے رستم کا تن ناپاک دیکھکر سجدۂ شکر کیا اور رستم کا سلب یعنی سامان بلال کو عنایت کیا روایت ہے کہ بلال کو اُسکا تاج ہزار دینار کا اور تاج سو ہزار دینار کا تھا اور وہان سے مال وافر اور خزانہ بیشمار اور تئین یمانی اور کمانین دمشقی اور نیزے خطی غنیمت مسلمانون کی ہوئی اور دولت اہل اسلام کی بڑھی اور شوکت کفار گھٹی بعد اُسکے سعدؓ نے ایک مکتوب مفصّل کیفیت جنگ کا اور مدد پہونچنے کا اور ظفر پانے کا اور قتل رستم کا امیر المومنین کے حضور مین لکھکر شتر سوار تیز رفتار کو روانہ کیا مال غنیمت اتنا جمع ہوا کہ محاسبان سریع الحساب بعضے مال کے حساب سے عاجز تھے کہتے ہین کہ رستم کے ساتھ اُس لشکر مین چھ کرور درہم و دینار تھے سعدؓ نے سب مال کا خمس نکال کر مدینے کو بھیجا اور باقی غازیون پر قسمت کیا کہتے ہین کہ ساٹھ ہزار مرد تھے ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار درہم یا دینار حصّہ مین ملے شتر سوار جب مدینہ مین پہونچا اور وہ خبر فرحت اثر سردار انجمن اصحاب یعنے عمرؓ بن الخطاب کے سمع مبارک مین پہونچی شکر خدا کا بجا لائے نہایت خوش ہوئے اہل مدینے نے تہنیت اور مبارکبادیان دین سعدؓ نے پھر لکھی دوسرا مع خمس و نقود و احوال کے اور مع خزانے قلعہ قادسیہ کے بھیجا مہاجرین اور انصار محظوظ ہوئے اور سعد کو تحسین اور آفرین لکھی اور فرمایا جب تک حضور سے حکم جدید نہ پہونچے تب تک لشکر کو قادسیہ مین آرام دو واللہ خیر الناصرین یہ ایک معرکہ صدہا معرکون کا نمونہ ہے اسواسطے احوال شہادت امیر المومنین رضی اللہ عنہ پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

روایت ہے کہ جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ حج سے تشریف لائے ایک روز مدینہ کی بازار مین حضرت زبیر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام کہ جسکا نام فیروز اور کنیت ابو لولو تھی آیا اور کہا یا امیر المومنین

مغیرہ بن شعبہ نے میرے ذمے ہر روز دو درم ٹھہرائے ہین اور مین اُسکے ادا کرنیسے عاجز ہون اگر آپکے فرمانے سے کچھ تخفیف کرے تو بہتر ہے حضرت عمر نے پوچھا تو کیا پیشہ جانتا ہے کہا نجاری اور حدادی اور نقاشی جانتا ہون حضرت امیر نے فرمایا اتنے پیشہ والے سے دو درم لینا نہایت انصاف ہے فیروز کہتے ہین وہ بات نہایت سنگین معلوم ہوئی اور بغض امیر المومنین کا اپنے سینہ پر کینہ مین بھرا حضرت عمرؓ نے کہا مین نے سُنا ہے کہ تو ایسی پن چکی بناتا ہے کہ پون پر چلتی ہے اگر تو بنا دیگا تو اہل مدینہ کو بہت فائدہ ہوگا فیروز نے کہا کہ مین آپکے واسطے ایسی پن چکی بناؤنگا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش مین رہیگی مشرق اور مغرب تک اُسکا ذکر باقی رہیگا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس غلام نے میرے تئین قتل کی تہدید دی القصہ فیروز نے اس بات کو دل مین رکھا اور ایک خنجر دو دھار کا جسکا دستہ درمیان مین تھا زہر اب دیکر تیار کیا اور منتظر فرصت کا رہا ایکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر مین کھڑے ہوے اور صفون کو برابر کرنیکا ارشاد کیا اور تکبیر تحریمہ کہکر نماز مین مشغول ہوے ابولولو نے صف اولی سے باہر نکل کر تین ضرب کہ ایک اُنمین سے زیر ناف تھی ماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو غش آگیا اور اصحابون نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کرکے جلد نماز پڑھی اور اُنکو گھر پہونچایا اور ابولولو نے اٹھارہ آدمی زخمی کیے ایک جوان عراقی نے اپنا طاقیہ یعنی پھینٹا اُسکی گردن مین ڈالکر زمین پر گرایا ابولولو نے جب دیکھا کہ بُری طرح سے مارا جاؤنگا اُس خنجر کو اپنے حلق پر رکھ کر کھینچ دیا اور جہنم رسید ہوا حضرت عمرؓ نے اصحاب کبار کو جمع کرکے فرمایا کہ اگر موت مشتابی کرے تو ان چھ آدمیون مین جسپر سب کا اتفاق ہو خلیفہ کیجیو عثمانؓ و علیؓ و سعدؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و عبد الرحمنؓ بن عوف رضی اللہ عنہم سب نے اتفاق و مشورت سے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کیا جب روح خلیفہ پاک کی عالم افلاک پر گئی بعد تجہیز و تکفین جنازہ کو مسجد مین لائے اور صہیب نے نماز پڑھائی حضرت عائشہؓ کی اجازت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو مین دفن کیا زہے سعادت وزہے قسمت ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

ذکر جامع القرآن امیر المومنین عثمان بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم مبارک عثمان اور کنیت ابو عمر اور حضرت عثمان اعیان قریش سے تھے اور تمام قبیلے سے خوش عیش تھے محبوب القلوب تھے اور کرم و بخشش مین معروف تھے اور بُخل سے دور رہتے اور سابق الاسلامین مین تھے صاحب الہجرتین مین سے تھے اہل بیت تھے صاحب حلم و حیا تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی تعظیم فرماتے تھے اور اُنکی خلافت مین بہت سے ملک اور شہر اہل اسلام کے تصرف مین آئے

ہمدان آذربائیجان آفریقیہ اسکندریہ کافرون مازندران میشاپور طوس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ
نقل ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد مین بسبب کثرت فتحون کے اسقدر مال وافر ہوا کہ ایک لونڈی اُنکی
ہموزن زر سے بکتی تھی اور ایک گھوڑے کی قیمت لاکھ درم اور ایک درخت خرما کی قیمت ہزار درم کو
پہونچی تھی اور ذی النورین اسواسطے کہتے ہین کہ رقیہؓ اور کلثومؓ دو صاحبزادیان کہ ثمرۂ نبوت تھین
اُنکے نکاح مین آئین تھین کہتے ہین کہ کسی زمانے مین کسی شخص کے تئین یہ سعادت یعنی نکاح دو بیٹیون
پیغمبر کی حاصل نہین ہوئی اور اکثر رات کے وقت مقام ابراہیم مین تمام رات قرآن نوافل مین
پڑھتے تھے کبھی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کرتے تھے صائم الدہر قائم اللیل تھے سخاوت اور
نفقہ فی سبیل اللہ اس درجے پر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت اور مغفرت گناہون
اولین و آخرین کا مژدہ دیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کا عزم کیا تیس ہزار لشکر
ابرار اصحابؓ کا مستعد ہوا اور لشکر پر خرچ کی تنگی تھی اسی واسطے اُس لشکر کو جیش عسرت کہتے ہین
حضرت عثمانؓ نے اُس لشکر کی امداد مین چھ سو پچاس اونٹ نصف غلے کے بھرے اور نصف خانون زادون
کی سواری کی اور کئی ہزار دینار حضور مین گذران دیئے حضرت کمال خوشنودی سے ٹہلتے تھے اور کہتے
تھے آلہی عثمانؓ کے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینے
مین آئے تو پانی شیرین بہت دور تھا اور شور پانی سے صحابہؓ کو بڑی تکلیف تھی ایک یہودی کا میٹھا کنوان
جسکا نام بیر رومہ مدینہ مین تھا حضرتؐ نے فرمایا جو کوئی بیر رومہ کو واسطے رضاے خدا کے سبیل کریگا تو
مین ضامن ہون کہ کل بہشت برین مین چشمۂ آب سلسبیل کے نصیب ہوگا حضرت عثمانؓ نے اُس کنوین کو
یہودی سے قیمت گران دیکر خریدا اُسی وقت حضور رسید کائنات مین جاکر اُس کنوین کو سبیل کیا اور عسرت
جیش مہاجرین کو تسہیل کیا اور مدینہ کی مسجد جب حضرت کے وقت مین تنگ ہوئی اسی طرح ایک شخص کے
گھر کے عوض مین مضاعف قیمت دیتے تھے جب قبول کیا تو حضرت عثمانؓ نے اُس گھر کو سنگین بنا دیکر مسجد نبوی
مین داخل کیا اور حضرت عثمان کے زمانے مین جب لوگ تنگی سے بہ تنگ آئے تو بہت حویلیان جوار مسجد کی
اپنے مال سے خاطر خواہ مالکون کو قیمت دیکر مسجد مین داخل کین اور کمال تکلف سے تعمیر مسجد کی نقل ہے کہ
حذیفہ ابن الیمان نے حضرت سے عرض کی کہ ایک جماعت اصحاب کی قرآن مین اختلاف فاحش کرتی ہے
یہانتک کہ نوبت بہ تکفیر ایک دوسرے کی پہونچی اس اُمت کے تئین قرآن مین اختلاف پڑنے سے سنبھالو نہین تو

مانند یہود و نصاریٰ کے اختلاف قرآن مین بھی ہوجاویگا حضرت عثمانؓ نے صحابہ اعیان سے مشورت کرکے زید بن ثابت اور سعید بن العاص و عبدالرحمن بن عوف کو امر کیا کہ موافق لغت قریش کے جمع کرو اختلاف کمال دانوں اس طرح سے جب مرتب ہوا تو انکی نقلین اور مقابلہ کرکے ایک ایک نقل ملک ملک مین بھیجدی تفصیل حوادث اور فتحون کی مدت خلافت حضرت عثمانؓ کی دفتر عظیم چاہتی ہے اسواسطے شہادت کے احوال پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

سعید ابن مسیب سے پوچھا کہ لوگون نے حضرت عثمان کو کسواسطے قتل کیا اور اصحابون نے اسواسطے انکی مدد نکی جواب دیا کہ عثمانؓ مظلوم قتل ہوے اور اصحابؓ مدد کرنے مین معذور تھے اسواسطے کہ جب حضرت عثمانؓ سریر خلافت پر بیٹھے چھ سات برس تک بہت خوب گذران کی اور کسی نے انپر حرف نہ رکھا بعد اُسکے اصحابون کو معزول کیا اور اپنے چچا کے بیٹون کو اور اقربا کو ملک کی حکومت دینا شروع کیا یہ بات لوگون کو بہت شاق گذری اور عبداللہ بن سرح کے تعین والی مصر کیا اُسنے ظلم کا طریق جاری کیا اسواسطے اہل مصر کی ایک جماعت نے مدینے مین آنکر اسکی شکایت کی حضرت نے ایک خط مشتمل تاکید اور تہدید کا عبداللہ بن سرح کو لکھا کہ جماعت داد طلب کو راضی کر اور ظلم سے دست بردار ہو ابن سرح نے پروانے پر عمل نکیا بلکہ بعضے فریادیون کو جو مدینے گئے تھے مارا اور قید کیا اس سبب سے سات سو آدمی مصر کے مدینے مین آئے اور ظلم ابن سرح کے عیان اصحابؓ سے بیان کیے مصریون کے التماس کرنیسے حضرت مرتضیٰ علی حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ان لوگونکا معزول عبداللہ بن سرح کی ہے اگر اُسکو حکومت مصر سے معزول کرو اور مظلومونکی داد دو تو فی الجملہ اس فتنہ کی تسکین ہوگی حضرت عثمانؓ نے کہا تم ایک شخص کو تجویز کرو مین اُسکو حکومت مصر بھیجکر عبداللہ کو معزول کرون سبھون نے کہا محمد بن ابی بکر از روے نسب و حسب کے لائق اس کام کے ہے اسواسطے فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکر کے نام لکھکر ایک جماعت مہاجرین و انصار کی اُنکے ساتھ بھیجی جو معاملہ مصر یونگا اور عبداللہ بن سرح کا دریافت کرکے بموجب عدل کے فیصل کرین جب یہ لوگ تین منزل پہونچے ایک غلام سیاہ اونٹ پر سوار سراسیمہ و پریشان ایسا جلد ہانکے جاتا تھا گویا کسی کا طالب ہے یا کسی سے ہارب ہے یعنے بھاگا جاتا ہے کبھی کہتا تھا مین مروان کا غلام ہون اور کبھی بولتا تھا کہ مین عثمانؓ کا غلام ہون حاکم مصر کے پاس جاتا ہون جب اُسکی تلاش کی تو ایک خط سر بمہر نکلا جسکا مضمون یون تھا یعنے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے

عبداللہ بن سرح کو معلوم ہو کہ محمد بن ابی بکر مع ایک طائفہ کے آتے ہین اُنکے قتل کے واسطے کوئی حیلہ
نکالیو اور فرمان جو دکھاوین اُسکو مت مانیو محمد بن ابی بکر نے خاص و عام کے روبرو نامے کو پڑھا سب سنکر
مضطرب و بیقرار ہوے اور سب مدینے کو پھر آئے اور اصحاب صغار و کبار کو نامہ دکھلایا سب لوگ نہایت
مغموم و متعجب ہوے حضرت علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ نامے کو لیکر حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور پوچھا کہ یہ غلام
اور اونٹ تمھارا ہے فرمایا میرا ہے پھر پوچھا کہ یہ خط تمنے لکھا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا قسم وحدہ لا شریک
کی ہے نہ مین نے لکھا ہے نہ حکم لکھنے کا دیا ہے نہ کچھ اسکی خبر رکھتا ہون حضرت علیؓ نے اُنکی قسم کو تصدیق
کیا مگر لوگون نے کہا کہ مروان کا یہ کام ہے اور مروان حضرت عثمان کے گھر مین تھا حضرت عثمانؓ نے کہا
بجز اس گمان کے مین مروان کو نہین دیتا تم فوراً اُسکو قتل کرو گے شاید یہ خط دوسرے نے دشمنی سے
لکھا ہو اور میرے بے اطلاع مہر کر لی ہو اصحابون نے پھر اس مقدمہ مین دخل نہین کیا اور مروان کے
سونپنے کے انکار سے دلون مین شک پڑ گئے جب اہل فتنہ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی اُنھون نے اپنی اپنی
قوم سے مدد چاہی اور بعضے لوگ مدینے کے بھی مددگار ہوے حضرت عثمان کے گھر کو گھیر لیا مسجد نبوی تک
واسطے جماعت کے نہین چھوڑتے تھے اور پانی آنا بند کیا کہ تنگ ہو کر خلافت سے دست بردار ہون
حضرت علیؓ نے یہ حال سنکر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ حضرت عثمانؓ کے دروازے
پر کھڑے ہو کر لوگون کو گھر مین جانے سے منع کرین اور تین مشکین میٹھے پانی کی بھیجین اوباش اہل فتنہ
نے تیر مارے اور مشکین مانند دل عشاق سوراخ سوراخ ہوئین حضرت امام حسنؓ زخمی ہوے القصہ
اہل بغی نے کسی کا کہنا نہ مانا اور ہجوم کر کے پیچھے سے گھر کی دیوار پر چڑھ کر آئے حضرت عثمانؓ نے جو یہ
از دحام دیکھا قرآن اپنی گود مین رکھا اور قرأت مین مشغول ہوے ایک نے اُن لوگون مین سے ایک
ضرب حضرت عثمانؓ کے سر پر ماری اور قطرے خون کے آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پر پڑے اور دوسرے
ظالم نے کام اُنکا تمام کیا نائلہ نے جو انکی بی بی تھین اپنے ہاتھ کو اُنکی جان کا سپر کیا انگلیان اُنکی کٹ گئین
اور محمد بن ابی بکر بھی اُن قاتلون کے ساتھ موجود تھے روایت ہے کہ نائلہ نے بعد شہادت حضرت عثمانؓ
کے کوشک پر چڑھکر فریاد کی کہ اے مسلمانو امیر المومنین عثمان مقتول ہوے حضرت علی مرتضی و طلحہؓ اور زبیرؓ
باہر دوڑے اور حضرت حسینؓ کو عتاب کیا کہ تم دروازے پر موجود ہو اور عثمان مقتول ہون حضرت علیؓ
نہایت مغموم ہو کر مکان پر آئے اہل بلوہ نے حضرت عثمانؓ کا گھر لوٹا اور مال و اسباب لے گئے نائلہ اور

حضرت عثمانؓ کی بیٹی مع پیراہن کے اور کٹی ہوئی انگلیوں کے معاویہ بن ابوسفیان کے پاس شام میں لیکر

ذکر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا

اسم مبارک آپکا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کنیت آپکی ابوالحسن اور القاب آپکے یعسوب المسلمین وحید کرار واسد اللہ وابوتراب لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت ولایت مآب نے جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان میں فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے دنیا و آخرت میں اور حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کو فخر ہے تین چیزوں کا اور آپ فخریہ فرماتے تھے کہ کسی کا سسرا ہے مانند میرے اور کسی کی بی بی ہے فاطمہ جیسی اور کسی کے فرزند ہیں حسنینؓ جیسے اور فتح ہوا قلعہ خیبر کا ناصر حقیقی نے آپ ہی پر موقوف رکھا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کرنا حضرت علی کے منہ پر عبادت ہے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ میرا نام اور علی کا نام دونوں مشتق ہیں خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہے اس سے مشتق ہے محمد اللہ کا نام اعلی ہے اُس سے مشتق ہے علی شجاعت اور سخاوت آپ کی فزوں از تقریر ہے اور میں مادر مناقب بیرون از تحریر ایک حکایت بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہے اُس سے آپکی احتیاط اور للہیت و شجاعت کو قیاس کر لینا چاہیے کہتے ہیں کہ کسی جنگ و غزا میں اُس شیر میدان وغا کے مقابل ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود بر سر و تیغ در کف وزرہ در بر ہوا بعد چند طعن و ضرب کے اسد اللہ الغالب نے اُس گبر کو مغلوب کیا اور اُسکے سینہ پر کینہ پر چڑھکر ذوالفقار اُسکے حلق پر رکھکر چاہا کہ اُسے مار کر دار البوار کو پہونچا وے یہودنا بہود نے حضرت کے روے مبارک پر تھوک دیا معاً اس گستاخی کے حضرت اُسکے سینے سے اُتر پڑے اُسنے کہا کہ یا علی آج تک مجھے کسی نے ایسی ذلت نہیں دی اور تمنے مجھے اپنے قابو میں لاکر جو چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا میں شیر الٰہی ہوں نہ شیر نفس اور تابع مولی ہوں نہ فرمانبردار نفس و ہوا تیرے تھوکنے سے پہلے فقط تیرے کفر کے سبب میں تجھے مار ڈالتا جب تونے مجھپر تھوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس گبر نے بڑی بے ادبی کی جلد اسکا پار ہی ڈال اسواسطے میں نے تجھے چھوڑ دیا اور للہیت میں نفسانیت کو نہ ملایا سبحان اللہ اس سے بڑھکر آپکے اوصاف و مناصب و اخلاق و مناقب کتب سیر و خبر میں مذکور ہیں جب یہ حادثہ حضرت عثمانؓ کا واقعہ ہوا حضرت علی اپنے مکان میں بیٹھے اور لوگوں کی آمد و رفت موقوف کی سب کے رئیس حضور میں گئے اور بیعت چاہی کہ مخلوق کو خلیفہ سے چارہ نہیں ہے اور تم مقتدا ہو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ کام اوپر اصحاب حل و عقد کے موقوف ہے بعد اُسکے

جمہور اصحاب جو مدینہ مین تھے حضرت مرتضی علی کے دروازے پر آئے اور درخواست بیعت کی حضرت علیؓ نے مسجد نبوی مین آکر خطبہ پڑھا کہ اے لوگو تم راضی ہو میری خلافت سے سب خاص و عام راضی ہوے اور بیعت کی لیکن حضرت علیؓ کی خلافت مین بسبب قتل ہونے حضرت عثمان کے اور بغی ہونے معاویہ بن ابی سفیان کے بڑا اختلاف ہو گیا اور فتنہ عظیم برپا ہوا طلحہؓ اور زبیرؓ تو مکہ کو گئے وہان جاکر حضرت عائشہ کو جو حج کو گئی تھین کہا کہ خلیفہ رسول اللہ ناحق مظلوم مقتول ہو گیا اور علیؓ کے لشکر مین قاتل موجود ہین وہ قصاص نہین کرتے شام کی طرف حضرت معاویہؓ نے لشکر کشی کی اور طالب قصاص کے بہانے سے حضرت مرتضی علیؓ کی خلافت مین کوئی نیا ملک نہین فتح ہوا بلکہ تادم حیات ایسمین قتل و قتال رہا یہانتک کہ خارجیون نے حضرت مرتضی علی کو بھی شہید کیا اکثر علماے لکھا ہے کہ صحابہ مین جو نزاع و جنگ واقع ہوئی ہین اسکا ذکر عوام سے کرنا موجب لغزش اعتقاد ہے اسواسطے کہ اول حضرت علیؓ سے اور طلحہؓ اور زبیرؓ و حضرت عائشہ سے جنگ عظیم ہوئی کہ زیادہ دس ہزار مرد سے حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے گرد پیش مارے گئے حضرت مرتضی علیؓ نے بعد فتح کے حضرت عائشہؓ کو کمال احترام مدینہ کو روانہ کیا بعد اسکے امیر معاویہؓ کو ہر چند سمجھایا اور کہا کہ عثمان کے قصاص کی طالب انکی بیٹی ہین انکو یہان روانہ کردو وہ اپنے باپ کے قاتلون کو ثابت کرینگی بلوے کے خون کا نہیں اثبات کے قصاص کس سے لیا جاوے غرض کوئی حجت و دلیل حضرت علیؓ کی قبول کی نوبت بجنگ پہونچی مدت تک لڑائی رہی قریب ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے مارے گئے آخر طرفین کے لوگون نے ناچار ہوکر پنچایت کی ابو موسی اشعری تو حکم یعنی پنچ ہوے حضرت علیؓ کی طرف سے عمرو بن العاص معاویہ ابن ابی سفیان کیطرف سے اسکے فیصلے مین بھی اختلاف واقع ہوا اور کئی ہزار آدمی لشکر سے حضرت علیؓ کے خارج ہوے اور انکو بد کہنے لگے انکو خوارج کہتے ہین جب حضرت مرتضی علیؓ کی فہمایش خیال مین نہ لائے انکو سبکو قتل کیا لشکر مرتضی علیؓ کا رات دن کی لڑائیون سے اور ہزارون کے مرنے اور زخمی ہونے سے عاجز آرہا تھا صلاح یہ ٹھہری کہ کوفہ نزدیک ہے وہان جاکے معالجہ مجروحون کا اور درستی سامان کی کرکے پھر معاویہؓ سے لڑینگے ہرچند کہ حضرت مرتضی علی اُن لوگون کو ترغیب جنگ معاویہؓ کی دیتے تھے قبول نہین کرتے تھے حضرت علیؓ ہمیشہ ملول اور غمگین رہتے تھے اسی عرصہ مین خوارج نے حضرت مرتضی علیؓ کو کوفے کی مسجد مین شب یکشنبہ اُنیسوین رمضان ۴۰ھ ہجری مین شہید کیا اور ولادت آپکی مکہ معظمہ مین عام فیل سے تیسوین برس ہے اب غور کرنیکا مقام ہے کہ ایک طرف تو حضرت عائشہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری طرف حضرت علیؓ ولایت پناہ اور دوسرے معرکہ مین ایک طرف معاویہؓ و عمرو بن العاص اور بعضے اصحاب رسولؐ دوسری جانب

حضرت علی شوہر بتول پس اگر یہ معاملے تفصیل لکھنے مین آوین تو البتہ بعضے لوگونکے دل مین سستی اعتقاد کی صحابہ یا ازواج مطہرات کی طرف سے ہو جاوے اور یہ سب احوال اگر تفصیل لکھا جاوے تو ایک کتاب علحدہ ہووے اللہ تعالی ہم سب لوگون کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کے طریق پر مستقیم کرے اور اصحاب کے بغض سے محفوظ رکھے اور انکی محبت عنایت کرے آمین آمین ثم آمین

ذکر امیر المومنین امام حسن مجتبی سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کا

کنیت آپکی ابو محمد اور لقب مجتبی اور سید اور سبط اکبر ہے اور نقش آپکی خاتم کا العزۃ للہ تھا اسماء الرجال مشکوۃ شریف مین جامع الاصول سے لکھا ہے کہ صحیح روایت یہ ہے پندرھوین تاریخ رمضان شریف کی تیسرے برس ہجرت سے پیدا ہوے اور تحریر الشہادتین مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ولادت آپکی پندرھوین شعبان سنہ تین ہجری مین ہوئی اور پیغمبر خدا نے آپ کا نام حسن رکھا پھر جب دوسرے صاحبزادے پیدا ہوے اُنکا نام حسین رکھا روایت ہے کہ جبرئیل مین یہ دونون نام حریر پر لکھے ہوے حق تعالی کی طرف سے پیغمبر خدا کی خدمت مین ہدیہ لائے تھے کہ حسن و حسین بہشت کے ناموں سے ہین پہلے پہل انھین صاحبزادون کے یہ نام رکھے گئے الغرض امام حسین پیدا ہوے رسول اللہ صلعم نے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور عقیقہ کیا اور امام حسن سر سے سینے تک پیغمبر خدا سے نہایت مشابہ تھے اور آپکے فضایل مین بہت حدیثین آئی ہین ترمذی مین ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا امام حسن کو کاندھے پر سوار کیے کھڑے تھے کسینے کہا اچھی سواری پر سوار ہے حضرت نے فرمایا اور اچھا سوار ہے اور ابن سعد محدث نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ امام حسن تمام اہلبیت مین پیغمبر خدا سے اشبہ تھے اور سب سے محبوب تر اور مین نے دیکھا کہ یہ آئے اور حضرت سجدے مین تھے آپکی گردن پر بیٹھ پر سوار ہوے پھر آپنے نہ اُتارا یہانتک کہ خود اُترے اور دیکھا کہ حضرت رکوع مین ہوے اور اُنکے لیے دونون پیرون کے بیچ مین فرجہ کر دیتے کہ یہ اُس راہ سے ادھر سے اُدھر نکل جاتے تھے اور بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ امام حسن رسول خدا کے کاندھے پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے الٰہی مین اسکے دوست رکھتا ہون تو اسے دوست رکھ اور ایک روایت مین ہے کہ دوست رکھ اسے اور دوست رکھ اُسے جو اسے دوست رکھے اور بخاری مین ابو بکر ثقفی سے روایت ہے کہ مین نے پیغمبر خدا کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپکے پہلو مین تھے اور حضرت کبھی لوگونکو دیکھتے اور کبھی حضرت امام حسن کو اور فرماتے تھے کہ بیٹا میرا سید ہے امید ہے کہ اسکے سبب سے مسلمانونکے بڑے دو گروہون مین صلح کروائے اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین

ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز جماعت پڑھاتے اور سجدہ مین ہوتے اور امام حسن صغیر السن تھے اگر کبھی آپکی پیٹھ پر اور کبھی گردن پر سوار ہوتے حضرت انھین نرم طرح سے اٹھائے رہتے جب نماز سے فارغ ہوتے لوگ کہتے یا رسول آپ انکے ساتھ جو کرتے ہین کسی کے ساتھ نہین کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے یہ میرا ریحان ہے اور امید ہے کہ صلح کروائے اللہ تعالے اسکے سبب سے مسلمانون کے دو گروہ مین اور حاکم نے زبیر بن ارقم سے روایت کی ہے کہ امام حسن کمڑے ہوے خطبہ پڑھتے تھے اتنے مین ایک شخص قبیلہ ازد شنوءہ سے کھڑا ہو گیا اور کہا گواہی دیتا ہون مین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انھین اپنے کوے پر سوار کیے ہوے تھے اور فرماتے تھے جو مجھے دوست رکھے وہ اسے دوست رکھے اور جو حاضر ہین غایبون کو یہ بات پہونچا دین اسی طرح سے بہت حدیثین آئی ہین اور امام حسن دوازدہ امام مین دوسرے امام ہین اور جناب امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پہلے خلیفہ ہین اور فقر اور طریقت مین بہت نکتے اور اشارے آپ سے منقول ہین چنانچہ فرمایا محفوظ رکھو اپنے باطن کو کہ حق تعالی خطرات دل کو دیکھتا ہے اور کسی نے ذکر کیا کہ حضرت ابوذر غفاری کہتے ہین کہ میرے نزدیک فقیری تونگری سے محبوب تر ہے اور بیماری تندرستی سے خوب تر امام نے فرمایا کہ حق تعالی ابوذر پر رحم کرے مین تو یہ کہتا ہون کہ جو شخص اپنے حق مین اللہ کے بہتر اختیار پر توکل کریگا وہ شخص سوا اس حالت کے جو اللہ نے اسکے لیے مقرر کی ہے اور کچھ تمنا نہ کریگا اور جناب حسن نہایت کریم اور رحیم اور متواضع اور زاہد اور عابد اور سخی اور حلیم اور بردبار اور کمال باوقار تھے زہد کا یہ حال تھا کہ ابونعیم نے کتاب حلیہ مین آپ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ مین شرماتا ہون اپنے رب سے کہ اسکے سامنے جاؤن اور پیادہ پا اسکے گھر تک نہ گیا ہون پھر پیادہ پا بیس حج کیے اور حاکم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام حسن نے پچیس حج پیادہ پا کیے اور گھوڑے آپ کے آگے کوتل چلتے تھے اور خیرات کا یہ حال تھا کہ ابونعیم نے کتاب حلیہ مین نقل کیا ہے کہ جناب امام حسن نے دو بار سارا مال اپنا اللہ کی راہ مین لٹا دیا اور تین بار آدھا مال للہ دیا یہانتک کہ ایک ایک نعل اور موزہ دیا اور ایک ایک رکھا صواعق مین لکھا ہے کہ ایک شخص اللہ تعالے سے دس ہزار درم مانگتا تھا حضرت امام حسن نے سنا دس ہزار درم اسکے پاس بھیجدیے اور صواعق مین لکھا ہے کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور اپنی تکلیف بعد تونگری کے بیان کی آپنے فرمایا تیرا سوال حق ہے اور میرے نزدیک تجھے بہت دینا چاہیے اور میرا ہاتھ تیرے لائق دینے سے عاجز ہے اور اللہ کی راہ مین بہت دینا بھی تھوڑا ہے

اور میری ملک میں اتنا نہیں ہے کہ تیرے شکر کو وفا کرے لیکن اگر تو قبول کرے جو کچھ مجھے میسر ہے اور اہتمام آمد کی تکلیف نہ ہو تو میں خدمت کروں اسنے عرض کی اے نواسے رسول اللہ کے میں تھوڑا ہی قبول کرونگا اور تمھاری عطا کا شکر کرونگا اور تمھیں معذور رکھونگا پھر اپنے اپنے وکیل کو بلایا اور جمع خرچ خانگی کا حساب کیا اور فرمایا جو مال بیچ رہا ہے آؤ وہ پچاس ہزار درم لے آیا پھر فرمایا تیرے پاس پانچسو دینار بھی تھے وہ بھی لے آ وکیل وہ بھی لے آیا پھر آپنے وہ پانچسو دینار اور پچاس ہزار درم سب اس شخص کو عطا کیے اور فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ ایکدن جناب امام حسنؑ کھانا کھاتے تھے ایک شخص آیا اور کہا دس ہزار درم مجھ پر قرض ہیں آپ ادا کر دیجیے حضرت نے دس ہزار درم اسے عنایت فرمائے اور یہ نہ کہا کہ کھانا کھالے جب وہ چلا گیا لوگوں نے عرض کی کہ آپنے دس ہزار درم بخشے اور کھانے کی تو اعانت نہ فرمائی امام نے فرمایا کہ قسم ہے مجکو خدا کی جسنے میرے جد کو سچا دین دیکر خلق میں بھیجا کہ مجھے آج تک معلوم نہ تھا کہ کھانے کے وقت اس کلام کے بھی کہنے کی حاجت ہے کہ آؤ اور کھاؤ اور ایکدن اپنے دروازے پر تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آیا اور آپکی اور جناب امیر کی خدمت میں کلمات بے ادبانہ کہنے لگا امام نے فرمایا شاید تو بھوکا ہے اسنے جواب دیا اور اسی طرح گستاخی میں مشغول رہا آپنے غلام کو اشارا کیا کہ ایک توڑہ دس درسوں کا لاکر اسے دے غلام نے توڑہ لاکر دیا اور امام نے فرمایا کہ اے اعرابی معذور رکھ اسوقت یہی موجود تھا اعرابی نے جو یہ کرم دیکھا فدا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خدا کے بیٹے ہیں اور میں نے تمھاری مروت اور بردباری آزمانے کو یہ حرکت کی تھی اور صواعق میں لکھا ہے کہ جناب امام حسنؑ کا سالیانہ ایک سال امیر معاویہ کے پاس سے آیا اور آپکو خرچ کی تکلیف ہوئی جناب امام حسنؑ فرماتے ہیں کہ میں نے دوات و قلم منگوایا کہ بطور یاد وہی لکھ بھیجوں پھر رک رہا اتنے میں پیغمبر خدا صلعم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حسنؑ تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ بخیر ہوں اور سالانہ نہ آنے کی شکایت کی فرمایا تو لکھا چاہتا ہے ایسے کو کہ تیری طرح وہ بھی مخلوق ہیں میں نے عرض کی کہ ہاں پھر کیا کروں فرمایا یہ دعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَکَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰھُمَّ مَا ضَعُفَ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ امام حسنؑ فرماتے ہیں کہ واللہ ایک ہفتہ میں نے یہ دعا پڑھی نہ ہوگی کہ معاویہ نے میرے پاس ہزار درم اور پانچسو درم بھیجدیے میں نے اللہ کا شکر کیا کہ وہ اپنے یاد رکھنے والے کو نہیں بھولتا ہے اور اپنے دعا کرنے والے کو ناامید نہیں کرتا پھر پیغمبر خدا کو خواب میں دیکھا فرمایا حسنؑ کیا حال ہے میں نے عرض کی بخیر ہوں اور یہ حال فرمایا

ایسا ہی ہو جو خالق سے اُمید رکھے اور مخلوق سے التجا نکرے اور علم اپکا اس مرتبہ مین تھا کہ بزار نے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ جب خلیفہ روی زمین کیے ہوے ایکدن نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص آپ پر چڑھ بیٹھا اور خنجر چبھو دیا پھر آپنے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے عراق والو اللہ سے ڈرو ہمارے حق مین ہم امیر تمھارے ہین اور مہمان تمھارے اور ہم اہل بیت مین ہین کہ اللہ تعالی نے اُنکے حق مین فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا آپ یہ فرماتے تھے اور مسجد مین کوئی باقی نھا تھا کہ روتا نھا تھا ایک روز مروان نے کہ مدینہ کا حاکم تھا آپ سے درشتی کی آپ خاموش رہے پھر اُسنے ناک چھنکی دہنا ہاتھ لگا تب امام حسنؑ نے فرمایا افسوس تجھپر کیا نہین جانتا کہ سیدھا ہاتھ منھ دھونیکے لیے ہے اور اُلٹا ہاتھ غلاظت دفع کرنیکو اُف ہو تجھپر پھر مروان ساکت ہوگیا اور ابن عساکر نے جویریہ بن اسماء سے روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا مروان آپ کے جنازے پر رونے لگا امام حسینؑ نے فرمایا کہ اب تو اوپر رویا ہو اور زندگی مین کیا کیا کرڈالے گھونٹ نہین پلاتا تھا تب اُسنے بہاڑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین وہ باتین اِنکے ساتھ کرتا تھا جو اس بہاڑ سے حلیم زیادہ تھا اور جناب امام حسنؑ سے کرامات علیہ اور خرق عادات علیہ ظاہر ہوے ہین چنانچہ شواہد النبوۃ مین لکھا ہے کہ ایکبار جناب امام حسنؑ اور ایک بیٹے حضرت زبیرؓ کے ہمسفر تھے اثناے راہ مین کسی باغ مین پہونچے ایک خرمے کے درخت کے نیچے آپکا فرش لگا اور دوسرے کے تلے حضرت زبیرؓ کا بستر بچھا زبیر نے کہا کاش اس پیڑ مین خرمے لگے ہوتے کہ ہم سب کھاتے امام نے پوچھا کہ تم خرمے کھانا چاہتے ہو زبیر نے کہا ہان امام حسنؑ نے ہاتھ اُٹھایا اور ہونٹھون مین کچھ پڑھا اُسی وقت درخت ہرا ہوگیا اور پتے مسکے اور رطب پہلی شتربان نے کہا یہ سحر ہے امام نے فرمایا یہ سحر نہین ہے بلکہ پیغمبر خدا کے فرزند کی دعا مستجاب ہوئی پھر اُس پیڑ پر چڑھکر خرمے توڑے اور سب نے کھائے اور امام حسنؑ عورتونکو بہت طلاق دیتے تھے اور اُنھین کو چھوڑ دیتے تھے جو انکو بہت چاہتی تھین صواعق مین لکھا ہے کہ آپنے نوے عورتون سے نکاح کیا ہے ابن سعد و مدرک نے جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا اے اہل کوفہ امام حسنؑ سے اپنی لڑکیون کا نکاح نکرو کہ یہ بڑے طلاق دینے والے ہین اسی وقت قبیلہ ہمدان کے ایک شخص نے کہا واللہ ہم اپنی لڑکیون کو اُنھین دیا کرینگے پھر جسے پسند کیا کرینگے رکھین گے اور جسے ناپسند کرینگے اُسے طلاق دینگے امام حسنؑ نے یہ کلام سنکر فرمایا کہ اگر مین جنت کے دروازے پر ہونگا اسکے قبیلے کو پہلے بہشت مین لیجاؤنگا بعضون نے لکھا ہے کہ ازبسکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام طفولیت مین جناب امام حسنؑ کی زبان پر بہت بوسے دیے تھے عورتین اس اُمید سے کہ بدن اُنکا موضع مساس خیر البشرؐ سے رس ہوا اور اُسکی برکت سے آتش مزاج سے

نجات پائین جناب امام حسنؑ کے نکاح کی طرف بہت راغب تھین اور انکو بھی یہی منظور تھا کہ اسی بہانے بہتون کی نجات ہو اور جب شب یکشنبہ انیسوین[19] تاریخ رمضان شریف کی سنہ چالیس ہجری مین جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت ہوئی امیر المومنین امام حسنؑ کوفے مین مسند خلافت پر بیٹھے اور چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے آپ کی بیعت کی اور چھ مہینے تک اہل اسلام کے خلیفہ رہے اور خلافت راشدہ پیغمبر خدا کی جناب سید البشر کے بعد مطابق حدیث صحیح کے تیس برس تک تھی اُس مین سے بعد جناب امیر کے چھ مہینے باقی رہے تھے سو وہ چھ مہینے آپکے عہد دولت مین ختم ہوے پھر معاویہ بن ابی سفیان نے جناب حیدر کرار کی شہادت کی خبر سُنکر ساٹھ ہزار سپاہ جمع کرکے عراق کی طرف کوچ کیا امیر المومنین امام حسنؑ نے چالیس ہزار کی جمعیت سے نہضت فرمائی صواعق مین لکھا ہے کہ جب دونون فوجین سامنے ہوئین امیر المومنین امام حسنؑ نے کہا کہ انمین سے ایک لشکر غالب نہوگا جب تک دوسرے کے اکثر لوگ مارے نہ جائینگے تب آپ نے معاویہ بن ابی سفیان کو ملک و سلطنت سپرد کرنے کا پیغام دیا ان شرطون پر کہ بعد معاویہ کے پھر آپ ہی خلیفہ ہوون اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے آپکے والد ماجد کے معاملون پر کسی طرح کا مواخذہ نہ ہو وے اور جو آپ پر ترفتہ ہے ادا ہو جائے پھر بعد ردّ و بدل کے امیر معاویہ نے سفید کاغذ بھیجدیا اور کہا انمین لکھدیجیو جو چاہیے کہ مین قبول کرونگا یہ تو تواریخ مین لکھا ہے اور صحیح بخاری مین خواجہ حسن بصری سے روایت ہے کہ امام حسنؑ نے پہاڑ سے فوجین لیکر معاویہ کا سامنا کیا تب عمرو بن عاص نے کہا مین فوجین دیکھتا ہون کہ نہ پھیرینگی جب تک اپنی یا ہمارے لوگون کو قتل نکرینگی معاویہ نے کہا اور وہ واللہ اُن دونون مین بہتر تھا اے عمرو اگر ہمارے انھون نے انھین اور انھون نے انھین پھر کون مسلمانون کے کام آویگا کون اُنکی عورتون کا متکفل ہوگا کون اُنکے مال و زمین کی خبر لیگا پھر دو شخص بنی عبد الشمس بن عبد مناف سے ایک عبد الرحمن بن سمرہ دوسرے عبد اللہ بن عامر کو مقرر کیا اور کہا تم دونون امام حسنؑ علیہ السلام کی خدمت مین جاؤ اور اُنسے عرض کرو اور کہو کہ صلح کی رغبت دو پھر دونون حضرتؑ کی خدمت شریف مین آئے اور باتین کین اور مصالحہ کی رغبت دلوائی تب امام حسنؑ نے فرمایا کہ ہم بنی عبد المطلب منتفع ہوے اُس مال سے اور یہ گروہ اپنے اموین تُو بے ہوے ہین اُنھون نے کہا کہ معاویہ یہ پیشکش کرتے ہین اور مصالحہ پر راضی ہین امام نے فرمایا کون ان باتون کا متکفل ہوگا وہ دونون ذمہ دار ہوے پھر جو جو آپنے سوال کیے اُنھون نے کہا ہم اسکے ذمہ دار ہین پھر امام نے مصالحہ کیا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے معاویہ بن ابی سفیان صلح کا طالب ہوا بعد اُسکے امام نے بھی لکھا ہوگا الغرض جب مصالحہ ٹھہرا امام حسنؑ نے سوے حجاز موافق زبانی کے یہ نامہ لکھدیا کہ صواعق سے بعینہ ترجمہ کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جسپر صلح کی حسن بن علی نے معاویہ بن ابی سفیان سے صلح کی اُسپر کہ سپرد کردین اُسے مسلمانون کی ولایت اِن شرطون پر کہ وہ آئین موافق کتاب اللہ و سنت پیغمبر صلعم اور سیرت خلفای راشدین مہدیین کے عمل کرے اور معاویہ کو نہین پہونچتا ہے کہ اپنے بعد کسیکو ولیعہد کرے بلکہ خلافت بعد اُسکے مسلمانونکی مشوری پر ہے اور لوگ اللہ کی زمین کہین ہون شام مین خواہ عراق مین خواہ حجاز مین خواہ یمن مین خواہ جہان کہین ہون سب امن و امان سے رہین اور اصحاب علی اور گروہ اُنکا کہین ہون اپنے جان و مال و زن و بچے سے امان مین ہین ان شرطون مین معاویہ پر اللہ کا عہد و پیمان ہے اور حسن بن علی اور بھائی اُنکے حسین اور کسی اہل بیت رسول کے حق مین شر نہ چاہے اور کسیکو انہین سے کہین ہو تکلیف نہ دے گواہ کرتا ہون اسپر فلانے فلانے کو اور کافی ہے اللہ کی گواہی الغرض بعد اسکے جناب امام حسن نے ملک و سلطنت امیر معاویہ کو سپرد کیا اور بیعت کی اور پیغمبر خدا کا معجزہ ظاہر ہوا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا سید ہے عنقریب صلح کروائیگا اللہ تعالی اسکے سبب سے مسلمانون کے دو بڑے گروہ مین ۴۱ سنہ ہجری ربیع الاول کے مہینے مین واقع ہوا اور بعضون نے لکھا ہے کہ پندرھوین جمادی الاول کی تھی اور اس سال کا نام عام جماعت ہوا اور امام حسن نے فرمایا کہ یہ صلح مین نے دب کر نہین کی بلکہ مسلمانونکا خون بچایا اور فرمایا کہ عرب کی کھوپڑیان میرے ہاتھ مین ہین جس سے مین صلح کرون صلح کرین اور جس سے مین لڑون وہ لڑین سو مین نے اس سلطنت کو اللہ کے واسطے اور مسلمانون کے خون بچانے کے لیے چھوڑ دیا بعد اُسکے آپ مدینے مین آئے اور آخر عمر تک وہین رہے

بیان شہادت شریف امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام کا

اور شہادت آپکی اسطرح ہوئی کہ آپکی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کو یزید نے بہکایا اور کہا کہ اگر تو امام حسن کو زہر دے تو مین تجھ سے نکاح کرونگا اُسنے آپ کو زہر دیا چالیس دن بیمار رہے اسہال کبدی ہوگیا کلیجہ اور انتین کٹ کر دستون مین نکلتی تھین پھر انتقال فرمایا تب جعدہ نے یزید سے چاہا کہ وعدہ وفا کرے اُسنے کہا کہ اے امام حسن کے پاس تیرے رہنے کا روادار نہ تھا اسنے پاس کب روادار ہونگا پس دین اور دنیا اُسکی دونون برباد ہوئین عمر بن اسحاق سے روایت ہے کہ مین امام حسن کی خدمت مین گیا فرمایا کہ میرے کلیجے کے ٹکڑے کٹ کر دستون مین آئے اور مجھے کئی بار زہر دیا پر ایسا تیز کبھی نہین دیا پھر مین آپکی خدمت مین گیا آپ کا دم ٹوٹتا تھا اور جناب امام حسین سرہانے بیٹھے تھے اور پوچھتے تھے کس نے آپ کو زہر دیا فرمایا اگر وہ ہے جسپر میرا گمان ہے تو اللہ بڑا منتقم ہے والا مین نہین چاہتا کہ میرے لیے کوئی بے گناہ مارا جاوے واللہ نہ کہونگا کس نے دیا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہم اہل بیت نبوت مین بدگمانی کرنا ہمارا طریقہ نہین ہے اور وفات کے وقت آپ نے

جناب امام حسن کو وصیت کی اور فرمایا کہ واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ اللہ تعالی ہم مین نبوت اور خلافت جمع کرے سو فریب نہ کھانا مخلصانے کوفہ کے تمہین بلھایین اور خروج کروائین اور دشمنون مین پھنسائین پھر بچتا ہوگے اور بچاؤ کا وقت نہ رہیگا اور فرمایا کہ مین نے حضرت عائشہ سے زمین مانگی تھی کہ رسول اللہ صلعم کی پاس دفن ہون انھون نے قبول کیا تھا تم میری وفات کے بعد اُنسے مانگیو اور میرے گمان مین ہے کہ لوگ روکینگے پھر اگر روکین اُنسے رد و بدل نکرنا اور بقیع غرقد مین دفن کر دینا کہ مجھے وہان والون کی اقتدا ہے اور مہران بن عبداللہ بن طلحہ سے روایت ہے کہ جناب امام حسنؑ نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپکی دونون آنکھون کے مابین مین سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ لکھی ہے گھر والے خوش ہوے سعید بن مسیب نے سنا اور کہا کہ اگر یہ خواب سچا ہے تو آپکی اجل مین بہت کم باقی رہا ہے اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کے بعد آپنے انتقال کیا اور وفات شریف آپکی بقول مشہور صفر کی اٹھائیسوین تاریخ یا ربیع الاول کی پانچوین تاریخ سنہ پچاس ہجری مین واقع ہوئی لیکن واقدی کے نزدیک تحقیق یون ہے کہ وفات آپکی سنہ اڑتالیس ہجری مین ہوئی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین اسی کو اختیار کیا ہے اور تحریر شہاوتین مین لکھا ہے کہ قول راجح یہی ہے پس بقول مشہور سن مبارک آپکا چھیالیس برس پانچ مہینے چند روز اور بنا اور بطابق روایت مختار شہاوتین کے پینتالیس برس چھ مہینے کچھ دن اوپر ہوا اور جب وفات ہوئی امام حسین اور محمد بن خلیفہ اور عباس بن علی نے آپکو غسل دیا اور سعید بن العاص حاکم مدینے نے آپکے جنازے پر نماز پڑھی اور جناب امام حسینؑ نے موافق وصیت کے اُم المومنین عائشہ صدیقہ کے مقبرۂ نبوی مین دفن کے لیے جگہ مانگی اُنھون نے اجازت دی اور فرمایا نَعَمْ وَجَبًا وَکَرَامَۃً یہ خبر مروان کو پہونچی اُسنے کہا یہ جھوٹھ ہے کبھی وہان دفن نہونے پائینگے حضرت عثمان کو وہان دفن نہونے دیا اور حسن بن علی کو دفن کیا چاہتے ہین یہ خبر جناب امام حسینؑ نے سنی آپ مع ہمراہیون کے مسلح ہوے اور مروان نے بھی ہتھیار سنبھالے ابوہریرہ نے یہ حال سنا کہا واللہ یہ امر عظیم ہے امام حسنؑ تو بیٹے رسول اللہ کے ہین سو بیٹا باپ کے پاس دفن نہ ہونے پائے پھر حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین گئے اور کہا کہ آپکے بھائی یہ بھی تو فرما گئے ہین کہ اگر لڑائی جھگڑے کا کھٹکا ہو تو مجھے مسلمانون کے مقبرے مین دفن کرنا پھر آپکے جنازے کو بقیع مین لائے اور آپ کو دادی فاطمہ بنت اسد علیہ الرحمۃ کی قبر کے قریب دفن کیا اور حضرت عباس عبدالمطلب کی قبر بھی وہین ہے

ذکر اولاد امام کرام علیہ السلام کا

حافظ ابرو کی تاریخ مین لکھا ہے کہ جناب امیرالمومنین امام حسن علیہ السلام کے پندرہ بیٹے تھے حسن مثنی زید

عمر حسین عبداللہ عبدالرحمن عبیداللہ اسمٰعیل محمد یعقوب جعفر طلحہ حمزہ ابوبکر قاسم اور پانچ بیٹیاں تھیں
ام حسن زینب ام عبداللہ ام سلمہ فاطمہ اور حسن مثنی اور زید ابن حسن سے اولاد باقی رہی اور کسی
صاحبزادے کی اولاد باقی نہیں اور اسماء الرجال مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ حسن مثنی کی پانچ بیبیوں سے اولاد
باقی رہی عبداللہ محض کہ سوبرس کے ہوئے اور حسن مثلث اور ابراہیم یہ تینوں فاطمہ بنت حسین بن علی
سے پیدا ہوئے چوتھے جعفر پانچویں داؤد یہ دونوں ام ولد سے پیدا ہوئے تھے اور زید بن حسن کی اولاد
فقط ایک بیٹے سے باقی رہی انکا نام حسن بن زید بن حسن تھا

ذکر شریف جناب سید الشہدا امام حسین شہید کربلا علیہ وعلی آبائہ الصلوٰۃ والسلام کا

کنیت آپکی ابوعبداللہ اور لقب شہید اور سید الشہدا اور سبط اصغر ہے اور نقش آپکے خاتم کا ان اللہ بالغ امرہ
تھا آپ تیسری خواہ پانچویں تاریخ شعبان کی سنہ چار ہجری میں پیدا ہوئے اور پیغمبر خدا نے آپکا نام حسین
رکھا اور عقیقہ کیا روایت ہے کہ آپکو ام الفضل بنت حارث حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بی بی نے دودھ
پلایا ہے اسی سبب سے عبداللہ بن عباس اور فضل بن عباس آپکے دودھ شریک بھائی ہوتے ہیں جناب
امام حسین علیہ السلام سے قدم تک جناب رسالت مآب سے کمال شبہ تھے اور پیغمبر خدا نے آپکے اور جناب امام حسن
کے فضائل میں بہت حدیثیں فرمائیں چنانچہ ترمذی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا کہ حسن اور حسین بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ترمذی نے اسامہ بن زید سے روایت
کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی میں انھیں دوست
رکھتا ہوں تو بھی انھیں دوست رکھ اور اُسے جو انھیں دوست رکھے اور ترمذی میں انس بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ تمام اہلبیت میں آپکو کس سے محبت زیادہ ہے فرمایا حسن اور حسین ہیں اور آپ
حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو لے آ پھر آپ دونوں کو سونگھتے اور سینے
سے چمٹا لیتے اور جناب امام حسین کے حق میں بھی حدیثیں آئی ہیں چنانچہ ترمذی میں یعلی بن مرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے دوست رکھے اللہ اُسے جو حسین کو دوست رکھے
حسین سبط ہے اسباط سے اور صحیح بخاری میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے ایک عراقی نے پوچھا کہ حالت
احرام میں مکھی مارنا درست ہے انھوں نے کہا اہل عراق مجھ سے مکھی مارنیکو پوچھتے ہیں حالانکہ رسول اللہ کے
نواسے کو شہید کیا اور پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے کہ حسن و حسین میرے دنیا کے ریحان ہیں اور مشکوٰۃ میں

اُم الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر خدا کی خدمت میں گئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آج کی رات
میں نے بُرا خواب دیکھا ہے فرمایا کیا دیکھا ہے کہا میں نے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک کا میں نے کاٹ کر
اپنی گود میں رکھ لیا حضرت نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہؑ کا بیٹا ہوگا وہ تیری
گود میں رہیگا جب حضرت امام پیدا ہوے وہ میری گود میں رہنے لگے پھر ایک روز میں حضرت کی خدمت میں
اُنھیں لیگئی اور گود میں دیدیا حضرت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے میں نے پوچھا کہ میرے ماں باپ آپ پر
فدا ہوں یہ آپکو کیا ہوا فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور خبر دی کہ میری اُمت میرے اِس بیٹے کو قتل
کریگی تب میں نے پوچھا یہ ہوگا اُنھوں نے کہا کہ ہاں پھر میرے پاس لال مٹی لے آئے یعنے کربلا کی نشانی
اور شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین اور بائیں زانو پر حضرت
ابراہیم آپکے صاحبزادے بیٹھے تھے حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ حق تعالیٰ دونوں کو آپکے پاس نہ رکھیگا دونوں
میں سے ایک کو اختیار کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اگر حسینؑ نہ ہوگا میرا اور علی اور فاطمہ کا دل رنج پائیگا اور اگر
ابراہیم نہ ہوگا تو میری ہی جان پر رنج گذریگا میں نے اپنا رنج اختیار کیا پھر تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال
ہوا پھر جب حضرت امام حسینؑ پیغمبر خدا کی خدمت میں آئے آپ بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے اَھْلًا وَّمَرْحَبًا
بِمَا فَدَیْتُہٗ بِابْنِیْ یعنے مرحبا ایسے کو کہ خدا کیا میں نے اُسپر بیٹا اپنا اور کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک
دن حضرت عمر پیغمبر خدا کی خدمت میں گئے دیکھا کہ جناب امام حسینؑ آپکی پیٹھ پر سوار ہیں اور حضرت اپنی
دُوسری دہن مبارک میں لیے ہیں کہ سر اُسکا باگ کی طرح جناب امام حسینؑ کے ہاتھ میں ہے جناب امام حسینؑ
ہانکتے ہیں اور آپ زانو کے بل چلتے ہیں اور حضرت عمر نے عرض کی کیا اچھی سواری ہے حضرت نے فرمایا اور کیا
خوب سوار ہے اور جناب امام حسینؑ بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تھے چہرہ مبارک ایسا روشن تھا
کہ اگر اندھیرے میں بیٹھے ہوتے تو پیشانی اور چہرے کی چمک سے صاف معلوم ہو جاتے تھے اور آپ میرے
امام ہیں دوازدہ امام میں سے اور جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے دوسرے خلیفہ ہیں اور ایسا
حقائق اور معارف آپ سے منقول ہیں ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ بندگی کیا ہے آپ نے فرمایا
کہ بندہ وُہی ہے کہ اپنے اختیار کو چھوڑ دے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک دن ایک شخص جناب
امام حسینؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ بہت درماندہ اور محتاج ہوں اور عیال و اطفال رکھتا ہوں
آپ نے اُسے ٹھہرایا اتنے میں پانچ توڑے دینار دن کے معاویہ بن ابی سفیان نے بھیجے امام نے

پانچون توڑے اُس فقیر کو عنایت کیے اور عذر کیا کہ تجھے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی اور فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ ایک دن آپ مہمانون کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھے خادمہ آش گرما گرم کاسے مین بھر لہو لہان مین لائی اتفاقاً اُسکا پانون کپیا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گر کر لوٹ گیا امام نے تادیب کی نظر سے اُسکی طرف دیکھا اُسنے کہا والکاظمین الغیظ امام نے فرمایا مین نے غصہ روکا اُسنے کہا والعافین عن الناس آپ نے فرمایا مین نے معاف کیا اُسنے کہا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا تجھے مین نے اللہ کی راہ مین آزاد کیا

یزید کا جناب امام حسینؑ سے بیعت طلب کرنا اور امام کا مکہ معظمہ کو سدھارنا اور حضرت مسلم بن عقیل کو کوفے کی طرف بھیجنا اور اُنکا شہید ہونا

بیان اُسکا بطریق اجمال یہ ہے کہ سنہ ساٹھ ہجری مین آٹھ دن رجب کے باقی تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے انتقال کیا اور یزید بن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا اور ولید بن عقبہ کو کہ مدینے کا حاکم تھا لکھا کہ میری بیعت امام حسینؑ وغیرہ عمائد مدینے سے لے ولید نے آپ کو طلب کیا جناب امام حسینؑ تیس جوان مسلح ہمراہ لیکر تشریف لیگئے اُسنے حکم سُنایا امام نے فرمایا کل مسجد مین جب معاویہ بن ابی سفیان کی وفات اور یزید کی سلطنت کی خبر لوگون کو سُناؤ گے اُسوقت جو صلاحت ہوگی عمل مین آئیگی ولید نے کہا مروان نے کہا ابھی انھین روکنا مناسب ہے پھر قابو نہ ملیگا امام نے افروختہ ہوکر فرمایا جو میری طرف قصد کریگا زمین کو خون سے تر کردونگا اور اُٹھے چلے آئے اور شب کو روضۂ منورۂ حضرت خیر البشر مین بسر کی حضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ عنقریب تم لب تشنہ شہید ہوگے اور بہشت مین بڑے درجے ہین کہ بدون شہادت کے اُنھین پا نہین سکتے امام بیدار ہوے اور سامان سفر طیار کیا اور چوتھی تاریخ شعبان کی مع اہل وعیال اور خدام اور موالی کے مکہ معظمہ کو چلے وہان پہونچکر بقیہ شعبان اور تمام رمضان اور شوال اور ذیقعدہ امن وامان سے رہے اور کوفے کے لوگ معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے سے ہمیشہ آپ کو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کیا کرتے تھے لیکن آپ اُنکے قول اور فعل پر اعتماد نکرتے تھے جب اُنھون نے یزید کی سلطنت اور آپ سے بیعت طلب کرنا اور اُسکا انکار کرنا اور مکے مین تشریف لانا سُنا متواتر عرائض آپکی طلب مین لکھے اور قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر وغیرہ رئیسان کوفہ نے انواع واقسام کے عہد اور پیمان اطاعت اور جانفشانی کے اپنے عرائض مین مندرج کیے امام نے احتیاط اول مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو مع کچھ لوگون کے کوفے کی طرف روانہ کیا روضۃ الصفا

لکھا ہے کہ حضرت مسلم مدینہ منورہ کی راہ سے چلے اور حرم نبوی مین پہونچکر مسجد شریف مین دوگانہ ادا کرکے دو راہبر بنی قیس بن غیلان سے ساتھ لیکر درہ کی راہ چھوڑکر شباشب آگے بڑھے راہبر اندھیری رات مین راہ بھٹکے دن کو تمازت آفتاب اور نایابی آب سے کمال تکلیف اٹھائی آخر اُن راہبرون نے ایک راہ بتائی کہ ادھر سے چلے جاؤ اور دونون کہ جان بلب رسیدہ تھے ہلاک ہوے حضرت مسلم نے وہ مصاحب جناب امام کی خدمت مین لکھے اور یہ بھی لکھا کہ آثار سے یہ سفر نامبارک معلوم ہوتا ہے اگر ارشاد ہو پلٹ آؤن کسی اور کو اس کام پر مامور فرمایئے امامؑ نے لکھ بھیجا کہ ایسے خیالات علامت جبن اور بزدلی کے ہین ہمت بلند کرو اور جس کام پر مامور ہوا انجام دو مسلم مطابق حکم محکم کے کوفہ کو روانہ ہوے وہان پہونچکر مختار بن ابی عبیدہ کے گھر مین اُترے خلقت جمع ہوئی حضرت مسلم نے جناب امامؑ کا نامہ سُنایا بارہ ہزار مرد سے زیادہ نے امام عالی مقام کی بیعت حضرت مسلم کے ہاتھ پر کی یہ خبر نعمان بن بشیر صحابی کو کہ عامل کوفہ تھے پہونچی اُنھون نے ظاہر مین لوگون کو دھمکایا پر فقط دھمکی پر ٹالا اور کچھ تعرض نکیا پھر مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے یزید کو یہ خبر لکھ بھیجی یزید نے سرخون رومی کی صلاح سے کہ اُسکا وزیر تھا نعمان بن بشیر کو معزول اور عبیداللہ بن زیاد کو کہ بصرہ کا حاکم تھا کوفہ پر مامور کیا ابن زیاد بصرہ سے کوفہ مین آیا اور اُن دونون جناب امام حسینؑ کی آمد آمد کی خبر کوفہ مین مشتہر تھی اسلیے بھیس بدلا سیاہ عمامہ باندھا اور چادر اوڑھی اور بصرہ کی راہ کترا کر حجاز کی راہ سے رات کو کوفہ مین داخل ہوا اور دھوکا دیکر اپنے تئین جناب امام حسینؑ ظاہر کیا اہل کوفہ سمجھے کہ امام عالیمقام تشریف لائے استقبال کو نکلے اندھیری رات مین امام کے دھوکے سے اُسے سلام کیا اور کہا مرحبا یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم یعنی خوب آئے آپ اے فرزند پیغمبر خدا کے آپکا آنا مبارک ہو ابن زیاد کیا دیکھتا رہا یہانتک کہ حاکم نشین مکان مین داخل ہوگیا اُسوقت سبکو رخصت کردیا اور صبح کو اکابر کوفہ کو جمع کرکے اپنی حکومت کا فرمان سُنایا اور سبکو بہت دھمکایا اور یزید کی مخالفت سے ڈرایا اور حیلہ اور فریب سے مسلم کی جماعت کو توڑدیا مسلم مضطر ہوے اور ہانی بن عروہ کے گھر مین چھپ رہے ابن زیاد نے محمد بن اشعث کو کچھ لوگ دیکر بھیجا ہانی کو پکڑ لائے پھر ہانی اور تمام رئیسان کوفہ کو اپنے پاس قید کیا یہ خبر حضرت مسلم کو پہونچی اُنھون نے بلوہ کیا قریب چالیس ہزار آدمی کے جمع ہوے اور مکان حاکم نشین کو گھیر لیا تب ابن زیاد نے رئیسان کوفہ کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور بن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ تھے حکم دیا کہ انکو نمایش کرکے ٹال دو اُنھون نے سمجھا کر سبکو تتر بتر کردیا شام تک پانچسو آدمی رہ گئے جب اندھیرا ہوا

وہ بھی چلدیے اور حضرت مسلم اکیلے رہ گئے جب حضرت مسلم نے اُس گروہ کوفی لایونی کی بیوفائی اور جوفروشی گندم نمائی کا یہ انجام دیکھا ناچار وہ بھی چل کھڑے ہوے راہ مین ایک عورت کے گھر پہونچے اُس سے پانی مانگا اُسنے بلایا اور گھر مین چھپا لیا اتفاقاً اُس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تھا اُسنے اپنے آقا کو یہ خبر پہونچائی اُسنے ابن زیاد کو سُنائی ابن زیاد نے عمرو بن حریث کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو مع تین سو سپاہی کے بھیجا اُنھون نے آکر وہ گھر گھیر لیا تب حضرت مسلم تلوار لیکر باہر نکلے اور خوب ہتھیار کیا اور بہت لوگونکو فی النار کیا آخر زخمی ہوکر گرے دشمنون نے گرفتار کیا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد زخمی ہونے کے محمد بن اشعث نے امان دی پھر ابن زیاد کے پاس لیگئے جب حضرت مسلمؑ آیہ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ پڑھتے ہوے ابن زیاد کے مکان مین جانے لگے سپاہیون نے کہ پہلے سے حاکم کے اشارے پر لگے تھے آپ کو شہید کیا یہ حادثہ تیسری تاریخ ذالحجہ کی سنہ ساٹھ ہجری مین واقع ہوا پھر ابن زیاد نے ہانی کو سولی دیا اور دونون کے سر یزید کے پاس بھیجدیے اور حضرت مسلم کے ہمراہ محمد اور ابراہیم دونون صاحبزادے اُنکے کوفہ مین آئے تھے اُن معصومون پر یہ مصیبت گذری کہ روضۃ الشہدا وغیرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت مسلمؑ شہید ہوے قاضی شریح نے کہ کوفہ کے قاضی تھے اُن دونون معصومون کو کہ سات آٹھ برس کا سن وسال اُنکا تھا زاد راہ دیکر مدینے کی طرف روانہ کیا قضاے الٰہی سے وہ راہ بھٹک گئے اور کوتوال کے ہاتھ لگے اُسنے اُنھین قید کیا داروغہ مجلس نے رحم کھاکر دوسری شب اُنھین قیدخانے سے نکال کر قادسیہ کی راہ پر پہونچا دیا تقدیر سے اُس رات کو بھی راہ بھٹک گئے جب دن ہوا ایک درخت کے کول مین بیٹھ رہے اتفاقاً ایک لونڈی نے دیکھا اپنے گھر لیگئی بی بی اُسکی دیکھکر خوش ہوئی اور لونڈی کو آزاد کیا رات کو خاوند اُسکا کہ نام اُسکا حارث بن عروہ تھا گھر مین آیا اور کہنے لگا کہ ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ جو مسلم کے لڑکے کو پکڑلاوے اُسے انعام دونگا اِسلیے مین آج تمام دن اُنکی تلاش مین سرگردان رہا اور گھوڑا ماندہ ہوگیا عورت نے اُسکے خوف سے لڑکونکو چھپا رکھا اور نہ بتایا پھر اُسنے کھانا کھایا اور سو رہا حسب تقدیر شب کو لڑکون نے خواب دیکھا اور اُٹھے اور حارث جاگ پڑا اور اُنھین دیکھا اور پہچانا اور مضبوط باندھا اور دروازے مین قفل لگایا صبح دونکو گھوڑے پر بٹھالیے چلا اُسکی بی بی رونے لگی پیچھے دوڑی اور بیٹیا اور غلام اُسکا بھی آکر اُس بی بی کی تائید کرنے لگے اُس شقی نے بیٹے اور غلام کو قتل کیا اور دونون معصومون کا سر کاٹکر توبرے مین رکھ لیا اور ابن زیاد کے پاس لے گیا اُسنے کہا اُنھین کیون قتل کیا کہا لوگون کے خوف سے ابن زیاد نے

کہا کیون زندہ نہ لے آیا اور مجھے خبر نہ کی وہ جواب مین عاجز رہا پھر ابن زیاد نے اسے بھی قتل کیا

تشریف لیجانا جناب سید الشہدا کا مع اہلبیت طہارت کے کوفے کی طرف اور شہادت پانا میدان کربلا مین

جب حضرت مسلم نے کوفہ مین آنکر خلائق سے اطاعت امام عالیمقام کی بیعت لی اور روز بروز رجوعات خلق زیادہ تر ہونے لگی تب یہ حال مفصل جناب امام کی خدمت مین لکھا اور آپکو تشریف لانیکی استدعا کی امام ذوالاکرام نے بعد دریافت حقیقت حال کے کوفہ کی طرف عزیمت مصمم کی اور عزیزون اور رفیقون کو سامان سفر کی تیاری کے لیے فرامو حال فقد وجنس عطا فرمایا اور معذرات حجاب عصمت کے واسطے محمل آراستہ کیے جب سارا سامان درست ہوا اور چلنے کی تیاری ہوئی یہ خبر شہر مین پھیلی عبداللہ بن عباسؓ نے سُنا آئے اور منع کیا اور کوفیون کے مکر اور فریب اور بدعہدیان اور آپکے والد ماجد کو شہید کرنا اور جناب امام حسنؑ سے دغا کرنا سب مفصل بیان کیا آپنے پذیرائی نہ کیا اہل وعیال کے لیجانے کو روکا آپنے وہ بھی نہ مانا تب ابن عباس نے روکر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی عورتون مین شہید ہونگے جیسے حضرت عثمان شہید ہوے آپنے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو خواب مین دیکھا حضرت نے مجھے ایک حکم کیا ہے مین آپکے حکم کو بجا لاؤن اور رضا اُنکی اللہ کی رضا ہے وہ اپنے ملک مین تصرف کرنا جو چاہتا ہے اور اسی طرح عبداللہ بن زبیر نے منع کیا آپنے فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا صلعم سے سُنا ہے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے مکہ مین خونریزی ہوگی مین وہ مینڈھا نہ بنونگا اسی طرح ابوسعید خدری اور ابوواقد لیثی اور جابر انصاری وغیرہ نے سمجھایا لیکن آپنے عزیمت پر اصرار فرمایا محمد بن حنیفہ نے کہ آپ کے علاتی بھائی تھے یہ حال سُنا اتنا روئے کہ منھ دھونیکا طشت بھر گیا اور تمام مکہ کے لوگون کو رنج اور غم ہوا پھر آپنے آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی کہ یوم ترویہ کہلاتا ہے خواہ تیسری تاریخ کہ حضرت مسلم کی شہادت کا دن تھا مع اہل وعیال اور عزیزون اور رفیقون کے کہ اُن مین ستر سوار تھے اور باقی پیادے تھے کوفے کی طرف کوچ کیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ کے اہل بیت اور اصحاب و موالی سے بیاسی مرد آپکے ہمراہ تھے اور جسوقت آپنے کوچ کیا عمرو بن سعید نے کہ حاکم تھا سپاہی بھیجے کہ آپکو پھیرلاوین امام عالی مقام نے پھر جانے سے انکار کیا قریب تھا کہ فساد ہوتا کہ فتنہ سے ڈرا اور لوگون کو بلوالیا آپنے آگے کوچ کیا جب موضع بطن رمہ مین پہونچے ایک نامہ اپنے دوانگی کے مضمون کا اہل کوفہ کے نام لکھکر روانہ کیا قادسیہ مین لیگیا وہان کے حصین بن نمیر نے اُسے کوفے مین پہونچایا ابن زیاد نے اُسے قتل کیا اور شعبی سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر

مدینے مین آئے تھے اتنے مین سنا کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے عراق کی طرف کوچ کیا تب ابن عمرؓ وہان سے چلے اور موضع بیدہ سے دو منزل آگے امام سے جا ملے اور سمجھایا کہ حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دنیا اور آخرت مین مختار کیا تھا آپ نے آخرت اختیار کی اور دنیا نہ چاہی اور آپ حضرت صلعم کے جگر پارے ہین واللہ تم مین سے کسی کو کبھی دنیا نہ ملیگی اور اللہ نے اُسے تم سے باز نہین رکھا مگر تمھاری بہتری کے لیے مناسب ہے کہ آپ پھر چلین جناب امامؑ نے انکار کیا تب ابن عمرؓ گلے لگ کر رلے اور کہا کہ تمھین اللہ کے سپرد کرتا ہون اے شہید ہونے والے اور تحقیق یہ ہے کہ پہلے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت مین پہونچے بعد اُسکے آپ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوے بطن رملہ مین تشریف لائے اور عبداللہ بن یقطین کے ہاتھ کہ آپکے دودھ شریک بھائی تھے کوفیون کے نام نامہ بھیجا اور اس عرصہ مین ابن زیاد نے آپکی آمد کی خبر سنکر حصین بن نمیر کو مع فوج کے روانہ کیا تھا اُسنے قادسیہ کے گرد و پیش کی راہین روکین تھین اس سے حضرت عبداللہ بن یقطین پکڑے گئے آخر ابن زیاد نے شہید کیا الغرض جب آپ بطن رملہ سے آگے بڑھے زبید بن قین بجلی کہ حج سے پھرے تھے آپ کو ملے اور اہل و عیال کو چھوڑ کر ہمراہ ہوے جب منزل ثعلبیہ مین پہونچکر اسدی کوفہ سے آتا تھا اُسنے عبیداللہ بن زیاد کا کہنے مین آنا اور کوفیون کا اُس سے ملجانا اور حضرت مسلم بن عقیل اور ہانی کا شہادت پانا مفصل عرض کیا تب لوگون نے مراجعت کی صلاح دی آپنے کہا کہ چلیے حضرت مسلمؓ کے بھائیون نے کہا کہ والله ہم جبتک بدلا نہ لینگے یا مارے نہ جائینگے نہ پلٹینگے امام نے فرمایا تمھارے بعد زندگی بے لطف ہے پھر جو لوگ طمع دنیا سے ہمراہ ہوے تھے متفرق ہوگئے اور رفیق اور غریب باقی رہ گئے اور آپ نے آگے کوچ کیا پھر فرزدق شاعر آپ کو ملا اور کوفیون کی بیوفائی اور حضرت مسلمؓ کی شہادت مفصل عرض کی آپ چشم پُرآب ہوے اور فرمایا ﴿ فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيسَةً فَدَارُ ثَوَابِ اللهِ أَعْلَى وَأَنْبَلُ ۔ وَإِنْ تَكُنِ الْأَبْدَانُ لِلْمَوْتِ أُنْشِئَتْ ۔ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللهِ أَفْضَلُ ۔ پھر آگے بڑھے جب زبالہ مین پہونچے عبداللہ بن یقطین کی شہادت کی خبر سُنی بہت افسوس کیا اور آگے بڑھے جب قصر بنی مقاتل منزل کوفے سے رہے حر بن یزید ریاحی ہزار سوار کی جمعیت سے حسب الحکم ابن زیاد کے آپہونچے اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو اُسکے پاس لے چلون اور واللہ مین مجبور ہون امام نے فرمایا کہ مین نے اہل کوفے کے اصرار سے اِدھر کا قصد کیا اور تم بھی اہل کوفہ ہو اگر تم اپنے عہد پر قائم رہو تو ہمارے تمھارے شہر مین چلونگا نہین تو پلٹ جاونگا پھر اہل کوفہ کے خطوط کہ لے کر آئے تھے [illegible]

کہ اب مین آپکو چھوڑ نہین سکتا جب تک ابن زیاد کے پاس نہ لیجاؤن پھر آپ نے چاہا کہ کسی گانون کے قریب پانی کی
محتصل اُترین حُرنے نہ مانا ناچار امام عالی مقام راہ سے ہٹ کر دوسری تاریخ محرم کی ۶۱ھ ہجری مین میدان
بے آب وگیاہ مین اُترے اور لوگون سے اُسکا نام پوچھا عرض کی کہ کربلا کہتے ہین فرمایا یہ کرب وبلا کا مقام ہے
ترجمہ طبری مین لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؑ کربلا مین پہونچے حُرنے بطریق خیر خواہی عرض کی کہ فوجین متواتر
چلی آتی ہین آپ شبانہ شب کسی سمت کو کوچ کر جایئے حضرتؑ نے شب کو کوچ کیا اور تمام شب قطع مسافت
کی اور تقدیر سے صبح کو دیکھا کہ وُہی میدانِ کربلا ہے اور بعضی روایت مین ہے کہ سات دن برابر یون ہی
اتفاق ہوا آخر یہ نوبت پہونچی کہ اونٹون کو مارتے تھے اور وہ جگہ سے نہ ہلتے تھے اور جہان منہ گاڑتے تھے
یا لکڑی توڑتے تھے وہان سے خون نکلتا تھا تب آپ نے فرمایا معلوم ہوا کہ یہی مقتل ہمارا ہے الغرض جب
آپ نے کربلا مین نزول فرمایا ابن زیاد کا خط بیعت یزید کی طلب مین آپ کی خدمت مین آیا آپ نے پڑھکر
پھینک دیا اور فرمایا کہ میرے پاس اسکا جواب نہین ہے ابن زیاد سنکر غیظ مین آیا اور فوج جمع کی اور عمر بن
سعد کو کہ حاکمِ رے تھا رے ولایت خراسان کی امارت اُسے دی اس مہم کا سردار کیا ابن سعد نے جناب
امامؑ کے مقابلے سے انکار کیا اُسنے کہا یا فوج لے کر جا یا حکومت رے سے باز آ اور اپنے گھر بیٹھ رہ اُسنے باعوائے
شیطانی دنیا کو اختیار کیا اور فوج لے کر کربلا مین آیا پھر آپ کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ آپ کیون تشریف
لائے ہین آپ نے فرمایا کوفیون کی طلب سے آیا تھا جب اُنکی بیوفائی معلوم ہوئی چاہا کہ پلٹ جاؤن حُر نے
روک رکھا ہے تو اگر قرابت کا پاس کرے اور فراغت سے باز رکھے تو وطن کو چلا جاؤن ابن سعد نے ابن زیاد
کو اسکی اطلاع کی اُسنے سوا بیعتِ یزید کے پذیرا نہ کیا اور شمر ذی الجوشن اور شبیث بن ربعی وغیرہ اشقیا کو
فوجین لے کر بھیجا اور پانی بند کرنے اور ہر طرح کی اذیت دینے کا حکم دیا اور برابر فوج پر فوج بھیجتا چلا جاتا
تھا یہان تک کہ بائیس ہزار سوار و پیادے جمع ہوے اور دریاے فرات کے کنارے اُترے اور آپکے
لوگون کو پانی لینے سے مانع ہوے اور اکثر اُن مین وُہی لوگ تھے جنھون نے عرائض لکھکر اور عہد و
پیمان کرکے آپ کو مکے سے بلوایا تھا اور حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی روایت ہے کہ جب امام عالی مقام
نے دیکھا یہ لوگ بیوفائی پر مُصر ہین اور اب لڑائی سے چارہ نہین تب آپ نے خیمے گاہ کے گرد کھائی کھدوائی
اور ایک راہ رکھی اور اُس کھائی مین آگ جلادی تھی تاکوئی شقی وہان تک نہ جاسکے الغرض ساتوین تاریخ
سے کوفیانِ بے ایمان نے آپ کے قافلے کو آبِ فرات سے روکا حضرت کے لشکر مین تلاطم پڑا اور العطش کا

عمل مین آپ نے حضرت عباسؑ کو تیس سوار اور بیس پیادے کی معیت سے بھیجا وہ اشقیا سے جنگ کرکے خراب
اگر مشکین بھر لائے آٹھوین تاریخ پھر پانی نہ رہا آپ نے ایک جگہ کو کھدوایا تھوڑی دور پر چشمہ نکلا سب سیراب
ہوے پھر خشک ہوگیا۔ روایت ہے کہ جب پیاس سے لبون پر دم آئے یزید ہمدانی حضرت کی اجازت سے
ابن سعد کے پاس گئے اور کہا واے اس مسلمانی پر کہ کتے اور سور فرات کا پانی پین اور اہل بیت رسول کو
اس سے مانع آئے ابن سعد نے کہا سچ ہے پر حکومت رے کی مجھ سے چھوڑی نہین جاتی۔ روایت ہے کہ جب
پیاس سے کسی کو طاقت بات کرنیکی نرہی جناب امام حسینؑ نے کچھ لوگ لیکر پانی لانیکو بھیجا یزیدیون نے
پانی لینے نہ دیا اور حضرت عباسؑ کو زخمی اور ہمراہیون کو شہید کیا۔ روایت ہے کہ آخر امام مظلوم نے ابن سعد کو
لکھ بھیجا کہ تین کام مین سے کیا کر مجھے چھوڑ دے کہ وطن کو جاؤن یا کسی اور ہی طرف جانے دے یا یزید کے پاس
بھیجدے ابن سعد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اس مایہ فساد نے ابن سعد کو دھمکا کر لکھ بھیجا کہ اگر امام حسینؑ یزید
کی بیعت کرین تو بہتر نہین تو بیدرنگ قتل کر کہ مین نے تجکو لڑنے کو بھیجا ہے نہ صلح کرنیکو اور جو تو نے اس مین
سستی کی تو اپنی جگہ دوسرے کو پہونچا جان ابن سعد نے اس نامے کے دیکھتے ہی لشکر تیار کیا اور امام عالیمقام
کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ مین نے ہر چند چاہا کہ آپ یزید کی بیعت کرلین اور مین آپکے خون مین مبتلا نہون پر آپنے
نہ مانا اب سرانجام لڑائی کا کیجیے آپ نے اس روز ٹالا اور دوسرے روز پر حوالہ کیا۔ روایت ہے کہ شب شہادت
کو امام عالیمقام نے خواب مین دیکھا کہ کتون نے آپ پر حملہ کیا اور ایک ان مین کہ سپید داغ رکھتا تھا وہ مادہ تر
آپ سے بھڑا اسکی تعبیر امام نے یہ فرمائی کہ قاتل میرا سپید داغ رکھتا ہوگا اور ترجمہ طبری مین لکھا ہے کہ
آپ نے خواب مین دیکھا جناب رسالت مآب فرشتون کی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہین اور فرماتے
ہین کہ دشمن تیرے مارنے کے درپے ہین قیامت مین میری شفاعت سے محروم رہین گے اور عنقریب تو
شہید ہوگا بہشت تیرے لیے سجی جاتی ہے مان باپ تیرے منتظر ہین پھر دست مبارک آپکے سینے پر پھیرا اور
فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا اپنے الٰہی حسینؑ کو صبر دے اور اسکا اجر عطا کر صبح کو کہ دسوین تاریخ
محرم کی تھی ابن سعد نے فوج تیار کی اور میدان مین آیا امام عرش مقام نرغہ شیاطین لیام سے آگاہ ہوے
اور مسلح ہوکر باہر تشریف لائے اور شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب اور موالی آپکے کمال شجاعت اور جلادت سے
ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوے اور حضرت عباسؑ اس گروہ فلک شکوہ کے پیش پیش علم لیکر چلے جب
خیمہ گاہ سے باہر نکلے آپ پہلے اتمام حجت کے لیے اونٹ پر سوار ہوکر میدان معرکہ مین تشریف لائے اور انہی

حقیقت کے دلائل اور بیحرمی اور مظلومی کا حال اور ظالمون کا مآل اور عمدہ شکنون کا وبال کمال فصاحت و بلاغت سے بیان فرمایا لیکن کسی سے سوا سرکشی اور بیحیائی کے جواب باصواب نہ پایا ناچار گھوڑے پر سوار ہوے اور مقابلہ کا ارادہ کیا وابستگان رکاب کرامت انتساب نے عرض کی کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہین آپکو مقابلہ کرنے نہ دینگے پھر آپکے اصحاب وفاشعار ایک ایک نکلے اور دشمنون سے مقابل ہوکر صدہا کو واصل جہنم کیا آخر خود بھی سلسبیل شہادت سے سیراب ہوے جب قریب پچاس جانباز و فاطراز کے شہید ہوچکے تب جناب سید الشہدا نے باآواز بلند ندا فرمائی کہ ہے کوئی فریاد پہونچنے والا ہماری فریاد کو اللہ کے واسطے ہے کوئی بچانے والا کہ بچائے حرم رسول اللہ کو یہ آواز سنکر حُر بن یزید ریاحی گھوڑا بڑھا کر حاضر ہوے اور عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ مین نے پہلے آپ پر فوج کشی کی تھی اب مین بھی آپکے گروہ مین آپہونچا ارشاد کیجیے کہ آپ پر فدا ہون اور قیامت مین آپ کے جدنامدار کی شفاعت پاؤن پھر حُر اور اُنکا بھائی اور بیٹا اور غلام آزاد چارون نے فوج اعدا پر حملہ کیا اور بہت اشقیا کو تلوار کے گھاٹ اُتار آخر کار موجبۂ شہادت نے چارون کا بیڑا پار کیا پھر باقی اصحاب جان نثار اور شیران نامدار اہل بیت اطہار ایک ایک رونق بخش میدان کارزار ہوے اور تیغ زنی اور دشمن کشی مین غیرت دہ رستم و اسفندیار ہوے ہزارون اعدا طعمۂ شمشیر آبدار کیے اور صدہا صید اجل گرفتہ تیر خونریز سے شکار کیے آخر رفتہ رفتہ جام شہادت سے سیراب اور بشربۂ کوثر و تسنیم سے کامیاب ہوے چنانچہ کتب مصائب اور تواریخ مین اکثرون کا حال اور اُنکا نبرد و قتال مفصل مذکور ہے اس مختصر مین تبرکاً اُنکے اسامی کے ذکر پر اکتفا کی روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بہتّر آدمی آپ کے متعلقون سے معرکہ کربلا مین شہید ہوے ظاہر متعلقون سے یہی لوگ مراد ہین کہ اُنھون سے باسٹھ کا نام مذکور ہوتا ہے

ذکر اسامی اصحاب شہادت مآب جناب سید الشہدا خاتم آل عبا علیہ وعلی آبائہ وذریتہ واصحابہ التحیۃ والثنا کا کہ معرکۂ کربلا مین راہ خدا مین فدا ہوے

مسلم بن عوسجہ اسدی سعید بن عبداللہ حنفی بشیر بن عمر خضرمی نذیر بن خضیر ہمدانی نعیم بن عجلان انصاری زہیر بن قیس بجلی حبیب بن مظاہر اسدی عبداللہ بن عمر کلبی ہلال بن نافع بجلی انس بن کاہل اسدی قیس بن مسہر صیداوی عمر اللہ اور عبدالرحمن دو بیٹے عروہ بن حراق غفاری کے جون غلام آزاد ابوذر غفاری کا شیث بن عبداللہ بشتی قاسط اور کردوس دو بیٹے زہیر ثعلبی کے کنانہ بن عتیق عمر غامہ بن مالک جویر بن مالک عمر بن ضیعہ صبعی یزید بن ثبیت قیسی عبداللہ اور عبداللہ

و بیٹے یزید بن بیطہ تمیمی کے عامر بن مسلم قعیش بن عمرو نمری سالم غلام آزاد عامر بن مسلم کا سیف بن مالک زہیر
بن ابشیر شمی بدر بن عقلل حنفی حجاج بن مسروق جعفی بن حجاج اور انکا بیٹا مجمع بن عبداللہ عائذی عامر بن حسان
بن شریح طائی حیان بن حارث سلیمانی اسدی جندب بن حجر خولانی عمر ابن خالد صیداوی سعید غلام آزاد
ان کا یزید بن زیاد بن مظاہر کندی ظاہر غلام آزاد دین اسحق خزاعی کا جبلہ بن علی شیبانی سالم کلبی غلام
آزاد بنی مرہبہ کا قاسم بن حبیب ازدی عمیر بن مسلم ازدی قاسم بن حبیب ازدی عمرو بن جندب
حضرمی ابو شامہ عمرو بن عبداللہ صائدی حنظلہ بن اسعد شیبانی عبدالرحمن بن عبداللہ بن کدن ارحبی
عمار بن ابی سلامہ غالب بن حبیب شاکری مشورب غلام آزاد شاکر کا شبیب بن حارث بن سریع
مالک بن سریع بن عمیر بن شریح ابی رویشد نکا بھائی اور ہنیا غلام آزاد اور سلیمان اور قارب اور منجح میثون

ذکر شہادت سید الشہداء علیہ السلام کے

ذکر اسامی شہدائے اہل بیت اطہار کا کہ میدان کربلا مین شہید تیغ جفا ہوے

ان مرکبین عترت رسول مقبول حضرت عباس اور حضرت عثمان اور حضرت محمد اور حضرت عبداللہ اور حضرت
جعفر اور حضرت عبیداللہ بنی امیر المومنین کے صاحبزادے اور حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ اور حضرت
عمر اور حضرت ابوبکر جناب امام حسن کے جگر پارے اور حضرت علی اکبر اور حضرت عبداللہ معروف بعلی اصغر جناب
امام حسین کے لخت جگر اور حضرت محمد اور حضرت عون عبداللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور حضرت عبداللہ اور
حضرت جعفر اور حضرت عبدالرحمن عقیل بن ابی طالب کے بیٹے اور حضرت عبداللہ حضرت مسلم بن عقیل کے
لڑکے اور حضرت محمد بن ابی سعد بن حضرت عقیل تشنہ زبان تفتہ جان کشتہ تیغ و تیر و سنان ہو کر گلشن
فردوس کو سدھارے اور صواعق مین لکھا ہے کہ حضرت سید الشہدا کے بھائی اور بھتیجے اور بیٹے اور حضرت
جعفر طیار اور حضرت عقیل کی اولاد سب نہیں نامدار معرکہ کربلا مین شہید ہوے اور بعضے اکیس ۲۱ کہتے ہین

تتمہ ذکر شہور و شہین شہادت جناب امیر المومنین امام حسین سلام اللہ علیہ و علی آبائہ کا

الغرض جب سارے اصحاب اور موالی اور تمام شجاعان اہل بیت عظام کہ ہر ایک رستم میدان قتال اور
صاعقہ آسمان جلال تھے اس میدان قیامت سامان مین ہزارہا اعدا اور بے انتہا اشقیا کو فی النار
کرکے تشنہ لبان لبطش گویان کشتہ ہو کر مآء الحیات شہادت سے زندہ جاوید ہوے تب یکہ و تنہا میدان

لیکہ یہ رجز پڑھا انا ابن علی خیر من الہاشم کفانی بہذا مفخرا حین افخر وجدی رسول اللہ اکرم من مشی ونحن سراج اللہ فی الارض یزہر وفاطمۃ امی سلالۃ احمد وعمی یدعی ذا الجناحین جعفر وفینا کتاب اللہ انزل صادقا وفینا الہدی والوحی والخیر یذکر پھر صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا قعر جہنم کو پہونچایا جب وار کیا ایک ہی ہاتھ مین فی النار کیا اور جدھر نگاہ پلٹی صف کی صف الٹی اتنے مین شمر ذی الجوشن شقی ایک ٹکڑی فوج کی لیکر آپ کے حرم سرا کے درمیان مین حائل ہوا جناب امامت مآب نے للکار کر فرمایا اے گروہ شیطان مین تم سے لڑتا ہون عورتین تو نہین لڑتین پھر حرم سرا سے تعرض کرنا تمہارا بیجا ہے شمر نے لوگون سے کہا کہ عورتون کی طرف نہ جاؤ نہین پر حملہ کرو پھر وہ شیاطین امام مظلوم کی طرف جھکے اور چارون طرف سے تیرون کی بوچھار اور نیزون کی مار شروع کی اور تمام جسم مبارک زخمون سے چور ہوا آخر وہ شیر بیشۂ کبریائی گھوڑے سے جدا ہوے پھر نضر بن خرشہ نے سر کاٹنے کا ارادہ کیا مگر ہیبت سے ہاتھ کپاتب خولی بن یزید اترا اور سر انور کو جسم اطہر سے جدا کیا اور ایک روایت مین یون تفصیل ہے کہ ایک لعین کا تیر حضرت کے الوے پار ہوگیا تب آپ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور شمر نے چہرۂ مبارک پر تلوار ماری جس سے رو مقدس گلشن فردوس کو سدھاری پھر سنان بن انس نخعی نے نیزہ مارا اور خولی بن یزید سر ہمایون فرق کاٹے کو اترا اوسکے ہاتھ رعب سے کانپنے لگے تب بھائی اوسکا شبل بن یزید اترا اور اوس ملعون نے سر نورانی تن نازنین سے جدا کیا اور خولی کو دیا تحریر الشہادتین مین لکھا ہے اگرچہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل مین بہت ملعون شریک تھے پر پرواز روح مبارک شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے کے ساتھ واقع ہوا اسی جہت سے یہ دونون قاتل مشہور ہین پھر وہ شیاطین حرم شریف مین گھسے اور بارہ صاحبزادے کہ اہل بیت نبوت سے یہ ہمراہ تھے اور مخدرات حجاب عصمت کو اسیر کیا اور شمر اور ابن سعد کے حکم سے سوارون نے لاش کو پامال پر گھوڑے دوڑائے اور سر اعجاز کو سر ہاے شہدا کے ہمراہ اور مظلومان اہل بیت اطہار کے مطابق ایک روایت کے اٹھتر سر تھے بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن زیاد کے پاس بھیجے ہے روایت ہے کہ جب کوفے مین پہونچے خلقت وہانکی دیکھ کر رونے پیٹنے لگی جناب امام سجاد علیہ السلام نے باآواز حزین فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے لیے نوحہ کرتے ہین پھر وہ کون تھے جنھون نے ہمین قتل کیا کہتے ہین کہ ابن سعد نے کربلا مین ایک دن مقام کرکے اپنے طرف کے کشتون کو دفن کیا اور شہیدون کی لاشین تین دن تک ویسی پڑی رہین تیسرے

دن فرات کے کنارے ایک گانون ہے حاضر یہ نام وہان کے لوگون نے کہ قبیلۂ بنی اسد سے تھے جمع ہوکر
جناب امام حسینؑ کو ایک قبر مین دفن کیا اور نبی ہاشم کو باہین آپکے ایک جا اور باقی کئی شہیدان کو ایک جا
دفن کیا مگر حضرت عباسؓ کہ حاضریہ کی راہ پر جہان شہادت پائی تھی وہین دفن ہوے اور ابن زیاد بدنہاد
شقاوت بنیاد نے اُن سر دن کو کوفہ مین تشہیر کیا پھر مع اسیران اہلبیت طہارت کے شمر ذی الجوشن شقی کے
ہمراہ دمشق مین یزید کے پاس بھیجے یا ستر الشہادتین مین لکھا ہے کہ یزید نے اسیران اہل بیت اور سر مبارک
جناب امام حسینؑ کو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور تحریر الشہادتین مین ہین
مذکور ہے کہ سر مبارک کے دفن مین اختلاف ہے قرطبی نے لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ یزید نے سر اطہر کو مدینہ نہین
بھیجا اور تجہیز و تکفین کرکے بقیع مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پہلو مین دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین لکھا ہے
کہ جناب امام حسنؑ کے پہلو مین مدفون ہوا اور بعضی روایت مین ہے کہ یزید کے خزانے مین رہا آخر سلیمان بن
عبد الملک نے اپنے عہد مین خوشبو لگا کر اور کفن دیکر نماز جنازہ پڑھکر مسلمانون کے مقبرے مین دفن کیا
پر کسی روایت مین یہ نہین ثابت ہوا کہ کربلا مین آکے جسد مبارک کے پاس دفن ہوا اور واقعہ ہائلہ شہادت
کا روز جمعہ عاشورے کے دن یعنی دسوین تاریخ محرم کی سنہ اکسٹھ ہجری مین واقع ہوا اور سن مبارک امام انام
کا بروایت ستر الشہادتین چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کا تھا اور صواعق وغیرہ مین مصرح ہے کہ جب امام عالی مقام
کی شہادت ہوئی آسمان سے خون برسا اور دیوارین رنگین ہوگئین جیسے کسم سے رنگین ہون اور آسمان سیاہ ہوگیا
اور سورج مین گہن اور دن کو ستارے جھلملاتے نظر آئے اور جو پتھر اُٹھایا اُسکے نیچے تازہ خون پایا اور یہ حال ہوا
کہ لوگون نے جانا کہ قیامت آئی اور چھ مہینے تک آفاق عالم مین شفق کی سرخی رہی اور ایک وحشی لشکر اعدا مین
فوج ہوئی اُسکے سر سے آگ نکلتی تھی اور جب کسی خون کا لوتھڑا ہوگیا اور سوا اسکے بہت آثار غضب الٰہی کے ظاہر
ہوئے اور جنات مرثیے پڑھتے تھے اُنمین سوا ایک یہ تھا تَرَکَ الرَّسُوْلَ حَمِیْمَہٗ وَلَہٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ + اَوْ لَاہُ فِیْ
عُلْیَا قُرَیْشٍ + وَحَلَّہٗ خَیْرَ الْجُدُوْدِ + اور بعضے جنات یہ مرثیہ پڑھتے تھے اَلَا یَا عَیْنُ فَابْکِیْ بِجُہْدٍ + وَمَنْ
یَبْکِیْ عَلَی الشُّہَدَا بَعْدِیْ + وَعَلٰی رَهْطٍ تَقَوَّضَ دُھُوْمُ الْمَنَایَا + اِلَی الْمُتَجَبِّرِ فِیْ مُلْکٍ عَھْدٍ + اور بعضے جن یہ پڑھتے
تھے اَلَا یَا عَیْنُ حُسَیْنًا هَبْلًا + وَکَانَ حُسَیْنًا جَبَلًا + اور اس واقعہ ہائلہ کی خبر اول سے جناب خیر البشر کو وحی الٰہی
سے دریافت ہوگئی تھی اور آپ نے بالاجمال بارہا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ میرا بیٹا حسینؑ مارا جائیگا طف کی سرزمین مین یعنی کربلا مین اور میرے پاس

مٹی میرے پاس لائے کہ یہ خوابگاہ اُسکی ہوگی اور انس سے روایت ہے کہ میکائیل فرشتہ حضرت رسالت کے گھر میں پیغمبر خدا کی زیارت کو آیا اتنے میں جناب امام حسین آئے اور حضرت کے اوپر کودنے لگے اور آپ اُنکے بوسے لینے لگے تب اس فرشتے نے کہا آپ انکو پیار کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اُسنے عرض کی آپکی اُمت انکو شہید کریگی اور لال اور دوری مٹی لاکر دکھائی کہ یہ اُنکا مدفن ہوگا ام سلمہ نے اُسے باندھ رکھا راوی کہتا ہے کہ ہم اُسے کربلا کہتے ہیں اور ام سلمہ کی روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تھا کہ جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جانو کہ میرا بیٹا مارا گیا پھر میں نے اُسے شیشے میں رکھ چھوڑی اور یہ روایت طرق کثیرہ سے منقول ہے اور یحییٰ خضری سے روایت ہے کہ میں جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کے ہمراہ سفر صفین میں تھا جب نینوا کے مقابل پہونچے فرمایا ٹھہر اے ابا عبداللہ فرات کے کنارے میں نے عرض کی یہ کیا ارشاد ہوا فرمایا پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ حسین شہید ہوگا فرات کے کنارے اور دکھائی مجھے پھر وہاں کی مٹی اور اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کے ساتھ موضع قبر جناب [illegible] پہنچے آپنے فرمایا کہ یہ شہیدوں کے اوندھے کی اور اُنکے کجاوے رکھنے کا اور خون بہنے کا مقام ہوگا ایک گروہ آل محمد سے مارے جائینگے اس مقام میں رہوگا آپ آسمان اور زمین اور محمد بن عمر بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب امام حسین کے ساتھ کربلا کی دو نہروں پر تھا کہ آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا فرمایا کہ اللہ و رسول نے سچ کہا ہے میں پیغمبر خدا نے فرمایا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں ابلق کتے کو منھ ڈالتا ہے میری اہل بیت کے خون میں یہ کلام اس جہت سے فرمایا کہ شمر کے بدن میں سفید داغ تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن دوپہر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا بال بکھرے غبار آلودہ اور ہاتھ میں ایک شیشہ خون سے بھرا میں نے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا حسین اور اُنکے اصحابوں کا لہو ہے آج تک میں اُسے اٹھا رہا ہوں ابن عباس کہتے ہیں میں نے وہ وقت یاد رکھا پھر معلوم ہوا کہ اُسی روز جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے پیغمبر خدا کو وحی بھیجی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے خون کے عوض میں ستر ہزار کو مارا اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار مارونگا اور سہال بن عمرو سے روایت ہے کہ میں دمشق میں تھا جب سر مبارک جناب امام حسین کا گیا ایک شخص سورۂ کہف پڑھتا تھا جب اس آیت پر پہونچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا تب اللہ تعالیٰ نے سر اطہر کو گویا کر دیا زبان فصیح فرمایا کہ اصحاب کہف کے قصے سے بھی عجب تر میرا قتل کرنا اور

ابی قبیل سے کہا ہے کہ جب حضرت امام حسینؓ شہید ہوے اور سر کاٹ کر لوگ شام کو لیچلے پہلی منزل مین بیٹھکر نبیذ پینے لگے اتنے مین غیب سے ایک لوہے کا قلم ظاہر ہوا اور خون سے یہ شعر لکھا اَتَرْجُوْا اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا شَفَاعَةَ جَدِّہٖ یَوْمَ الْحِسَابِ یعنی آیا اُمید رکھتے ہین وہ لوگ جنھون نے امام حسینؓ کو قتل کیا شفاعت اُنکی نانا کی روز قیامت کو اور شواہد النبوۃ مین لکھا ہے صحیح اور ثابت ہوا ہے کہ جناب امام حسینؓ کے قاتلین سے کوئی نہین بچا کہ موت سے پہلے گرفتار بلا نہین ہوا اور صواعق مین زہری سے روایت ہے کہ جتنے اس خون ناحق مین شریک تھے گرفتار عذاب ہوے یا قتل ہوے یا اندھے ہوگئے یا منھ کالا ہوگیا یا حکومت اور سلطنت اُنکی تھوڑے دنون نہین جاکے مین ملی

ذکر اولاد کرام امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام کا

اکثر علماے اخبار لکھتے ہین کہ جناب امام حسینؓ کی چھ اولاد تھین چار بیٹے اور دو بیٹیان اور خواجہ محمد پارسا نے اپنی تحقیقات مین اسی کو اختیار کیا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ آپکے صاحبزادون مین تین کا نام علی تھا پہلے صاحبزادے سب سے بڑے جناب امام زین العابدینؓ علی بن الحسینؓ تھے کہ اُنکو بعضے علی اکبر اور بعضے علی اوسط اور اکثر علی اصغر لکھتے ہین والدہ اُنکی شہربانو بنت یزدجرد بن شہریار بادشاہ ایران کی بیٹی تھین اسمار الرجال مشکوۃ مین لکھا ہے کہ ولادت آپکی بقول صحیح سنہ اُڑتالیس ۴۸ ہجری مین واقع ہوئی اس سے آپکا نام علی اصغر ہوا اور وفات آپکی بقول راجح سنہ چورانوے ۹۴ ہجری مین واقع ہوئی اور معرکہ کربلا مین بیماری کے سبب جہاد سے معذور رہے اور تمام اہل بیت کے ساتھ اسیر ہوے روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ شمر لعین نے چاہا تھا کہ آپکو بھی شہید کرے لیکن ابن سعد کی منت اور ملامت سے اور حمید بن مسلم کی فہمایش سے باز رہا آپ جناب امام حسینؓ کے خلیفہ اور حامل اسرار اور ائمہ اہل بیت سے چوتھے امام تھے اور نسل جناب امام حسینؓ کی فقط آپ ہی کی اولاد سے باقی رہی دوسرے حضرت علی اکبر کہ بعضے اُنھین علی اوسط جانتے ہین وہ بشکل جناب سید المرسلینؐ تھے اٹھارہ برس کا سن تھا کہ معرکہ کربلا مین کمال شجاعت سے جہاد فرمایا اور بہت اشقیا کو تہ تیغ کیا آخر شہید ہوے والدہ اُنکی لیلی دختر ابی مرہ قبیلہ ثقیف سے تھین تیسرے حضرت عبداللہ کہ علی اصغر مشہور ہین شیرخوار تھے والدہ اُنکی رباب بنت امرالقیس بن علی قبیلہ بنو کلب سے تھین وہ معرکہ کربلا مین پیاس سے تڑپتے تھے جناب سید الشہدا باہر لائے اور اشقیا کو اُنکا حال دکھایا کہ شاید رحم کرین اور پانی دین ایک لعین نے تیر مارا گلے کے پار ہوگیا آب پیکان حلق مین پہونچتے ہی زلال نوش کیا چوتھے حضرت جعفر کہ اُنکی مان قبیلہ قضاعہ سے تھین چار برس کا سن تھا کہ جناب امام حسینؓ کی حیات مین وفات پائی اور صاحبزادیون مین آپکی بڑی صاحبزادی کا نام فاطمہ تھا والدہ اُنکی اُم اسحاق طلحہ بن عبداللہ فہمی کی

بیٹی تھین کہ عشرہ مبشرہ سے ہین جناب امام نے اُنکی شادی حضرت حسن مثنیٰ جناب امام حسنؓ کے صاحبزادے سے کی تھی چنانچہ امام حسنؓ کی اولاد کے ذکر مین مذکور ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا نام حضرت سکینہ تھا وہ رباب کی بیٹی اور حضرت عبداللہ شہید کی حقیقی بہن تھین جناب امامؑ نے اور اُنکی والدہ سے بہت محبت رکھتے تھے اُنکا مصعب بن زبیر سے بیاہ ہوا نہایت جمیلہ فصیحہ بلیغہ تھین جب مصعب کو کوفیون نے شہید کیا حضرت سکینہ کوفے کو گئین اہل کوفہ استقبال کو نکلے اُنھون نے فرمایا بُرا ہو تمھارا اے کوفے والو تمنے مجھے بچپن مین یتیم کیا اور جوانی مین بیوہ کر دیا تاریخ ابن خلکان مین لکھا ہے کہ وفات اُنکی مدینے مین چھٹے کے دن پانچوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ اکیسو شرہ ہجری مین ہوئی اور اسمار الرجال مشکوۃ مین ذخائر العقبیٰ سے لکھا ہے کہ امام حسینؓ کی نو اولاد تھین چھ بیٹے اور تین بیٹیان اور منازل اثنا عشر مین تفصیل اُن چھ بیٹون کی مذکور ہے حضرت علی اکبر اور حضرت علی اوسط مشہور بجناب امام زین العابدین اور حضرت علی اصغر اور حضرت عبداللہ اور حضرت جعفر اور حضرت محمد اور تاریخ معالم سے نقل کیا ہے کہ بعضون نے محمد کے عوض عمر ذکر کیا ہے اور اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ علی اصغر اور ہی صاحبزادے تھے اور عبداللہ شہید معرکہ کربلا مین اور ہی تھے اور عمر حسینؓ کا ذکر اخبار الاخزان وغیرہ مین سید شریف مرتضے سے یون نقل کیا ہے کہ اُنکا سن تقریباً گیارہ برس کا تھا جب دمشق مین گئے ایک روز یزید نے اُنسے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کہ تمھارا ہمسن ہے کشتی لڑوگے فرمایا کہ کشتی نہ لڑونگا لیکن ایک چھری مجھے دے اور ایک اُسے پھر دیکھ کیسا لڑتا ہون یزید پلید نے یہ شعر پڑھا ؎ شنشنہ اعرفھا من اخرم ھل یولد الحیۃ الا الحیۃ یعنے خصلت اور جبلت ہر کہ پہچانتا ہون مین اخرم کی نہین پیدا ہوتا ہے سانپ سے مگر سانپ اور قول ثانی پر تیسری صاحبزادی جناب امام کی رقیہ تھین اور بعضے فاطمہ صغرا کہتے ہین بعضون نے لکھا ہے کہ رقیہ نے شام مین اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکھا اُسی شب کے بعد دن کو اُنکی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا

امام ابو حنیفہ عابد اور زاہد اور عارف اور خائف تھے ریاضت و مجاہدہ و خلوت و مشاہدہ اُنکا خارج از بیان ہے احوال عبادت کا تو یہ ہے کہ حماد بن ابی سلیمان کہتے ہین کہ تمام رات عبادت مین صرف کرتے تھے روایت ہے کہ اول نصف شب جاگتے تھے ایک روز راہ مین تشریف لیے جاتے تھے ایک آدمی نے کہا کہ یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہے بعد اسکے ہمیشہ تمام رات عبادت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین اللہ تعالےٰ سے شرماتا ہون کہ لوگ مجھے ضعیف

کرین جو مجھ مین نہ ہو اور احوال زہد کا یہ تھا کہ روایت ہے ربیع ابن عاصم سے کہ بلایا میرے تئین یزید بن عمر بن ہبیرہ نے پس مین ابو حنیفہ کو لیگیا پس یزید بن ہبیرہ اُنکو بیت المال سونپنے لگے ابو حنیفہؒ نے اِنکار کیا اُنسے بیس چابک مارے پس نظر کرو کہ کسطرح ولایت سے بھاگے اور عذاب کے متحمل ہوے چند اصحاب رسالت مآب صلعم کو آپنے دیکھا چنانچہ انسؓ بن مالک و جابر بن عبداللہ بن اوفی و وائلہ بن اسقع سے نقل ہے کہ عبداللہ بن مبارک کے روبرو کسی نے ابو حنیفہ کو بہ بدی یاد کیا ابن مبارک نے کہا کہ تم ذکر کرتے ہو ایسے شخص کا کہ تمام دنیا اُسکی طرف متوجہ ہے اور وہ دنیا سے بھاگتا ہے اِمام ابو حنیفہؒ جب روضۂ مقدس مطہر پر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے حاضر ہوے السّلامُ علیکَ یا سیّدَ المرسلین کہا جواب سے مشرف ہوے وعلیکَ السّلامُ یا اِمامَ المسلمین، محمد بن شجاع سے روایت ہے کہ امیر المومنین ابو جعفر عباسی نے دس ہزار درہم ابو حنیفہ کے پاس بھیجے اُنکو لیکر اپنے بیٹے سے کہا کہ اِن درہمون کو رکھ چھوڑ جب مین مرجاؤن تو یہ روپے پھیر دیجیو اور کہیو کہ یہ تمھاری ودیعت ہے جو ابو حنیفہ کے پاس چھوڑی تھی روایت ہے کہ اُنکو خلیفہ نے ولایت قضا دینے کے واسطے بُلایا فرمایا کہ مین لائق قضا کے نہین ہون پوچھا کس واسطے کہا کہ یہ بات میری اگر سچی ہے تو مین قضا کی صلاحیت نہین رکھتا اور سچ نہین تو جھوٹا بھی قاضی ہونے کے لائق نہین ہے شریک مخنی سے روایت ہے کہ ابو حنیفہؒ کثیر السّکوت تھے بہت کم سخن تھے دائم الشکر تھے

ذکر حضرت اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

ذکر عبادت اُنکی کا یہ تھا کہ رات کو تین حصّے کیے تھے ایک ثلث مین علم کی تکرار رہتی تھی اور ایک ثلث مین نماز پڑھتے تھے اور ایک ثلث مین آرام کرتے تھے ربیع سے روایت ہے کہ حضرت امام شافعی رمضان مین ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے یہ سب نماز مین پڑھتے تھے حسین کرابی سے روایت ہے کہ مین کتی رات اِمام شافعیؒ کے ساتھ رہا بالقدر ثلث شب کے نماز پڑھتے تھے سو پچاس آیتین کبھی سو آیتین پڑھتے تھے جب پڑھتے آیات رحمت کو تو سوال کرتے تھے اللہ تعالیٰ سے رحمت کا واسطے اپنے اور سب مسلمانون کے اور جب گذرتے تھے آیات عذاب پر تو نجات چاہتے تھے واسطے اپنے اور جمیع مومنین کے گویا رجا اور خوف اُنکی ذات شریف مین جمع تھا اور فرمایا ہے امام شافعیؒ نے کہ دس برس کی عمر سے مین نے سیر ہو کر نہین کھایا اسواسطے کہ میرے بدن کو ثقل کرتی ہے اور دل کو سخت کرتی ہے اور سمجھ بوجھ کو زائل کرتی ہے اور نیند کو بڑھاتی ہے اور عبادت سے باز رکھتی ہے پس غور کیا چاہیے سیری کی آفتون کی حکمت بیان کرنے مین اور کوشش عبادت مین کہ جسکے واسطے سیری کو چھوڑا اور سرسبزی کا

تقلیل طعام ہے اور فرمایا امام شافعی نے کہ نہین قسم کھائی مین نے کبھی نہ سچی نہ جھوٹی پس نظر کرنا چاہیے طرف حرمت اور توقیر کرنے اُنکے نام خدا کے تئین اور یہ دلیل ہے اوپر کمال اُنکے جلال الٰہی پر کسی نے سوال کیا حضرت امام شافعی سے ایک مسئلہ کا پس سکوت کیا اُس شخص نے پوچھا کسواسطے جواب نہین فرماتے کہا کہ مین سوچتا ہون کہ فضیلت میری سکوت مین ہے یا جواب مین اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کس درجہ پر محافظت زبان کی کرتے تھے اور کلام اور سکوت اُنکا کہانتک مگر واسطے حاصل کرنے فضیلت کے اور طلب ثواب کے امام شافعی سے روایت ہے کہ ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا کہ جسکو علم ملا تو مت آلودہ کر اس علم کو گناہون کی ظلمت سے نہین تو باقی رہیگا پل صراط کی تاریکی مین حیرت سے اور اہل علم اپنے علم کے نور سے گذر جائینگے عشرت سے فرمایا ہے امام شافعیؒ نے جو کوئی دعوی حب دنیا اور حب خالق کا ایک دل مین رکھے وہ جھوٹا ہے حمیدہ سے روایت ہے کہ امام نے بعضے والیان ملک کے ساتھ یمن کی طرف بیمن برکت حرکت کی تھی وہان سے وسق ہزار درم لیکر مکہ مین تشریف لاتے تھے اور مکے سے باہر خیمہ ستادہ کیا شام تک وہ سب درہم دیکر مجرو حان افلاس کے قلوب کا مرہم کیا ایکبار حمام مین تشریف لیگئے حمامی کو مال کثیر اور تشریف دیگئے ایک روز بر سر سواری آپکے ہاتھ سے چابک زمین پر گر پڑا ایک شخص نے فوراً اُٹھا کر آپکو دیا اُسکو پچاس دینار کا انعام کیا سخاوت اُنکی بیان سے باہر ہے یہ سخاوت اُنکی زہد پر دلیل ظاہر ہے اسواسطے کہ محب دنیا اسکا کرتا ہے اور زاہد پاک باز دنیا کی تفریق سے اپنے دل کو پاک کرتا ہے دنیا جسکی نظرون مین حقیر ہو وہی فی الحقیقۃ زاہد کبیر ہے اور شدت خوف خدا اس درجہ پر تھی کہ سفیان ابن عتبہ نے ایک روز حدیث خوف کی پڑھی خصر امام شافعیؒ کو غش آیا لوگون نے سفیان سے عرض کی کہ اس حدیث نے محمد بن ادریس کی جان قبض کی فرمایا اگر سچ ہو تو افضل زمانہ میرا ہے عبداللہ بن محمد سے روایت ہے کہ مین بغداد مین نہر کے کنارے وضو کرتا تھا اور امام شافعیؒ عراق سے آئے اور فرمایا کہ اے غلام نیک کر وضو اپنا نیکی کریگا اللہ ساتھ تیرے دنیا و عقبیٰ مین مین جلد وضو کرکے آپکے پیچھے گیا تب اُنھون نے ملتفت ہو کر فرمایا آیا کچھ حاجت ہے مین نے عرض کی سکھا تو مجکو وہ علم جو اللہ نے تجکو سکھایا ہے فرمایا جان تو جو کوئی سچ بولیگا نجات پاویگا جو اپنے دین پر ڈریگا وہ ہلاکت سے سلامت رہیگا اور جسمین تین خصلتین ہونگی اُسکا دین کامل ہوگا ایک جو دوسرے کو امر نیک کرے اور آپ بھی عمل کرے دوسرے جو کار بد سے نہی کرے اور آپ بھی باز رہے تیسرے جو حدود اللہ کی محافظت کرے یعنے جو اللہ نے حدین شرع مین باندھی ہین اُنسے تجاوز نکرے اور جو دنیا سے زاہد رہا اور عاقبت مین راغب رہا اور اللہ سے سچا رہا تو وہ نجات پاویگا

کسی نے امام شافعیؒ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ ایک فتنہ ہے کہ ہوائے نفسانی نے علماء کے دلوں پر اور آنکھوں پر گرہ باندھی ہے اور نفس کی بدی سے اُسکا خیال کرتے ہیں اسواسطے اپنے اعمال کا ابطال کرتے ہیں امام شافعیؒ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے تئیں نگاہ نہ رکھے اُسکو علم نفع نہ دیگا اور جو کوئی علم میں اللہ کی اطاعت کریگا اُسپر اسرار الٰہی کھلیں گے اور امام غزالی نے یہ سب احوال لکھکر فرمایا کہ خلوص نیت امام شافعیؒ کی اور یہ بات اُنکی اس درجہ پر تھی کہ فرماتے تھے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ لوگ میرے علم سے منتفع ہوں اور میری طرف وہ علم منسوب نہ ہو پس غور کیا چاہیے کہ آفت علم اور طلب شہرت اور اسم سے اس درجہ پر نفرت تھی کہ سوائے وجہ اللہ کے دوسری طرف التفات نہ تھا اور اسی قسم کی وہ روایت ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا نہیں کی میں نے تکرار علم اور مناظرہ کسی سے مگر چاہتا تھا میں یہ بات کہ اُس سے خطا نہ ہو اور توفیق راست اُس کو خدائے تعالےٰ دیوے اور چاہتا تھا کہ حق ظاہر ہو خواہ میری زبان سے خواہ طرف ثانی کی زبان سے اور جو شخص کہ بروقت مناظرہ کے سخن حق مجھ سے قبول کرتا تھا تو اُسکی ہیبت سی میرے دل میں آتی تھی اور میں اُسکا معتقد ہوتا تھا اور جو کوئی مکابرہ کرتا تھا یعنے واسطے حق چھپانے کے حجتیں اُٹھاتا تھا وہ میری نظروں میں حقیر ہو جاتا تھا اور امام احمد حنبلؒ سے روایت ہے کہ میں چالیس برس سے ہر نماز کے بعد امام شافعیؒ کے حق میں دعا مانگتا ہوں ایک روز اُنکے بیٹے نے کہا کہ اے بابا امام شافعی کون ہے جسکے واسطے تو ہمیشہ دعا مانگتا ہے امام احمدؒ نے فرمایا اے بیٹے تھا شافعی آفتاب دنیا کا اور عافیت خلق کی اور نہیں ہے دنیا میں کوئی شخص کہ دونوں قسم کے علم کے چھوئیگا مگر امام شافعی کی منت اُسکی گردن پر ہوگی امام احمد حنبلؒ تین لاکھ احادیث کے حافظ تھے باوجود اس فضائل کے پھر امام شافعیؒ کے شاگرد ہوئے یہ تھوڑا سا احوال لکھا گیا مناقب اُنکے حد سے خارج ہیں

ذکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

علم کی تعظیم میں نہایت مبالغہ کرتے تھے اور جب حدیث پڑھانے کو بیٹھتے تھے تو وضو کرکے خوشبو لگا کر کمال وقار سے اور ہیبت سے بیٹھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث کی تعظیم کروں اور فرماتے تھے کہ علم ایک نور ہے کہ رکھتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے اور انصاف اُنکا سائل میں ایسا تھا کہ امام شافعی سے روایت ہے کہ میں امام مالک کے پاس حاضر تھا کہ کسی نے اٹھائیس مسئلہ پوچھے بیس مسئلوں میں فرمایا لا اور ری جس شخص کو للّٰہیت نہیں ہوتی اُسکا نفس کب قبول کرتا ہے جو اقرار کرے میں نہیں جانتا اسواسطے فرمایا ہے امام شافعی نے کہ جسوقت ذکر کیا جائے علماء کا پس امام مالک نجم ہیں اور نہیں ہے کسیکا احسان

مجھ سے زیادہ امام مالک سے اور زیادہ آشنا اس درجہ پر تھا امیر المومنین مہدی نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا گھر ہے فرمایا کہ نہیں ہے لیکن میں نے ربیع بن ابی عبد الرحمن سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے نسبت آدمی کے گھر اُسکا ہے ہارون رشید نے پوچھا کہ تمھارا گھر اتنا ہے فرمایا نہیں پس تین ہزار دینار دیے اور فرمایا کہ اُنسے گھر خرید و امام مالک نے وہ دینار خرچ کیے ویسے ہی رکھ لیے جب ہارون رشید نے ارادہ مرنے سے چلنے کا کیا تب امام مالک سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو میں لوگون کو تمھارے موطا پر عمل کروانگا جیسا حضرت عثمانؓ نے اپنے صحیح کیے قرآن پر لوگون کو عمل کروایا اور دوسرے سو قوف کیے کہا کہ موطا پر عمل کروانے کی تو کوئی سبیل نہیں ہے اسواسطے کہ اصحاب رسول اللہ صلعم کے ملکون میں متفرق ہوے ہین اور حدیثین پہونچائی ہین اور اہل شہر کے پاس علم ہے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مدینہ بہتر ہے واسطے لوگون کے اگر جانین اور مدینہ آدمی کی خبث کو ایسا نکالتا ہے جیسے بھٹی مین لوہے کا میل اُترتا ہے اور وہ جو آپ کے دینار ہین سو حاضر ہین اگر مزاج چاہے تو لیجاؤ یا چھوڑ جاؤ یعنے تو مدینہ کی مفارقت کی تکلیف دیتا ہے بسبب اس مال کے اور مین مدینۃ الرسولؐ کو کسی چیز پر اختیار نہ کرونگا روایت ہے کہ جب اُنکا علم دنیا مین منتشر ہوا تو ہر طرف سے مال کثیر لوگ بھیجتے تھے اور امام مالک سب چیز کو وجوہ خیر مین تصرف کرتے تھے اور امام مالک فرماتے تھے کہ نہ ہونا مال کا زہد نہین ہے زہد فراغت کرنا قلب کا ہے محبت مال سے اسواسطے کہ حضرت سلیمانؑ باوجود اس سلطنت ہفت اقلیم کے زاہد تھے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ مین نے دروازے پر امام مالک کے خراسان کے بچھیرے اور مصر کے خچر دیکھے کہ اُنسے بہتر کہین نہ دیکھے تھے مین نے امام مالک سے کہا کہ کیا خوب ہین یہ امام مالک نے کہا کہ یہ سب میری طرف سے تجکو ہدیہ ہے مین نے کہا کہ اپنی سواری کے واسطے ایک رکھ لو فرمایا کہ مین شرماتا ہون خدا سے کہ پایمال کرون مین دابے سے اس خاک کو کہ قدم مبارک رسول اللہ صلعم کا اُسپر پڑا ہو نقل ہے کہ ایک روز ہارون رشید نے کہا کہ تم ہمارے یہان آیا کرو جو ہمارے لڑکے تمسے موطا پڑھین امام مالک نے فرمایا کہ اعز اللہ الامیر علم تمھارے گھر سے نکلا ہے پس اگر تم علم عزت دوگے تو عزیز ہوگا اور اگر تم ذلت دوگے تو ذلیل ہوگا اور علم آپ کسی کے پاس نہین جاتا علم کے پاس سب آتے ہین ہارون رشید نے کہا سچ کہتے ہو اور بیٹون سے کہا کہ تم بھی مسجد مین لوگون کے ساتھ جاکر سنا کرو

ذکر حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہے کہ بشر حافی کہتے ہین کہ امام احمد حنبلؒ مین ایسی خصلت ہے کہ مجھ مین نہین کہ وہ بحر الحلال آپ کھاتا ہے اور عیال کو بھی کھلاتا ہے سری سقطیؒ سے مروی ہے کہ متعلقے حاکم کوفہ کو ورغلان کر امام احمد حنبل کو

پکڑوا منگایا تا اُنسے قرآن کو مخلوق کہلاوین امام موصوف کے ہاتھ پانوں باندھکر ازتازیانے مارے تا قرآن شریف کو مخلوق فرماوین آپ نے فرمایا قرآن مخلوق نہین ہے مین کیسے مخلوق کہون اس حالت مین ازار بند آپ کا کھل گیا ہاتھ تو بندھے تھے مگر غیب سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ازار بند باندھدیا جب یہ حال کرامت آل دیکھا آپ کو چھوڑ دیا کہتے ہین کہ اُسی صدمے سے وفات پائی نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبل کسی شہر مین وضو کرتے تھے دوسرا شخص اُس سے اوپر وضو کرتا تھا اُس شخص نے جی مین کہا شاید امام کو یہان میرے وضو کرنے سے کراہت آوے اسلیے اُٹھکر حضرت کے زیر دست بیٹھ کر وضو کیا جب وہ مرگیا کسی نے خواب مین اُسے دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالی نے تجھ سے کیسا سلوک کیا اُسنے کہا اے یار کوئی سبب میری نجات کا نہ تھا مگر یہی کہ اُس روز امام احمد حنبلؒ کی حرمت دفع کراہیت کے باعث زیر دست بیٹھکر وضو کیا تھا وہی سبب رستگاری کا ہوا کہتے ہین کہ آپ بغداد مین رہتے تھے مگر روٹی بغداد کی کبھی نہ کھائی اسواسطے کہ بغداد کو امیر المومنین عمرؓ نے غازیون کے واسطے وقف کیا تھا موصل سے روٹی منگوا کر کھاتے بیٹا اُنکا صالح نام ایک سال اصفہان مین قاضی تھا بزہد و صلاح آراستہ و بتقوی و فلاح پیراستہ صائم الدہر قائم اللیل تھا ایک دن سامنے روٹی رکھی ہوئی دیکھکر امام احمد حنبل نے فرمایا کہ آج روز کی ایسی روٹی نہین کیا سبب ہے کہ اسکی وضع بدلی ہے خادم نے کہا کہ آج کا خمیر آپ کے فرزند صالح کے گھر سے لائے تھے فرمایا وہ قاضی تھا اُسکے یہان کا خمیر مین نہ کھاؤنگا اس روٹی کو دروازے پر رکھو سائل جو آوے اُس سے کہدو کہ آما احمد کے گھر کا اور خمیر صالح کے گھر کا ہے اگر چاہو تو لو کہتے ہین کہ چالیس دن تک وہ روٹی دھری رہی کسی محتاج نے نہ لی آخر الامر وہ روٹی دریا مین ڈال دی امام صاحب نے پوچھا کہ وہ روٹی کیا ہوئی عرض کی کہ دریا مین ڈال دی حضرت امام نے جب سے مچھلی اُس دریا کی نہ کھائی منقول ہے کہ آپ سے جو کوئی مسئلہ معاملات کا پوچھتا تھا جواب دیتے تھے اور اگر مسئلہ حقائق کا پوچھتا بشر حافی کو حوالہ دیتے کسی نے پوچھا کہ رضا کے کیا معنے جواب دیا کہ اپنے سب کام خدا کو سونپنا پھر پوچھا محبت کے کیا معنے فرمایا کہ بشر حافی سے پوچھو پھر پوچھا کہ زہد کسے کہتے ہین فرمایا زہد کی تین قسم ہین ایک تو حرام کا ترک کرنا اور یہ زہد عوام ہے دوسرا زیادتی حلال کی ترک کرنا اور یہ زہد خاص ہے تیسرا اُس چیز کا ترک کرنا جو خدا کو بھلا دیوے اور یہ زہد عارفان ہے جب امام احمد حنبلؒ قریب وفات کے پہونچے اُسی زخم سے کہ ذکر ہوا تب کچھ ہاتھ سے اشارہ کرکے فرماتے تھے ابھی نہین ابھی نہین فرزند نے پوچھا کہ اسوقت آپ کیا فرماتے ہین کہا کہ

میرے سامنے شیطان کھڑا ہے اور ہاتھ مل مل کے افسوس کرتا ہے کہ اے احمد تو اپنا ایمان میرے ہاتھ سے لے گیا تو میں اُسے جواب دیتا ہوں کہ ابھی نہیں ابھی تو چند انفاس باقی ہیں اسے فرزند ابھی فریبِ شیطان اور سلبِ ایمان سے نڈر نہیں ہوں کہتے ہیں کہ جب آپ نے انتقال فرمایا اُنکے جنازے پر ہزار ہا پرندے آکر گرنے لگے اور بیتابیان دکھانے لگے یہ حالت دیکھ کر جہاں میں ہزار گبر و ترسا و یہود مسلمان ہوئے اور زُنّار ین توڑ ڈالیں اور پکار پکار کر بولے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ محمد بن خزیمہ نے امام احمد حنبل کو بعد وفات کے خواب میں دیکھا پوچھا یا امام اللہ تعالےٰ سے تمھارا معاملہ کیسا بنا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے افضالِ عمیم و الطافِ قدیم سے مجھے بخش دیا اور تاج کرامت کا میرے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ اُسی کا بدلہ ہے جو تو نے میرے کلام کو مخلوق نہ کہا امام احمد حنبل کے مذہب کے لوگ کم تھے لیکن اُنکے ورع اور زہد کے احوال مشہور ہیں اور کیمیائے سعادت اور احیاء العلوم اُنکی خوبی اور کمال سے بھری ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُن لوگوں کی پیروی کی توفیق دیوے آمین

خاتمۃ الطبع

بفضلِ خداوندِ عالم و کرم حضرتِ شفیع امم و عنایتِ آلِ مکرم و الطافِ اصحابِ معظم ان ایام میمنت التیام سعادت آغاز فیض انجام میں صحیفۂ شریفہ روضۃ الاصفیا معروف بہ قصص الانبیا مطبع فیض مرجع جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ واقع کانپور ماہ جنوری ۱۸۶۹ عیسوی میں نویں مرتبہ منصہ طبع پر بکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سلمہ کے اہتمام سے مطبوع ہوا

کتب خانہ کلیہ جامعہ عثمانیہ

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔